قطعه تاریخ طبع دیوان از مولوی حبیب الرحمن صاحب فرزند کلان فقیر سلمهما القدیر

مدح شاهِ عرب زکس در هند — هیچ این نیست نظمی و نثری

تا عرب مشتهر چرا نبود — گر حجازی وش ست این هندی

سال طبعش ز روی الهام الله

حبذا مدح مرسلِ ربی

۱۳۰۶

بلغ العلی بکمالہٖ کشف الدجی بجمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

الحمد للہ کہ تحریر بی نظیر از تالیفات عالم با توقیر مولانا محمد حسین فقیر مدظلہ موسوم

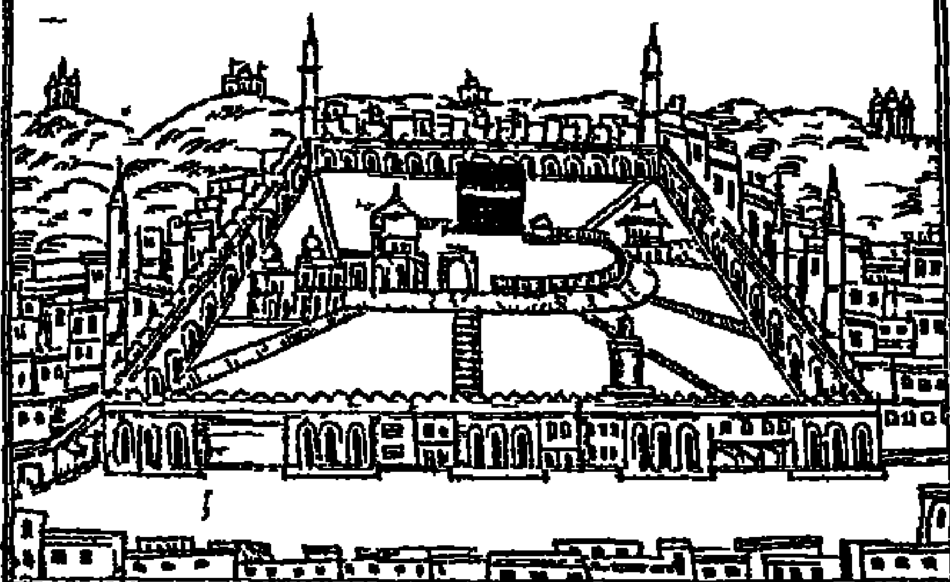
دیوان فقیر مدح نبی

ملقب بموصوف

نسخۂ عشق نبی

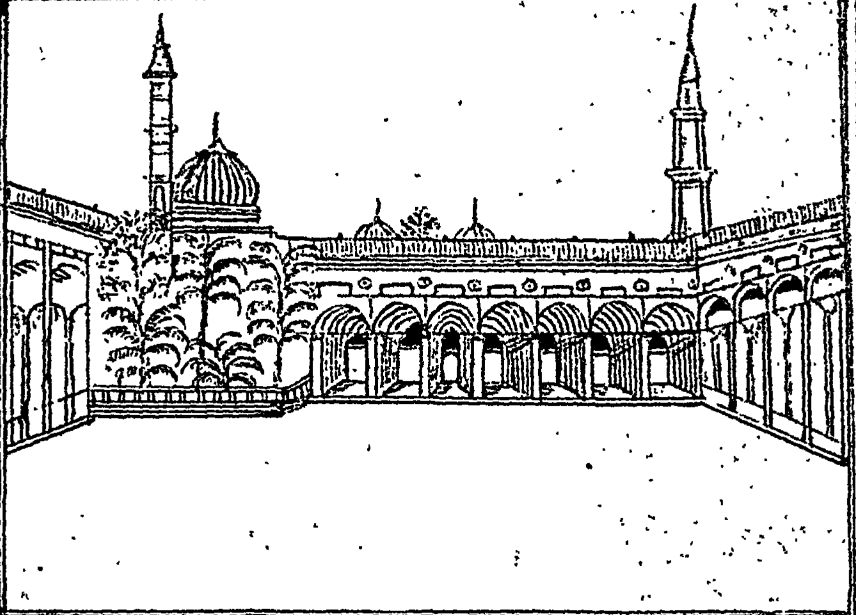
بعد افزونی غزلیات عشقیہ مدحیہ ثنائیہ بسیار بتصحیح تمام بار دوم

در مطبع قدوسی باہتمام حافظ محمد عبد القدوس قدسی دہلوی مطبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنائے قدوس خلاق النفوس و نعت و صلوۃ ذو براہین محسوس شفیع
یوم قمطریر و عبوس عرض کثیر العصیان راجی غفران محمد حبیب الرحمن
ابن ذرہ شعاع مہر منیر عشق البشیر و نذیر مولوی محمد حسین صاحب متخلص بہ
فقیر سلمہ اللہ القدیر ابن الشیخ محمد اسمٰعیل غفر ہما اللہ الجلیل انیست کہ سالکین
اہل عشق مدینہ منورہ را اصلا و عشاق جناب مستطاب طیبہ طیبہ را نوید جانفزا
کہ مسخر دلہائے عالم الی مدینۃ الرسول الاکرم و ذکر محبت سید ولد آدم
صلی اللہ علیہ وسلم چون ہیچ لیلا بر در مجنونان عشق رسول کبریا رسید و لیالی لہا انسا
و رجال بصبح انتباہ شد و رجال الی الحرمین الشریفین مبدل گردانید یعنی این سفینہ
عشق مدینہ نتیجہ طبع والد محترم این حقیر اعنی مخدومی فقیر از بس شہرہ مشارق ارض و
مغاربش نمودہ دل از دست بشوق نبی رحمت بود اللہم تقبلہ منہ و وصلہ الی متمناہ انک سمیع قریب مجیب الاواہ



۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۲۷

ملا میرے قلم کو حسن بسم اللہ کے مد کا
جو بسم اللہ مجھ بہیا معاون ہے مرے ید کا
بیاں کیونکر ہو وصف اس مطلع نور محمد کا
سر دیوان ہو نقشہ پیکر پر نور مشہد کا
یہ کسکا نور روشنگر ہی اس قندیل گنبد کا
وسیلہ تام ھی جسکی ہمین عرش ممقعد کا
رہا پہچان خوف جسکو ترک فرمان محمد کا
وہ قرب قاب قوسین انکا ہی شان احمد کا
جو تعلیم و تعلم مین نہو مفتاح حمد و نعت
کمر بستہ ہین وہ تخفیف امت کے لیے ہر دم

ہوا جب عزم تحمید حق و نعت محمد کا
رواں ہے بحر عالم مین سفینہ وصف احمد کا
کہ مہر اک ذرہ ہے جبیں آفتاب پایۂ قد کا
نبی کی مسجد و محراب کا اور خاص مرقد کا
کہ ہی ہر لمحہ جسکا آئنہ انوار سرمد کا
وسیلہ ھی وہ امت کے لئے غایات مقصد کا
تو اس خائف کو پھر کیا خوف ہے ہنگامہ غد کا
تو مشکل رہگیا پھر کھولنا کس باب مسجد کا
تو بنجائے دہن پر لفظ ابجد قفل ابجد کا
محمد مین اشارہ ھی یہی میم مشدد کا

جو سنتے ہیں امان یاجوج ماجوج شیاطین سے
نہیں ہے رتبہ حفاظت میں یہ ذوالقرنین کی سد کا

سبیلِ شدّ دین ہے جادۂ راہِ مدینہ سے
تو لازم ہے لقب ہے متقی کو اوس کی ارشد کا

یہ شانِ اسمِ احمد افعل التفضیل امین ہے
مزید فضل کیا کچھ ہے تلافی مجرد کا

وہ ایسے صادق و مصدوق سلطانِ دو عالم ہیں
کہ ہے ایک ایک ہو منشا مقعدِ صدق انکی سند کا

وہ قدِ راست ایسا کچھ محقق راستے کا ہے
کہ یہ رتبہ نہیں اس معنیِ تحقیق میں قد کا

وہ معروف احد ہیں غیر سے محفوظ ہیں ہر دم
یہ غیرِ منصرف ہے اس لیے اعراب احمد کا

اگر تفصیل بھی خود بابِ جنت ہو تو کیا حیرت
ہوا کونین میں جب سے ظہور اسمِ محمد کا

دیارِ مصطفٰے پر نور مثلِ قلبِ مومن ہے
دیارِ ہند پر ظلمت یہ گویا دل ہے مرتد کا

جو اک سنگِ مدینہ شکلِ نیک و بد دکھاتا ہے
کہاں رتبہ کسی قصرِ قواریرِ ممرّد کا

اگر خاکِ مدینہ میں بھی ہو سرسبز کشت اسکی
تو رشکِ بوئے مشک و عطرِ گل ہو تیل کنجد کا

موصل جسمِ اطہر سے جو وہ ارضِ مقدس ہے
نہ کیونکر عرش کو بھی رشک ہووے اوس مرقد کا

سرِ موئے محمد کی کہاں اک بات لکھی جائے
بنے ہر موئے تن ہمدستان گو خامہ دید کا

یم پر جوشِ رحمت رحمۃ للعالمین کے ہات
کفِ کوثر نمونہ اک کفِ پر جودِ احمد کا

تسلط اونکی سلطانِ نبوت کا ہے ایسا کچھ
کہ ہے گاوِ زمین اک گاو تکیہ جسکی مسند کا

درم بردار حاضر ہے زیرِ زمین تک ہے
تسلط کس قدر ہے اوس پہ پر جود و اجود کا

نبوت اونکی ماہِ چاردہ چودہ طبق میں ہے
اشارہ ہے بیاضِ چاردہ موئے محمد کا

۲	فقیر اشعار میں تیری بھی ہے کچھ تو سکونِ دل یہ مانا ہاں شہیدی کا قصیدہ ہے مد و شد کا	۱۵

زنانِ مصر بھی جو دیکھتیں جلوہ محمد کا
تو ہوتا ہر ترنج دل عیاں محسود ہر ید کا

ہی اک مومن کو اونکی ملکِ جنت سالِ وصد کا
کہان طوقِ بشر ہی فہم وسعِ جاہِ احمدؐ کا

نمونہ داغِ عشق اونکا ہی کس انعامِ بی حد کا
ملا ہی ہمکو تمنا زندگانی مخلد کا

سیہ پوشی کو بیت اللہ کے دیکھو تو عبرت سے
کہ ہی سرگرم کب سے ماتمِ وصلِ محمدؐ کا

وہ نورِ روضۂ انور سے اوسے عینِ دلِ مومن
نہین ہان ای منافق کام تیری چشمِ ارمد کا

خدودِ حور عین اونکی لیئی ہین بالشِ رخسار
جدار روضۂ انور سے جس نی مس کیا خد کا

اگر چاہِ مدینہ سی ہو نزعِ دلو قسمت مین
تو ہمکو دلوِ یوسف ہوئی دلواوس آبِ ابرد کا

نبی کی چشم اسود کا غمِ ہجران نہین اوسکو
تو پتھر ایا ہوا کیون ہی یہ دیدہ سنگِ اسود کا

اگر ہو رحمۃ للعالمین کی اک نگاہِ لطف
وسیلہ ساری امت کے لیئی ہو عفوِ سرمد کا

الٰہی پھر زیارت کیلیئے یہان سی رہائی ہو
برا ہی حال یہان زنجیرِ ہندی کے مقید کا

مدینی مین جو ایامِ قیام اپنی گذرتی تھی
تو ہر فردای طیبہ تھا نمونہ ہیبتِ غد کا

جو ممدوحِ محمد ہی وہ محمودِ الٰہی ہے
وہ مذمومِ خدا ہی جو مذمم ہے محمدؐ کا

ندامت تھی یہ دل کو سنگِ اسود کی زیارت مین
ہوا اسود گناہون سے ہماری نام اسعد کا

یہ عشقِ نورِ وجہِ مصطفےٰ محشر مین یا اللہ
سراسر نور بن جائی مری روئی مسود کا

۱۷	فقیرِ ناتوان کو ہند سے لیچل مدینے مین الٰہی پہر نہو قرب ان جفا کار دنکی مرصد کا	۳

اذانون مین اقامت مین بقولہ اشہد اشہد کا
منادی ہی بذکرِ حق شمولِ ذکرِ احمدؐ کا

نہ لکھا جائی نکتہ ایک وصفِ حسنِ احمدؐ کا
قلم یہ دو زبان کا آج اگر بیجا ہی وصد کا

ملی ایکاش کلکِ نور و صفحہ حور کی خد کا
کہ میرا عزم ہی تحریرِ اوصافِ محمدؐ کا

وہ ہین فخرِ ابِ جد یا الیقین کو سب سے آخر ہین
تقدم مین نہین قرآن سی عالی رتبہ ابجد کا

نہ کیونکر ہو صداقت کا قیام اُنسے قیامت تک
یہین عرشِ اُنکا مرتبہ ہی مسبقِ معتقد کا

نگاہین خیرہ ہین اُن صورتِ مہرِ شعاعِ مہر
وہ جوشِ نور تھا جب رخِ محفوظ مرقد کا

ہمیشہ کشتِ دل ہی سبز نور افزائے چشم سے
سمایا جب سے اِن آنکھون مین رنگ اُس سبز گنبد کا

ہوئی بذوقِ خرمائے مدینہ جانِ شیرین تلخ
الٰہی پھر نصیب اپنے ہو لقمہ اُس مستند کا

یمینِ حق کا بوسہ بوسۂ اسود ہے مومن کو
منافق کے لئے وہ سنگِ اسود سم ہے اسود کا

سکونِ اضطرابِ دل ہے وہ دیوارِ مدینہ ہے
وہ آئینہ ہی باعث رعشۂ سیماب کی حد کا

بیانِ وصفِ پاک سے جو بنی میں اُسکے زمینِ شعر
ترا ہر شعر ہے تاجِ سرِ شعرائی و فرقد کا

یدُ اللہ اُنکے فوق الید ہی لازم اسلئے ایسا
بشکلِ کلمۂ اللہ ہے خط لفظ الید کا

جو مولیٰ کی غلام آزاد ہین ہر غم سے زائرین
یہان بھی فرقِ ظاہر عبدِ مطلق سے مقید کا

عناصر کی نجاست سے فرد کا بل کا تعلق ہے
جو اُس کسب مین ہی عشق کس سچا ہی امجد کا

جو مضمونِ حیاتِ مصطفیٰ اعجاز دکھلائے
ابھی یہ پوستین ہو زندہ دیوانِ مجلد کا

حباب اپنے حبیب راہِ طیبہ مین نکھر نظر آئے
گمان تھا سنگریزون پر قواریرِ ممرد کا

۳۴ | سنا ہے وہان نکیرین کی بھی صورت دیکھنگے | ۱۵
فقیر اب خوف کیا ہے گوشۂ تاریکِ مرقد کا

میسر ہو جو سجدہ مسجدِ پُرنورِ احمد کا
ادا ہو سجدۂ سہوا بھی تقصیرِ سجدہ کا

لبِ مشتاق ہو مین اور وہ بوسہ سنگِ اسود کا
نگاہِ شوق ہو اُسکے اور وہ نظارہ گنبد کا

حضورِ روضہ وہان گویا کہ میدانِ شفاعت مین
کھڑا ہے منتظر کوئی اُسکی آمد آمد کا

دلِ کونین ہی جسکا یہ افتادہ تعشق مین
حدوثِ حسنِ احمد سایہ ہی کس حسنِ سرمد کا

عطا سے حق مقامِ قابِ قوسین آپکو جو ہے
رسا کس سے ہوا ایسے ہدف تک تیر مقصد کا

بقیعِ غرقد آہی زردِ خضرا سے جنت ہے
غنی مخلوق ہی کیونکر نہ وہ سلطانِ عالم ہے
جو اہلِ قصر لیے حج و زیارت جیتے ہین آنکو
چلو اے اغنیا راہِ مدینہ رہبرِ دین ہے
بنی سے وہ جدا ہونا معاذ ابنِ جبل کا ہائے
وہ نارِ ہجر جبل ہی کیا ہی نور افزا عینِ دل
مدینہ کے گدا بھی غنی ہی طبق ہانے معانی ہین
بجھایا اِک نظر مین التہابِ آتشِ دل کو
کوئی مرتا ہی دنیا مین تو کیون روتے ہین سب اسپر

شجر اسپر ہے خود و سبز ہوتا ہمین غرقد کا
توکل ہے خدا پر خاص یہ جسکی مسند کا
یقین ہی کس حباب آب برج مشید کا
مگر یہ قند ہے کام دی توفیق و ارشد کا
یمن سے آکے پھر وہ دیکھنا قبر محمد کا
رمادِ طیبہ شافی توتیا ہے چشم ارمد کا
اشارہ بھی وہان یہ آنکے ملبوسِ ملبد کا
وہ برج سبز نے چھینٹا دیا آب مرد کا
یہان رونا ہمین کافی ہے ہجرانِ محمد کا

۵	فقیر اِک دم قیامت مین نہو لے تشنہ لب یارب نہو حرمان اسکو کوثرِ شیرین و آبرد کا	۱۵

اگر ہو شوق دیدار بلال قرب احمد کا
ہمیشہ رشک آن آنکھونکو ہی لوحِ زبرجد کا
بناؤن دیدہ بینا سی دوده و قلم مژگان
مطیعِ مصطفٰی کی نفس و عقل و روح ہمدم ہین
زمینِ شعر مین گردہانِ پر شمیم آکر
سیاہی آدمی کی دل پہ آئے کیون نہ عصیان سے
کلام مصطفٰی کی وصف سے مشہور عالم مین
وہ چوبِ خشک کا رونا وہ تسبیح حصا و اللہ

وہ رکن کعبہ دیکھو اور قرینہ سنگ اسود
کہ آنکھو مشکل اسکو سہل ہے نظارہ گنبد کا
جبینِ مومنین پر نام لکھو ہمین محمد کا
ہمیشہ آلنس ہی پیدا ہمین ہی ہر دم سی زد کا
روان کر جائے دریا شربتِ قند مورد کا
کیا ابیض ہی اسود رنگ جس نے سنگ اسود کا
مری اشعار مین جلوہ ہے دُر ہائی منضد کا
عجیب اعجاز ہی نصِ حدیثِ خاص و مسند کا

تماشا ہی کہ بوجہل و ابو طالب ہیں محروم
ہوا مقسوم عمار و بلال و حسان اسود کا

قرین ہیں خدمتِ حق یون مساعی مقدس نے
کہ صلی اللہ ہی جس طور لازم اسمِ امجد کا

قیامت تک وہان رہنے کو سمجھی ایکدو ساعت
وہ رشکِ اہلِ کہف ایدل ہے ساکن شہرِ احمد کا

خیالِ گنبدِ خضرا ہین رو نا راحتِ جان ہی
اثر ہوتا ہی آبِ اشک مین آبِ زمرد کا

اگر گاڑ زمین عنبر کا تپلا ہو تو کیا حیرت
تسلط عالمِ برزخ مین ہے خوشبوی مرقد کا

تجلیگاہِ مدحِ مصطفےٰ ہی طورِ دل جب سے
طبیعت سے مری آمد کو ہی شیوہ خوشامد کا

مرا ہندی سخن مشہور ہی مکی مدینے مین
عرب تک ایک شہرہ ہے مری تیغِ مہند کا

الٰہی بحرِ شعرِ نعت بحرِ مغفرت بن جائے
گران میزان مین ہو ہر وزن اشعارِ مجدد کا

۶	فقیر بینوا ہی مین نظر آتا ہی نیک انجام	سگِ اصحابِ کہف آسا شمول نیک بین بد کا	۱۴

بدلنا ہر وطن ہی شہرِ دلجوی محمد کا
عوض ہی زندگانی موقت سی موبد کا

(یعنے ہجرت)

بدلنا چاہیے سب طور و نکی وضع کا ہمکو
نمونہ تا کہ بیتِ مدح ہو بیتِ مخلد کا

ہمین افراط سی تفریط سی اطرا سی نفرت ہے
کہ مسلک ہے ہمارا اعتدالِ مدحِ احمد کا

جو وصافِ نبی جبریل کے تحقیر کرتی ہین
وہ عالی شان جو داود ہی اوس خیرِ سرمد کا

معاذ اللہ وہ استادِ رسول اللہ کی تحقیر
نہین کچھ بھی لحاظ اللہ کی قولِ موکد کا

عدوی مصطفےٰ ہی جو یہان مداح ایسا ہے
کہ بیشک دشمنِ جبریل دشمن ہے محمد کا

وہ خارِ نار مین ہی صورتِ کعب ابو رافع
عدوی مصطفےٰ ساکن ہے گو برجِ خورشید کا

احد مین اور احمد مین جو غیریت کی قایل ہین
مسلمان کا عقیدہ ہی یہ اونکا یا کہ مرتد کا

حدیثِ احمد بلا میم جو مشہور کرتے ہین
مقرر ہے دوزخ ایسی قوم بدکردار بیہد کا

تکذیب و افتراءاتِ رسول اللہ کی نسبت
یہ شیوہ مستحقِ نار کا ہے فرقہ بد کا

انا عرب بلا عین جو کہتے ہین حدیث اسکو — معاذ اللہ بہتان ہی نہین یہ قول احمد کا

نہ سمجھے بے خبر جو کفر مین ایمان مین کچھ فرق — سمجھ مین انکی آئے فرق کیا موضوع و مسند کا

وہ تشدید انکو آرہ بنکے یارب چیر ڈالے اب — عرب ہے کچھ نہ سمجھے فرق جو رب مشدد کا

معاذ اللہ توبہ ہے معاذ اللہ توبہ ہے — روایاتِ حدیث اور کلام الٰہی و حبیب کا

کہین ہے انقباض دل کہین ہے انبساط دل — اثر ہے یہ مری سحرِ سخن کی جزر کا مد کا

مرے دیوان سے ہین منسوخ دیوان اہل بدعت کے — زمینِ شعر پر اترا ہے قرآن نعتِ احمدؐ کا

۷ — قوی امید ہے اُس قادر و قیوم و دانا سے
طویل البلاع کر دے مجکو موضوعات کے رد کا — ۱۷

بیان کیونکر ہو مدحِ عزت و شانِ محمدؐ کا — کہ خود ہی ربِ عزت مدح فرما اُس ممجد کا

الٰہی زندگی بھر محوِ مرضیات رکھ ہمکو — الٰہی محض تیرے لطف انیس ہو مرقد کا

عطا وہ قوتِ ایمان ہو حبِ محمدؐ مین — کہ آسان ہو لے استحکام ہمپر شرع کی حد کا

الٰہی اتباعِ سنت ایسا ہو نصیب اپنے — کہ آجائے مزا دارین مین دینِ محمدؐ کا

الٰہی نعت و مدحِ مصطفیٰ ایسی عطا ہو مین — کہ وہان ترکِ دنیا باعث نہو نارِ مخلد کا

بہت ملاح اتراتے ہین جو اطرائے مدحت مین — ق — اسی مین خاص وارد ہے سنو فرمان احمدؐ کا

کہ میری مدح مین اطرا نہو مثلِ نصاری کچھ — کہ انکا شانِ عیسیٰؑ مین ہے شیوہ مدحتِ بد کا

کمالِ شاعری مین کوئی ہو مشہور عالم مین — اگر ہو نعت مین غالی تو ہے مردود وہ رد کا

طوافِ مرقدِ احمدؐ کی جسکے دل مین حسرت ہے — تو مشرک ہے وہ طائف مصطفیٰ کے پاک مرقد کا

معاذ اللہ کب مشرک ہین رسول اللہ مشرک سے — کہ ہے یہ کالصلوٰۃ اور بیشک ہی خاص معبد کا

روا ہوتا تو مکہ مین مدینے والے کیون آتے — وہین کرتے طواف اُس تربتِ پرنورِ احمدؐ کا

مدینے کی زیارت کا زیارت نام ہوتا کیون — جدا حج مدینہ نام ہوتا وصال کیسے مقصد کا
خدا منہ چومنے سے پاک او رشاعر یہ کہتے ہین — خدا منہ چوم لیتا ہی جو نام آتا ہے احمد کا
جناب حق مین ایسا قول گستاخی ہے توبہ ہے — جو یون کہتا نہ ہوتا دخل پھر شیطان کو مرصد کا
کہ میرا قول ہے میرے منہ کو آپہی چوم لیتا ہے — جب اسپر نام آتا ہے محبت سے محمد کا
بہت یاد آئیگی قید حدید نار مین شوخی — نہین جس بیحیا کو فکر کچھ بھی مقید کا

٨ — فقیر اب سب پڑاتے بدعتی دیوانے ہونگے
ہوا ہے شہر واک سنی کے دیوان مجدد کا — ٣١

کسیکو شرک و بدعت مین ہے دعوی عشق احمد کا — تو کب ہے آسکے ایمان پر گواہ اقرار اشہد کا
بس اک مولود خوانی مین محبت تو باقی ہے — کوئی لیتا نہین نام امر مسنون محمد کا
کلام لطف کو دیکھا سراپا لطف سے خالی (بریلوی) — کہ ہے ہندستان کس کس خلاف شرع بیجد کا
سنائے غیر اسمین ہی ثنائی بعث آسمین ہے — وہ ہی مولود خوانون کے لئے سامان آمد کا
اوران مولود خوانون کو فقط خوانوں سے مطلب ہے — نہ غم توحید سنت کا ہی نے ہنگامہ غد کا
کیا ہنگامہ میلاد نے انجام سے فارغ — کہ ہے عزم ایسے ہنگامون سے آسن ہنگامی کے رد کا
ہزارون بدعتی مولود خوان ایسے ایسے ہین — نہین اللہ جنکو پاس کچھ دین محمد کا
نہو بدعت کو رونق کیونکر ایسی مدح خوانی مین — کہ موسیقی کی باعث سے ہجوم اعناق ممتد کا
کوئی سرکش نہو اسپر کہ مین کچھ چیز ہون اتنا تو — جو سیر گرد اک ہنگامہ ہے اہل خوشامد کا
خوشامد اور روہ ساری آمد و رفت اسلئے ہی بس — کہ بزم مدح خوانی مین جمع غل ہی خوان آمد کا
اگر اہل ضلالت آپکو سمجھین ہدایت فن — نہین پوشیدہ رہتا حال ہر گمراہ و مہتد کا
شہید ایسا ہوا مشہور اس مولود خوانی مین — کہ موسیقی مین پایا رتبہ ہر قوال کے رد کا

غلام ثم نام ۱۲

لگا کر خون کیا بچ جائیگا کوئی شہید و نمین
نہین بعض اگر ہو نام بعض یک اسود کا

کہو اس بزم کی ان اغنیا کو کیا ضرورت تھی
ضرورت کیون تھی یہان سنتے ہین وہ راگ امرد کا

مناجات و غزل و راگنی ہین جب سناتے ہین
تو مثل زن ہے اونپر میل ہر اغلامی بد کا

جو فرمائین غنی ہم بے طمع ہین عاشق صادق
ہمین منظور ہی اظہار خالص حب احمد کا

غلط ہی اغنیا کا قول یہ کچھ شک نہین اسمین
کہ حظ نفس کو اک جشن ہی سامان مولد کا

اگر عاشق بھی ہوتے کچھ تو ہوتے کچھ نمازی آپ
زکوٰۃ و صوم و حج سے نفع لیتے خیر سرمد کا

اگر عشق نبی ہوتا تو سنت سے بھی ہوتا عشق
یہ کیسا عشق ہی جو عشق ہے ہر بدعت بد کا

تو ہان گویا معافی کو یہ محفل کیا ہی شور ہے
نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و بخشش ید کا

یہان کیا اغنیا کیا بینوا کیا طفل کیا نسوان
یہ حظ النفس امارہ ہی نام ان سب کے مقصد کا

اسی محفل مین اب تو عورتین بھی مدح گاتی ہین
بیان کیجے کہا تک انکی بے شرمی بیحد کا

غضب آواز عورت کی اور اسکو مرد سنتے ہین
یہ پیغام زنا سمجھو کھلا بے کاوش و کد کا

زنا بھی کیون نہو اغلام بھی کیونکر نہو حسن جا
کھلا ہنگامہ ہے مرد و زن و اطفال و امرد کا

ہوا یہان جبن دل ملحد الحاد اس شریعت مین
نمونہ ہے وہ دل دوزخ کے قعر نار موصد کا

بہت مداح زینت دیتی ہین بس شرک و بدعت کو
یہ گو دعوی ہی عشق و نعت و اوصاف محمد کا

نہ انکو عشق احمد ہی نہ انکو حج سے کچھ کام
وہان تو فکر ہی بس اغنیا کے کیسہ و ید کا

خدا کی حمد ہو نعت نبی ہو مرتین جو ہو
قبول حق ہی وہ محدود ہے جو دین کی حد کا

الٰہی نعت مین ایسا ید طولیٰ عنایت ہو
کہ ہو مفتوح مجھپر باب ہر خیر مخلد کا

الٰہی تنگ ہو میدان اہل شرک و بدعت پر
بنا دے سپر قرطاس و قلم کو وہ بھری گد کا

ہزارون بدعتون کی کٹ گئے سر اے فقیر اب تو
بجا ہی سیف سنت نام میرے خامہ و ید کا

غزل در منقبت خلفائے رسول کریم علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیم
(۹) (۱۷)

عجب رتبہ کیا اللہ نے صدیق اکبر کا
بنایا غار میں بھی انکو یار اپنے پیمبر کا

مقرب ہیں شیخ برزخ میں قیامت میں بھی ہونگے
محمد سے تھا کچھ قرب انکو زندگی بھر کا

قرابت ایسی اس بوعائشہ کو ہے محمد سے
کیا حق نے رسول اللہ کو زوج انکی دختر کا

وہ بعد از انبیا و مرسلین کے سب سے افضل ہیں
بیان کیا کیا ہو مجھ سے وصف اس محبوب داور کا

جنابِ ابن خطاب ایسے عابد اور خطیب ایسے
کہ انکی ذاتِ عالی فخر ہے محراب منبر کا

ہزاروں لشکر کفار سے دریائے خوں بہکر
وہیں لب خشک تھا انکی سنان تیر و خنجر کا

یہ ایسے راز دارِ مصطفےٰ ہیں خود ابو حفصہ
نہیں جانا لے کچھ مخفی رسول اللہ کے گھر کا

رہا جو بھاگتا شیطان ہمیشہ انکے سایہ سے
وہ سایہ معنی لاحول تھا کیا اس غضنفر کا

مکانِ صبر و حلم و جود و ایمان و حیا عثمان
ہوا تھا ازدواج انسے رسول حق کی دختر کا

نکاحِ ثانیہ بھی بعد اولیٰ ہو گیا انسے
یہ ذی النورین نام اسواسطے ہے اس مطہر کا

عجب ترتیب قرآن جامع قرآن نے کی گویا
دکھایا ہمکو نقشہ لوح محفوظ و منور کا

شہید حق نے بلوے میں نہ یاسر اور نہ مارا دم
کہ تا مجھ سے نہ ہو مفتوح باب اس فتنہ و شر کا

علی مرتضیٰ زوج بتول معدن عصمت
کہ شہر علم احمد سے انہیں رتبہ ملا در کا

رسول اللہ عالی شان کو تھی انسے یہ الفت
کہ جیسے پیار ہوتا ہے برادر سے برادر کا

سخاوت میں شجاعت میں عبادت میں شجاعت میں
کمال انکا سبب ہے رونق دین پیمبر کا

ہمیشہ رضوان خدا نازل رہے جبتک
طلوع مہر ہو دنیا میں اور ہو روز محشر کا

قیصر اپنی شفاعت کا وسیلہ ہی قیامت میں
محمد کا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کا

جو کہ قرآن و محمد کے بیان مین آگیا
اُسکا عامل حقتعالی کی امان مین آگیا

دیکھیں تو مٹ کر دو آثار رسول اللہ یہ
جسکو یہان رہکر مزا نام و نشان مین آگیا

اُس زبان کی ہے زمین شعر بھی مُلکِ عرب
وصفِ سلطانِ عرب جسکے بیان مین آگیا

جُھک گیا وزنِ نبوت سے شبِ معراج مین
کیا اسی سے خم پُشتِ آسمان مین آگیا

قلبِ مومن مین جلیت مصطفے یون آگئی
عطر پھولون سے جو نکلا عطردان مین آگیا

ہم تو جانے سے حرم کے تھک گئے پر ضعف مین
زور پر چلنے کا بہت عمرِ روان مین آگیا

وہ زرِ خالص بنا بازارِ محشر کے لئے
جو یہان عشقِ نبی کے امتحان مین آگیا

اب جو دامن ہی مفتون سنت کے ہو بس
جو عدم سے فتنۂ آخر زمان مین آگیا

١١ شہرِ سلطانِ عرب مین جا کے افسوس ہے فقیر
پھر بھی تو اس قریۂ ہندوستان مین آگیا ١١

مصطفے کا جسے بیمارِ محبت رکھا
اُسکو دارین مین مولی نے سلامت رکھا

دینِ احمد کا عیان ظلِ کرامت رکھا
کسکو اللہ نے سپنے سایۂ جنت رکھا

پھر بھی دوزخ مین کوئی جائے تو کیون نقصِ کرم
کفر و عصیان سے یہان موردِ لعنت رکھا

ہر خیانت سے بچالی وہی جس نے ہمیر
طوعِ احمد کا یہان بارِ امانت رکھا

درِ احمد پہ جسے آگئی ایمان سے موت
قبر کا غم نہ غمِ روزِ قیامت رکھا

عاشقِ شاہدِ امت ہے اس امت مین وہی
جسکو اللہ نے مشتاقِ شہادت رکھا

بحرِ پرشور مین چلنے کا مزا کیا جانے
نفس نے جسکو یہان عاشقِ لذت رکھا

اس سفر کے لئے جو دل سے نکلا تو وہ مال
اے غنی فوجِ شیاطین کی غنیمت رکھا

زیرِ دیوارِ مدینہ ہین جو مدفون غریب
اُنپہ رحمٰن نے کیا سایۂ رحمت رکھا

دونوں آنکھوں کو اب اللہ دکھائے حرم | کہیں قرآن کہیں قبر سنت رکھا

۱۴
اسکو کیا ہے دم بھر غم امروز فقیر
جسکے سر پر غم فردائے قیامت رکھا
۹

شبانہ روز راہ مکہ ہو اور یہ قدم میرا | الٰہی اب کہیں مسکن نہ ہوئے بے حرم میرا
وہ تاثیر صداقت رکھتی ہے مدح ابوالقاسم | کہ صادق ہو گیا عالم میں قول بے قسم میرا
سکون طیبہ کا بس اس ناتوان کو ہو کہیں راحت | اٹھا سکتی نہیں بھان بوجھ سیری پشت خم میرا
نکل کر ہند سے یارب نکلوں پھر کہیں وہاں سے | در احمد پہ وہ رہکر نکلجائے یہ دم میرا
جو محنت اس سفر کی کچھ بھی ہو جائے وہاں مقبول | تو بہتر اغنیا کی فربہی سے ہے ورم میرا
سفوف خاک طیبہ ہو تو بس ملجائے یا اللہ | غذائے ہند سے ہی درد مندا تو شکم میرا
دو مونہے جو ہیں لا مذہبی میں اس سے قتل ہوتے ہیں | وہ شمشیر دو دم ہے دو زبان کا اک قلم میرا
محمد سے راحت کو ترہیں جو میں لب خشک ہیں یا رہو | کوئی کیا جانتا ہے کس نبی کا ہے یہ غم میرا

۱۴
جو سامان سفر پھر ہے حقیر اپنے نصیبوں میں
تو نقش بوریا بنجائیگا نقش درم میرا
۱۱

شکل مدینہ دیکھ کے تھا دل کو تھامنا | گویا کہ تھا وہ طائر بسمل کو تھامنا
بے مدح یہاں قلم ہے کیونکر کہی محال | رفتار ناز سے کسی راقل کو تھامنا
انگشت مصطفٰے اسکے اشارے سے بنا نفس | دشوار ہو گیا مہ کامل کو تھامنا
ہے حظ فوق ہفت زمین روضہ رسول | آسان ہو کیونکہ ماہی سافل کو تھامنا
مشتاق مصطفٰے نہیں رہ سکتے بے سفر | ممکن ہی کس حبیب کے مائل کو تھامنا
دل تھامتے تھے وہاں تو ادب سے پیادہ پا | بھولے سب اپنے مرکب محمل کو تھامنا

غافل ہین قہر و رحمتِ حق سی سب اسلئے — مشکل ہوا ہے فرض و نوافل کو تھامنا
تسبیح ہین صلوٰۃ و سلامِ رسولؐ ہین — اللہ اس دلِ متساہل کو تھامنا
وہ موج مدح رہتی ہی یہان جوش مین کہ آج — مشکل ہی بحرِ شعر کے ساحل کو تھامنا
آجائے اِک تصوّرِ عقلِ نبی تو پھر — ممکن ہے عقل کا کسی عاقل کو تھامنا

۱۴ جبتک یہ جنبش رگِ نبض اے فقیر ہے
وردِ صلوٰۃ سے نہ انامل کو تھامنا ۷

شہرِ احمدؐ جسے مرغوب ہوا خوب ہوا — خطۂ ہند اُسے مغضوب ہوا خوب ہوا
بالیقین روزِ حساب اُسکا حساب آسان ہے — خیرِ اُمت مین جو محبوب ہوا خوب ہوا
نورِ مرقد ہمین ہمشکل جمالِ یوسفؑ — قسمتِ دیدۂ یعقوبؑ ہوا خوب ہوا
تھا مدینے مین یہ ہر ایک بات پر مذکور — مجمعِ راغب و مرغوب ہوا خوب ہوا
روضہ و منبر و محراب و نماز و مسجد — چشمِ زائر کو جو مطلوب ہوا خوب ہوا
کھینچتا ہے کوئی دلکو جو مدینے کی طرف — دل جو اُس خوب کا مجذوب ہوا خوب ہوا

۱۵ تیری ناخوبی پر افسوس صد افسوس فقیر
پھر بھی تجھ سے جو عمل خوب ہوا خوب ہوا ۹

یا خدا پھر بھی مدینہ متصل ہو جائیگا — تھا یہ دل جیسا وہان پھر بھی وہ دل ہو جائیگا
نارِ دوزخ سے حفاظت کی مجھے اُمید ہے — سنگ طیبہ جو مرے مرقد پہ سِل ہو جائیگا
خُلّتِ ذاتِ خلیلِ حق یہان جسکو ملی + — اِس جہان مین ہر خلیل اُسکا مخل ہو جائیگا
اے دلِ بیمار دنیا چل مدینے کی طرف — جاکے اُس دار الشفا مین معتدل ہو جائیگا
کیون نہ دیکھے خلد مین چشمِ کحیلِ حور عین — کحلِ خاکِ روضہ سے جو مکتحل ہو جائیگا

وہان تمنا ہوگی حصولِ مال کے قصر کی — جب درانا بنی خطاؤن کا سجل ہوجائیگا

بذلِ مال اس راہ مین جان ای غنی جلدی سے کر — ورنہ تیرا ہیر دو زخم ہان داغ دل ہوجائیگا

ظلمت راہِ عدم کا ہمکو اندیشہ نہین — داغ عشق یار کا قہان مہر ظل ہوجائیگا

۱۶ — اے فقیر اب بھی مدینے کو جو چلتا ہے تو چل — دیکھنا تو کوئی دن مین مضمحل ہوجائیگا — ۹

عمر کا سال تو ہفتاد سے ہشتاد آیا — ایکدم بھی نہ تجھے اے نفس خدا یاد آیا

سورۂ صاد کے اول مین جو یہ صاد آیا — صلوات نبوی کے لئے ارشاد آیا

سامنے روضۂ انور کے شباک ذی شان — طائر روح جہان کے لئے صیاد آیا

نفع بازار محمد سے ہے کامل اسکو — نقد جان لیکے یہان جو کوئی نقاد آیا

آیا کعبہ سے جو محروم مدینہ پھر کر — بے زیارت کے ادھر کیون ستم ایجاد آیا

ہائے جو شہر مدینہ سے پھر آیا جا کر — وصل شیرین کو یہ کیون چھوڑ کے فرہاد آیا

اغنیا دادا مین افزونی دنیا کے ہین محو — اور قریب ان کے جہنم کا وہ مرصاد آیا

آکے دنیا مین جو محروم زیارت ہین غنی — کوئی عاد آیا ہے گویا کوئی شداد آیا

بدعتی مرد سراز شمن سنت دیکھو — کیا مصیبت بنگے جب موسم میلاد آیا

کیون نہ دیتے رہین ہمدادِ محبت دم دم — اہل سنت کے لئے عشق خدا داد آیا

۱۷ — چاہئے جلدی سے عودِ حرمین اب فقیر — کیونکہ نزدیک وہ ہنگامۂ میعاد آیا — ۱۳

ناتوان ہو گئیں عزیز وہ اک نظر سے دیکھنا — مجھکو لیجانا مدینے مین ادھر سے دیکھنا

جو یہ تیرہ دیکھکر آئے ہین انکو بھیجا — قافلے والے بھی آتے ہین ادھر سے دیکھنا

جو ہین تکلیفاتِ امرِ کبریا مین مطمئن | وہ نہ گھبرائینگے عقبے کے سفر سے دیکھنا
اور جو دنیا کے سفر کو سیرِ جنت سمجھے ہین | کم نہوگا وہ سفر اُنکو سقر سے دیکھنا
کاش آیاتِ حق و آثارِ احمد ہو نصیب | دمبدم یہان چشمِ دل سی چشمِ سر سے دیکھنا
جو غلافِ کعبہ سیتا ہی وہ روشن ہوگیا | دیدۂ سوزن کو ہیبت کی نظر سے دیکھنا
رشک مین کہتا ہی دلکو راتدن شہرِ رسول | آسمان کا دیدۂ شمس و قمر سے دیکھنا
اُسکی رحمت جیسی ہر دم ہے کچھ دیکھو مثال | ق | ابر سے باران جب شب سے تا بر سے دیکھنا
پر ہمین محروم اُس سے بھاگتے ہین ہائے ہا | کیا اُدھر سے ہو رہا ہی کیا ادھر سی دیکھنا
آخری وقت آگیا ای نفس کچھ غیرت نہین | اور آیاتِ خدا کا عمر بھر سے دیکھنا
اے غنی کحل الجواہر تو لگا لے اب رہی | سرمہ دیکر آنکھ مین اُس خاکِ در سے دیکھنا
ہے فسادِ خون بخل اس رہ مین جنکو بہت | ایسے بیماروں کی نبضین نیشتر سے دیکھنا

قولِ سنت سے تری اُڑتی ہی بدعت اے فقیر
بھاگتے ہین بدعتی کس کر و فر سے دیکھنا
۱۱ ۱۸

کب عاشقِ دنیا کو ہے بطحا کی تمنا | فرعون کا دل اور اسے موسیٰ کی تمنا
جس روز بر آئیگی مسیحا کی تمنا | کیا ہوئیگی اُس روز نصاری کی تمنا
احکامِ محمد وہ بجا لائین گے یعنی | مشہور ہے یہ حضرتِ عیسیٰ کی تمنا
پھر لو سعتا دل اور وہ محبوسِ عجم ہے | زندان مین موئی حیف زلیخا کی تمنا
افتادہ رہون مسجدِ احمد مین شب و روز | سجدے مین ہین ہی یہی اعضا کی تمنا
جو مدفنِ طیبہ عوضِ جان ہو تو کیا خوب | آسان کا آسان تمنا کی تمنا
یہان چشمِ منافق نہین مشتاقِ زیارت | فرعون کی آنکھ اور یدِ بیضا کی تمنا
اک سیل مدینہ جو ذری خواب مین آجائے | باقی نرہی قیس کو لیلا کی تمنا

رکھتے جو عذار اپنا مدینہ کی زمین پر — وامق کو نہ ہوتا عارضِ عذرا کی تمنا
یون مائلِ فردوس نہ تھی کچھ شبِ معراج — اک یہی تھی وہ عالی بصر جلنے کی تمنا

۱۹	تیسیر تمنا ہی ضمیر اب یہ وہ مین ہے ہے دی ہوئی جس حضرتِ مولیٰ کی تمنا	٩

ہر رنج و درد اک غمِ مختار بن گیا — دیدہ بدیدہ ترقیہ آزاد بن گیا
رشکِ جبالِ ارض جو وہ جار بنگیا — کیا بوقبیس مطلعِ انوار بن گیا
بالائی دوش مرقدِ عالی وقار ہے — ذی قوت اس سے گاوِ زمیندار بنگیا
رنجِ سفر وہ راحتِ جان ہو گیا وہان — مژگانِ چشمِ عشق ہر اک خار بنگیا
رتبے حجار جنکی بنا مین ہوئی قبول ہے — ہر سنگریزہ مسندِ دربار بن گیا
ہی حرف حرف سلکِ صلوۃ و سلام مین — ہر شعر میرا سبحۂ ابرار بن گیا
ہے زندہ دل جو تارکِ دارِ فنا ہے آج — بیدار شعر وہ ہے جو بے دار بن گیا
تسبیح مین صلوۃ مین جو سرِ دل ہے محو — وہ بال بال مخزنِ اسرار بنگیا

۲۰	جس شہر مین ضمیر کا دیوان لیگئے بازار اسکا مصر کا بازار بن گیا	٩

مقابل مین بنِ احمد کے کوئی ملعون نہ ٹھیریگا — حضورِ طفلِ ابجد خوان ہی افلاطون نہ ٹھیریگا
بقیع طیبہ مین جبتک یہ مدفون نہ ٹھیریگا — الٰہی میرے دل کا درد روز افزون نہ ٹھیریگا
جو صحرائے مدینہ خواب مین اک لحظہ آجائے — فضائے کوچۂ لیلیٰ مین پھر مجنون نہ ٹھیریگا
یہ حبِ مال ہے وہ اضطرابِ دائمی دیکھو — قیامت تک کہیں زیرِ زمین قارون نہ ٹھیریگا
شفاعت یون سُناتی ہے کہ اسکا نام ہی لکھکر — جو نام اپنے گنہ ہونگا ہی مین لکھدون نہ ٹھیریگا

جو دیکھے شہرِ سلطانِ عرب کو دل کی آنکھوں سے — عجم میں پھر کہیں اُسکا دلِ مفتون نہ ٹھیریگا
مدینے کا بیان بے اختیار آئے نہ کیوں ہر دم — یہ نالہ ہی جو اسکو ضبط کر رکھوں نہ ٹھیریگا
خدایا سرخرو رکھنا طفیلِ مصطفٰے اُسدن — کہ جسدن خوف سے آنکھوں میں اشکِ تر نہ ٹھیریگا

٢١	ہوئی بحر و زمین شعر بحرِ فضل و ارضِ لطف فقیر اب کیوں یہاں ہر مدح کا مضمون ٹھیریگا	٩

نہ کیوں ہو دل سے زباں پر ہزار شکرِ خدا — دکھایا شہرِ نبی لاکھ بار شکرِ خدا
مزارِ شافعِ روزِ شمار دکھلایا — کروں میں کیوں نہ ادا بیشمار شکرِ خدا
یہ قربِ رحمتِ حق تھا اور اُسکی قدرت تھی — ادا ہوا جو قریبِ مزار شکرِ خدا
دکھائے مجکو مدینے کی رات دن اُس نے — تو مجھپہ فرض ہے لیل و نہار شکرِ خدا
مزا مدینے کے پانی کا یاد آتا ہے — تو یہ زبان ہے اور بار بار شکرِ خدا
علاوہ نعمتِ حق ایک بیک نہ سمجھے — نہ کر سکا دلِ بے اختیار شکرِ خدا
فزوں ہو شکر سے نعمت تو قرب احمد ہو — کہ کر رہا ہے یہ امیدوار شکرِ خدا
دکھایا شہرِ محمد کا کاروبار مجھے — تو کیوں نہو لبِ مرا کاروبار شکرِ خدا

٢٢	فقیر ایک زیارت ہی لاکھ نعمت ہے ہزار شکرِ خدا صد ہزار شکرِ خدا	٧

ذاتِ نبی پہ لاکھ نازِ دم میں ہو جودِ کبریا — اُنپہ درودِ کبریا اُنپہ درودِ کبریا
کیوں نہو آپکے لئے بیحد و بیشمار اجر — آپ ہیں حشر تک ہے یہ نظمِ حدودِ کبریا
جنکو ہے حبِ احمدی بس وہی ہیں خدا کے دوست — جو ہیں حسودِ مصطفٰے وہ ہیں حسودِ کبریا
آپ شفاعتِ نبی کاش وہاں ملی ہمیں — کیونکہ بہت ہی گرم ہے نار و وقودِ کبریا

ہوئے مدینۂ رسول کیوں نہ کافر دینہ فہم — حسین عرصۂ حسین تجھ میں جنود کبریا

مسجدِ مصطفےٰ میں بھی سجدہ ہو مجھے نصیب — چاہئے شکر میں ہم سر بسجود کبریا

۲۳ گنگ ہے خوش وہ زبان پائیں بہرے ایسے کان
جن سے سنے لئے نہ فقیر گفت و شنود کبریا ۱۳

کسی نے نفس کو پھر سفر مارا تو کیا مارا — قدم راہِ مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا

یہ سر مست جا گھسکر مسجدِ حرمین پہ دل کاش — یہاں کی سجدوں میں جبیں سے سر مارا تو کیا مارا

مدینے کی ہوا سے ہمدمی اک دم بھی کافی ہے — گلستاں کا دم آبادِ سحر مارا تو کیا مارا

کہاں تک اک ہوا دل کا کہاں تک گنبدِ خضرا — جو نعرہ تو نے آ و لیے تر مارا تو کیا مارا

علاج لیے جنوں کا خارِ صحرائے مدینہ ہے — کسی فصاد نے یہاں نشتر مارا تو کیا مارا

نہ آیا صیدِ عشقِ مصطفےٰ گر شکنجۂ جان میں — یہاں اس جال سے ہر صید گر مارا تو کیا مارا

مقابل یک نگاہِ روزنِ پڑ کے وہاں لیے — کسی معشوق نے تیرِ نظر مارا تو کیا مارا

رہا حسرت کے داغ دل سے ہاں بے قرار رہیں — خدا جانے درِ محبوب مارا تو کیا مارا

کہاں شبِ خضر کی نظر سے وہ خنک چشمی — یہاں ابلکوں میں غمِ طہ چشم تر مارا تو کیا مارا

بجھائی نارِ قہرِ حق ہماری آہ سرد اے کاش — جو اس نے زہرۂ نارِ سقر مارا تو کیا مارا

غنی دم ہو نہ لگے سب جو کعبہ دیکھ لو جھیں — غنا کا دم اگر یہاں عمر بھر مارا تو کیا مارا

ہوس خاکِ طیبہ ہو تو آپ ہی کیمیا بنجائے — یہاں سیماب پھر سیم و زر مارا تو کیا مارا

۲۴ فقیر اک لفظ سے تیرے عدو بھاگی تو یہ تو کی
لبِ کل رجمِ شیطاں پھینک کر مارا تو کیا مارا ۱۳

جب ہیں سے ادھر غیر نے منہ پھیر لیا — چشمِ زوار سے تنویر نے منہ پھیر لیا

طلب

طفلِ اشک اپنے رہین لئے آپ مدینہ بے تاب
گریۂ اطفال سے اس شیر نے منہ پھیر لیا

جسم سیر نہوا خاکِ مدینہ افسوس
اس مسِ عیب سے اکسیر نے منہ پھیر لیا

ہم مسافر ہوئے جب گنبدِ خضریٰ سے قریب
کیا ہی ہر شکل سے تغییر نے منہ پھیر لیا

پھر نے کیا جالیوں سے دیدۂ محوِ دیدار
کہیں دیکھا ہے کہ تصویر نے منہ پھیر لیا

ہوئی تکمیل صلوٰۃ ایسی مدینہ میں حبیب
(یعنے عرض سلام بکثرت ۱۲)
مجھسے ڈر کر مری تقصیر نے منہ پھیر لیا
(بسبب کیفیت الدرود وسلام ۱۲)

حبِّ دنیا ہی جسے طیبۂ اطہر میں ہے
(یعنے وہان رہکر ۱۲)
نجس العین سے تطہیر نے منہ پھیر لیا

جسکی تقدیر میں دیدار و شفاعت سے نہیں
سچ ہے اس شخص کی تقدیر نے منہ پھیر لیا

چلتے کیا پاؤں مدینہ سے ادھر کو جو ادھر
(سوئے روضۂ مطہرہ ۱۲)
دمبدم زائرِ دلگیر نے منہ پھیر لیا

دیکھئے وصلِ مدینہ کبھی پھر ہو کہ نہو
یہاں مری آہ سے تاثیر نے منہ پھیر لیا

اہلِ غفلت کو مدینہ کا سفر کیوں ہو نصیب
انکے بدخواب سے تعبیر نے منہ پھیر لیا

کاش تحریرِ رقابت اس سے ہو گر جانبِ نعت
ہر طرف سے مری تحریر نے منہ پھیر لیا

۲۵ | تو ہے مداحِ رسولِ عربی آج فقیر
کس کے دل سے تری تقریر نے منہ پھیر لیا | ۱۴۱

وصل میں حیرتِ دیدار نے سونے نہ دیا
ہجرِ طیبہ میں دلِ زار نے سونے نہ دیا

شادیِ مژدۂ رحمت سے ہے گویا بیخواب
جسکو دردِ شہِ ابرار نے سونے نہ دیا

ایسے یا ہم رہے یہاں محوِ صلوٰۃ و تسلیم
چشمِ زوار کو زوار نے سونے نہ دیا

خفتہ بخت آہ مدینہ سے ہم آئے اٹھکر
کیوں ہیں پا لوکو رفتار نے سونے نہ دیا

بے مدینہ ہے یہی نالۂ دل یہاں افسوس
فتنۂ دل کو غمِ یار نے سونے نہ دیا

بخت بیدار مدینے میں رہی یوں اپنے
گویا بیدار کو بیدار نے سونے نہ دیا

تھک کے سوتے ہین وہی قبر مین دیکھو تو ہی
جنکو یہان کی رہ لیا او دنیا نے سونے نہ دیا

سوئینگے نار مین محروم زیارت جنکو
یہان غم دوری دنیا نے سونے نہ دیا

چشم دل کیون نہو بیدار مدینے مین کہ وہان
بد و قسمت با ہمت غفار نے سونے نہ دیا

دیدۂ مہر فلک پر ہے ہمیشہ بیخواب
کسکی خوبیٔ دیدار نے سونے نہ دیا

نیند جنت مین نہین آتی تو حیرت کیا ہے
حیرت روضۂ مختار نے سونے نہ دیا

کیا ہی آرام کا مرقد ہے بقیع الغرقد
پر وہان حسرت بیکونی نے سونے نہ دیا

آنکو فردوس مین آرام مبارک ہو فقیر
جنکو یہان ہیبت جبار نے سونے نہ دیا

۲۶

گرمیٔ ہجر سے چین مجھے افسوس ہے دم بھر کیون نہوا
سایۂ نخل مدینہ کبھی مجکو بھی میسر کیون نہوا

رہتی یہ دور ہمیشہ خدایا دامن دل سے نجاست ہند
عاشق احمد کا بھی وطن وہ طیبۂ اطہر کیون نہوا

ایسا نہوا ہے جان حزین آجانے پیام اجل تجکو
پھر یہ الم ہو ایک اسفر بھی سونے مین میسر کیون نہوا

بستر خواب ہند ہوا ہے بستر خار اس رنج مین ہائے
شہر رسول اللہ مین میرا خاک پہ بستر کیون نہوا

بے حسن عمل جو پیک اجل آیا تو یہ حسرت ہوئیگی
ہائے مقدم کیون نہوا وہ اور یہ ہو موخر کیون نہوا

دیکھ کے اسکو زندہ ہی پھر کیون نہ کہین بچتا ہے دل

طائرِ جان کا وہ ام دہان وہ شکر نا نور کیون نہوا

ہوتا ہے سبب تقدیر خدا سے سن تو قصیر خستہ جگر

۲۷ لحظہ بلحظہ کہہ دیتا ہے تو یہی کیونکر کیون نہوا

یہ مجھ سے پوچھتے کیا ہو مدینہ کیسا مکان تھا
کہ اسکو دیکھکے سینہ مین پہر کے دل ہی کہان تھا

بہار وصل مدینہ کا اب بہی ہے وہی ارمان
ہو تھا غنچۂ دل خندہ زن کہ وقت خزان تھا

نگاہ دیدۂ حسرت بھی ہر طرف دم رخصت
مدینہ سے تو نکلنا بشکل نزع روان تھا

بقیع طیبہ مین ایجان کیون رہ گئی تو بھی
مسافرون کے لئے وہ مقام راحت جان تھا

پیام بوسۂ حور جنان تھا اپنے لئے وہ
لگا صراحی طیبہ سے جب اپنا دہان تھا

وہ تیرے تیغ رحمت مین سوز دلسی سلامت
جو اشک نیر بہی وہان اور سلام ورد زبان تھا

ہلال تیغ نبی بدر مین ہوا جو نمایان
تو دم مین لشکر کفار غرق آسمان تھا

شہادت حمزہ نہ کیون ہو حجت باری
کہ دیدۂ نبوی اسپہ کیسا اشک فشان تھا

ہزارون گلشن ہند و عجم نثار ہین اسپہ
مدینہ مین جو سبز ہر نگاہ برگ خزان تھا

الٰہی ارض و سما کو گواہ حشر بنا دے
کہ یہان جہان کہین تھا مین رہا ہے نیک بیان تھا

وہان سے آگیا پھر یہان قصیر وہ بہی تو دن بھر
کہ تو بہی کر کے سفر ایک دن یہان سے وہان تھا

۲۸ دوائے تپِ غمِ دیرینہ بذکر آبِ مدینہ ۱۷

ہوا وہ زندہ دل جس نے پیا پانی مدینہ کا
کہ ہے صد غیرت آب بقا پانی مدینہ کا

مری دلسے آہ سرد یون اکثر نکلتی ہے
کہ یاد آتا ہے مجکو برف سا پانی مدینے کا

جو ہوتا اسے سکندر ڈھونڈتا کیوں آب حیوان کو
چکھا دیتا اگر اپنا مزا پانی مدینے کا

ہوئی سب پانی پانی شربت قند و نبات آگے
یہی کہتا ہے جس نے پی لیا پانی مدینے کا

مدینہ ہے زمین پر جنۃ الفردوس کی تصویر
نمونہ سلسبیل خلد کا پانی مدینے کا

صراحی جو وہاں ساقی لیے مسجد میں پھرتی ہیں
الٰہی اُس نے پھر مجکو پلا پانی مدینے کا

مدینہ کی صراحی کی صورت ہے ہر یک کا دل
صراحی جھکے پیتا ہی رہا پانی مدینے کا

ہوا پاکیزہ داماں دل اُسکا داغ عصیاں سے
کہ جسکو ایک چلو لگیا پانی مدینے کا

یہ دل مشتاق ہے جسکا ہمیشہ مثل مستسقی
پلا یارب یہی دار الشفا پانی مدینے کا

یہی جی چاہتا ہے پیا تاک بچھا کبھی آنکھیں
بڑھاتا ہے کچھ ایسی تشنگی پانی مدینے کا

مری ہو تشنگو ہر دم جاتی ہیں جان و دل سے
پیا جب سے انہوں نے خوش مزا پانی مدینے کا

وہاں اک باغ ایمان سبز و خندان تا کہ جنت ہے
زمین دل میں جسکی ہے گیا پانی مدینے کا

چلا آتا ہو یمن نہار جنت سے یہ کہتا ہے
زبان حال سے خود ماجرا پانی مدینے کا

یہ وہ امر ہے اسکا بیان کیونکر زبان سے ہو
کہ میٹھا ہے تو کیسا ہے بھلا پانی مدینے کا

جو وقت قتل وہاں یہ ہرن یاد آیا مجکو وہ پانی
تو کافی ہوئی سیر اخوان بہا پانی مدینے کا

نہو ما ر الحیات انہوں نے کسطور وہ پانی
کہ پیتے تھے جناب مصطفیٰ پانی مدینے کا

فقیر اپنا نصیب اب تو سکندر سے بھی بہتر ہے
نہ تھا محروم رہ ہم کو ملا پانی مدینے کا

۲۰ ۲۱

بلا ہم درد مندوں کی دوا پانی مدینے کا
ہوا اس روح مضطر کی غذا پانی مدینے کا

صراحی کا دہن چشم زبان آئے اسمیں حکمت ہے
کہ ہے اسرار کی انہار کا پانی مدینے کا

جو اسکو پی چکے پھر وہیں لذات جنت سے
وہ کیا سمجھیں کیا چیز تھا پانی مدینے کا

بڑھاتا ہے جو پینا اسکا ہر دم رغبتِ دل کو
بڑھائے کیوں نہ تاثیرِ دعا پانی مدینے کا

نہ ہوئی عاصیوں کو پیاس پھر محشر میں سارے دن
جو ہو جائے کچھ اسدن ناشتا پانی مدینے کا

عجب آبِ مصفی ہی کہ اپنی شکل دم بھر میں
بنا دیتا ہی دلکو باصفا پانی مدینے کا

عجب کیا عینِ دل کو نورِ ایمان کی ترقی میں
بتائے چشمۂ شمس الضحیٰ پانی مدینے کا

تمنا ہے کہ ملجاؤں کہیں خاکِ مدینہ میں
ہری مرقد پہ ہو چھڑکا ہوا پانی مدینے کا

نظر آنے لگے گویا ہماری صورتِ اصلی
جب آیا سامنے آئینہ سا پانی مدینے کا

زبان حسرت میں مثلِ ماہیِ بے آب ہے بیتاب
کہ اس منہ سے نہ ہوا ا کدم جدا پانی مدینے کا

ہمیں اب سبدم رونا نہ آئی کسطرح دل سے
رقیق اپنا سا دل کو کر چکا پانی مدینے کا

لگائی جامِ کوثر کے سوا کیا اپنے منہ سے وہ
ہمیشہ جسکے منہ لگتا رہا پانی مدینے کا

عجب کیا بال بال اسکا بچے نارِ جہنم سے
پسینا جسن بنکا بنگیا پانی مدینے کا

مزا آبِ زندگی کا ہوا کہ میری ہر رگ و پی میں
بشکلِ جانِ شیرین ہو سما پانی مدینے کا

عزیزو یہ وصیت ہے جو وقتِ نزع ممکن ہو
تو میرے حلق میں نہ زمزم ہو یا پانی مدینے کا

زبانِ تشنہ کامِ شوق بیتاب اس ہی بھئی ہے
سبو لے کے زبان سی جب ملا پانی مدینے کا

گناہوں کی ندامت سے مرا دل پانی پانی ہے
کیا غفار نے جب سے عطا پانی مدینے کا

مشرف قربِ احمد سی ہی یہ بھی کیا تعجب ہے
کہ ہو کوثر تلک اپنا رہنما پانی مدینے کا

عجب کیا دوزخ اسکے گرد ہی سب ہو جاوے
یہاں سے پی گیا جو قافلا پانی مدینے کا

یہ آبِ وقت انکی حق میں آبِ مرد دوزخ ہی
غنی جو جانتے ہیں بے مزا پانی مدینے کا

حقیر آب و ہوا لے ہند پھر کیونکر موافق ہو
جو یاد آئے مدینے کی ہوا پانی مدینے کا

٣٠ حصہ دوم راحتِ روح خزینہ در ذکرِ شوقِ ہوائے مدینہ ١٣

کاش اکدن پھر چلی آئے مدینے کی ہوا
اور اڑا کر مجکو لیجائے مدینے کی ہوا

گرمیٔ حرص و ہوائے نفس سب جاتی رہی
جو مسلمان اک ذرا کھائے مدینے کی ہوا

راستمن ہے جسکا گلزارِ محمد مین گزر
پھر ہوا پر کیون نہ اترائے مدینے کی ہوا

جان ہو جائے کفر و شرک کی جو ہند مین
ایکدم تکلیف فرمائے مدینے کی ہوا

ہند مین کیونکر جیے عاشق اگر دم کی طرح
اپنے سینے مین نہ بھر لائے مدینے کی ہوا

جان ہوا ہو جائے جبدم یا خدا اس جسم سے
وہان جائے جہان پائے مدینے کی ہوا

برگ افتادہ کی صورت مسجد احمدؐ مین کاش
دل مرا لیجا کے ٹھیرائے مدینے کی ہوا

جارہی جو خاکِ عاشق بھی مدینے کے قریب
کیون مدینے مین نہ پہنچائے مدینے کی ہوا

ہر تعلق سے ہمارا دامنِ دل کھینچکر
کاش وہان کانٹون مین الجھائے مدینے کی ہوا

کون دے سکتا مدینے کا تبرک ہمکو آج
تپ زدہ تمکو کون چھو لائے مدینے کی ہوا

کس طرح جائے مدینے سے کہین عاشق کی طرح
کیا مدینے ہی سے گھبرائے مدینے کی ہوا

جو ہوئی نفس مدینہ مین اغنیا محفوظ کاش
انکو حسن لینا بھی کھلائے مدینے کی ہوا

٣١
تب شفا ہووے حقیر اپنے دلِ بیمار کو
اک ذرا دم اسپہ کر جائے مدینے کی ہوا
١٥

جسکو ہے طیبۂ نبیؐ کا مزا
وصلِ جنت ہے جنتی کا مزا

جسکے عاشق ہزارون ہین انکو
ہے محمدؐ کی عاشقی کا مزا

دل لگا کر مدینے سے عشاق
بھول جاتے ہین دل لگی کا مزا

بے مدینہ ہو کسطرح دل خوش — ہر خوشی مین ہے یہان غمی کا مزا
ذوقِ دین کی ہان ہے روز ہی — وہان تمر مین ہے کشمش بہی کا مزا
بوسۂ حور کا نمونہ ہے — اُس صراحیّ صندلی کا مزا
ہم تو اس رونے کو بھی ترستے ہین — وہانکے رونے مین تھا خوشی کا مزا
جسکو مجائے شربتِ دیدار — عسلِ خلد کا ہے پھیکا مزا
مجکو آبِ و تمر مین ہند کی ہی — آبِ زقّوم دوزخی کا مزا
ورحم پا سفر مین عیش ہین — اغنیا کو ہو فقر بہی کا مزا
شہد لے احذ مین ہو کر دفن — موت سے آئے زندگی کا مزا
عاصیو دیکھنا قیامت مین — عرضِ یا ربِّ اُمّتی کا مزا
مثلِ بوجہل فی عذاب اللّٰہ — ہے وہ جسکو ہے دشمنی کا مزا
مثلِ جنت سکونِ دل ہی وہان — کیا کہون مسکنِ نبیؐ کا مزا

۲۲ ہے خدا دوست اے فقیر وہی
جسکو ہے حُبِّ احمدیؐ کا مزا ۱۵

مین نے جب دور سے وہ گنبدِ اخضر دیکھا — چشمِ حیران کو جو دیکھا تو بہت تر دیکھا
کیون خوشی سے نہوئی جان مرے تن سے باہر — مین نے نقش اپنا جب اُس شہر کے اندر دیکھا
آپ پر عاشق و معشوق سبھی عاشق ہین — وہان زن و مرد کو بیتاب برابر دیکھا
کون ہی روضۂ انور ہی وہ معشوق نہان — مہوشون کو بھی جہان عاشقِ مضطر دیکھا
کاش آنکھین مری وہ دیدۂ سوزن ہوتین — پردۂ کعبہ وہان جسنے سراسر دیکھا
چومون چشمِ شباکِ درِ مرقد جسنے — جلوۂ خاص کو دیوار سے ملکر دیکھا

بیدماغ اس چمنِ دہر سے ہین جتنے کبھی
طیبہ کو طیبِ محمدؐ سے معطر دیکھا

انکو امید ہے جنت کو بھی ہم دیکھین گے
روضۂ جنتی و حجرۂ و منبر دیکھا

دلمین یا آنکھون مین کھلین ہی جچی جاتا
مرقدِ خاصؐ مرغوب سراسر دیکھا

ہیچ پر روزِ شفاعت کا نمونہ تھا وہ
اسقدر وہان دلِ عالم کو مسخر دیکھا

سیرِ دنیا کی تمنا نہی بس دل کو
کیا نہ دیکھا جو وہان قربِ پیمبر دیکھا

شادیٔ وصل سے بیتاب تھا اور بھی
مین نے اس جالیکو جو ہات لگاکر دیکھا

ایک ہفتہ مین تو غمہائے نہفتہ نہ گئے
شکر صد شکر کہ تھا جو کہ مقدر دیکھا

چھوڑ کر بھاگ گئے دل کو مرے پیر تو ہان
ہجر کے دن غمِ احمدؐ کا جو لشکر دیکھا

۳۳
کیونکے دل سیر ہو حضرت کی زیارت سے فقیر
عمر بھر دیکھا تو گویا آنہین دم بھر دیکھا
۱۱

ق

جس سے دل نے بھی وہ روضۂ انور دیکھا
آفتابِ دلِ تاریک منور دیکھا

دل سے کہتا تھا جو مین مرقدِ انور کے حضور
رخِ مقصود یہان اے دلِ مضطر دیکھا

تو جواب اسکا یہ دیتا تھا کہ بس مجھسے نہ پوچھ
کیا کہون مین کہ وہی یہ ہے تو کیونکر دیکھا

کوئی جائے تو کہان جائے مدینہ کے سوا
کس نے عالم مین کوئی آپ سے بہتر دیکھا

سخت حیران تھا مین اپنے نصیبون کی وہان
کیا مری آنکھون نے ہی مرقدِ اطہر دیکھا

اللہ اللہ ری نسیمِ سحری کی قسمت
کہ مدینے مین ہمیشہ وہ گلِ تر دیکھا

بجھ گئی آگ مری دل کی بہت رونے سے
چشمِ پُر آب کو وہان چشمۂ کوثر دیکھا

یہ بھی کیا خونِ شہیدانِ اُحد کا ہے اثر
کہ جو وہ رنگِ اُحد سرخ سراسر دیکھا

خاک پر ریزہ گرا کیون وہین آنسو بنکر
دل نہ دیکھا تجھے اے دل کوئی پتھر دیکھا

کاسۂ سرتان ہین فرمی شان جہان کی کہ وہات
کفش بردار ہر اک صاحب افسر دیکھا

ساتھ رکھیے اپنے ہجومِ صلوات آج فقیر
ابھی تو نے نہین ہنگامۂ محشر دیکھا

۳۴ ۱۳

کچھ نہ پوچھو وصلِ محبوبِ خدا کیونکر ہوا
مین ہی دلسے پوچھتا ہون کیا ہوا کیونکر ہوا

دستِ کوتہ جالیون تک خود رسا کیونکر ہوا
مین گنہگار اس طرح کا پارسا کیونکر ہوا

رہتی ہی ہر دم وہین جنکی نگاہِ چشمِ دل
انسے پوشیدہ مزارِ مصطفےٰ کیونکر ہوا

زائرِ خیر البشر ہین رشکِ اہلِ سلطنت
ہم فقیرون کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا

کہتے تھے ہم مردہ دل حیرت سے وہان روزِ وصال
مسکن اپنا آج یہ دار البقا کیونکر ہوا

خاکِ نعلینِ طبیب صبح گر آئیمین تھین
پھر تیمم اس خاک کا خاکِ شفا کیونکر ہوا

رو دیا بے اختیار اور دلسے نکلی آہِ سرد
جسنے پوچھا ہجر کے دن ماجرا کیونکر ہوا

دلسے کیا پوچھون کہ ہے بے زبان کیا کہہ سکے
کیا ہو حاصل زیارت کا مزا کیونکر ہوا

رہ گئین اس حیرت مین مر جاتا تو کچھ حیرت نہ تھی
یک بیک پھیر یہ طلعتِ کبریا کیونکر ہوا

گھستے گھستے مسجدِ احمد مین بس مٹ جائے سر
ورنہ کیا جانو نمین ہان سجدہ ادا کیونکر ہوا

وہ ترقیِ مدارج مین ہین ہمشیل و سہیم
آپ پر دیکھو تر دلِ والضحیٰ کیونکر ہوا

سایۂ حسنِ قدم ہی حسنِ حادث ورنہ یہہ
سب فرشتون کو بھی عشق انسان کا کیونکر ہوا

جب تلک کہتا تھا اگر جاؤن تو مر جاؤن وہین
پھر فقیر اب تو مدینے سے جدا کیونکر ہوا

غزل در ذکر خوبیہا مسجد قبا کہ قریب مدینہ منورہ است علی ساکنہا التحیۃ والثنا

بنے مسجدِ رسولِ خدا مسجدِ قبا
یا ربنا فصلِ علی مسجدِ قبا

وہان کیون نہ دل لگے کہ وہ جا ہے سرور کی
بہرِ انام ہر دو سرا مسجدِ قبا

ہر چند ہے قریب قبا حسن سے دور ہین
وہ ساکنین دورِ قبا مسجدِ قبا

وہ اُس حبیبِ داعیِ جنت کا ہے اثر
ہے متوقع قبولِ دعا مسجدِ قبا

دیکھے اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب
جو ایکبار دیکھ چکا مسجدِ قبا

اُترے قبا پہ رحمتِ حق کیون نہ آئے ٹہیک
ہو پہر دید جنکو عطا مسجدِ قبا

جی چاہتا ہے پہر وہین سجدہ ادا کرون
اللہ مجکو پہر بہی دکھا مسجدِ قبا

ہر دم مدینہ وہان نظر آتا ہے سامنے
اے کاش اگر وطن ہو مرا مسجدِ قبا

یہ تن بہی اگر وہین کہین جاروب کش بنے
ہو باعثِ حصولِ صفا مسجدِ قبا

آثارِ مصطفےٰ کی زیارات ہین بہت
اُس راہ مین مدینہ سے تا مسجدِ قبا

افزون ہے شان و رفعتِ حسنی سے معنوی
ہے غیرتِ قبابِ سما مسجدِ قبا

عاشق بدن سے کیون نہ لگائین وہانکی خاک
کہلوائے کیون نہ بیتِ قبا مسجدِ قبا

۳۶

یارب فقیر کو بطفیلِ مدینہ پہر
دکھلائے کون تیرے سوا مسجدِ قبا

۱۱

اے روحِ دین شناس مدینہ سے دل لگا
رہ مصطفےٰ کے پاس مدینہ سے دل لگا

جنت مین کبہی سنا ہے کہین تو نے رنج و غم
رہتا ہی کیون ہے دامن مدینہ سے دل لگا

دنیا سے دل لگا کے پریشان نہ کر تو دل
رکھ دل لگا کے اپنے پاس مدینہ سے دل لگا

امید ہے کہ جائے وہ جنت کو بے خطر
یہان جسکا ہے ہر اس مدینہ سے دل لگا

وہان دل لگی ہمیشہ سی روح الامین کی
اے روح کر قیاس مدینہ سے دل لگا

خاکِ شفا وہ خاک ہی آبِ بقا ہی آب — اُس وقت جو اسِ مدینے سے دل لگا
یارب کبھی نہو مری دنیا سی دل لگی — بس ہے یہ التماس مدینے سے دل لگا
امید ہے بر آئیگی اُمید ایک دن — جسکا بغیر یاس مدینے سے دل لگا
کعبے سے دل لگا ہی تو اللہ کے لئے — ہے بہرِ خیرِ ناس مدینے سی دل لگا
گر تجکو آرزو ہی کہ جنت میں گھر بنے — اے نفسِ ناسپاس نبی سی دل لگا

۳۷ چل اے فقیر چھوڑ دے آرامِ ہند کو — کمبل کا رکھ لباس مدینے سے دل لگا ۷

دیکھ آئے ہم مدینے کا مزا — ہند میں اب کیا ہی جینے کا مزا
روضۂ انور میں پایا ہی وہ چین — کیا رہا اب لکو سینے کا مزا
ٹھنڈی ٹھنڈی ہر صراحی کیا کہوں — اور وہاں پانی کو پینے کا مزا
کسوتِ احمد پہ قرباں کیجے خلد — جسنے چکھا اُس پسینے کا مزا
ماہِ ذی قعدہ کو خالی کہتے ہیں — کیا کہوں اُس میں مہینے کا مزا
آج مدفن ملگیا جسکو بقیع — اُس نے دیکھا مر کے جینے کا مزا

۳۸ بحرِ غم سے تھا فقیر اپنا عبور — کیونکہ بھولوں میں سفینے کا مزا ۱۳

اِس سفر میں ترا دل ہی یہ قابو میرا — کہ جو تھمتا نہیں دم بھر کبھی آنسو میرا
اب تو مکہ بھی ہی نزدیک مدینہ بھی قریب — چھوڑ دامن کہیں بیتابیِ دل تو میرا
لیے پھر سر آنکھوں پہ جو خاک پڑی ہی یارب — ہوئے ہر ذرہ وہاں سنگِ ترازو میرا
کیا عنایت ہے کہ ہوں آہ مدینہ میں ابھی — لگگئی آکے دل اُس شہر کی خوشبو میرا

سا مری خاکِ مدینہ کو جو دیکھے تو کہے
اثر اس خاک میں کرتا نہیں جادو میرا

جستجو اس دلِ جویا کی کہاں جاتی ہے
نظر آتا نہیں جبتک کہ وہ دلجو میرا

شکر ہے ایک طرف دل ہے یہاں تو ہر دم
تھا پریشان یہ دل ہند میں ہر سو میرا

دستگیری کا توکل ہوئی کافی مجھکو
ورن تھا ورنہ کہیں قوتِ بازو میرا

ہیں عرب میں مرے اشعار طفیلِ عربی
گرچہ ہندی ہوں میں اور ہے سخن اردو میرا

لگ رہی ہے اسے خاکِ درِ محبوبِ خدا
بیچکے چل بادِ صبا تو نہ بدن چھو میرا

تب ہی اس راہ میں رونے سے نہوئی تسکین
آنکھ نہ جانے اگر آج ہر اک مو میرا

یا خدا راحتِ عقبیٰ ہو سفر کی تکلیف
کہ نہو نفس یہاں مغرور فقد و تو میرا

39 | اس سفر میں کہیں ہو نفس کی اصلاح فقیر
یار ہوئے کہیں یہ دشمنِ پہلو میرا | 17

جب تو تھا ہجرِ محمد کی غمی کا رونا
آج آتا ہے بہت مجکو خوشی کا رونا

حال یہ ہے کبھی ہنستا ہوں کبھی روتا ہوں
گویا ہمزاد ہی تھا میری ہنسی کا رونا

چھوڑ اے عاشقِ دنیا یہ ہنسی ہر ساعت
کہ نتیجہ ہے یہاں خندہ زنی کا رونا

جنکے آنسو ابھی نہ جاوں یہ جی چاہتا ہے
ق یاد آتا ہے مجھے جبکہ نبی کا رونا

یعنی ثابت ہے حدیثِ نبوی سے ہمکو
غمِ امت میں رسولِ عربی کا رونا

جو کہ بیدرد ہیں ہنستے ہیں وہ کیا جانتے ہیں
کس مزے کا ہے مرا دردِ دلی کا رونا

آخرت کے لئے روتے ہیں تو مردانِ سعید
غمِ دنیا میں ہے نامردِ شقی کا رونا

ایسا ہو جاوں خدایا کہ مجھے تیرے سوا
نہ خوشی مجھکو کسی کی نہ کسیکا رونا

خندۂ باغِ جنان انکو مبارک ہووے
جنکو حاصل ہے یہاں عشقِ نبی کا رونا

رونے سے رحمتِ حق جوشمین آجاتی ہی
باعثِ رحمتِ مادر ہے صبی کا رونا

ابھی دیدارِ درِ خاص ہمین ہی لیکن
آرہا ہے مری آنکھون مین کبھی کا رونا

دیکھیے رہتی ہین آنکھین بہی زیارت کے لیے
دمبدم جوشمین ہے مضطربی کا رونا

کاش جلدی وہ بیابانِ مدینہ آجائے
مین ہون ہان اور مرا نالہ کشی کا رونا

زخمِ دل پر نمکِ حبِّ محمدؐ ہو تو خوب
کہ بغیر اُسکے جو رونا ہے تو پھیکا رونا

پانی دیتے ہین یہان اشک نہالِ جان کو
گویا آرام بنا ہے مرے جی کا رونا

ضبط کرتے تھے ہم اُس روضہ پہ یون نالۂ دل
کہ نہ ہوجائے کہین بے ادبی کا رونا

(طفل ۱۲ — روضۂ منورہ ۱۲ — سفر مین ۱۲ — وقتِ زیارت ۱۲)

روتے ہین خاکِ مدینہ کے لیے ہم تو فقیر
ہوئیگا مال کی اُلفت مین غنی کا رونا

غزلِ مستزاد در مدحِ خلفاءِ راشدین واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

بہ — ۱۷

جو مدینے کے قرین داخلِ کہسار ہوا + آپ کا جار ہوا
منصبِ حصنِ ولایت کا سزاوار ہوا + شاہِ امصار ہوا

جب ہوا اپنا مدینے کی زیارت کا سفر + تھا وہ قربت کا سفر
مژۂ دیدۂ دل راہ مین ہر خار ہوا + نورِ ابصار ہوا

سنگریزے بھی مدینے کے تو ہین کیسے خوب + کہ ہین مرآتِ قلوب
جس سے بینائے خطا نفسِ خطاکار ہوا + دل کا معیار ہوا

جادۂ راہِ مقاماتِ کرامت سمجھو + زخم اُسکو نہ کہو
دل محمدؐ کی محبت سے جو اُنگار ہوا + کانِ اسرار ہوا

آبِ کوثر ہے وہ آبِ دُرِ دندانِ نبیؐ + کہ تبسم سے دری
جس سے خندان وہ لبِ سیدِ ابرار ہوا + مصطفیؐ ثار ہوا

کسقدر آہ و فغان کرتے رہے سب عشاق + جب ہوا روزِ فراق
آخری جب درِ محبوبؐ کا دیدار ہوا + چلنا دشوار ہوا

درجاتِ جبلِ ثور ہین عالی بیشک + غیرتِ تورِ فلک
مغربِ شمس صلعم و قمر جب وہ پُر اسرار ہوا + کانِ انوار ہوا

دیکھنا حضرتِ صدیقؓ کی شانِ مقبول + ہوکے ہمراہِ رسولؐ
رتبۂ ثانی اثنین جو فی الغار ہوا + قربِ جبار ہوا

نطقِ حق وہ جو زبان حضرتِ فاروقؓ کی تھی + ناطقِ حق ہی ہی
قولِ حق کے سبب اُنکا نہ کوئی یار ہوا + وہ حق اظہار ہوا

دیکھنا حضرتِ عثمانؓ کا وہ نفسِ نفیس + کس حیا کا ہے انیس
ہر فرشتہ بھی جہان آکے حیا کار ہوا + کیا حیادار ہوا

دیکھنا شانِ علیؓ کو کہ بدرگاہِ رسولؐ + وہ مع حسنِ قبول
محرمِ رازِ دلِ دخترِ مختار ہوا + فخرِ اخیار ہوا

کیا ہی واللہ حسنؓ سے ہوئی دین کی اصلاح + اور ہر خیر و فلاح
باعثِ صلح جو وہ صاحبِ ایثار ہوا + خیرِ ابرار ہوا

اللہ اللہ وہ صبر اور حسینؓ بن علیؓ + کیا مصیبت نہ سہی

شہدا مین کوئی ایسا نہیں صبار ہو جو وہ کرّار ہوا

عصمتِ حضرتِ صدیقہ بنتِ الصدیقؓ ہوئی تصدیق انکی

جسکا قرآن کی آیات سے اِشعار ہوا + فضلِ غفار ہوا

حضرتِ سیدہ اُمِ حسنؑ و بنتِ رسولؐ ہوئین کیا کچھ مقبول

سورۂ دہر مین فضل اُنکا جو اظہار ہوا + خیر اخبار ہوا

اہلِ بیتِ نبوی سب ہین نجاتِ اُمت + کشتیٔ نوح صفت

ہر صحابی ہین وہ نجمِ پُرانوار ہوا + ہادیٔ کار ہوا

۲۱ مسقطِ راس ہی خاکِ عرب کیون نہوئی بس ہے افسوس یہی
اے قیصر اپنا وطن ہندِ پُرآزار ہوا + دل ہی بیمار ہوا ۱۹

رسولِ حق کا ثنا خوان سب زمانہ ہوا — زمانہ کیون نہو خود خالقِ یگانہ ہوا (یعنے ثناخوان ہوا ۱۲)
وہ ہین مُصدّقِ خیر الامور اوسطہا — اِسی لیے قدِ موزون بھی درمیانہ ہوا
کیا بہشت کو گویا کہ جیتے جی وہ بشر — کہ جو مدینہ کو ایمان سی روانہ ہوا
وہ کب نشیمنِ طوبیٰ سی خوش ہو طائرِ دل — کہ جسکا نخلِ مدینہ پر آشیانہ ہوا
نہ آستین ہی اُس چشمِ تر پہ کیون ہو دم — نصیب جسکو نہ دیدارِ آستانہ ہوا (روضۂ منورہ ۱۲)
مری ہی خاک الٰہی غبار کیون نہوئی — سُنا مدینہ کو جب قافلہ روانہ ہوا
نظر مین اُسکی ہی مانندِ خس یہ خرمنِ دہر — نصیب جسکو مدینہ کا ایک دانہ ہوا
ثواب ہوئینگے لاکھون نماز دن کے جنھے — مدینہ مین ہی ادا فرضِ پنجگانہ ہوا
وہ شاخسارۂ طوبیٰ نہ کیون ہو شاخِ درخت (سدرۃ المنتہیٰ ۱۲) — کہ جس سے انکے سرِ مصطفےٰ مین شانہ ہوا
خدا نے جس سے نکالا حدیث و قرآن کو — وہ سینہ آپکا کس نور کا خزانہ ہوا

رہا نشان بھی تو اس کا فریقین کا کہین
جہان مین تیر محمد کا جو نشانہ ہوا

ق
بنا وہ جا سے زیارت ابو لبابہ سے
قبول توبہ کا باعث جو استوانہ ہوا

مجھے بھی باندھ دے لیجا کے اس ستون سے کوئی
علاج مجھ سے بیان کچھ بھی نفس کا نہ ہوا

الٰہی جائے پاس بادشاہ دین کے حضور
مرا سلام جو معروض غائبانہ ہوا

پہنچ گئے ہین مدینہ تلک مرے اشعار
تو میری جان سے بہتر مرا فسانہ ہوا

سفر ہوا نہ ادھر کا کبھی اگرچہ مدام
یہان قیام وطن بھی مسافرانہ ہوا

رسول حق پہ گئے جسنے جان و مال نثار
ملی حیات ابد موت کا بہانہ ہوا

وہان بھی خدمت عالی مین ہین عتیق و عمر
ادا یہ دونون سے کیا حق خادمانہ ہوا

۴۲
یہ سچ بتا ترے دل مین بھی ای فقیر ہے عشق
بیان زبان سے تو مضمون عاشقانہ ہوا
۱۳

فردوس کا چمن ہے مدینہ رسول کا
کیونکر نہو وطن ہے مدینہ رسول کا

جا پہنچے میری خاک ہی اڑکر وہان کہین
مقصود خستہ تن ہے مدینہ رسول کا

کیا زندگی ہے اسکی مدینہ کی ہجر مین
جس جان کا بدن ہے مدینہ رسول کا

خیر الوریٰ ہین عاشق و معشوق کے حبیب
محبوب دوزن ہے مدینہ رسول کا

اہل نفاق بھاگتے ہین اسسے کسقدر
بے اہل مکر و فن ہے مدینہ رسول کا

اک ہم سے بے نصیب ہین ابرار ایک دو بھی ہین
جنکے لیے وطن ہے مدینہ رسول کا

وہان طوطیون کا صلِ علی المصطفیٰ ہے ورد
بے زاغ و بے زغن ہے مدینہ رسول کا

اسم نام کے مزے سے ہین لب بند کیا کہون
جو لذت دہن ہے مدینہ رسول کا

ہر رہگذر مین آپکے رہتی ہے بوئے مشک
صد غیرت ختن ہے مدینہ رسول کا

وہان کذب و افترا نہین ہان شور و غل نہین
جنت کی انجمن ہی مدینہ رسول کا

کیا دل مرا اُسیر نہ بنے ہان وہ جہان کے دل
وہ شہرِ دل نگین ہے مدینہ رسول کا

کیا نورِ پُرسرور وہان ہی کہ شب کو بھی
ہی جون صبح خندہ زن ہے مدینہ رسول کا

۴۳ وصف مدینہ سے تری شہرت ہوئی فقیر
کیا رونقِ سخن ہے مدینہ رسول کا ۹

جلدی خدا دکھائے مدینہ رسول کا
لبریزِ شوق ہے مرا سینہ رسول کا

موسیٰ نے جو سنا اُسے دیکھا رسول نے
جب تھا وہ قربِ خاص قرینہ رسول کا

قرآن کے حرف وہان ہین تو اسرار ہین یہان
اشرف ہے لوحِ پاک سے سینہ رسول کا

تسکین دو جہان کی وہان ہی تو کسقدر
ہی شہرِ پُرسرور سکینہ رسول کا

دریاے غم سے دونون جہان کی نجات ہو
دے جسکو کچھ بھی جاے سفینہ رسول کا

عشقِ نبی مین دیگئی جان حضرت بلال رضی
بوجہل جیسے لیگئے کینہ رسول کا

اے کاش دفن ہون شہدا اُحد رض کے پاس
محفوظ ہے جہان وہ دفینہ رسول کا
یعنی گنج شہیدانِ احد ۱۲

جو گم ہین اُس طرف سے وہ پاتے ہین سکو بس
اسرارِ آخرت ہین خزینہ رسول کا

۴۴ کیا جانے اُس علو کو یہ فکرِ خاکسار
وصاف ہو فقیر کمینہ رسول کا ۹

منظر ہی عرش چرخ ہی زینا رسول کا
ناظر ہے کسکا دیدۂ بینا رسول کا

ہے الف شہر ہند سے بہتر جو عشقبان
دیکھین ہزار ایک مہینا رسول کا

مشک و گلاب و عطر مین خوشبو جو بس گئی
کیا اِسمین ملگیا ہے پسینا رسول کا

کافی ہی اک اشارۂ مژگانِ لطف سے
اُسکے دل کے زخم کو سینا رسول کا

شمشیرِ فتح مکہ یہ کہتی تھی کفر کو — پھر ہمنے تجھسے شہر یہ چھینا رسولؐ کا

بینائی آخرت ہے جوا یمان سے ایکبار — دیکھے دیار دیدۂ بینا رسولؐ کا

بعدِ وفات کیونکہ نہو مردہ دل جہان — تھی زندگی قلوب کی جینا رسولؐ کا

امید ہے کہ خضرؑ نہ چھوڑی جو ل سکی — آبِ طہور پاک کے پینا رسولؐ کا

۵۴	اے مردہ دل پھر تجھیں ہند سے نکل چل تیری زندگی ہے مدینا رسولؐ کا	۱۵

کیا ہی صفِ مصطفےؐ مین نامہ رنگین ہو گیا — اور قلم گویا کہ رشکِ دستِ گلچین ہو گیا

بادشاہِ جنت الفردوس وہ کیونکر نہو — سبقت کرکے جو احمدؐ سے مسکین ہو گیا

کیا نظر آئے اُسے سنت کی خوبی اب کہین — جو سراپا عیب ہو کر آپ خود بین ہو گیا

ہوتے موسیٰؑ بھی تو رہتے تابعِ احمدؐ ضرور — کسقدر مقبول سب دیں سے یہ دین ہو گیا

جا رہیگا ایک دن وہ روضۂ احمدؐ تلک — جسکی قسمت مین قدم رعدِ نخستین ہو گیا

کیا اثر ہے اُس لعابِ پاک مین جسکی سبب — شیر خوردہ سیر آبِ شور شیرین ہو گیا

کیا ہی معمورہ مدینہ طیبہ ہے کیا کہون — دیکھتے ہی جسکو دل معمورِ تسکین ہو گیا

کیون معذب ہونگے زائر جواذن اسکے بعد — آبِ طیبہ وہان علاجِ نار و غسلین ہو گیا

ہان جو خرمائے مدینہ کا مزا تو چکھ چکی — اب تو سچ ایجان تیرا نام شیرین ہو گیا

کاش سنگستانِ طیبہ مین ہو دل نرم — نرم اسکے یہان تجھ دل ہی سنگین ہو گیا

بام سلطانِ مدینہ پر ہوا مین ہی مدام — اب تو میرا مرغِ دل گویا کہ شاہین ہو گیا

کیون نہ وہ دیدِ سرا ہو اُنکو زیرِ سر بالین عشق — جنکا وہان سنگِ درِ محبوب بالین ہو گیا

روضۂ محبوب کے سایہ مین ہین اہلِ بقیع — انکو مرنا غیرتِ صد خواب شیرین ہو گیا

جب یہ دیکھکر دل خوش ہوتھا جسقدر	اب یہ چھوڑکر اتنا ہی غمگین ہوگیا

۴۶	جب سے حسنِ احسن الکونین کا مداح ہوں اے فقیر اپنا سخن شایانِ تحسین ہوگیا	۱۵

فضلِ عظیم ہے وہ خدائے عظیم کا — غم جسکو ہے رسولِ رؤف و رحیم کا

جو دل ہے وردمند رسولِ کریم کا — وہ وِرد ہے حجابِ عذابِ الیم کا

اسلام میں جو دل ہیں سلامت حشر تک — پرتو ہی سب آپکی قلبِ سلیم کا

رتبہ ہے کو اس شفیعِ خلائق کی دیکھنا — محشر میں جب ظہور ہوا امید و بیم کا

رہتا ہے آستانِ محمدیہ جو کوئی — گویا وہ ہے مقیم ریاضِ نعیم کا

میراث جنتوں کی عطا جسکو ہوگئی — رتبہ ہی یہ نبی کے سوا کس یتیم کا

خوشبو میں کیتی نافۂ تاتار کی مجال — ہمسر ہو تارِ گیسوئے عنبر شمیم کا

اللہ نے مصطفیٰ کے لیے جبرئیل کو — بھیجا ہی یہ ہے رمز الف لام میم کا

ساری جہان کے قاسم و سخاب میں ہیں — جو لطف ہے مدینہ میں رکھ کر گلیم کا

امی کو اتنا علم عطا ہوئی دیکھنا — یہ ہے نمونہ قدرتِ ربِ علیم کا

یارو وہ خاکِ راہِ نبی لاکی دوا ابھی — منظور ہی علاج اگر اس سقیم کا

بستر یہ وہ رسولِ خدا کو ملا شرف — جو کچھ تھا کوہِ طور یہ رتبہ کلیم کا

فردوس کی ہوا سی جو خود باتیں کرتی ہی — وہ رتبہ ہے مدینے میں بادِ نسیم کا

جا پہنچے آپ سرِ شفاعت تو کیا عجب — مانندِ مزاج ہو نارِ جحیم کا

۴۷	کب دیکھیے فقیر یہ میری زبان ہو اور روضہ یہ عرض ہوئے سلام اس اثیم کا	۱۷

جس دل میں ہے محبت پیغمبر خدا | حق اسکا ہے شفاعت پیغمبر خدا
ایمان ہے صدق حضرت پیغمبر خدا | اور ہے صلوۃ قربت پیغمبر خدا
گر مار ڈالے فرقت پیغمبر خدا | پھر ہے ضرور وصلت پیغمبر خدا
ہے حال روئے شب قمر اسکے سامنے | جو حسن میں ہے شہرت پیغمبر خدا
تسکین دل کی اب کوئی صورت نہیں ہے ام | یارب دکھائے صورت پیغمبر خدا
جنت ہی کیا جگہ ہے کہ دیدار حق ہو جہاں | اور اسمیں ہے زیارت پیغمبر خدا
زیبا ہے گر خزانۂ عرش آپکا نام ہو | اب ہے جہاں سکونت پیغمبر خدا
تھا مسکرانا آپکا مانند صبح عید | اللہ رے وہ فرحت پیغمبر خدا
کیا خوش نصیب بندے تھے جب ان دنوں میں | مکے سے آئے حضرت پیغمبر خدا
مکے میں اہل دین پہ قیامت گزر گئی | وہاں سے ہوئی جو ہجرت پیغمبر خدا
قرآن کو دیکھتا ہے دن رات وہ یہاں | ق | جسکو نہیں ہے رویت پیغمبر خدا
کیونکر کہ یہ ہی ہے جو سینہ میں آج تک | سنتا تھا پھر حکایت پیغمبر خدا
ہو جائیں کیوں نہ بندہ وہ لب بیانئے آج | مل جائے جنکو لذت پیغمبر خدا
کیا پوچھتے ہو آپکے اخلاق کی صفت | قرآن ہے سب عادت پیغمبر خدا
لیجائیں الٰہی فرشتے مرا سلام | جب جائیں وہ بخلوت پیغمبر خدا
کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم | کتنی بڑی ہی عزت پیغمبر خدا

۴۸ احمد یہ ہو سلام فقیر ادا اپنے بھی
جنکو رہی تھی صحبت پیغمبر خدا ۱۵

نعلین مصطفے کا جسے تاج مل گیا | تمغہ غنا ہے نفس کا کل راج مل گیا

جب کچھ غبارِ قافلۂ حاج مل گیا
شیطان خاک مین مع افواج ملگیا

آبِ مدینہ قطرہ جسے آج مل گیا
کیا حوتِ دلکو بحرِ پُر امواج ملگیا

جب ملگیا مقام لقائے جمالِ قدس
کیا کیا نہ آپکو شبِ معراج مل گیا

سب زادِ راہ مانگ لیا تجھسے ای غنی
یہ نفس ایسا راہ مین محتاج مل گیا

یہان جو فریفتہ ہین حریرِ غنا پر آج
اُنکو یہ عنا بوت سا نسّاج مل گیا

عاشق یہ سمجھے راہ مین لُٹ جانیکا ثواب
گویا کہ مالِ رفتۂ تاراج مل گیا

اطفالِ دل تھے مرحمتِ اُمّہات مین
زوّار کو جو مرقدِ ازواج مل گیا

ہر منزلِ رضا و بقا آگئی نظر
عشقِ نبی ﷺ وہ ہادیِ منہاج ملگیا

قولِ خلافِ شرعِ محمد ﷺ کا بس جواب
تجکو زبانِ دار سے حلّاج مل گیا

گویا وہ جنّتی ملے باہم بہشت مین
حجّاج کو جو مجمعِ حجّاج مل گیا

روشن ہے آفتاب تو کیا یہ مدینہ مین
تیرِ شعاع ذرّہ کو آماج مل گیا

ہے رات بھی مدینہ کی صد رشکِ روئے زاہد
اور یہانکے دن سے رنگِ شبِ داج ملگیا

دیوانِ مدحِ پیر ہے وہ لذتِ نگاہ
ہر صفحہ گویا بات کو دیباج مل گیا

۴۹
ہم جانتے تھے مسجدِ احمد ﷺ مین اے فقیر
فردوس کا قیام ہمین آج مل گیا
۱۴

یون تو دنیا مین ہاے کیا نہوا
گھر مرا شہرِ مصطفےٰ نہ ہوا

جو مدینے تلک رسا نہوا
پارسا بھی تو پارسا نہ ہوا

ہم نمازِ حرم مین مرتے گئے
ہمسے سجدہ ہی کچھ ادا نہ ہوا

عمر بھر بیٹھ وہانکا خاک نشین
نہوا مرضیِ خدا نہ ہوا

کیا ہوا جنتِ جنان سی سرور (بہشتِ دنیا ہے)
جو مدینے کا بوریا نہ ہوا

وہ زیارت قبول ہے جبین
بیرپائی ہوئی رہا نہ ہوا

خطوۂ راہِ طیبہ سے کسدن (کسدم)
ہر خطا کار بے خطا نہوا

ہاے حسرت جو مدینے دم بہی نصیب
وہ مدینہ رسول کا نہوا

خیر ارضِ مدینہ سے محروم
ہے وہان جو برہنہ پا نہوا

کون نخلِ مدینہ دیکھ کے آج
باغِ دنیا سے بے مزا نہوا

کب ہے وہ فنِ عشق مین کامل
جو مدینے مین خود فنا نہوا

مین یہان ہون مرا سخن ہے وہان
میری غیرت مرا فسانہ ہوا

۵۰ | مدح سلطانِ دوسرا مین فقیر
دوسرا یون غزل سرا نہوا (دیگر) | ۱۱

عاشقِ دنیا بہی کعبہ کی طرف جائینگے کیا
بیحیا ایسے کہین مولے سے شرمائینگے کیا

اغنیا ہے مردہ دل گویا ہین مقبوبانِ ہند
اب ہم کو اٹھ کے مرقدے بہی چلے جائینگے کیا

دلسے جائینگے جو اہلِ دل مدینے مین تو وہ
پھر ادہر آجائینگے تو دل بہی لے آئینگے کیا

وہان بہی خرمائے مدینہ گر نہ ہونگے تنزل
گویا اہلِ عشق جنت مین بہی کہائینگے کیا

جلوۂ حسنِ مقدم ہے گر نصیبو مین تو ہم (جمالی)
چشمِ دلکو روضۂ فردوس کہلائینگے کیا

خوش تو ہین ملبوس جنت سے پر اندیشہ ہی یہہ
ہم مدینہ کا گلیم آسمین پہنائینگے کیا

آگیا جسکی سمجھ مین شہرِ احمد کا سکوت
سنع ہجرت مین ناسو احباب سمجھائینگے کیا

کچھ بھی فرمانِ محمد کی ہوئی فرمانبری
ہے نافرمانونکو وہان آپ فرمائینگے کیا

نام روشن آپکا وہان ہی فرشتونکا سوال
بس تو ہم تاریکئ مرقد مین گبہرائینگے کیا

پیچھے رہجاتے ہین خوش ہوکر جو حج کعبہ سے | پیچھے رہکر وہ بہشتون سے نہ پچھتا ئینگے کیا

۵۱ | روضۂ انور مین ہو یہ اے صبا عرضِ فہیم
آپ اس بیدست و پا کو پھر بھی بلوا ئینگے کیا | ۱۵

دل بے مدینہ نالہ و افغان مین رہگیا | ہر لحظہ اشک دیدۂ حیران مین رہگیا

وہان زیرِ خاک تپ زدۂ عشق جو کہ ہو | گویا کہ ظلِ رحمتِ رحمان مین رہگیا

معمورۂ جہان سے ہے وحشت زدہ وہی | جو عشقباز وہانکے بیابان مین رہگیا

جو رہگیا مدینۂ دار السلام مین | ایمان کی شکل قلبِ مسلمان مین رہگیا

جانِ جہان یہ عشقِ محمدؐ ہے اس لیے | ہمرنگِ جان قالبِ انسان مین رہگیا

اسکی نجات رویتِ چاہِ مدینہ سے | جو دل غریقِ چاہِ زنخدان مین رہگیا

ہے دودِ شمع روضۂ احمدؐ علاجِ دل | یہان جو بتون کی زلفِ پریشان مین رہگیا

کولی زنانِ مصر کو اسکے مدینہ مین | دل جنکا محو شاہرِ کنعان مین رہگیا

کیونکر غبارِ روضۂ احمدؐ نصیب ہو | جو مثلِ کحل دیدۂ دربان مین رہگیا

دل اور سر بلا ہوئے بے دور برجِ سبز | گردابِ غم مین یہ تو وہ دوران مین رہگیا

نہرِ مدینہ کی وہ خنک چشمی اب کہان | یہان اشکِ گرم دیدۂ گریان مین رہگیا

ہی شور و غل عذاب کا بالین سے اسکی دور | چپکا سا وہان جو شہرِ خموشان مین رہگیا

مفلس ہے آخرت مین غنی اس سفر بغیر | مشغول یہان جو عیش کے سامان مین رہگیا

قسطاسِ اجر مین حرمین اسقدر وسیع | ہر کوہ جنکا سنگ سا میزان مین رہگیا

دیوانِ لطف دیکھ لیا ہمنے اے فہیم
ہمکو تو کچھ مزا ترے دیوان مین رہگیا

ردِّ شرکیاتِ لطفِ بریلوی در مدحِ حضرت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ الولی

نقلِ اشعارِ دیوانِ لطفِ بریلوی

ہوا ہے دلکو عشق خالِ روئے قطبِ عالم کا
ہوا طالع مرا طالع ستارہ بخت کا چمکا

مجھے ہولِ قیامت ہے عبث واعظ نہ تو دمکا
خبر ہے تجھکو بردہ ہوں کسکا غوثِ اعظم کا

ہر اک مشکل ہوئی آسان بجز اجل شدۂ اجل
کیا ہے ورد جسنے آپکے اسمِ معظم کا

وہ قابل ہیں کہ مرقد میں ملائک کیا قابل
فرشتوں نے بدولت انکی جانا رتبہ عالم کا

دلِ مردہ کو زندہ کر محی الدین جیلانی
خبر لے اے مسیحائے زماں ہم جاں بلب کا

مجھے مرنے کا اپنے لطف تب کچھ لطف حاصل ہو
دمِ آخر زباں سے نام نکلے غوثِ اعظم کا

۵۲ قصیدۂ فقیر در ردِّ اشعارِ مذکورہ ۲۷

زبانِ دلکو دی ذوق اک عظیم اس اسمِ اعظم کا
اگر ہو شوقِ جنت حفظ ہو نارِ جہنم کا

یہ نجمِ بخت کس کمبخت کا عالم میں کیا چمکا
خدا کو چھوڑ کر بندہ بنا جو غوثِ اعظم کا

جو کہتا ہے قیامت سے نہ مجکو واعظا دمکا
خبر بھی اسکو ہے ہاں تک نسق ہی ہر کرم کا

غلامی میں اسی احمد کی کفش برداری میں جن کی
یہ محی الدین نے پایا لقب ہوں قطبِ عالم کا

فتوح الغیب اُن کی سمجھ تو اے بے خبر کیا ہے
رہا ہے اتباعِ شرع شیوہ اس معظم کا

ذرا غنیہ بھی دیکھا کر کتاب انکی جو مجبر ہے
کہ کیا ہی اتباع انکو تھا حکمِ ربِّ اکرم کا

تصانیف انکی ہیں مشہورِ عالم مہرِ انور سان
مگر تجھ ہم ہو رتبہ کہاں بدعت کی شبنم کا

غضب ہے دین انسے کچھ نہ سیکھا اہلِ بدعت نے
اگر سیکھا تو شرک اور ارتکابِ امر محرم کا

کبھی کہتے ہیں ہر مشکل انہیں سے ہو گئی آسان
کیا ہے جسنے دل سے ورد انکے اسمِ افخم کا

معاذ اللہ علایان خدا کا نام ہوئے ورد
وظیفے کے لیے ہے خاص نام اس رب ارحم کا

کبھی کہتے ہین وہ شیٔ للہ ہم انکی بدولت ہین
نہین ہے معتقد محتاج کوئی دام و درہم کا

یہ بسط و قلت ارزاق جہان ہے دست قدرت مین
کہان بندے کی یہ طاقت کہ ہو رزاق عالم کا

علاوہ سیہ ہر ذی مال انکا معتقد کب ہے
کہ جو دینار کا بندہ ہے اور بندہ ہے درہم کا

سرور مال و دولت مین نشا مے کا سا ہوتا ہے
یہ اکثر شیوہ ہے ذی مال ہو کر ابن آدم کا

کہ میخوارون کی صورت بکتے ہین جو جہین آتی ہے
غضب ہے ورد ہے خدا اور نام ہوئے غوث اعظم کا

جو بیدینار ہین وہ بیزار وہ ہین معتقد انکے
کہان ہے اغنیا کو شوق اس فقر مجسم کا

جو کہتا ہے کیا قائل فرشتونکو بھی مقدین
تو کذب و افترا کیونکر نہو قول ایسے ملزم کا

کہو کون ایسا آیا عالم برزخ سے انکے پاس
صداقت مین جو ہمسر ہو گیا وحی مکرم کا

جو کہتا ہے کہ ہے مردہ دل کو زندہ کر یا غوث
خبر لے ہے مسیحا دم کہ مہمان ہے ان کوئی دم کا

کبھی کہتا ہے مجکو سوت کا تب لطف حاصل ہے
کہ مرتے دم زبان ہے نام نکلے غوث اعظم کا

معاذ اللہ توبہ ہے الٰہی اس عقیدہ سے
کہ دل ہو زندہ ایمان تو اسمین ہے اثر سم کا

اسی کو شرک کہتے ہین اسی کا نام بدعت ہے
کہ پیش غیر جنکی پشت مین پیچ عیب ہے خم کا

عبث نیش عقرب کھا رہے اس اقرب سے ہو کر دو
کہ نام پاک حق ورد زبان ہے ہر درد و ہر غم کا

نہو نگے غوث اعظم ہرگز ایسے خوش قیامت مین
کہ اس محمود سے انکو عقیدہ ہے مذمم کا

جو تعظیم خدا ہے اس سے وہ اپنی لیے خوش ہو
بھلا یہ کام ملحد کے سوا ہے کس معظم کا

خدا مجکو جناب غوث اعظم کی سی دے ہمت
تو نام شرک و بدعت کیون نہو مبغوض عالم کا

بعون اللہ اہل شرک و بدعت بھاگ جائینگے
فقیر اب وہ کفریات مین تیغ قلم چمکا

ردّ شرکیاتِ شہیدی کہ در منقبت علی رضی اللہ عنہ از و سر زدہ

نقل اشعارِ دیوانِ شہیدی

یہ قدرت نقب ہے میری کلک گوہر فشاں کا
بیاضِ صبح اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا

مری زیر قدم ہے تخت شاہی جس ولایت میں
وہاں کے ادہم در کو عار ہے منصب سلیمان کا

بشر کے قالب خاکی میں جو میں جلوہ فرما ہوں
تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگ امکان کا

فنا فی المرتضیٰ کے وصف سے ہی جسکو آگاہی
مقام اس شخص پر ہرگز نہ میری عزت شاں کا

کیا پرستش جو اسکا مرتبہ پیر طریقت سے
بنایا کافرین مجکو علی ہے نام یزدان کا

بتوں کی گور ستے میں سے ابراہیم بت شکنا
اگر ہوتا نہ زیر پا کتف شاہ رسولان کا

توارد کے یہ معنی جب لکھا شعر اسکی مدحت میں
مرے مضمون سے مضمون لڑ گیا ہے نظم قرآن کا

بنا دیتا ہے سلطان آپ سا جسپر تفقد ہو
خدا سے کم نہیں عز و جلال اس دین سلطان کا

شہیدی مصطفےٰ کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہوں
مجھے کیا خوف ہے بردہ ہوں حسین شاہ شہیدان کا

۵۳	قصیدۂ فقیر در ردّ اشعارِ مذکورہ	۴۵

قلم میرا ہے گویا نیزۂ دست ہر مسلمان کا
زبان شعر مقتل شاعرانِ اہل طغیان کا

مرا مشک سیاہ آتش ہی داغ اہل بدعت پر
مرا کافوری کاغذ ہے حنوط اعدائے ایمان کا

یہاں ہر بحرِ شعر اب سقدر ہی قلزم توحید
کہ جو مہلک ہے ہر فرعون کفر و شرک و عصیان کا

مرا ہر حرف طرفہ ہی ہر شرک و بدعت کو
شرار انداز ہی ہر لفظ میرا کفر کی جان کا

غضب ہے یہ جو شاعر مدعی ہیں مدح خوانی کے
محل کفر ہی حال انکے اقوال پریشان کا

سراپا ذم ہی وہ حسن کسی ممدوح کے حق میں
جو ٹھیرائے کسی بندہ کو ہمسر شان یزدان کا

جو فرمائیں وہ آزاد ہیں ان شاعری میں ہم
کہ ہے معفو ہی ہر اک انکا بس کفر و عصیان کا

جو آپہی کرلیا آزاد اپنا نفس امارہ
تو آزادی نہین وہ آخذ ہی بیچون سبحان کا

یہ کیا وہ آپہی مولی ہین او آپہی بندے ہین
ہوا انکو جو آپہی اختیار آزادی جان کا

جو فرماتے ہین کہ مرفوع القلم ہین شاعری ہین ہم
کہ فکر شعر مین ہی مثل مجنون حال انسان کا

یہ کیا ہر شعر موزون قافیہ چہار ردیف اچھی
کمال شعر مین ہرگز نہ آیا نام نقصان کا

مگر ایمان جائے کفر آئے کچھ نہو پروا
خدا پر اتنی جرأت اور کام ایسے سخندان کا

یہان اسید آزادی ہتین ابلیس کی مانند
جنون کا ہیکو ہی قہر خدا ہے طوق شیطان کا

یہ مرفوع القلم کا ہیکے ہین ہشیار مطلب کے
روان ہے نیر قلم ہر دم ہے کاتب کفر و عصیان کا

یہ سنتے ہین شہیدی مرگیا راہ مدینہ مین
تو کیا حیرت جو یون مولی کی حرمت نے اسے ڈہانکا

کہ سب اقوال کفریہ سے توبہ ہوگئی ہوگی
ہوا ہو ویگا وہ امید ہے مرحوم حسان کا

مگر یہ شعر مذحیبہ تو اسکے رہ گئے کافر
کہ جنکو اسنے دیباچہ بنایا اپنے دیوان کا

ید قدرت بنایا خامۂ مقدور کو دیکھو
کہان قادر کہان مقدور یعنی نفس انسان کا

بنایا تخت شان اپنا وہ عالی شان اسفل نے
مخمر بنگیا خود شان معصوم سلیمان کا

معاذ اللہ اک دنی اتی شان نبوت مین
ترکھے اسطرح گستاخ ہو کر پاس ایمان کا

بشر کے جسم مین آیا ہی یون آپہی خدا بنکر
تماشا دیکھتا ہی آپ ہی یہان اپنے امکان کا

کبھی نمرود و شداد اور فرعون ایسے تھے
اب اس امت مین بھی دعی ہی شان سبحان کا

فنا فی المرتضی ہو کر جو انکا مرتبہ پوچھا
کہا پیر طریقت نے علی ہی نام یزدان کا

خدا ہی کبریا کو اور علی کو یون بتا کر ایک
بتانا کام تھا خود چھپانا راز پنہان کا

کہ تا واقف نہو جائین مسلمان انکے مطلب سے
کہ ہی وسواس خناس اور یہ ہے سب مکر شیطان کا

تعجب کیا ہی جو ایسے ہین غریق لجۂ کفران
کہ مثل قوم نوح انپر عذاب آجائے طوفان کا

خلیل اللہ جب مصطفےٰ کا مرتبہ دیکھو | بڑھایا ہمسری سے انکی رتبہ شاہ مردان کا
نبی سے جو ولی کا رتبہ عالی سمجھو کافر ہے | جو اسپر مر گیا ہی آپنے وہان ونسخ کو جا جھانکا
فصیحان عرب بہت سمجھتے افسوس اک ہندی | بنالے اپنے مضمون کو مساوی نظم قرآن کا
توارد سے کہیں وارد نہ ہو جائے عذاب اسپر | جو لے اندیشہ ہی یون مرتکب تحقیر فرقان کا
یہ افراط ثنا نے مرتضیٰ مین کہہ دیا دیکھو | خدا سے کم نہیں عز و جلال اس دین کے سلطان کا
وہ سارے شعر کافر تھے تو اک شعر الکفر ہے | نصیری[لہ] کا سا ایمان ہی عیان ایسے ثنا خوان کا
علیؓ کو وہ خدا کہتے ہین یعنی جو نصیری ہین | غضب ہے ذات حق پر افترا اس کذب و بہتان کا
کہ وہ بھی ایک ہی بندون کو شریک اپنا بناتا ہی | یقینی کفر ہی واللہ ایسے اہل طغیان کا
جو سارے آسمان پھٹ جائین شق ہوی زمین یکسر | بنے ہمدستان ہر جبل ریگ بیابان کا
تو کب حیرت کے قابل ہی جو ایسا امر حادث ہو | کہ قول کفر ہی ایسا ہی باعث قہر یزدان کا
معاذ اللہ توبہ ہے معاذ اللہ توبہ ہے | مسلمانی کا دعوی اور عقیدہ نامسلمان کا
علیؓ کی مدح یہ کاہیکو ہی یہ سراسر ذم ہے | کیا انکو مساوی حضرت بیچون و سبحان کا
علیؓ ہوتے تو ایسے تشنۂ مدح و ثنا کو آج | وہین کر ڈالتے سیراب آب تیغ برّان کا
وہی ہیں مصطفےٰ کا لاڈلا اور سب کا پیارا بس | کہ حفظ جانتے ہی محبوب جسکو حفظ ایمان کا
شہیدی کی جو کافر شعر تھے مشہور عالم مین | سراپا انکو یون قیچد نخیم سے بیان ڈھانکا
کہ کوئی اہل ایمان انکے دم مین اب نہ آ جائے | کہ سمجھاتے ہین جو یہ سب از بر دم ام شیطان کا
الٰہی بندۂ عاصی کی رحمت پر وہ رحمت ہو | لقب ہے جسکے دفتر توحید و سنت کے دیوان کا
الٰہی میرا قول ایسا قبول اہل ایمان ہو | کہ ہو حفظ مراتب عقیدہ ہر مسلمان کا

قصیر ایسی ملی تجکو یہ شرح صدر کی نعمت | بیان کس منہ سے ہو ایسکے انعام و احسان کا

ردِ شرکیاتِ مومن کہ در اکثر مقطع ہای غزلیاتِ دیوانش ازو سرزدہ

نقل اشعارِ دیوانِ مومن

بتخانے سے نہ کعبے کی تکلیف دے مجھے — مومن بس اب معاف کہ یہاں جی بہل گیا

ذکرِ بتاں سے پہلی سی نفرت نہیں ہی — کچھ اب تو کفرِ مومنِ دیندار کم ہوا

حوریں نہیں مومن کے نصیبوں میں جو نہیں — بتخانہ ہی سے کیوں یہ بدانجام نکلتا

کعبے سے جانبِ بتخانہ پھر آیا مومن — کیا کرے جی نہ کسی طرح سے زنہار لگا

طوافِ کعبے کا خوگر ہے دیکھو صدقے ہونے دو — بتو سمجھو ذرا مومن ہی مومن یوں نہ ٹھیریگا

چھوڑ کر بتخانہ مومن سجدہ کعبے میں نہ کر — خاک میں ظالم نہ یوں قدرِ جبیں سائی ملا

دیر و کعبہ یکساں ہی عاشقوں کو ای مومن — ہو رہے وہیں کے ہم جی لگا جہاں اپنا

اللہ رے گمرہی بت و بتخانہ چھوڑ کر — مومن چلا ہے کعبے کو اک پارسا کے ساتھ

کیسے آرام پسِ مرگ مگر کافر تو — اہلِ اسلام کا ہے دشمنِ جاں ای واعظ

سجدہ نہ کہیں کرنا مومن قدمِ بت پے — کعبے ہی میں ہوتی ہی بیہودہ سری اتنی

وصلِ بتاں کے دن تو نہیں یہ کہ ہو بال — مومن نماز قصر کریں کیوں سفر میں ہم

۵۴ | قصیدہ فقیر در ردِ اشعارِ مذکور | ۵۱

ہم پر ظہورِ فتنۂ آخر زماں ہوا — ایماں ہمارے عہد میں کیا بے اماں ہوا

توحید و سنتِ نبوی ہی بلائے جان — اور کفر و شرک راحتِ جانِ جہاں ہوا

تحسینِ کفر میں نہ قباحت کہیں رہی — توہینِ دین ہر کہیں حسنِ بیاں ہوا

سنت کا ذکر آیا تو سنتے ہی سن ہوئی — بدعت کا ذکر نغمۂ حورِ جناں ہوا

کیا شاعرونپہ قہر خدا ہے کہ فن شعر — انکے لئے سعادت کون ومکان ہوا
یہان انبساط روح کوئی دم ہوا ابھی — وہان انقباض روح پئے جاودان ہوا
سمجھا انہون نے ایک سا ایمان و کفر کو — دیکھو تو انسے فرق مراتب کہان ہوا
ایمان پر یہ دیتے ہین ترجیح کفر کو — بتخانہ انکا کعبۂ مقصود یہان ہوا
کعبے سے ہے منافی تکلیف کی طلب — کیون قائل اسکا عبد صنم ناگہان ہوا
نصرت بتون کی کفر ہی جب ہو گئی — ایمان انکا رغبت ذکر بتان ہوا
اپر پھر کے بتکدے مین چلے آئے بیقرار — کعبے مین جا کے دل ہی نہ کچھ شادمان ہوا
حورین کہان نصیب مین بیت الصنم بغیر — بتخانے سے نکلکے بدانجام وہان ہوا
آجائیگا مزا ابھی انجام کار مین — انجام تیری کفر کا کیا اے فہان ہوا
ایمان ہو تو شاد ہو کعبے مین جا کے دل — مرغوب کافری سے بتون کا مکان ہوا
خوئے طواف کعبہ جو الحاد مین ہوئی — اس خو سے بس تعلیم طوف بتان ہوا
جب صدقے ہونا سیکھ کے کعبے سے آگئے — آسان صدقے ہونا بتون پر یہان ہوا
جب شعلہ ہاے نار کرینگے ترا طواف — تب تب اپنا دیکھیو کیسا وہان ہوا
دوزخ بتائین لیکے یہ پوچھے تو کیا عجب — تو خوش ہی میری پیاس سے اپنے سیری جان ہوا
کعبے مین سجدہ کرنا صنم خانہ چھوڑ کر — جسکی جبین کاذبہ پر یون گران ہوا
دیکھیگا ایسا ناصیۂ کاذبہ ضرور — ماخوذ کس عذاب مین وہ بدگمان ہوا
یکسان ہین پر وکعبہ تو اس اعتقاد سے — جنت کا اور نار کا یکسان مکان ہوا
کھلجائیگا یہ فرق جہنم مین اسکو بس — ایسا عقیدہ جسکا یہان الامان ہوا
ہے جسکو ترک دیر و رہ کعبہ گمرہی — کو پارسا کے ساتھ اودھر کو روان ہوا

جسدن روانہ ہوئیگا دوزخ کو وہ شقی
پائیگا اس بیان کا نتیجہ عیان ہوا

کافر لقب وہ اعظم دین کا ہی کفر ہی
ایمان سی مُکرنے پر جو لبِ شیرِ جنان ہوا

آرام خلد کا ہی جو سنکر یقین جان
کچھ اسمین شک نہین کہ وہ مومن کہان ہوا

کہتا ہی سجدہ کعبی مین ہووگی ہی یون
یہان پیشِ بت وہ بے ادبی کا نشان ہوا

کعبے مین جس سے کرتے ہین تعظیم ذوالجلال
وہ تیشہ بنکے کا سرِ شانِ بتان ہوا

اللہ رے کفر پر تری جرأت خبر تو لی
اس قول سی تو دشمنِ خلاقِ جان ہوا

جو سنگ بت سے آگ نکلکر تجھے جلائے
حیرت نہین کہ تجھ سے وہ کفر الامان ہوا

ٹھیری نماز وصلِ بتا نمین وبالِ جان
اور قصر سی سفر مین تو دل شادمان ہوا

کیا کام پر قصور کو قصر تمام سے
اک بات کے بنانے کو یہ بھی بیان ہوا

تخفیفِ حق قبول نہو صد ہزار حیف
سنگِ بتان سی شاد جو نا شاد یہان ہوا

اُسکے لئے وہ بارِ عذابِ الیم ہے
جو بوجھ ثقلِ ہفت مین سے گران ہوا

کیا لطف حق ہی دیکھیے ایسی ہی جرم پر
حنفِ زمین ابھی ہی نہ شق آسمان ہوا

دونون کے حنف و شق مین نہین دیر کچھ کو لی
مصروفِ ذنب لس ہوا یا کہ جان ہوا

پر یہ نظر ہی اب ہی اگر تو یہ ہو نصیب
تو یہ ہوئی قبول خدا مہربان ہوا

ارض و سما کو مانع تعجیل اس لئے
رحمت سے اپنی خالقِ کون و مکان ہوا

ورنہ یہ آسمان و زمین ہر گناہ پر
ہر آدمی کو چھوڑتے یہان لیے نشان ہوا

اب بھی اگر نہو کوئی تائب ہزار حیف
کیا سنگلاخ ہائے دلِ عاصیان ہوا

مومن نے توبہ کی ہی تو بانا کہ پھر وہان
مفتوح اُسکی قبر مین بابِ جنان ہوا

پر حیف جسکا نام تو مومن اور اُسکا قول
ہر مقطعِ غزل مین جو کافر عیان ہوا

اپنے کلام کو بھی مؤمن بنایا کیوں
مومن کا قول کفر سے کیوں ہمعنان ہوا

مومن ہے وہ عدم کو گیا ہو مگر جو شعر
لیکن وجودِ کفر سے شبہہ پر عیان ہوا

رد اسکا اب یہ فرض ہوا ہم پر اسلیے
اور دلمیں جوشِ غیرتِ ایمان کو ہان ہوا

دیوان اسکا دفترِ اصحابِ فیل ہے
جو بوتے تھیں کعبۂ ایمانیان ہوا

اقوالِ کفر اور رد ان کے بھی ایسے ہیں بہت
عبرت کو یہ بیان تبھی کافی یہان ہوا

ہے محتسب عونِ حق کہ ضعیف اور ردِّ کفر
اک کوہ ضربِ کاہ سے ریگِ روان ہوا

اس خاکسارِ ضعیف صفت کا یہ حرف حرف
یارب کہا حجارۂ سجیل سان ہوا

جس سے جہان میں لشکرِ اشعارِ کفر و شرک
ماکولِ عصف سان ہو عدم میں نہان ہوا

۵۵	ہان اے فقیر پھر کہیں کچھ مدح کی غزل بس اتنا ردِّ کفر کا کافی بیان ہوا	۱۴

مدینہ جو ہے سید المرسلین کا
وہ دنیا مین سایہ ہے عرشِ بریں کا

یہی بخیہ ہے چاکِ قلبِ حزین کا
کہ پیوند ہو جائے وہان کی زمین کا

زیارت سے تارِ نظر زائرین کا
بجا ہے ملقب ہو حبل المتین کا

مدینے سے تا بعدم چلے آئے پھر کر
نمونہ تھا ہر دم دمِ واپسین کا

جو نخلِ عسل دیکھے نہرِ مدینہ
تو دھوئے وہ دل سے خیالِ انگبین کا

مدینہ کا ہر دانہ ہے خرمنِ بہشت
وہان غنچہ گلزار ہے یاسمین کا

وہ قطرہ بھی امت کو ہے آبِ کوثر
شفیعِ قیامت کی روشن جبین کا

بنا روضۂ خاص یون قلب سے
یہ ہے رمز دارین کے دل نشین کا

جو ہر سنگریزہ احد مین ہے کب وہ
تجمل صدف مین ہے دُرِّ ثمین کا

جو گئے مدینے کو دیکھا تو دیکھا
وہ مانندِ اسود ہے بوسون کے قابل
ولی النبی ہے وہ جو متقی ہے

مزا دیدۂ دل نے عین الیقین کا
ہوا نقشِ نامِ نبی جس نگین کا
وہ ساکن ہے گو منتہائے زمین کا

٥٦	فقیر اپنی باتون سے الحمد للہ جو خوشنود ہوتا ہے دل اہلِ دین کا	١١

ہر لحظہ جو یون ملہمِ سبوح نہوتا — یہ قالبِ ہندی عربی روح نہوتا
مفتاحِ عنایت جو محمد کی نہ ملتی — وہان بابِ شفاعت کوئی مفتوح نہوتا
بیتاب ہے دل ایک زیارت سے جو ہر دم — کچھ دلکو سکون بے عمرِ نوح نہوتا
ملتا جو مجھے قالبِ قربانیٔ حجاج — کیا مین بھی منا مین کہین مذبوح نہوتا
ملتے لبِ کوثر بھی اگر میرے بیان کو — کچھ مدح سرائی لبِ ممدوح نہوتا
خدام صحابہ مین بھی ہوتا تو پھر ای نفس — کیا تیغِ شہادت سے تو مجروح نہوتا
حسنِ حرمین آنکھ سے جا دیکھتا یکبار — پھر رسالِ غنی بھی کبھی مقبوح نہوتا
غواصیٔ کوثر کی پھر امید نہوتی — سر آبِ وضو سے جو یہ ممسوح نہوتا
مختار کئے جاتے جو دیدار و جنان مین — ناجی کوئی وہان حور سے منکوح نہوتا
یہان اشکِ ندامت بھی یہ ناپاک نہوتے — ناپاک کہین جو دمِ مسفوح نہوتا

ہوتا جو فقیر اک حجرِ کوہِ مدینہ
کیا تو بھی وہان خاک مین مطروح نہوتا

٥٧	غزل صوفیانہ	١١

پرِ نعمِ فیضِ توکل سے ہی بس خوان اپنا
کچھ نہین لذتِ دنیا کا ارمان اپنا

تلخی صبر مین ہی اتنی حلاوت دیکھو
شکرِ شکر سے شیرین ہے لبِ جان اپنا

طوقِ تسلیم و رضا کے لئے حاضر گردن
تیغِ تسلیم ہی اور سر ہے یہ قربان اپنا

بھوک ہی اپنی غذا پیاس تری کا شربت
توتِ بیا کے غنی ہے تنِ عریان اپنا

پائمالی ہے یہان شوکتِ سرِ شاہی
سر بسر بے سر و سامانی ہے سامان اپنا

سیرِ گلزارِ جہان کی نہین حسرت باقی
سینہ ہے داغِ محبت سے گلستان اپنا

مسکن اپنا ہی جو وہ گوشۂ تاریک لحد
بس تو یہان سایۂ دیوار ہی ایوان اپنا

جا سکے غیر کہ اِس خلوتِ مخصوص مین آج
درِ دل پہ غمِ محبوب ہے دربان اپنا

اب ہمین حاجتِ غمخوار نہ ہمدرد کا کام
غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا

وسعتِ دل کی کیا کرتے ہین ہم سیر مدام
لغتِ واسعِ بیچون ہے یہ میدان اپنا

اے فقیرِ ایسی فقیرانہ غزل ہی لکھی
خالی کس بات سے رکھا کہو دیوان اپنا

۵۸	ردیف باے موحدہ	۱۷

مدینے کی وہ صورت جب نظر سے ہو گئی غائب
نظر گویا ہماری چشمِ تر سے ہو گئی غائب

نظر اب ہند مین کیا آئے کو آنکھین مین پھر
لگا دل آدھر حاضر ادھر سے ہو گئی غائب

گئی شکلِ مدینہ دیکھتے ہی دل کی تاریکی
سیاہی رات کی نورِ سحر سے ہو گئی غائب

دل بیدردِ عشقِ مصطفےٰ کس کام کا دل ہے
ثمر کیا ہے جو شیرینی ثمر سے ہو گئی غائب

وہ خارِ راہِ طیبہ کیون نہ کھائے آ غنی تو نے
رگِ جان کیون شفا کی نیشتر سے ہو گئی غائب

مدینے کے سفر میں ہر مصیبت لطف ہی آ ہو حسرت
حقِ عاشق میں تکلیف اُس سفر سے ہو گئی غائب

نگاہِ شوق ایسا کچھ معشوقی ہے برجِ اختر کو
کہ شکلِ سروِ جنت وہ کدِ صرصری ہو گئی غائب

حسد ہے جانِ جاناں میں جسکہ جاصر جانے ہو غش آ
یہ حیرت تھی کہ جان اپنی خبر سی ہو گئی غائب

وفاتِ مصطفےٰ کے بعد تاریکی ہی عالم میں (روضۂ منورہ ۱۲)
وہ کیا شے دیدۂ حسن و بشر سی ہو گئی غائب

مدینے میں جو دل کا حال تھا اُٹھ یہاں کب ہے
کہ شکل آہ اُس نور اثر سی ہو گئی غائب

نگاہِ چشمِ دل ہر لحظہ اُنکی محوِ حیرت ہے
یہ گو آنکھ اپنی اُس دیوار و در سے ہو گئی غائب

بہارِ دائمی ہے روضۂ فردوس کی صورت
خزاں یوں روضۂ خیر البشر سے ہو گئی غائب

غبارِ طیبہ کا مرہم روح میں جسکی ہوا نا غذ
حلاوت اُس کی ہر ہر میں ہر شکر سی ہو گئی غائب

نہ تھی ملبوس کی حاجت ہمیں راہِ مدینہ میں
کہ عریانی وہاں خاکِ سفر سے ہو گئی غائب

زبان و دل ہیں غافل فکر سی کیسا فساد آیا
جو خیرت تھی ہماری بحر و بر سے ہو گئی غائب

ہماری خامۂ نعتِ محمد صلعم کے مقابل ہیں
حلاوت آج روحِ نیشکر سے ہو گئی غائب

۵۹	فقیر اب کچھ تو کر دل کی سیاہی کا علاج آخر یہ دیکھا اب تو سیاہی موئے سر سے ہو گئی غائب	۵

مدینہ میں جو ہمیں نہ بیسر ہو خشت نصیب
تو کیا عجب ہے کہ ہو افسرِ بہشت نصیب (تاج ۱۲)

جو خوش نصیب بھی ہوتے تو ہوتی ہم کو ...
ہزار حیف کہ ہندی ہیں ہم تو زشت نصیب

ملا ہے ہمکو یہ مصطفےٰ سے وہ قرآن
کسیکو ہوئیگی ایسی کہاں نوشت نصیب (۱۲)

نظر ہی آیا تھا رزرِ کو حج سبز مجھے
کہ ہوتے پائی نہ کچھ وہ بہارِ کشت نصیب

یعنے بہار کشت زیارت ۱۲

۶۰	فقیر قبر بنے گی تری مدینے میں جو ہو چکی ہے اسی خاک سے سرشت نصیب (خمیر جسم ۱۲)	۱۱

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اے صبا کر خاک کو میری غبارِ قافلہ
اور لگا لیچل مجھے شامل مدینے کے قریب

جاتے ہیں جو رحمۃ للعالمین کے شوق میں
رحمتِ حق کا ہے اُنپر ظل مدینے کے قریب

کیا عجب آئیں فرشتے وہاں یارب کے لیے
ہو جہاں زوّار کی محفل مدینے کے قریب

جب ساعت آئیگی یارب کہیں گے ہمسفر
آج جا کھولینگے ہم محمل مدینے کے قریب

سنتے ہیں ایسے دُرِ اشک اپنی آرتے ہیں تمام
آنکھیں ہو جاتی ہیں دریا دل مدینے کے قریب

کیا ہی جلوے پاک ہے نامِ خدا جسکے سبب
دور ہو جاتا ہے دل سے غل مدینے کے قریب

یہاں ہی گویا عاشقونکو سایۂ طوبیٰ ملا
ہو کے نخلستان میں داخل مدینے کے قریب

روضۂ انور نظر آئے تو پھر ممکن نہیں
غیر منظر بھی ہی شامل مدینے کے قریب

پا شکستہ ہوں مری مشکل خدا آسان کرے
ورنہ جانا کام ہے مشکل مدینے کے قریب

61 بادشاہی ہے فقیری ہی اُنکی اے فقیر
چھوڑ سب کو چل تو اے غافل مدینے کے قریب ۱۳

گر مدینہ جائے رحمت ہے تو احمد کے سبب
پر شفا اُسکی ہو تربت ہے تو احمد کے سبب

اہلِ سنت کی محبت ہے تو احمد کے سبب
اہلِ بدعت کی عداوت ہے تو احمد کے سبب

درمیانِ حجرہ و منبر تم جانو یقین
روضۂ بستانِ جنت ہے تو احمد کے سبب

پھرتی ہے خوشبو سے اِترائی مدینہ کی ہوا
آسمیں یہ کچھ ناز و نکہت ہے تو احمد کے سبب

دیکھنے والو کبھی احمد کی مثال آفتاب
سارے عالم میں جو شہرت ہے تو احمد کے سبب

عالموں کو حافظوں کو اولیا کو اُنکے بعد
حشر میں اذنِ شفاعت ہے تو احمد کے سبب

میں بقیعِ پاک کے مدفون مغفورِ خدا
مغفرت انکی نہایت ہے تو احمد کے سبب

کردیا ہی شوق نی نزدیک گو وہ دور ہے ۔ اس سفر سی دل کو رغبت ہے تو احمد کی سبب

اس سفر کی تشنگی مین ہی اک تسکین دل ۔ شل راحت رنج و محنت ہے تو احمد کی سبب

دلکو احمد کیطرف ہی مسجد احمد کا شوق ۔ اور مدینی سی جو الفت ہے تو احمد کی سبب

اپنی اپنی جان کا ہی فکر سبکو حشر مین ۔ گر کہلا باب شفاعت ہے تو احمد کی سبب

وہان کی صحرا کا مساجد کا جبل کا نخل کا ۔ دل جو مشتاق زیارت ہے تو احمد کی سبب

٦٢

اور کچھہ باعث نظر آتا نہین اسکا فقیر
ہند سی مجکو جو نفرت ہے تو احمد کی سبب

١١

جس خطا کار کو مطلوب ہے تریاق ذنوب ۔ صلوات نبوی خوب ہے تریاق ذنوب

ذکر خاصان الہی ہی گناہون سی نجات ۔ یاد صبّاری ایوب ہے تریاق ذنوب

فوت مرغوب ہے قسمت کی شکایت ہے گناہ ۔ قصہ حضرت یعقوب ہے تریاق ذنوب

دلکی بیمار ونکو وہان آب مدینہ ہی شفا ۔ عاصی دل انکو وہ مشروب ہے تریاق ذنوب

عفو ہو جاتین ہین حضّار کی تقصیرین وہان ۔ قرب جا خاک در محبوب ہے تریاق ذنوب

ہی نجات اوسکی وہان جسکا عصا آسان ہی ۔ بس یہی قسمت محسوب ہے تریاق ذنوب

استقدر نسخہ اکسیر مین تاثیر کہان ۔ جو احادیث کا مکتوب ہے تریاق ذنوب

دور ہی دین خائن سی غبار طیبہ ۔ ہان گنہگارو سے محجوب ہے تریاق ذنوب

ای غنی سوی حرم فرض ہی ضرب الاقدام ۔ لب غیم و ضم عضر وہ ہے تریاق ذنوب

دہوتی جاتی ہین یہی نہر مدینہ سی گناہ ۔ ہمکو وہ چشمہ مسکوب ہے تریاق ذنوب

کاسب مدح محمد ہی فقیر عاصی
ہوئی مقبول تو مکسوب ہے تریاق ذنوب

۹	ردیف تاے مثناۃ	مولود

مدینہ مین کسقدر تھی نازل ہمارے دل پر خدا کی رحمت
کہ ہردم اپنے یہ دیدۂ تر تھے مثلِ کوثر خدا کی رحمت

جہان مین ذاتِ نبیِ رحمت مدینہ کبریا ہے ہم کو
ہمارے پاس آئی ہے محمدؐ کی شکل بنکر خدا کی رحمت

گناہ کیونکر نہ جمع ہوجائین گو وہ لاکھون ہی ہوئین ہم سے
ادہر خدا جہان ہمارا ادہر ہمیشہ خدا کی رحمت

بشکلِ دوزخ بنے کفر سے خود یہ بند قہر و غضب اسکا
مدینہ دیکھو تو شکلِ جنت ہے بس سراسر خدا کی رحمت

نہ خوفِ یاجوج کا گزر وہان نہ کفرِ دجال کا اثر و نشان
کہ ہے قیامت تلک مدینہ کے گرد لشکر خدا کی رحمت

سکونِ ظلِ جدارِ احمدؐ مین سوزِ دل کی دوا ہے واللہ
مدینہ پاسکینہ ہے بہرِ قلبِ مضطر خدا کی رحمت

نگاہِ دل اسکی دیکھنے سے گئی جو نزدیکِ نورِ انوار
تو چشمِ عشاق کے لئے ہے وہ برجِ اخضر خدا کی رحمت

خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہے اہلِ ایمان پر اپنے منہ سے
ملا ہے ابرِ زبان کو وہ یہ درودِ مسرور خدا کی رحمت

۱۵	رسولِ عالم جہان کا روحِ روان ہے نبیِ رحمت لئے جانفشان ہے فقیر تجھیر خدا کی رحمت فقیر تجھیر خدا کی رحمت	۱۶۴

اللہ کی رحمت ہی مدینے کی زیارت ۔۔۔ جنت کی زیارت ہے مدینے کی زیارت

تریاقِ شقاوت ہے مدینے کی زیارت ۔۔۔ اکسیرِ سعادت ہے مدینے کی زیارت

اک ہفتہ مین غمہائے نہفتہ گئے لاکھون ۔۔۔ اتنی بھی غنیمت ہے مدینے کی زیارت

وہان زندگی نوح سے سیری نہین ممکن ۔۔۔ وہ روح کی لذت ہے مدینے کی زیارت

ق

کس شان کا ہے فرضِ خدا حج حرم اور ۔۔۔ کس شان کی سنت ہے مدینے کی زیارت

افسوس جو غافل ہین انہین موت ہے یہ حج ۔۔۔ اور سخت مصیبت ہے مدینے کی زیارت

وہان یاد رہا رنجِ سفینہ نہ غمِ راہ ۔۔۔ کیا دافعِ کلفت ہے مدینے کی زیارت

وہان جی لگو مزا آتا ہے اسلام کا واللہ ۔۔۔ ایمان کی حلاوت ہے مدینے کی زیارت

دیکھا جو وہان دیدۂ دل سے کوئی پوچھے ۔۔۔ کیا نورِ بصیرت ہے مدینے کی زیارت

اللہ کے محبوب سے کر دیتی ہے نزدیک ۔۔۔ خالق کی عبادت ہے مدینے کی زیارت

کیا جان گھٹی جاتی تھی جب کہتے تھے احباب ۔۔۔ اب تھوڑی سی مدت ہے مدینے کی زیارت

کیا روئین ہین آنکھین جو مزورنی کہا وہان ۔۔۔ لو آج تو رخصت ہے مدینے کی زیارت (اور باقی ہے ۱۲)

جا دیکھ مدینہ کہین اے اُمتِ عاصی ۔۔۔ تصویرِ شفاعت ہے مدینے کی زیارت

کھلتا ہے وہان قفلِ دلِ زیغی و گمراہ ۔۔۔ مفتاحِ ہدایت ہے مدینے کی زیارت

حیران تھا فقیر اپنے نصیبون سے کہ واللہ
کس شاہ کی قربت ہے مدینے کی زیارت

۶۵ سراجِ وہاج ذکرِ شبِ معراج ۱۵

واہ کیا رات تھی جو رات تھی معراج کی رات ۔۔۔ شہرۂ ارض و سماوات تھی معراج کی رات

پہر تو پیدا بات ہی حسن کی رات ۔۔۔ بلکہ پیر ۔۔ زادہ تہا معراج کی رات
سو شونکی لیتی صلوات تہے معراج کی رات ۔۔۔ کافر ونکی لیی آفات تہی معراج کی رات
وہان لا پانچ نمازون مین ثواب خمسین ۔۔۔ کیا ہی سہانی رات تہی معراج کی رات
نور مصباح رسل جب سی گیا عرش تلک ۔۔۔ قدرت حق سے وہ مشکات تہی معراج کی رات
کون ہی ہمسر محبوب خدا جس کو نصیب ۔۔۔ حق تعالی سی ملاقات تہی معراج کی رات
وہان جو اللہ نی فرمایا سو فرمایا ادہین ۔۔۔ کان سر مرضیات تہی معراج کی رات
اوسکی کیا بات تہین وہین خدا آیا مین ۔۔۔ پوچہی گر کوئی کہ کیا بات تہی معراج کی رات
پہر تو خورشید نبوت کو ترقی ہی رسے ۔۔۔ مسجد فضل و کرامات تہی معراج کی رات
اوسپہ قربان جن جسی پہر نجات امت ۔۔۔ حضرت حق مین مناجات تہی معراج کی رات
اہل ایمان کو ملی راحت دارین وس مین ۔۔۔ روز محشر کی مکافات تہی معراج کی رات
ملا ذات محمد کو وہان کیا کیا کچہہ ۔۔۔ شان مین لطف و عنایات تہی معراج کی رات
منزلین مہر درخشان کی فدا ہین اوسپہ ۔۔۔ ایسی پر نور مقامات تہی معراج کی رات
ہوا ظاہر شرف خیر رسل خیر امم ۔۔۔ مستقر مجمع خیرات تہی معراج کی رات

٦٦	ہی فقیر اپنا لیہ ایمان کی سپہر ن کہ	مہر ایمان بر آیات تہی معراج کی رات	١٣

وہان جو پہر بہی پہنچ جاین خستہ حال کی رات ۔۔۔ تو کب نکالو تمہین اون جا لیو تمہین ڈال کی رات
لگالون اپنی بدن مین اگر مدینی سی ۔۔۔ کچہہ آئی خاک بہی ہی عاشق جمال کی رات
جہان حکومت قال الرسول جاتی ہی ۔۔۔ تو بانرہ لیتی ہی کیا سبکے قیل و قال کی رات
نبی کی ساتہہ تہی وہ مثل کعبہ و اسود ۔۔۔ لیت تو چہم تو تمہین حضرت بلال کی رات
مدینہ رسول پہ جاکر نہ اٹہون ونفسی کبہی ۔۔۔ حضور حق مین ہون اس سوال کی رات

اگر خیالِ مدینہ ہی پر کبھی خیالی — تو چھوڑ دیتا کفش سی کے مرنکال کی بات
وہ بات دہو چکی آلودگیِ عصیان سی — کر آئی نہرِ مدینہ مین جو کہنگال کی بات
نظر کے بات تھے وہان ایسی محوِ دامنِ دید — کہ جسطرح کبھی ہلتی نہین شمال کی بات
حضورِ روضہ کہان ایسی ہوش پر قدرت — نا آئی جو نگہِ دید عمرال کی بات
وہ کسکا دامنِ حسن آگیا تہا ان کی قریب — جو آنکھین رکھین مژگان سے لمبی لہانکال کی بات
کہان ہی جاہی کی طاقت بغضِ عشق کو آج — وصولِ شہرِ محمد ہی ذوالجلال کی بات
بہت جوانون کے چلنے سے پانو توڑ دیئے — کٹین محبتِ دنیا ہی پیرزال کی بات

٦٧	ستون توبہ سی اکیاش کوئی باندہ دلبس	قمیر مجرم پامالِ انفعال کی بات	١٥

مدحِ ولادت گاہِ عالیجاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ معظمہ است

نہو مشرق کبھی ہمہ آستانِ مولدِ حضرت — کہ یہ اک مطلعِ خور ہی وہ شانِ مولدِ حضرت
مجہی الہام ہی وہ وصفِ بیانِ مولدِ حضرت — نہین اطہر ہی مسوسِ آستانِ مولدِ حضرت
اودھر جو بدعتی ہی ہمت کعبہ سجدہ کرتی ہین — محب کا ہیکلی ہین وہ دشمنانِ مولدِ حضرت
الٰہی شکر ہی تونی طفیلِ خانۂ کعبہ — دکھایا مجکو مکہ مین مکانِ مولدِ حضرت
ہوا آنکھون مین پیدا نور دل مین قوتِ ایمان — وہان جسدم گئی ہم زائرانِ مولدِ حضرت
مگر افسوس ہے جاکر وہان بہی بدعتی کتنی — رہی سنت ہی غایب ضرا مولدِ حضرت
نجانی دون کبہی اک بدعتی کو وان جو گئی ہین — خدا مجکو بنا دی پاسبانِ مولدِ حضرت
کبہی سجدہ نکرنی دون کسیی مشرک کو مین جو اتہہ — اگر ملجای مجکو آستانِ مولدِ حضرت
جو سنت کے ادب سے جاہین مین خادم رہون ان کا — کہ عاقل قدر ہین قدردانِ مولدِ حضرت
مدینہ پر ہمیشہ شک رہتا پھر تو سے کے کو — نہوتی ان نشانی گر نشانِ مولدِ حضرت

وہان جاکر ہماری جان مین کچھ نہ آئی جان   کہ جسم کعبہ مین داخل ہے جان مولدِ حضرت
خوشی سے دل ہمارا پہلو مین گنج یا آسمانمین تھا   زیارت کو گئی ہم جب میانِ مولدِ حضرت
ہزارون طفلِ اشک آنکھون سے نکلے جب دیا دیکھا   کہ دو شیرِ مادرِ رحمت لیے پستانِ مولدِ حضرت
وہان خدام کا ایمان گویا جسمِ ناجی ہے   علی ہے جنکے ایمان کو امانِ مولدِ حضرت

٦٨   طبیعت کی ضعیفی مین قوی مضمون ہوئے پیدا
فقیر ایسا ہوا تو مدح خوانِ مولدِ حضرت   ١١

مدینہ کی شبِ تیرہ مین ہے مہتاب کی لذت   وہانکی دھوپ مین ہے شبنمِ شاداب کی لذت
مدینہ کی صراحی مین نہان کیا آبِ کوثر تھا   کہ جاتی ہی نہین دل سے کبھی جس آب کی لذت
اُٹھانیکو نہین جی چاہتا تھا رکھکر سجدہ مین   عجب پائی ہے سر کو تیرے اُس سجدۂ محراب کی لذت
یہان غم کیون نہ پی جائے کہ جب آئے مدینہ سے   ہوئی میری لہو مین شربتِ عناب کی لذت
اگر خشتِ مدینہ زیرِ سر انکو میسر ہو   تو بھولیجائین بالشِ کمخواب کی لذت
لگی جن عاشقونکی آنکھ اُس جا لیکی آنکھونسے   وہ بھولے فاصبرنا الطرفا و اتراب کی لذت
جمالِ شاہِ یوسف خواب مین جو دیکھتے ہین ہم   کہان چشمِ زلیخا کو نصیب اُس خواب کی لذت
کیا تابِ جمالِ روضۂ احمد نے جو بیتاب   بیان کیا ہو دلِ بیتاب سے اُس تاب کی لذت
وہان تارِ نظر مین جنبشِ مژگان سے ہر لحظہ   ملی صد ساز کے تارِ نغمہ و مضراب کی لذت
وہ ساقی مسجدِ احمد مین جو پانی پلاتے ہے   ہے غلمان سے گویا ملکی زِ اکواب کی لذت

٦٩   فقیر اپنا سخن ہے مدحِ خالص کیون نہ ہو پُر ذوق
کہ افزون ہوتی ہے ہر میوۂ کمیاب کی لذت   ١٩

مدحِ سنتِ سنیہ حضرتِ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ

مقامِ قرب و احسان ہے رسول اللہ کی سنت
وصولِ دارِ رضوان ہے رسول اللہ کی سنت

نزولِ فضلِ سبحان ہے رسول اللہ کی سنت
نجومِ رجمِ شیطان ہے رسول اللہ کی سنت

غذائے طوطیِ جان ہے رسول اللہ کی سنت
خلودی شکرستان ہے رسول اللہ کی سنت

کہیں آفاق میں آرامگاہ اسکو نہیں اے حیف
کدہر جائے یہ حیران ہے رسول اللہ کی سنت

غریبِ اسلام ہے اب ہم غریبونکو مبارک ہو
کہ محبوبِ غریبان ہے رسول اللہ کی سنت

ہزاروں اہلِ عشقِ سنت ہوئے ہیں اس نام کو سنکر
کہ انکی دشمنِ جان ہے رسول اللہ کی سنت

طلب میں حضرتِ عیسیٰ کے ہے اور انتظار میں
پئے مہدیِ پنہان ہے رسول اللہ کی سنت

اطاعت اسکی ہے ہمراستانِ مرضیِ مولے
یہی ممدوحِ قرآن ہے رسول اللہ کی سنت

نہ کیونکر طالبِ ظلمت ہیں خفاش بدعت کے
کہ یہان مہرِ درخشان ہے رسول اللہ کی سنت

معطر جن و انسان و ملک ہیں جسکے عامل سے
وہ عطرِ جیب و دامان ہے رسول اللہ کی سنت

یہ مانا تاہم تکلیفاتِ شرعی اسکا ہے لیکن
سراسر راحتِ جان ہے رسول اللہ کی سنت

اگر فرضِ الٰہی بادشاہِ جملہ عالم ہے
وزیرِ ملکِ سلطان ہے رسول اللہ کی سنت

یہ امت کیلئے وہ رزقِ حکمت ہے غذائے روح
کہ لقمہ لقمان ہے رسول اللہ کی سنت

ستم ہے قیامت میں جو نقصانِ فرائض کے
تو کیا کچھ جبرِ نقصان ہے رسول اللہ کی سنت

اگر اعمائے دل بھی اسکا عامل ہو تو بینا ہو
وہ نورِ قلبِ عمیان ہے رسول اللہ کی سنت

مسخر جسکے سب جن و ملک انسان و حیوان ہیں
یہ وہ تختِ سلیمان ہے رسول اللہ کی سنت

رسائی حضرتِ قدس تک ہے اتباع اسکے
نہیں ممکن کہ دربان ہے رسول اللہ کی سنت

ہمیشہ عاملِ سنت ہیں سب توحید کے عاشق
وہ حرز و حفظِ ایمان ہے رسول اللہ کی سنت

فقیر امید ہے ہر انتظامِ دین و دنیا کی
اگر منظورِ دیوان ہے رسول اللہ کی سنت

مذمتِ بدعتِ شنیعہ مخالفِ سنتِ علیہ نبویہ علیہ التحیہ

۲۵

جو ہین تشویقِ بدعت کی منادی رہبرِ بدعت
نویدِ غیظِ دوزخ ہی نہیق ہر خبرِ بدعت

ہوا سلطانِ ظلم اپنا اگر غارتگرِ بدعت
تو دیکھین گے سب اپنا قافیہ تنگ از سرِ بدعت

نصیبِ اہلِ سنت باب جنت بابِ سنت ہے
کھلا ہی اہلِ بدعت پر درِ دوزخ درِ بدعت

یہ ذہنی جس گل کو خیرہ عصمت سمجھتے ہین
وہین دیکھو بشکلِ فاحشہ ہی پیکرِ بدعت

کھو کیا نار و جنت ان دونون یکسان ہین جو کہتی ہو
کہ بدعت ہمسرِ سنت ہے سنت ہمسرِ بدعت

کہان حفظِ عمل کی تاب اہلِ شرک و بدعت کو
اڑا دیگی وہان جو خاک شرک سر بر بسترِ بدعت

بہت سے صرفی و نحوی ہین آج ایسی یہ دیکھو تم
کہ اکثر فاعلِ عصیان ہین اور مصدرِ بدعت

وہ گویا ہفت دوزخ تک جنت سے بدلتا ہے
جو اک ویرانہ سنت سے بدلی کشورِ بدعت

متاعِ سنتِ احمد کی جو تھی تجارت سے
کہان ہی اب کہ اکثر بن گئی سوداگرِ بدعت

جو ہر دم منتظر ہین کوئی بدعت کی سند لیجائی
وہ آنکھین اہلِ بدعت کی ہین تم مخبرِ بدعت

ہوا اک بے کہ قصداً رزقِ سنت چھوڑ کر حاضر
بنی ہر دارِ کھانی والی اکثر مضطرِ بدعت

خیالِ اہلِ بدعت سے نئی بدفعل پیدا ہین
تو ہی آدم دلِ غم انکی ہی گویا مادرِ بدعت

نہالِ دینِ حق کا ہر ورق ہی فخرِ عرفان
اور اک برگِ خزان سے سبزِ باغِ دفترِ بدعت

الٰہی مہدیٔ موعود کب آئینگے دنیا مین
کہ انکی سیفِ سنت سے ہو قطع ہر سرِ بدعت

یہ غیر اللہ کو بھی حاضر و ناظر سمجھتے ہین
معاذ اللہ یہانتک پہنچا امرِ منکرِ بدعت

ہزار دن بدعتی آج اپنی صورت کے بنا ڈالے
عجب یہ منکرِ سنت ہی ہین جادوگرِ بدعت

تشریح میری سنت کی بیان کا کچھ بھی ہو جائے
تو ڈھونڈی محفلِ مولد مین ہو ہر مجمرِ بدعت

جہان مجمع تھی رند و خوش آواز امرد تھی مین یہان
بنائی کیون نہ بدل آج ان کو دلبر بدعت

ملی ہی دختر رز جیسی میخوار دن کو معشوقہ
ملی ہی اہل بدعت کو یہ محفل دختر بدعت

عقیدہ کی نجاست سے نہان محفل کی زینت مین
روان ہی بادہ قاذورات زیر ممبر بدعت

مقابل ہو تو بس یہان ایک سنت وہ جماعت سے
نظر آجائی وان تنہا وہ بیکس لشکر بدعت

بنا برجم شیاطین نظم اہل حق کا ہر نقطہ
تو بس آفاق مین اب سوختہ ہی اختر بدعت

یہ جا بیٹھے بنائین یاوری یہ جائینگے اوس سی
جو سنت سے وری بھاتی ہین یہ یاور بدعت

طفیل احمد و بہر خلیل اللہ یا اللہ
مری حجت سے ہو مبہوت جو ہو آذر بدعت

ثای مثلثہ		ردیف
	فقیر اللہ یہ وہ تیر افگنی ہی رد بدعت مین ہمشتبک ہو گیا ہی جس سی ہر زردآدر بدعت	
١١		١٧

ہوئی جب ابعض کہ بین رسول کبریا مبعوث
تو دین مردہ بہی ساری جہان کا ہو گیا مبعوث

محبت مین رسول اللہ کی مر جائیو ای نفس
کہ تو مرجائیگا جسمین آو مین ہوئیگا مبعوث

رہی قسمت مسلمانون کی جنت مین ہو دعوت
رسول اللہ کو اللہ نی داعی کیا مبعوث

یہ بعثت عشر پر ایمان کسدن لائینگی کفار
کہ اب تو ہو چکی عالم مین ختم الانبیا مبعوث

رسول اللہ کی سنت سے ہے پیش نظر ہردم
تو ہو پیشانی خندان سے تو پیش خدا مبعوث

مسلمانو دل و جان سی اسی کہو سر آنکہون پر
یہ انعام خدا شکل محمد مین ہوا مبعوث

تمنا ہی کہ جی اٹھون کہین خاک مدینہ سی
وہ ہوئین مرقد عالی سی جب خیر الوری مبعوث

جو امداد خدا اور فضل و رحمت ہی محمد پر
ہوا ہی اور نہ ہوگا کوئی ایسا دوسرا مبعوث

جنود رحمت حق جابجا اونکی مددگار تھی
جنود مصطفے اعدا پے تھی جب جابجا مبعوث

قصاص پاتا مقصود تھی اللہ کی مرضی
وہ حسن خلق کی تمام کو تھی مصطفے مبعوث

۷۲	الٰہی یہ تمنا ہے فقیرِ خستہ خاطر کی بھی بقیعِ پاک کی قبروں مین ہو روزِ جزا مبعوث	۲۱

سخن در مدحِ حدیثِ سید المرسلین علیہ صلوات من اللّٰہ رب العلمین
و ثنائی مجتہدین و محدثین و پندِ منکرینِ تقلیدِ ائمہ

آسمانِ دین ہی اور مہرِ درخشانِ حدیث
کب کسیکی وصف کی محتاج ہی شانِ حدیث

پر ضرورت اس بیان کی اسلیے ہمکو ہوئی
ہمکو دشمن جانتی ہین دشمنِ جانِ حدیث

یون صریحا مثلِ قدہی قریعِ صحاح
دشمنو دشمن ہو تم ہم ہین محبانِ حدیث

مثلِ شیعہ لیکے نامِ اہلِ بیتِ مصطفیٰ
کہتے ہو گمراہ بن بن کر ثناخوانِ حدیث

دیکھو اس ہی راہ پر ہوتی ہی تجدیدِ دین
کس مجدد نے کیا ہی ایسا تبیانِ حدیث

جسطرح تم اس تئی تحدیث کی احداث مین
دین کے مفسد ہو بنکر میرِ سامانِ حدیث

سارے اہلِ اجتہاد اور سب فقیہانِ جہان
ہین تمہاری فہم مین نا فہم عنوانِ حدیث

فقہ کو کہتے ہو قرآن و خبر سے تم خلاف
ہوش کی باتین کرو ای ترجمہ خوانِ حدیث

معنئ قرآن و اخبارِ نبی کا علم و فہم
کسکو ہی بے فقہ ای ہر طفلِ نادانِ حدیث

ق
ظالمو وہ جو ہین اہلِ مدہ اس علم کے
اور نہین تمکو نصیبا اک زلہ خوانِ حدیث

وہ تو ہے علمِ حدیث اور تم محدث باکمال
کونسی منصب اسکو تو لیکے میزانِ حدیث

جو خسِ کاہ جیسیں اک کوہ کی نسبت ہو تم
وہ تو آتی تم سری حکمت شناسانِ حدیث

ہین محدث حافظِ الفاظ و سندِ یہ محتسب
معنی و اسرار مین ہین سب سمجھانِ حدیث

سب کے احسانات کا ممنون ہونا چاہیئے
خود سری سی کیا لئے پھرتے ہو لحسانِ حدیث

خبر امت بو حنیفہ اور تمہارا اُنپہ طعن
تم محدث ہو جو محض اک ترجمہ دانِ حدیث

حشر تک فہمِ خبر جنکے سبب آسان ہوا
جنسے لاکھون ہوگئی یہان اہلِ عرفانِ حدیث

شکرِ احسان چھوڑکر انپر تبرا ہی مدام
یہ بھی کیا اُترا ہی تمپر کوئی فرمانِ حدیث

جلد کہ لم یشکر الناس آپنے دیکھا نہین
دیدۂ غائر ہی کیون محرومِ امعانِ حدیث

ہی بجاے شکرِ تعلیمِ ائمہ دشمنی
دلکی آنکھین ہین بہت گونکی عمیانِ حدیث

ہین معلم مجتہد اور علمِ قرآن و خبر
ہم ہین مداحِ ائمہ اور ثناخوانِ حدیث

۴۲ ای فقیر اب لکھ کہین نعتِ حدیثِ مصطفیٰ
ہو چکی بس گیرودارِ فعلِ وزدانِ حدیث ۱۱

ہے پناہِ نورِ ایمان زیرِ دامانِ حدیث
شانِ ایمان شمع ہی فانوس ہی شانِ حدیث

چشم گریان ہوئی جب نازل ہو بارانِ حدیث
زخمِ دل خندان ہون پیش ہی گلستانِ حدیث

دمبدم افزون ہی ہمپر بارِ احسانِ حدیث
سر اُٹھا سکتے ہین کب ہم پیشِ فرمانِ حدیث

بس یہی جی چاہتا ہی دلمین کھلون اُسکے مین
جان بجاے جسم ہو اور اُسمین ہو جانِ حدیث

عینِ بحرِ قلزم اک چھوٹا سا نقطہ ہو تو ہو
اذن فرما ہو جو اُسکو تو عرفانِ حدیث

واہ وا کس منہ کی ہین اور واہ کیا باتین ہین یہ
جان ہو قربانِ محمد دل ہو قربانِ حدیث

کفر و شرک و معصیت کیسے ملک ویران ہو گئے
جب گزر فرما ہوا عالم مین سلطانِ حدیث

سینۂ ہر اہلِ بدعت مین سنانِ خارہ ہے
امرِ سنت مین جو ہلجاتی ہی مژگانِ حدیث

کیون گریبان پھاڑتے ہین محدث آجکے
چھوڑتے ہین کب ہم اہلِ فقہ دامانِ حدیث

ہے طبیبِ کاملِ اس توحید و سنت کے طفیل
کفرِ افلاطون کا اک طفلِ دبستانِ حدیث

معنیِ قال النبی ہین فقہ سارے اے فقیر
بالیقین ہم سب مقلد ہین مطیعانِ حدیث

مجتہدین کان علم فقہ وارکان حدیث
مہبط جبریل پر نازل ہوا قرآن حق
مطلع تفسیر فرقان عظیم اصحاب ہین
باب جنت کیوں نہو مفتوح ان سب کے لیے
جو تبحر انکی اک شاگرد دادنی مین ہوا
کسقدر احسان انکا سب جہان پر آج ہے
خوشگوار اوسی نکہون سوں بتھا علم دین
مثل مو ناتوان ہین جو محدث ہند کے
صورت .دباہ اب جو سید کلب نفس ہین
مین وہی اسرار حق مین ملک بے طل گران
ہین مطیعان الٰہی جان نثاران رسول
آج کل کی کوچہ گرد لذت نفس و ہوا

دافع ہر ترش ہین مسیار عقیلان حدیث
اور صحابہ پر ہوا وارد وہ فرقان حدیث
مجتہدین مظہر تفسیر قرآن حدیث
زندگی بھر جو رہے دربان سلطان حدیث
یہان نہین ہین سب قطرہ بحر فراوان حدیث
جن سے ہی کشوف باب فقہ و تبیان حدیث
ہین حکیم علم قرآن ہی وہ لقمان حدیث
کس سے ہوسکتی ہی تکریم سلیمان حدیث
مور سے ان سے کی اک شیر بیابان حدیث
جو قوی بازو ہوئی تھا لے میزان حدیث
یعنی اہل اجتہاد دین مطیعان حدیث
قدر کیا جانیں کیا تھی مرد میدان حدیث

۷۵
اے فقیر اب تاج شاہی پھر ہند دو عظ خلق
سر پہ رکھ فرمان قرآن اور فرمان حدیث
۱۳

رہبر دل ہے مصطفٰے کی حدیث
دافع زغل ہے مصطفٰے کی حدیث
عمل اس کا ہے قربت مولے
فقہ ہو تو حدیث آسان ہے
اوسکی پروانی ہین فرشتے جہان

رہبر کامل ہے مصطفٰے کی حدیث
دافع باطل ہے مصطفٰے کی حدیث
قرب منزل ہے مصطفٰے کی حدیث
ورنہ مشکل ہے مصطفٰے کی حدیث
شمع محفل ہے مصطفٰے کی حدیث

بعد قرآن کی رکھو شغل اسکا
اُسکو حاصل ہے مرضئ مولے

شغل ہی ہیجو سابقین جنکا
فکر عمل ہے مصطفےٰ کی حدیث

قلب مومن مین مثل حور جنان
جسکو حاصل ہے مصطفےٰ کی حدیث

کیون نہو زندہ جسم فقہ جہان
اونکی قاتل ہے مصطفےٰ کی حدیث

آج کل کی محدثین کے ساتھ
کیا ہی راحل ہے مصطفےٰ کی حدیث

کیا عمل ہے حدیث پر ان کا
روح داخل ہے مصطفےٰ کی حدیث

یہ جو شاغل ہے مصطفےٰ کی حدیث
انپہ عامل ہے مصطفےٰ کی حدیث

۷۶
فصل اعدا کو بھی فقیر بس آج
شاہ عادل ہے مصطفےٰ کی حدیث
۱۳

غائب فقہ مین ہی روح جو معنای حدیث
تو مفسر کتب فقہ مین ماوای حدیث

مدعی ساری ہین اور محض کچھہ اسما حدیث
اہل حق اور سماے معلای حدیث

جیسے سلطان دو عالم کی ہین صدیق وزیر
فقہ بی شک ہی از زیر رتبہ والای حدیث

اہل سنی ہین وہی اہل زیادہ ہین وہی
جنکو ہی حسن کل کی لیی حسنای حدیث

بو حنیفہ نہین ہوتی کبھی مقرون قیاس
جب تلک ثابت کہین اونکو ضعیف آی حدیث

ضعف ایمان کا سبب ہے یہ کلام اعدا
کہ اگر پیش نظر اونکی ہو افوای حدیث

تو بھی وہ رای کو کہتی ہین مقابل اوسکی
کہین مقبول نہین آپکو بی رای حدیث

رای بدچھی تری ای منکر تقلید عنید
سنکے محض اہم حدیث اک نجھے آجای حدیث

اور نہو بر آسی ممتاز حدیث اونکی لیے
جو کہ ہین خود دیم عرفان مسمای حدیث

کہتی ہین شمن دین یہ کہ نہین مانتی ہم
بو حنیفہ سی اگر لاکھہ ہون دانای حدیث

ہو گئے بنکے عدو ایک تمہارے تباہ | ق | وہ بہی ہوتے اگر ایسے چمن آرائے حدیث
صورتِ برگِ خزان پیر تو و قوم و گلشن | ہوتی ہر جا بجز تم اسے پیروِ اعدائے حدیث

۷۷ | فقط زہی عظمت و شان ایسی نہ کیونکر ہو فقیر
کہ نصیب سکو ہوا مأخذِ عطاسئے حدیث | ۱۱

ہم زلیخا کی طرح رہتے ہین شیدائے حدیث | مثلِ یوسف ہی گرامی ہین متوالئے حدیث
فقط فانوس ہے اور شمع سراپائے حدیث | کیون جدا اسکے عدو کرتے ہین اطفائے حدیث
جو یہ کہتے ہین کہ کافی ہے مسترائے حدیث | ق | ہمکو حاشا کہ ہو مطلوب محابائے حدیث
جو نہوتے یہ حواشی بہی تو حاشا بللہ | تمسے اُمّی نہ سمجھتے کہین معنائے حدیث
بتدا سے نہین ممتاز خبر جن کے لیئے | ابتو گویا وہی ہین ماہرِ اقصائے حدیث
نیرِ عالمِ ایمان ہے سبحان اللہ | شمسِ عرفان ہے توصیفِ سمائے حدیث
ایسے سلطانِ بیان کی ہین مقربا جی | زلفِ حور انکے لئے کیون نہو زلفائے حدیث
کیون یہ بدر آئے ہین لٹنے فقہا پیر طاعن | فہم معنی کو ہین فی ورائی وہ قرائے حدیث
سودا رین لیا نقدِ دل و جان دیکر | لائی بازار محمدؐ سے جو سودائے حدیث
جا بجا فتنہ و آشوب ہے اور خاک نہین | کیون نہو جنکے ذرا دل مین نہین جائے حدیث

۷۸ | اے فقیر آج بہت جلسئی فروشانِ فساد
ہین نہ لٹنے کو لگائے ہوئے دیبائے حدیث | ۱۷

دہنِ پاکِ محمدؐ سے ہین در ہائے حدیث | کیون نہون دیدہ و دل محو تماشائے حدیث
مظہرِ نورِ قدم ہے رخِ زیبائے حدیث | کاش مجلائے ہمین نعمتِ عظمائے حدیث
یا خدا آنکھین اگر ہوئین تو بینائے حدیث | اور جو دل ہو سینے تو لبریز تمنائے حدیث

بعد قرآن کے لازم ہے تلاوت اسکی
کیونکہ ہے سورۂ قرآن سے ملائے حدیث

یہ کلام اُنکا ہے جو کرتے ہیں آپ کلام
ہے فقط حکمِ الٰہی سے انشائے حدیث

شورِ عرفانِ قدم عالمِ بالا تک ہے
جبکہ حادث ہے جہاں میں قدِ بالائے حدیث

اسکی لذت میں کہ کس مرتبہ لب سے نکلا
دیکھتا رہتا ہوں میں چہرۂ زیبائے حدیث

جیسے سجتا ہے جہاں آپ رسولِ حق ہیں
سخنِ غیر بھی ہرگز نہیں بھاتا ہے حدیث

کیا فصاحت ہے احادیث میں سبحان اللہ
ہیں فصیحانِ جہاں محوِ الٰہ و شیدائے حدیث

ہم غریبوں کا ٹھکانا کوئی کیا پوچھتا ہے
یہی ملجائے غریباں ہے کہ ملجائے حدیث

سر جھکاتا ہی نہیں چاہیے سر جائے تو جائے
دیکھ پائیں جو ذری جنبشِ لبہائے حدیث

فہم پر ناز نہیں اپنا عمل ہے اُس پر
فقہ سمجھاتی ہے جو کچھ ہمیں سمجھائے حدیث

رنگ ہر منکرِ تقلید کا فق ہوتا ہے
دیکھکر ہمکو تہِ تیغ سراپائے حدیث

لبِ خنداں کا سخن ہوں یہ کہے دیتا ہے
خندۂ زیرِ لبِ لعلِ شکر خائے حدیث

زندہ ہو جائینگے لاکھوں دلِ مردہ انکے
قاتلِ عدوِ بدعت ہے مسیحائے حدیث

آجکل قاصرِ ہمت یہ محدث جو ہیں
یہ کہاں اور کہاں قصرِ معلائے حدیث

۶۹

اے قیصر آج ترا بحرِ سخن جوش میں ہے
ملگیا اسمیں کوئی قطرۂ دریائے حدیث

۱۷

اولو الابصار ہیں وہ جو کہ ہیں بینائے حدیث
وہی ہشیار ہیں جو ہو چکے شیدائے حدیث

بہرے ہو جائیں وہ کان اُس سے جو بے بہرہ ہوئے
پھوٹیں آنکھیں جو نہوں محوِ تجلائے حدیث

ٹوٹیں وہ پاؤں جو کرتے نہیں سنت کا سفر
سر وہ کٹ جائے کہ جسمیں نہو سودائے حدیث

ہاتھ شل ہوئیں جو لکھتے نہیں ملفوظ رسولؐ
وہ زبان گنگ ہو جس سے نہو افشائے حدیث

جسم بیجان ہے وہ جسمین نہین ہے روح نفیس
دل تپہری نہین جسمین تمنائی حدیث

زندگی موت سے بدتر ہی جو یہ شوق نہین
موت جینے سے بہتر ہی بتولائی حدیث

کیا بخاری نی کیا سرد بخارا حداث
جائین جو دو جہان رسی چمن آرائی حدیث

رہین مسلم بھی قیامت مین سلامت یارب
رہین یہ دربان در خیمۂ سلمائی حدیث

مثل مجنون تہی یہ سب بادیہ پیما کیا کچھ
کاش ملجائی کہین ناقۂ لیلائی حدیث

کونسی نخل مبارک کے ثمر ہین یارب
ساری عالم مین تبرک ہے جو خرمائی حدیث

کور ہی دین فرعون سماند ہرجائے
جلوہ افروز ہی جب سے ید بیضائی حدیث

حیف قرای صحاح آج مطیعان ہوا
تشنہ لب گرتی ہین کربلۂ یا ئی حدیث

ہین وہ ہین مجتہدین نسخہ نویسان شفا
جس مطب مین ہے عیان شان اطبائی حدیث

کسقدر قسمت نعمان ہی نتیجہ واللہ
پاس جس شکل مین ہو عنصری کبرائی حدیث

اسکی تارک ہین ہلاک اہل عمل ناجی ہین
حب سنت سے ملا جنکو یہ منجائی حدیث

یہ بیان اپنی رسوخ سے کہی یادین منہ سی
کان انوار رسالت ہے جو مینائی حدیث

۸۰	بادشاہی ہے فقیری مین فقیر اپنی سلیے مل گیئے مجکو جو یہ نعمت عظمائے حدیث	۱۳

کاش مجنون ہون مین بادیہ پیمائی حدیث
دل ہو میرا جرس ناقۂ لیلائی حدیث

مجھ سے مسکین کی گہر مین بہی قدم رنجہ کیا
یہی جی چاہتا ہی چوم لون پائی حدیث

فرش ہی شکر کہ جنت کا نمونہ آیا
آج گہر گہر مین جو ہی سایۂ طوبائی حدیث

ناشناسا رہون مخلوق ہی مین یا اللہ
مین ہون ماہر قرآن و شناسائی حدیث

اسمین فرقان الہی ہی جو آتا کمشّہ
دیکھو قرآن ہی کیا کچھ ہے تعزائی حدیث

واہ کیا متنِ حدیثِ نبوی ہے قرآن
کیا ہی قرآن کی تفسیر ہے انشائے حدیث

فقہ تفسیرِ احادیث ہے ماشاء اللہ
گو قبول اسکو نہ سمجھے کوئی اعمائے حدیث

لِلّٰہ الحمد کہ ہم سارے حنیفی حنفی
فقہ کو جانتے ہیں معنی و فحوائے حدیث

سخنِ شرک یہ سالب ہے یہ ہم پر بہتان
ہم نہیں کہتے کہ ہے فقہ ہی ہمتائے حدیث

منکرو کون اماموں کو نبی کہتا ہے
دشمنو تم نہیں تم ہمارا احبائے حدیث

پر یقینی ہیں وہ سارے علماء کے اُستاد
تم تو بیچارے ہو لیکن کا سیکھے دانائے حدیث

وہ نہ ہوتے تو تمہارے یہ محدث سارے
پھر سمجھ سکتے بھلا کچھ کہیں معنائے حدیث

٨١ ہیں فقیر اُسمیں قنادیلِ جمالِ رحمت
ذکرِ احمد ہے جہاں انجمن آرائے حدیث ٩

یوں ہو محویتِ اسمار و سمائے حدیث
سرِّ دل کو دمِ معنی ہو تو دل جائے حدیث

دل سے پوچھے کوئی پھر راز کی باتیں جس دم
خلوتِ دل میں در گوش ہی آجائے حدیث

چشمِ دل دیکھتی ہے گویا محمد کا جمال
دیکھتی ہیں جو یہ آنکھیں رخِ زیبائے حدیث

کاش اس لذتِ دیدار میں بیہوش رہوں
طورِ دل پر رہے ہر لحظہ تجلّائے حدیث

اُنظُرُوا یَا اُولِی الاَبصَارِ اِلیٰ رَوضَتِہٖ
کیسے خوشبو کے ہیں کس رنگ ہیں گلہائے حدیث

قصہ کوتہ ہے اگر طولِ امل کے بدلے
یہاں ملے علم و عمل میں یدِ طولائے حدیث

چاہیئیں کان اُدھر آنکھیں اُدھر ہر لحظہ
کس طرف کو ہو ہمارے لیے ایمائے حدیث

گرچہ مسکین ہیں پر ہیں وہی سلطانِ جہان
مل گئی جنکو یہاں دولتِ کبرائے حدیث

٨٢ اے فقیر اپنا یہی زادِ سفر ہے واللہ
جمع کرتا ہوں کہ دارین میں کام آئے حدیث ١٧

حسن فقہ وحسینِ علم فرمائے حدیث
کیا ہی کہتے ہین خنک دیدۂ زہرا ہے حدیث

گویا آفاق مین ہین شمعِ عزیز آج تلک
یعنی یہ فقہ کے دشمن ہین جو اعدائے حدیث

کہتے ہین بعض تراویح کو بدعت ہے یہ
کیا کہین شیعہ سے سیکھا ہے کچھ اخفائے حدیث

ابنِ ماجہ مین وہان ہے نقلِ حدیثِ عشرین
ہان ذرا دیکھو تو مالک کی تو موطائے حدیث

دلکے بیمارونکو وہ تین عمل کر لیے بس
مرضِ غضب کی طرح آتی ہے تمنائے حدیث

اُسمین اُڑ جاتے ہین ہوش انکو تماشا کی
کچھ سے کچھ اسلیے بکتے ہین وہ سودائے حدیث

اشقیا کہتے ہین جو فعلِ عمرؓ کو بدعت
وقتِ کفران ہین وہ سنکر آلائے حدیث

کیون جی مذموم ہوئی یون خلفا کی سنت
ہمسر اپنا ہے جیسے تعمیل مین فرمائے حدیث

کہین ہو جائے نہ اصحابِ شمال انکا خطاب
اب جا ہے فزون جنکو ہے دعوائے حدیث

ہین قرأت مین سماعت مین سند سے محروم
اور معیار رکھا ہے آفاق مین عنقائے حدیث

عالم شہرۂ آفاق محمد اسحاقؒ
ہند مین جنسے روان ہوگیا دریائے حدیث

اُنکے شاگردونکو یہ دعویٰ ہے کہ جو ہم ہین سو ہین
نہوا اُنسے بھی عالم مین کچھ افشائے حدیث

میرے اُستاد محدث ہین محمد قاسمؒ
جامع علم و عمل ہین ید طولائے حدیث

وصفِ صدر انکا مناسب صفِ عرفان ہے
دلکی توصیف بجا ہے دُرِ یکتائے حدیث

میرے وہ مرشدِ کامل جو رشید احمد ہین
آج انکی سی یہان کوئی تو سمجھائے حدیث

ہند مین حضرتِ نعمان ہین گویا موجود
عارفِ دین حنیفی و مسمائے حدیث

۸۴	اے فقیر اب جو غنی ہے یہ مشغلے میرا کیون نہو یون رہے جب پیر علیا حدیث	۱۳

غزل فارسی در مدح حدیث فارق الطیب من الخبیث

از ما جو در وجود در قم مشنو حدیث
حقا که زاد راه عدم مشنو حدیث

با کعبهٔ اشتیاق محمد شنیده ایم
جلاب جان بسوی حرم مشنو حدیث

سرهای اہل بدعت طغیان قلم ازو
وقتیکه بر زبان قلم مشنو حدیث

ما را نوید مسکن بے خوف حزن داد
اینجا ز دل چو مانع غم مشنو حدیث

سوگند کس سلامت حور اگر بود
کافیش بهر حل قسم مشنو حدیث

در حسب ال ز اہل حدیث ہوائے نفس
دلے برائے حبیب درہم مشنو حدیث

صد حقه ز مشک و عبیرش نثار باد
در سینه کیسه بہم مشنو حدیث

حرفے ز باد شاه عرب چون همی رسد
شاه کلاه حجله عجم مشنو حدیث

ما را حدیث مدعیان کے قبول از انکه
مقبول بعد لا و نعم مشنو حدیث

رحمت بر اغنیاست که اصحاب فیل از
رحمت بر اعیان غنم مشنو حدیث

دانسته ایم از انکه بما فتح باب شد
کشاف الف باب حکم مشنو حدیث

از بهر ما شفاعت عرفان همی کند
چون وارد از شفیع امم مشنو حدیث

۸۴	در سر دل چراغ نهم جمع اے فقیر چون حرف حرف نور رقم مشنو حدیث	۱۳

چیزی بیان الخوبی تقلید ائمهٔ مجتہدین رضوان الله علیهم اجمعین

وہ جو کہتے ہین کہ سب اجتہاد و قیاس مجتہدین عبث تا
تو ضرور یون ہی کہینگے وہ کہ یہ آسمان و زمین عبث
یہ جو خاکسار می اتباع ہے کیمیاے نجات ہے

نہین ایسے خاک نشین عبث نہین ایسے خاک نشین عبث

نہین جنکو فہم کتاب کچھ عمل اپنی فہم پر اُن کو حیف +

یہ دراز سائے جہول ہے پئے اخذ حبل متین عبث +

یہ جو بحر مصحف و سنت نبوی عمیق عظیم ہے +

جو ائمہ اس سے نکالتے ہین نہین وہ دُرِّ ثمین عبث

یہ ہمیشہ فقہ و اصولِ فقہ پناہِ فہم غلط سے ہین +

مگر اتباعِ ہوا سے ہے یہ امانِ حصنِ حصین عبث

اُنہین خوف و حزن وہان نہین وہ جو مصلحین ہین مخلصین

جو ہمیشہ غم مین اسی کے تھے تو نہ تھا دل اُنکا حزین عبث

جو خفا ہین رونقِ دین سے یہان وہ عبوس یوم عبوس ہین

نہین اُنکی چینِ جبین عبث نہین اُنکی چینِ جبین عبث

سنو اے فریقِ متفرقین کہ یہ اجتماعِ نجات ہے +

یہ نہین عبث یہ نہین عبث یہ نہین عبث یہ نہین عبث

روشِ خفاق و نفاق تم چلو اے معاندو لاکھ بار

یہ کبھی نہوئیگی حشر تک روشِ اکابرِ دین عبث +

یہ جو کہتے ہو کہ مقلدین ہین مشرکین تو کہو گے ہان

ہوئی آفرینشِ کبریا وہ نعیم خلدِ برین عبث

یہ جو محض چند نفوس تم ہی رہوگے وہان تو قلیل ہو

جو وسیعِ ارض و سما کی شکل ہے ہو نہ جائے کہین عبث

جو جیسم لذت نفس ہین تو وہ مستحق جحیم ہین
ہوا انکا حشر مین ادعاے غم حمایت دین عبث

۸۵	نمک جراحت مفسدین ہی یہ اہل دین کا بیان ہی آج نہین اے قیصر جہا نمین اب تو ترا سخن نمکین عبث	۱۱

آفاق مین اک چین ہے تقلید کے باعث
کیا راحت دارین ہے تقلید کے باعث
کیا متن احادیث کی ہے فقہ مفسر
دل مجمع بحرین ہے تقلید کے باعث
ہر فہم نہین قابل قرآن و حدیث آج
آسانی حزین ہے تقلید کے باعث
تقلید مقالید فتوح دوجہان ہے
مسعودی کونین ہے تقلید کے باعث
احسان ائمہ ہے بہت سارے جہان پر
شکر انکا بھی ہان فرض ہے تقلید کے باعث
ہر مسئلہ مشکل نظر آجاتا ہے آسان
کیا قرۃ عینین ہے تقلید کے باعث
وہ شانی دین شان ہے ہر عیب کی شان
جس شان کو یہان شین ہے تقلید کے باعث
ہان طوع نبی طوع ائمہ یہ بنا بت
خود ثانی اثنین ہے تقلید کے باعث
ہین اس سے حجاز و یمن و شام مزین
اور زین عراقین ہے تقلید کے باعث
ترک و عجم و چین و چکل سندھ سند
ہر ایک کو یان زین ہے تقلید کے باعث

۸۶	تقلید کی خوبی ہے قیصر امر بدیہی کیون جنگ فریقین ہے تقلید کے باعث	۱۵

ردِ کلماتِ بریلوی در الغیاث بمضمون شرک واحداث

اہل دین کو بس ہی درگاہ خدا مین الغیاث
مشرکون کو غیر سے ہی ہر بلا مین الغیاث

ہے خدا سے محض قلبِ پارسا یا معین الغیاث
غیر سے ہوتی ہے قلبِ اشقیا یا معین الغیاث

خود رسول اللہؐ کے نزدیک مشرک ہیں وہ لوگ
جو کرتے ہیں جنابِ مصطفےٰ یا معین الغیاث

عاشقِ صادق نہیں کذاب ہیں دشمن ہیں وہ
جنکو ہے حضرت سے اوقات سا یا معین الغیاث

یہ دعا مغزِ عبادت ہے بارشادِ رسولؐ
چاہئے درگاہِ بیچون و چرا یا معین الغیاث

کیونکہ وہ معبود ہے اور آپکے عابد ہیں رسولؐ
انکو خود ہے حق سے ہر آن دعا یا معین الغیاث

جو ہوا عابدِ رسول اللہؐ کا مشرک ہوا
آپ نے جسکو ہے دعا میں یا ندا یا معین الغیاث

اپنے عابد سے رسول اللہؐ کب خوش ہونگے
چاہئے خالص جنابِ کبریا یا معین الغیاث

حبِ رسول اللہؐ کی نسبت ہے ایسا کچھ تو پیر
کب روا ہوگی حضورِ اولیا یا معین الغیاث

کیونکہ یہ سب کفش بردارِ رسول اللہؐ ہیں
محو رکھتی ہے انہیں حمد و ثنا یا معین الغیاث

لطف کو دعوی تو یہ حبِ رسول اللہ کا
پر ہے اسکو شانِ محبوبِ خدا یا معین الغیاث

یہ کثافت ہے عداوت ہے رسول اللہؐ کی
منع ہے یوں حضرتِ خیر الوریٰ یا معین الغیاث

حاضر و غائب کب ایسا ہے کوئی وارث ہیں
غیرِ حق جو خود ہے سرِ التجا یا معین الغیاث

اہلِ ایمان کو معاذ اللہ تو یہ ہے کہ ہو
غیرِ حق سے عافیت میں یا بلا یا معین الغیاث

۸۷	یا غنی یہ مانگتا ہے بس فقیرِ مستغیث تجھ سے ہو لے محض قلبِ پارسا یا معین الغیاث	۱۷

چیستانِ مدائحِ قرآن و حدیث ممیز الطیب من الخبیث

قلبِ احمدؐ پر ہوئی تنزیلِ قرآن و حدیث
کیوں نہ ہو مرغوبِ دل ترتیلِ قرآن و حدیث

کب کفایت ہوئیگی تقبیلِ قرآن و حدیث
آدمی کو چاہئے تعمیلِ قرآن و حدیث

فلسفی کو آج ہوا استادِ افلاطون بھی — اجہلِ عالم ہے بے تحصیلِ قرآن و حدیث

ذکرِ ملفوظ و مکاتیب انکے آگے ہیچ ہے — آدمی پر فرض ہے تجلیلِ قرآن و حدیث

گبر و ترسا کی طرح مغضوب ہیں گمراہ بھی — بدعتی جو کرتے ہیں تبدیلِ قرآن و حدیث

فقہ و اقوالِ ائمہ ترجمان انکے ہیں بس — دشمنو ہم کب ہیں بے تفضیلِ قرآن و حدیث

کیا محدث ہیں وہ محدث ہرزہ گو جو کہتے ہیں — حضرتِ نعمان کو ہے تکمیلِ قرآن و حدیث

فہمِ قرآن و حدیث انکے طفیل آسان ہوا — ورنہ ہوتے سب اور تعطیلِ قرآن و حدیث

کیوں نہ ہو امرِ شدید حشر ان لوگوں کو سہل — راستہ ان کرتے ہیں جو تسہیلِ قرآن و حدیث

ہیں کلامِ کبریا دو نور تو وصف انکا ہے یٰسین — سارے عالم میں نہیں تمثیلِ قرآن و حدیث

راستی راس آئی انکو دو جہان میں جو عدل — با عمل ہیں بعثتِ تعدیلِ قرآن و حدیث

خلد میں ہر عالمِ دین کا تجمل دیکھنا — جلسے عالم میں ہوئی تجمیلِ قرآن و حدیث

مثلِ مہر و نورِ مہر ایدل نصیب اپنے ہیں ہو کا شکر — ہر عمل معلول اور تعلیلِ قرآن و حدیث

جوہرِ شمس و قمر ڈھونڈھے نہ پائیں پھر کہیں — آج اگر روشن نہ ہوں قندیلِ قرآن و حدیث

بالیقین مرجائیں سردی روح جو ہم پھر نہ ہوں — مصرِ عالم میں فرات و نیلِ قرآن و حدیث

ان حسینوں پر ہے یوں عاشق دلِ عالم کہ ہے — سایۂ حسنِ قدیم تشکیلِ قرآن و حدیث

اپنی قسمت کے مکان جنت میں تو خالی نہ چھوڑ
اے فقیر اکرم نہ کر تعطیلِ قرآن و حدیث

ردیف الجیم

۹ ۸۸

ہوا افلاک پر جب اتفاقِ صاحبِ معراج — تو کس قرب میں تھا انطلاقِ صاحبِ معراج

عجب معشوق ہین جنپر ہین حیران جہان عاشق — ہر اک معشوق کو ہے اشتیاق صاحب معراج

وہ صرف ہمت خیر دو عالم شفاعت مین — کرا اسدن لٹکہنا شد انطباق صاحب معراج

رسول اللہ کا سینہ تجلیگاہ مولیٰ ہے — سراج نور حق ہے اور وثاق صاحب معراج

مزا انکو حیات خلد کا سا زندگی مین ہے — ملا کچھ عشق مین جنکو مذاق صاحب معراج

خدا کے آگے بہی تہی شکل غلامی افتخار انکا — کہ تہی ملبوس مین کشوف ساق صاحب معراج

عیان ہوجائیگا مخلوق پر قیمت شفاعت مین — کہ کیا کچھ ہے اجابت مین خلاق صاحب معراج

اشارا تہا کہ زیر بار سنت کچھ نہو شوخی — جو شوخی سی ہوا نادم براق صاحب معراج

٨٩ مدینہ ہو فقیر اے کاش میری روح کا مسکن — تو مر کر بہی نہو رنج فراق صاحب معراج ١١

رب غفار صاحب معراج — رکھے مجھے جوار صاحب معراج

ہو شفائے عروج خلا اسکو — جو ہے بہار صاحب معراج

کس بلندی صدق پر ہی واہ — شان گفتار صاحب معراج

شب معراج مین رہا کیا کچھ — رحم دربار صاحب معراج

کہین نمازین وہان پچاس پانچ — تہا سزاوار صاحب معراج

کر شفاعات عاصیان حق سی — ہوئین مختار صاحب معراج

یا خدا جانے یا وہ عارج عرش — کیا ہے اسرار صاحب معراج

شان افلاک دیکھنا کہ ہوئی — حامل بار صاحب معراج

راتدن بس سنائے جائے کوئی — مجکو اخبار صاحب معراج

اتری ہین آسمان سے کیا شئے — دیکہو انوار صاحب معراج

٩٠	یا خدا پھر فقیر کو لے جایئے (مدینہ مین ۱۲) شوق دیدار صاحب معراج	٩

مُردہ دلکو ہے تو بس یاد خدا دل کا علاج
یون طبیب روح کا مسکن ہو دل کا علاج
سب غلامون کو شفا ہی درد ظلم کفر سے
تھا مدینہ مین رفیق آکر عجم مین ہائے پھر
کس لیے میری دوا کی فکر مین احباب ہین
راہ اظہار صواب و راجر عقبے پائین وہ
ہر دم افزون تھا دل بیمار کو وہان اک سرور
مُردہ دل ہم ہو گئے اب مدینہ چھوڑ کر

تیرہ جان کو ہی دُرود مصطفے دل کا علاج
حسب طرح گلزار دو لہا ہے عنا دل کا علاج (بلبلان ۱۲)
راس آیا اسقدر اُس شاہ عادل کا علاج
سخت یہ دل ہو گیا اب کیجیئے کیا دل کا علاج
لے مدینے جایئے اب کچھ ہو چکا دلکا علاج
ہے درود ایسا مرائی و مجادل کا علاج (ریاکار ۱۲ جنگجو ۱۲)
ہے مدینہ سر بسر راحت فزا دل کا علاج
پھر بلا یا رب ہی آب بقا دل کا علاج

٩١	کیون چلا آیا مدینہ سے فقیر افسوس ہے اب کہان وہ جان محزون کی شفا دل کا علاج	۱۴۳

ایدل تو صبح و شام دُرود اور سلام بھیج
یا رب تو میری روح کو میری طرف سے وہان
اے اہل دین ضرور شروع سخن مین تو
غفار سے موارد غفران مین تب ترا
لکھا دکھائے یا کہ سنائے کوئی وہ نام
گر شاد کام ہی دو جہان تجکو چاہیے
اِس داعی سلامتی دارین سے مدام (توابان ۱)

لے لیکے انکا نام دُرود اور سلام بھیج
کر بیک تیز گام دُرود اور سلام بھیج
اور ختم ہر کلام دُرود اور سلام بھیج
عالی رہنے مقام دُرود اور سلام بھیج
ایدل رکھہ التزام دُرود اور سلام بھیج
ہو ہو کے شاد کام دُرود اور سلام بھیج
ہر لحظہ یا سلام دُرود اور سلام بھیج (یا اللہ ۱۲)

یارب تو اُس پیامبر ذوالکرام کو ہر دم مرا پیام درود اور سلام بھیج

آزاد ہو ہموم و غموم جہان سے تو رکھ کے لیے اہتمام درود اور سلام بھیج

تو ساکنانِ خلد کا ہو جائیگا سہیم اے عبید ستہام درود اور سلام بھیج

اُس سرورِ جہاں پہ یارب شبانہ روز با الف احترام درود اور سلام بھیج

اور جو کہ ہیں رسول کے اصحاب اہلِ بیت اُن پر بھی تو مدام درود اور سلام بھیج

اُس شاہِ دین کے در پہ شب روز اے فقیر
رہ صورتِ غلام درود اور سلام بھیج

۹۲ ردیف الحاء ۱۱

شہرِ رسول جب نظر آیا علی الصباح کیا نور کبریا نے دکھایا علی الصباح

کیا کیا سرورِ وصلِ حبیبِ قلوب نے وہاں مثلِ صبح ہمکو ہنسایا علی الصباح

ہم کیوں نہ جا بچھاتے وہاں مسجد میں جل برسوں عا کا ہاتھ اٹھایا علی الصباح

کیا رات تھی وہ رات کہ کہتے تھے ہمسفر دیکھینگے ہم مدینہ خدایا علی الصباح

وہ نورِ صبح اور وہ نورِ مدینہ واں کیا لطف چشمِ شوق نے پایا علی الصباح

محمل کہاں ہے ناقہ کہاں ہے کہاں ہے رخت جز روضہ کچھ بھی یاد نہ آیا علی الصباح

وصلِ حبیب اور وہ وقتِ نمازِ صبح کیا نور میں وہ نور ملایا علی الصباح

شبہائے وصل جبکہ گزرنے لگیں تو پھر ہر روز غم نے دلکو جلایا علی الصباح

آخر کو ایک دن جو مقرر تھی آخری ہمکو وہاں سلام پڑھایا علی الصباح

اتنا ہمیں نبھایا تھا صبحِ وصل نے وہاں صبحِ ہجر نے جو رلایا علی الصباح

۹۳ پھر وہاں فقیر شکر کا سجدہ ادا کرے
پھر ہو وہاں یہ بار حیّا یا علی الصّباح ۹

رسولِ حق کا جو شہرِ مکاں ہے راحتِ ارواح ۔۔۔ کوئی شہر مکاں ایسا کہاں ہے راحتِ ارواح
کہاں وہ راحتِ جاں ہے یہاں جو راحتِ جاں ہے ۔۔۔ تو چل ایجان نزع میں یہاں ہے راحتِ ارواح
تمنّا ہے جبالِ طیبہ ہوں اور آہ و زاری ہو ۔۔۔ کہ وہاں عشّاق کو شور و فغاں ہے راحتِ ارواح
وہ ارواحِ خبیثہ ساکنِ سجّین گویا ہیں ۔۔۔ غنی ہو کر جنہیں ہندوستان ہے راحتِ ارواح
وہی سکین ہیں گویا کہ سکّانِ علّیین ۔۔۔ جنہیں قبرِ رسولِ انس و جاں ہے راحتِ ارواح
کہے جاؤ عزیزو جیسے تم باتیں یہیں کی ۔۔۔ کہ جو کچھ ہو مدینہ کا بیاں ہے راحتِ ارواح
ہوائے نفس میں جو تارکِ حج و زیارت ہیں ۔۔۔ تو گویا انکو دوزخ کا دھواں ہے راحتِ ارواح
وہ ارضِ فرات نخل ایسی سرافرازِ عالم ہے ۔۔۔ کہ ہر دم صورتِ باغِ جناں ہے راحتِ ارواح

یعنے زمین مدینہ منورہ ۱۲

۹۴ فقیر اپنا علاجِ دردِ دل ہے مسجدِ احمدؐ
کہ جو فردوس کے ہمداستان ہے راحتِ ارواح ۱۱

پھر بھی قرار پائے مرا دل کسیطرح ۔۔۔ پھر بھی مدینہ ہو مری منزل کسیطرح
ہے وہ مرا علاجِ تپِ جسم و جان و دل ۔۔۔ جو ظلِّ برجِ سبز ہو حاصل کسیطرح
آسان کرے خدا تو بھی وصل سہل ہے ۔۔۔ عاشق تو گو نہیں متساہل کسیطرح
ہے وردِ یا سلام کہ تکرار میں مدام ۔۔۔ عرضِ سلام کو رہوں شامل کسیطرح
(وظیفہ ۱۲ — نام خدا ۱۲)
میں ہوں مدینہ ہو وہیں گھر ہو وہیں ہو قبر ۔۔۔ آسان ہو یا خدا مری مشکل کسیطرح
ہوں غرقِ بحرِ غم نظر آجائے یا خدا ۔۔۔ دریائے غم کا پھر وہی ساحل کسیطرح
پھر کاش جا کے روضۂ جنت میں دیکھ لوں ۔۔۔ وہ مسجدِ رسولؐ کی محفل کسیطرح

ہر دم پیالہ شوق ہو یارب مدینہ کا — مشکلِ وطن پہ میں نہ ہوں مائل کس طرح
وہ طیبہ سے کاش گناہوں سے ہو کر ایک — ہو جاؤں اُس میں سیر کے قابل کس طرح
شغلِ وطن میں دل ہو وہاں یا سفر میں ہو — یارب نہ ہو مدینے سے غافل کس طرح

۹۵ — تجھ سے غبار دل میں ہے کیا اے فقیر — ورنہ وہاں بھی خاک میں تو مل کس طرح — ۱۳

آب و ہوائے شہرِ نبی ہے بقائے روح — وہ ارضِ فیض ات نخل ہے راحت فزائے روح
کھلتی ہیں اُس کے دیکھنے سے چشمہائے دل — آتی ہے بو اُسی کی ہوتی ہے کیا کیا جلائے روح
خارِ مدینہ ہے تو ہے مژگانِ چشمِ عیش — خاکِ درِ یار کی ہے تو ہے کیمیائے روح
آبِ مدینہ ہے تو وہ ہے آبِ زندگی — خرمائے طیبہ ہے تو ہے طیبِ غذائے روح
بیماریِ مدینہ ہے تو ہے شفائے دل — دردِ مدینہ ہے تو وہ ہے بس دوائے روح
کلفت بھی ہے تو باعثِ الفت ہے بس وہاں — وہاں ابتلا بھی ہے تو ہے دفعِ بلائے روح
دفنِ بقیع ہے تو وہ پنہاں ہے راہِ خلد — ہے مرقدِ بقیع تو ہے اک فضائے روح
عرضِ صلوۃ وہاں ہے تو رحمت خدا کی ہے — بر رو کون ہے تو وہاں ہے بہائے روح
طیبہ وطن یہی ہے تو محمد کا ہے وطن — مہماں سرا یہی ہے تو ہے مہماں سرائے روح
فراش ہیں وہاں تو ہیں فرشِ رسولؐ — جاروب کش وہاں ہیں تو ہیں باصفائے روح
اُٹھ جائے کیونکہ مرقدِ عالی سے وہاں حجاب — کیونکر ہو خیرہ چشموں سے کشفِ لقائے روح
غالب ہو میرا قالبِ مرغِ مدینہ کاش — عشقِ خدا و عشقِ نبی ہو بجائے روح

۹۶ — لے جنت البقیع خدا یا فقیر کو — ڈر ہے یہیں کہیں نہ نکل جائے گی یہ روح

٩٦	ردیف الخاء	١١

درگاہِ کبریا مین ہے دستِ دعا فراخ
عشقِ نبی مین ہوئے مرا حوصلا فراخ

وسعِ عجم سے یہ دلِ وحشت زدہ ہے تنگ
اسکو تو محض وحشتِ مدینہ ملا فراخ

لیجائے سب مری گلِ تسلیم و آرزو
اتنا کہان ہے دامنِ بادِ صبا فراخ

تنگ آ گئی بدن سے مدینے کو دیکھکر
رنجِ سفر مین ہو گئی تہی جو قبا فراخ

دلوائے حق نے منزلِ فردوس مین مکان
ایسا کیا رسول کا دستِ عطا فراخ

عشقِ شباک کب سے سنان زن ہے سینہ مین
سوراخِ سینہ کیونکہ ہون جا بجا فراخ

وہان دل سب ایک روزنِ (جالی ۱۲) زمین سما گئے
دیکھو تو کسقدر ہے یہ ملکِ خدا فراخ

(شباک روضہ ۱۲)
تنگ آئے سب جہان تو آئے خطر نہین
جب سمتِ رسول مین دل ہو گیا فراخ

جو تنگنا سے دہر مین ہین تابعِ حبیب (رسول اللہ)
جنت ہے انکو (انکے لیے ۱۲) صورتِ ارض و سما فراخ

دیکھا ہے جب سے وسعتِ راہِ مدینہ کو
فکرِ سخن مین ہے روش اپنی بھی کیا فراخ

٩٧	اللہ پھر مدینہ ہو اور یہ تقصیر ہو ٭ ہے اِس سوال کے لیے دستِ گدا فراخ	٩

نہین اُس روئے روشن پر حجابِ عالمِ برزخ
نظر ہے خیرہ پیشِ آفتابِ عالمِ برزخ

وہان ہین رحمۃ للعالمین ڈرتے ہین کیون عاصی
طفیل انکے نہوئیگا عذابِ عالمِ برزخ

گزرگاہِ نسیمِ مصطفے ہے تو عجب کیا ہے
کہ ہو مثلِ بابِ خلد بابِ عالمِ برزخ

طفیلِ ساکنِ طیبہ سکونِ دل ہو یا اللہ
نہ دیکھین ہم وہ رد و اضطرابِ عالمِ برزخ

بقیعِ پاک کے مرقد سے ہو بیدار بخت اپنا
نصیب اپنے ہو یارب جبکہ خوابِ عالمِ برزخ

الٰہی ذرہ ذرہ میرا چشم شوق ہو کس کی
جب اٹھیگی روے انور سے نقاب عالم برزخ

جو گورستان میں وہ کر کے مصطفےٰ آئے تو ہو جائے
عذاب عالم برزخ ثواب عالم برزخ +

نکیرین آئیں میرے پاس جب ہمراہ رسول اللہ
نہو ہیبت خدایا بار یاب عالم برزخ

۹۸ | فقیر اللہ سے امید ہے مرکے مدینے میں
نہ پوچھا جائیگا مجھ سے حساب عالم برزخ | ۱۱

نگاہیں تھم میں جب ہو شوق کے رنگ سے جہان سرخ
سرشک خون سے ہیں عشق نبی میں انکی مژگان سرخ

مدینہ میں خوشی سے تھا جو رنگ سے ہی خندان سرخ
جدائی میں وہی رنگ ہی ہے اور چشم گریان سرخ

وہان کہسار کو عزت ہے کوہستان طیبہ پر
تو خون دل کہا ہے لعل بدخشان سرخ

فراق جان ہے جان میں کیون نہو کی رنگ بدلنا
کہان ہستی ہے جان تک ہی جنگل ہی بیابان سرخ

یہان عشق رسول اللہ میں اخر میں ہو جکا
مکان یاقوت کے جنت میں ہیں انکے لیے وہان سرخ

ہوئی جو روسیاہ ان سے انکار و عداوت سے
گئی نار سینہ میں وہ نہیں ہیں ان نار سوزان سرخ

دل عاشق کو وہان ہر خار ہے مژگان چشم عنبر
دل دشمن میں گنج یا تیر ہی اور جو پیکان سرخ

وہ گل ہے جلوہ گر مسجد کے گلزار مدینہ میں
بشکل لالہ ہے وہان گل خون کی چشم حیران سرخ

ق

وہ کیا کچھ سرخرو ہونگے جا نثار رسول اللہ
کہ ہر دم خون عدو تھا اور انکی تیغ بران سرخ

حدیث مصطفےٰ انکے لیے ایسی خبر سے ہے
کہ ہونگے مشکبو سب زخم اور خون شہیدان سرخ

تبھی ہون سرخرو جا ایک دن روز محشر میں
فقیر اپنا بھی ہو خون شہادت سے گریبان سرخ

۹۹ | ردیف الدال المہملۃ | ۱۲

عرب ہے مظہرِ شانِ محمدؐ
عجم ہے زیرِ فرمانِ محمدؐ

بحارِ خونِ کفر اک دم مین پی جائین
لبِ شمشیر و پیکانِ محمدؐ

رخِ مہرِ قیامت کا نمونہ
رخِ شمشیرِ عریانِ محمدؐ

گئے اک حرف سے طرفِ سقر مین
ہوئے جو حرف گیرانِ محمدؐ

ادا کیا ہو شکر انکا کہ جو ہین
خدا کے بعد احسانِ محمدؐ

بہت ماں باپ پر ہے میرا احسان
اُنہین کرتا ہون قربانِ محمدؐ

الٰہی کونسا دن ہوئیگا وہ
کہ ہو نمین پھر بھی مہمانِ محمدؐ

الٰہی عاشقانِ باصفا کو
نہ ہو لئے داغِ ہجرانِ محمدؐ

لگا ئین جائے سنگِ آستانے
مجھے ایکاش دربانِ محمدؐ

ق
غمِ اُمت مین تھا اللہ کیا کچھ
وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمدؐ

پیام آیا ہم اتنا خوش کرینگے
نہ ہوگی پھر حزین جانِ محمدؐ

یہ جن جانون کا غم ہی جانِ جانکہ
وہ جانین ہوئین قربانِ محمدؐ

ہنسانا ہمکو محشر مین خدایا
طفیلِ روئی خندانِ محمدؐ

بنے قلزم بھی اک چھوٹا سا قطرہ
درونِ نونِ عرفانِ محمدؐ

ق
ہمیشہ مدحِ احمدؐ کے لیے تو
مرے اللہ رحمانِ محمدؐ

بہت سا رکھ مجھ پر احسان مضامین
طفیلِ روحِ حسانِ محمدؐ

١٠٠	فقیر اپنی کہاں طاقت ہے واللہ کہ ہون مین کچھ ثناخوانِ محمدؐ	٩

نحن نقول ربنا صلِ علی محمدؐ
کان لہ دعاؤنا صلِ علی محمدؐ

دل ہو آرزو مین خم ان وضہ کا تشنہ جا کہون | شام و سحر یہی صدا صل علی محمد
ہے یہی گفتگوئے دل یہی یہی آرزوئے دل | ورد زبان رہے مرا صل علی محمد
جن و بشر کو روز و شب حضرت حق سی ہی طلب | رب غفور مصطفےٰ صل علی محمد
اول و ختم ہر کلام ہے یہ عرب مین التزام[له] | صل علی نبینا صل علی محمد
طیب دینے و سے وہان کان تہی مثل عطردان | جس سے سنا یہی سنا صل علی محمد
عرض صلوۃ کا مزا کیا ہی زبان و دہان کا | جس نے کہا یہی کہا صل علی محمد
نقش ہوا جب و وان ہو سکے لیے رہا یہان | جو کہ قلم سے لکھ گیا صل علی محمد

۱۰ عرض قیصر ہو قبول رحمت خاص ہو نزول
لحظہ بلحظہ یا خدا صل علی محمد ۹

ورد زبان ہو ہر زبان صل علی محمد | کہتی ہو ہر زبان زبان صل علی محمد
حاضر و غائب ایک سا حال مرا ہو یا خدا | کہتا رہون یہان وہان صل علی محمد
میرا ہی ورد یہ نہین کہتی ہین بلکہ سب کہین | حور و ملائک انس و جان صل علی محمد
ویسے ہمیشہ تا ابد ہو یہی شغل روز و شب | ذکر ہو ظاہر و نہان صل علی محمد
رنگیا ہاسے میں طول حضرت قدر رسول | کہنا نصیب ہے کہان صل علی محمد
اُسکی ترازو سے عمل ہوئے ثقیل بے خلل | رطل ہو جسکا بس گران صل علی محمد
کیا ہی عمل درود ہے و نو جہان مین سعد ہے | ہے وہ متاع بے زیان صل علی محمد
سب کی طرف سے بار بار لاکھون درود ہون نثار | رب غفور جاودان صل علی محمد

اسکو خدا یہان نہ رکھ حشر مین منجان نہ رکھ

[له] یعنی وارد ہے ابتدا میں صل علی النبی اور آخر کلام میں بھی صل علی النبی ۱۲

این غزل اول بی نقط از دوست در مدح مدینہ طیبہ منورہ

ہوا دل گرد راہِ مصر احمد	دکھا اللہ راہِ مصر احمد
رہا دل حال اوس حرا لمم کا	ہوا وہ دو دآہِ مصر احمد
ہوا امو کا کلِ ہر مدعا کا	رگِ ہر کوہ و کاہِ مصر احمد
وہ کم ہوا وس سے درسِ علو کو	سما ہو گر کلاہِ مصر احمد

۱۰۳	فقیر اوس مصر والا کو رسا ہو کہ ہو رحم الٰہ مصر احمد	۱۳

سکونِ دل ہی سکونِ مدینۂ احمد	دلِ جنان سے ہے درونِ مدینۂ احمد
ستون ہین مسجدِ احمد کی رکن سقفِ جنان	وہ دستان ہین ستونِ مدینۂ احمد
خوشی سی ہوتی ہی جہان لیسی آئینہ گی آسمان	کہ سائتین ہین قرونِ مدینۂ احمد
الٰہی سر ہو یہ سودا زدہ مدینے کا	یہ دل ہوا ور جنونِ مدینۂ احمد
وہ اہلِ دولتِ دنیا ہین کیسی دون ہمت	کہ جیتی ہین جو بدونِ مدینۂ احمد
نہ رنگ بدلی مرا کیون کہ یاد آتی ہے	بہار یہ ہو قلمونِ مدینۂ احمد
اشارہ ہی کہ وہ نورِ نبی ہی نورِ قلوب	بجائی دل ہی جو نونِ مدینۂ احمد
لگا ہی دل پہ مہیب نیشِ عقربِ ہجران	کہان ہین اہلِ فسونِ مدینۂ احمد
غنائی حور پہ مائل ہو کیا دلِ عشاق	جو سن چکی ہین لحونِ مدینۂ احمد
ہوا ظواہر طیبہ پہ شیفتہ عالم	تو کیسے ہونگے بطونِ مدینۂ احمد
وہان سلامتِ اسلام ہست ایمان ہی	وہ رحمتین ہین حصونِ مدینۂ احمد
الٰہی خیر دو عالم مری لیئی افزون	ہو عشق روز فزونِ مدینۂ احمد

[illegible]

فقیر دل تو درون مدینہ ہے میرا
اگرچہ مین ہون برونِ مدینۂ احمدؐ

غزلِ ثانی فارسی بے نقط

١٠٤ — ١٣

دل اگر محوِ مدعا گردد	حاصلِ راس امرہا گردد
اگر آہِ دلم رسا گردد	مطلع — دردِ دل را ہمہ دوا گردد
وردِ ما لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ	روح و دل را سرورہا گردد
گم رود دررہِ محال ار کس	دررہِ مہ رہگرا گردد
کاسۂ عمر ما اگر معمور	ق — دررہِ سرورِ ورا گردد
گردد اسلام ما درو کامل	درِ دار السلام وا گردد
گردد دردِ مہر در دلِ او	ماہِ کامل درو سہا گردد
ملک را وسع کو کہ در ہمہ عمر	ماحِ راسِ دو سرا گردد

طالعم کو فقیر گاہِ وداع
وصلِ مصرِ رسولِ ما گردد

١٠٥ — ١٣

غزل در مدحِ مسجدِ محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نظرگاہِ دو عالم ہے رسول اللہ کی مسجد	کہو جنت سے کیا کم ہے رسول اللہ کی مسجد
کبھی سجدہ ادا کرتے تھے اس مسجد مین ہم ہردم	اب اپنے دل مین ہردم ہے رسول اللہ کی مسجد
وہی ہے سجدہ گاہ مصطفےٰ طاعات مولیٰ ہیں	عجب جا ہے مکرم ہے رسول اللہ کی مسجد

کہان آنکھونکی ٹھنڈک اپنا زو ہمین یہان اگر — کہان اے حشیم پرنم ہے رسول اللہ کی مسجد
وہ ذاتِ رحمۃ للعالمین مخفی اُسی مین ہے — وہ رازِ حق کی محرم ہے رسول اللہ کی مسجد
بشکلِ خلد وہان دلکو نتھا مرنیسے خوف و غم — عجب ہی دافعِ غم ہے رسول اللہ کی مسجد
ہم اُسکو دیکھ آئے شکر ہی اکدن یہ کہتے تھے — کہان واللہ اعلم ہے رسول اللہ کی مسجد
ریاضِ جنت اُسمین روضہ اُسمین منبر اُسمین ہے — وہ انوارِ مجسم ہے رسول اللہ کی مسجد
حبابِ بحرِ رحمت صفِ برج سبز ہی زیبا — کہ لطفِ خاص کا یم ہے رسول اللہ کی مسجد
حیاتِ مردگانِ دل ہی اُسمین مثلِ روح اللہ — تو گویا بطنِ مریم ہے رسول اللہ کی مسجد
زیارت مین بشکلِ ضمِّ سورہ فاتحہ کے بعد — رسول اللہ سے ضم ہے رسول اللہ کی مسجد
وہ برج سبز سارے کافرون کو زہر دیتا ہے — حقِ کفار مین سم ہے رسول اللہ کی مسجد

۱۰۶	صفائی قلب کو جاروب کش ہوئی فقیر آمین کہ بس اکسیرِ اعظم ہے رسول اللہ کی مسجد	۱۳

این کلماتست مصدرہ در عشق و مدحِ روضۂ منورہ

نہین آرام اس دلکو کہان ہے روضۂ احمد — کوئی رستا بتا دے جو کہان ہے روضۂ احمد
دلِ غش خوردہ کو رخصت کے دن جب ہوش آتا تھا — تو کہتا تھا کہ دکھلا دو کہان ہے روضۂ احمد
مدینہ مین نگاہِ شوق تھی جالی کی روزن مین — مگر یہان ہائے اے آنکھو کہان ہے روضۂ احمد
کہان ہو چین دلکو دیکھنے کے بعد ہجران مین — تصور ہی جو ہو تو ہو کہان ہے روضۂ احمد
مجھے تم اے رفیقو کسلیے پھر ہانسے لے آئے — تمہارے پاس ہے درد و کہان ہے روضۂ احمد
حضوری مین یہ حیرت تھی کہ مین اپنی ہی آنکھون سے — یہ کہتا تھا کہ دیکھو تو کہان ہے روضۂ احمد

غنی ہوکر غلام ہند ہوا ای اغنیا افسوس	ابھی تو ڈھونڈتی جاؤ کہاں ہی روضۂ احمد
بہت ایسی ہی ہیں یہاں روضۂ فردوس کے طالب	خبر اب تک نہیں انکو کہاں ہی روضۂ احمد
جو وہاں حاضر ہی ہیں اور دل انکا حاضر نہیں انکی	تو وہ کیا جانیں یا ہی یاد کہاں ہی روضۂ احمد
نگاہِ شوق کا رخصت کے دن پھر تقاضا تھا	کہ پھر پھر دیکھتی جاؤ کہاں ہی روضۂ احمد
پڑا کوہِ الم سر پر ہوا غل جبکہ زیرِ کوہ سلع	نظر سے چھپ گیا ابتو کہاں ہی روضۂ احمد
مدینہ میں باقی تہی اوسدن ہم کہینچی تہی ذرا پھر بھی	کوئی پھر جند اکہدو کہاں ہی روضۂ احمد

۱۰۷	فقیر اب تو مدینی کا ہی رستا دیکھ آئی تم چلو پھر یوں ہی جھینی کیا ہو کہاں ہی روضۂ احمد	۱۵

چراغِ صبحِ دیدارِ عاشقاں ہی روضۂ احمد	الٰہی تو وہاں لیچل جہاں ہی روضۂ احمد
عجب کیا روضۂ فردوس کو ہی رشک اوس پر	یہیں گے کون اور کس کا مکاں ہی روضۂ احمد
دو عالم ہیں معطر جسکی خوشبوئی رسالت سی	وہ عطرِ لطفِ حق کا عطرداں ہی روضۂ احمد
مدینہ بارک اللہ کیوں نہ ایسا خوبصورت ہو	وہ قالب ہے مدینہ جسمیں جاں ہی روضۂ احمد
قیامت میں دو عالم جسکے زیرِ سایہ ہونگے	اوسی ظلِ کرم کا سائباں ہی روضۂ احمد
ہوئی اہلِ نظر سدرہ و یا رب جسمیں جانی سے	وہ کیا گنجینۂ سرِ نہاں ہی روضۂ احمد
چراغ و شمع کی محتاج کیوں ہو خاص مسجد ہو	منور جسمیں ہر دم مہرِ جاں ہی روضۂ احمد
ہزاروں عاصیاں گرد و وہاں جمع ہر دم ہیں	یہیں گویا شفاعت کا مکاں ہی روضۂ احمد
اثر حسنِ قدم کا حسنِ حادث پر پڑے جس سے	زیارتگاہِ خلقِ دو جہاں ہی روضۂ احمد
وہاں عاصیاں سی دل فارغ رہا اور خوفِ دوزخ سے	وہ آفاتِ دو عالم کی اماں ہی روضۂ احمد
وہ قیوم و توانا پھر کہیں پاس گئے وہاں مجھکو	کہ پھر مقصودِ جانِ ناتواں ہی روضۂ احمد

الٰہی یہی حال دل چشم اشکبار اپنا ادائیں تم ہو جن دیکھنا گمان ہی روضۂ احمد
وہاں کیا تاب جو شرمندہ ہی رہی کوئی حواس آدمی کا امتحان ہی روضۂ احمد
حق زوار میں عرض شفاعت کے لیے گویا دہن ہی مسجد احمد زبان ہی روضۂ احمد

۱۰۸
تجھے بھی حق نے وہاں پہنچا دیا تھا ای فقیر افسوس
کہ تو اب پھر کہاں ہے اور کہاں ہی روضۂ احمد

همسفر جو کہ مدینے میں رہا میرے بعد بس زیارت کا مزا و سنے لیا میری بعد
میرا اندراج بھی نام رہا میرے بعد گویا باقی ہی یہی میری بقا میری بعد
زندگی بھر تو ادا ہو نسکے مجھسے درود کیونکی ہوئیگا مرا قرض ادا میری بعد
عمر فانی بھی کہتی ہی محبان رسول دیکھنا گر بہشتی کا مزا میری بعد
چل بسے تو غم دل کو یہ سمجھا دی کہ بس مال و اولاد مری ساتھ نہیں کیا میری بعد
جان عشاق سے ہر دم یہ ایما کے بقیع آئیو لی جائیگی فردوس میں جا میری بعد
بھیجدی پھر خدا کچھ تو مری قبر میں وہ بسکو لی جائے مدینے کی ہوا میری بعد
میں بھی مر جاؤں اگر عشق محمد میں تو ہاں روئینگی میری لیئے ارض و سما میری بعد
لائیو جلدی بھی ابھی آب و غبار طیبہ دوستو لاؤگی کیا میری دوا میری بعد
کہتی ہی رست دنیا کہ مطیعان رسول مجکو سمجھوگی وہاں مثل ہوا میری بعد
مل گیا عشق محمد جو عطا سے غفار ساتھ کیوں جائیگی پھر پھر خطا میری بعد
مجھے آگی لگی کچھ صلوات و تسلیم آگی آپکا مری دیکھی کیا میری بعد

عرض تسلیم یہ کہتی ہے کہ ہر لحظہ عشیر
مصطفٰے کی لیئی لکھ طرح دہنا میرے بعد

۱۰۹	بیانِ مدحِ جبلِ اُحد گذرگاہِ رسول اللہ الصمد	۱۱

چشمِ سر ہو اور تماشائے اُحد — طورِ دل ہو اور تجلائے اُحد
موم دل ہو جائے وہاں ہر سنگدل — دیکھکر وہ روئے زیبائے اُحد
کیوں نہ آئے اُحد کا بول بالا ہو مدام — مصطفےٰ جاتے تھے بالائے اُحد
حشر میں عشاقِ احمد کے لیئے — سنگِ میزان کیوں نہ بن جائے اُحد
کسکی الفت کا سبب ہے جس سے ہے — دلمیں ہر دم جوشِ تمنائے اُحد
میں نہ دیکھوں تبتک طوبیٰ کی گل — کیا کہوں وصفِ سراپائے اُحد
یا خدا پھر بھی مدینہ ہو مقام — دمبدم پھر بھی نظر آئے اُحد
وہاں ہو کس رشکِ یوسف کا گذر — ہے دلِ عالم زلیخائے اُحد
مہبطِ نورِ نبی وہ ہے تو پھر — کوہِ عالم کب ہیں ہمتائے اُحد
ہے انیسِ مصطفےٰ تو کیا عجب — خلد میں انسان بنجائے اُحد

۱۱۰	جو ہوا امدادِ مولےٰ اسے فقیر تجھکو پھر بھی کون دکھلائے اُحد	۱۵

کیوں نہو موردِ لطفِ خدا شانِ اُحد — لعلِ حبِّ سرورِ عالم ہے پنہانِ اُحد
ہوئیگا اُسکے لیے سنگِ ترازو سے ثواب — بہرِ حبِّ مصطفےٰ ہیں جو محبانِ اُحد
رشک سے ٹکرا کے سر کوہ جہاں کو ہوئیں خاک — کب ہیں وہ ہمسنگِ کاہِ میدانِ اُحد
سر بسر محبوبِ احمد ہے وہ کوہِ پرشکوہ — اور رسول اللہ پر قربان ہے جانِ اُحد
دولتِ ملکِ خدا کو ملگیا خازن آمین — ہے بقیعِ پاک میں گنجِ شہیدانِ اُحد

پھیر ہو غائب مجھے یارب چہرۂ تاریکِ شب
پھیر کھا دے مجکو وہ روئے درخشانِ اُحد

جسکی وسعت مین ہا گلزارِ دیدارِ حبیب
اللہ اللہ یہ فراخی ہائے دامانِ اُحد

رونا آتا ہے اسی غم مین کہ ہو مین پھر بہم
چشمِ گریان میری اور وہ روئے خندانِ اُحد

ہے مرا معمورۂ ہندوستان مین دل خراب
کاش مین دیوانہ ہون در وہ بیابانِ اُحد

کیا اسی غم سے ہوئی ہر سنگ مین آتش نہان
شعلہ زن ہے انکے دلمین نارِ حرمانِ اُحد

ہو چکے ہین جو یہان دیوانۂ حُبِ رسولؐ
کیون نہ وہان لذت سے کھائین سنگِ طفلانِ اُحد

ثقلِ میزانِ محبت مجکو یارب ہو نصیب
دستِ حاسب مین ہون جب سند راسِ میزانِ اُحد

سنگ زیرِ سر ہے انکو غیرتِ بالینِ عیش
جو ہین حُبِ مصطفیٰؐ مین خاکسارانِ اُحد

مجمعِ خیرِ دو عالمؐ ہے وہ کوہِ با صفا
کون کون اُسپر ہے ہمراہِ سلطانِ اُحد

۱۱۱

ہو موم دل ہو جائے یارب یہ فقیرِ سنگدل
بہرِ سلطانِ اُحد بہرِ شہیدانِ اُحد

۱۱

توصیفِ شانِ شہدائے اُحد علیہم الرضوان من اللہ الاحد

کس طرح عالی نہو جاہِ شہیدانِ اُحد
عمِ خیر الناسؐ ہین شاہِ شہیدانِ اُحد (حمزہؓ ۱۲)

کیون نہو مشہور ہمراہِ شہیدانِ اُحد
جسکو ہے یہان حبِّ اللہ شہیدانِ اُحد

آئینہ احمدؐ کی نماز اور دفن ہونا سامنے
تھا بسر حسبِ دلخواہِ شہیدانِ اُحد

تو لے کیا بارِ عمل انکا ترازوئے عقل کی
کوہِ میزان ہے حسنِ کاہِ شہیدانِ اُحد

آبِ شمشیرِ شہادت کا مزا گویا کہ تھا
سلسبیلِ خلد دافواہِ شہیدانِ اُحد

زخمِ خندان انکے تھی رشکِ لبِ خندانِ عیش
اللہ اللہ جہد فی اللہ شہیدانِ اُحد

سنکر یہ ترقی انکی رتبہ کی اولاد آدمی کی تمین | شاہ ملی تسبیح ہمراہ شہیدان احد
کوکب دین بہنا چہوڈ فوق پشتان آس پاس | اور مزار حمزہ بہی ہاو شہیدان احد
کیون نہ وہ عشاق تو آمون مین ہو ہو کر شہید | مضطرب ہے روح اوراہ شہیدان احد
بس خدا ہی جانتا ہی کیسی وہ مقبول ہین | یاد ل احمد ہی آگاہ شہیدان احد

۱۱۲
چل شہیدون کی زیارت کی لیی پہر اے فقیر
تو بہی ہان دیکہی تو ہی راہ شہیدان احد
۱۳

جو خدا دکہائی ہمکو وہ مدینہ محمد | تو عشق بتائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
نظر اپنی دلکی اونکو نظر آئی اب یہان کیا | جو نظر نہ آئی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہ فشار گور دنکا ہو کنار مادر خلد | جو زمین چہپائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
بہت ایسی ہین کہ آ کر وطن انکو وہ مدینہ | ہمسر اتو تائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
ادہی ہو ندا ہی بہر لبا ہی دیکہی کہ کب تک | کہین تب بہی پائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
چلی جائین پہر ین آتو غیب کیونکی لا مین | جو وہین بتہائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہی کاخ جنت بنا ہو جو جمالیں اکدن | کہین وطن لائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
نظر آئی ہند مین پہر ہین شکل کافرون کی | کہین پہر بچائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہین صبر پر گ تک ہو سی درد سے خدایا | اگر آزمائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
جو وہ جالیون کی آنکہین اپنی دل مین پہرتی ہین | تو نہ کیون بلائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہی خندہ سحر ہو جو تماشا یم پہر سفر ہو | وہین پہر ہنسائی ہمکو وہ مدینۂ محمد
نہ ہو ہجر پہر وہان سی نہ جدا ہو جسم جان سی | نہ کبہی رولائی ہمکو وہ مدینۂ محمد

مین ہزار وقت او سکین نگرائی فقیر افسوس

کہ نذری تو جا بھی ہمکو وہ مدینۂ محمدؐ

وہ حسن و جمالِ محمدؐ
وہ جاہ و جلالِ محمدؐ

وہ عارض صورت مصحف
وہ خط و خالِ محمدؐ

سب ظلِّ حسنِ قدم ہین
اللہ ری کمالِ محمدؐ

ہی ابرِ رحمتِ رحمان
وہ جود و نوالِ محمدؐ

قرآن ہی اگر دیکھو تم
توصیفِ خصالِ محمدؐ

حق جسکا مصدق ہی آپ
وہ حق ہی مقالِ محمدؐ

ہین بدرِ نظرِ عالم کے
وہ میم و دالِ محمدؐ

کیا وصف لکھون عالم مین
ہی کون مثالِ محمدؐ

محشر مین نہو بی یا رب
حرمانِ وصالِ محمدؐ

چون خاکِ مدینہ ہم کاش
ہوتی پامالِ محمدؐ

امت کیلیے تھا کیا کچھ
وہ رنج و ملالِ محمدؐ

تجکو ای امتِ ناشکر
کچھ بھی ہی خیالِ محمدؐ

برای مغفرت طلبی شفاعت ۱۲
اتباع ۱۲

ہر دم ہے قصیر اپنا تو
مولی سے سوالِ محمدؐ

۱۳ ۱۱ — ۹

ہوا مہر آسمان دل و جان رخِ محمدؐ
رخ بی چکون پہ ہے یہ نگران رخِ محمدؐ

وہ نظرہی کتنی عالی کہ جو تہی نصیب اصحاب
وہ جو دیکھتی تھی نورِ دو جہان رخِ محمدؐ

مہ کاملِ شفاعت ہی سب جہان خنک چشم
کہ ہی آفتابِ محشر ہی امان رخِ محمدؐ

وہ بشکلِ مہرِ انور ہی نہان شعاع مین خود
نہین ہان حجاب ہرزرخ مین نہان رخِ محمدؐ

وبایں الحق حسن الجواب
ان جیسا اور اوجی ہی ۱۲
بلند فرماۓ

رخ ستر حق نظر میں ہا خست ہے وہ گویا | رہا خلاب مدینہ میں عیاں رخ محمد
یہ زمین شعر اپنی ہی گلستان فردوس | اگر اسکی نظم میں کچھ ہو بیاں رخ محمد
رخ ہیچگون کو اس سے ہو کیونکہ شان اعراض | جو کسی متقی سے معترض ہو یہاں رخ محمد
ہوا برق قہر مولیٰ وہی کافروں کی جان | ہو مومنوں کو انوار جنان رخ محمد

۹ | یہ فقیر قول ثابت یہ ہو قبر میں خدایا | ۱۱۵
کرد کہا یہیں حبیب نکیرین اسی دہان رخ محمد

قرآن اعجاز محمد | سنیت ہے راز محمد
تھی دل سے صدائے خشیت | اللہ رے نماز محمد
حق ہے اعطاء علو میں | ہے کون انباز محمد
کیا جانیں اہل نہایات | ستر آغاز محمد
اللہ ہمارے دل کو | دے سوز و گداز محمد
بے برگ و نوا ہیں جو ہیں | بے سوز و ساز محمد
وہ دل ہے نگین اسرار | ہے جس میں طراز محمد
حاضر تھے سنگ و شجر بھی | سنکر آواز محمد

۱۱ | مر جاؤں فقیر آخر کاش
میں ہوں جانباز محمد

ذکر مقام محمود جائے ورود رسول اللہ الود ودود

۱۱۶ | یوم موعود کہ آن جائے مقام مین عرش الہی سمت | ۷

کئے محمد سے حقتعالے نے خوش نصیبِ مقامِ محمود

مقامِ محمود ہے حبیب اُنکا وہ حبیبِ مقامِ محمود

اگرچہ محشر وہ دردِ دل ہے کہ اُسمین ہر کوئی مشتغل ہے

مگر دوا بھی تو متصل ہے وہان طبیب مقامِ محمود

مقامِ محمود مین الٰہی جو جلوہ گر ہوئے بعثت اُنکی

تو دیکھتی ہوئی چشم عاصی کہین قریبِ مقامِ محمود

یہ دیکھیے کیسی وہ ثنا ہو وہ کیسے الفاظ مین ادا ہو

جو بہرِ تحمیدِ خوش نوا ہو وہ عندلیبِ مقامِ محمود

وہان ہے وہ بوئے باغِ سرمد کہ ہین معطر اُسکے لبِ محمدؐ

تو ہوئے کسکا سوائے احمدؐ دماغ طیبِ مقامِ محمود

یہ پنجگانہ دعا ہے میری اذان سُن سُن کے یا الٰہی

مقامِ محمود منزل اُنکی ہو یا رقیبِ مقامِ محمود

۱۱۷	فصیحؔ اُسوقت کوئی دیکھے مقیم ہونگے جب آپ اُسکے قریب ہوگا رخِ نبیؐ سے رخِ عجیبِ مقامِ محمود	۱۵

رہِ رویتِ حق دلیلِ محمدؐ	سبیلِ جنان ہر سبیلِ محمدؐ
جمالِ قدم کو بھی اللہ ری کیا کچھ	پسند آئی طرزِ جمیلِ محمدؐ
وہ مقہورِ قہر و جلالِ خدا ہین	ہوئے جو کہ اعدا قتیلِ محمدؐ
جو یہ گبر و ترسا نہ لائینگے ایمان	نہ چھوڑیگا اخذِ دبیلِ محمدؐ
وہ یعنی تہِ تیغ آجائینگے سب	جب آئینگے عیسےٰ دلیلِ محمدؐ

بطفیل نجات جہان مصطفیٰ ہی مین	خدائی جہان ہی کفیل محمد
نہ ہوتیگا واللہ تا حشر مقطوع	محمد سی اجر جزیل محمد
ق تنزیل آیات لام میم اس لیئی ہی	کہ ایمہ سی جبریل محمد
محمد پہ لائی برات و کرات	کلام خدائی جلیل محمد
سعد رہتا ایمان جن طیبین کا	ہوا اونکو اقوم یہ قیل محمد
قوا بر پردلہائی کفار ٹوٹے	سنا جب یہ قول ثقیل محمد
کہیں لعل شیل جہان ہی مقبول	وہ جو کچھہ تہی ایل قلیل محمد
سہ ہفتہ تہی مصر و تسبیح و تقدیس	محمد نبی تسبیح طویل محمد
عنایت تو دیکھو کہ قادر ہی لیکن	نہ تہا خدا الی عدیل محمد

١١٨	فقیر اس بدی کہین فضل جان ہو مدینی مین زیر فصیل محمد	١١

جو خفیات دلی سی ہی جلی عشق محمد	تو دکھائیگا وہ انوار خفی عشق محمد
ہوا نور دل ہر سعد و تقی عشق محمد	نہین عالم مین نہین خط شقی عشق محمد
یہان جو لی آیا سعید ازلی عشق محمد	تو ہوا اوسکو حیات ابدی عشق محمد
رسن ناقہ لیلی ہوید قیس مین گویا	جو بتائی مجھی تواب نبی عشق محمد
ہوئی مقتول جو معشوق تہی عشاق کی قاتل	تری اللہ ری ناوک فگنی عشق محمد
یہ مجسم کیون نہو دیوانہ کہ مانند سویدا	ہوا سودائی دل ہر عربی عشق محمد
کبھی ای عاشق دنیا نہین دیکھا ہی مدینہ	یہ ہوا کیا نہوا تجکو کبھی عشق محمد
ہوا ایمان جسد کی لیئی یہ قوت نامی	ہوا قوت دل ہر پیر و صبی عشق محمد

وہ سمجھتا ہی ہی ملک مین سترِ ملکوتی	کہ بناتا ہی جب انسان کو ذکی عشقِ محمد
دلِ عالم مین اگر آج ہو حسبِ الِ سخن کا	تو سمجھنا کہ یہ ہی اوسکو دلی عشقِ محمد
١١٩ کہین ہو جائی فقیر اب غمِ دارین سی فارغ وہ نصیب اسکو ہو یارب یہی عشقِ محمد ١١	
یہ دل ہوئی اور جستجوئی محمد	یہ آنکھین ہون اور شوقِ روئی محمد
حدیثِ محمد ہو اور گوشِ دل ہو	زبان ہوئی اور گفتگوئی محمد
قدم ہوئین اور گردِ راہِ مدینہ	یہ عاشق ہو اور خاکِ کوئی محمد
وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل	دماغِ روان اور وہ بوئی محمد
یہ ہات اپنی ہوئین وہان جالیون مین	نظر محوِ حیرت ہو سوئی محمد
یہ میرا دہن ہوئی اور وہ صراحی	یہ لب ہوئین اور وہ سبوئی محمد
وہان رات دن ہوئین اور مین گنہگار	پھرون مثلِ سگ کو بکوئی محمد
تمنا ہی اکدن ہو وہان آستان پر	جنازہ مرا اور وبروئی محمد
بقیعِ مدینہ مین ہو قبر میرے	پئی تربتِ مشکبوئی محمد
محبانِ احمد محبانِ حق ہین	عدوِ خدا ہین عدوئی محمد
١٢٠ فقیر اپنا دل ہے زیارت کے قابل کہ اِس دل مین ہے آرزوئی محمد ١١	
کیون صبر نجائی دلِ ناشاد سی برباد	کیون مجکو مدینی کی کیا یاد سی برباد
نہرِ جبلِ طیبہ دکھاتی اگر اوسکو	ہوتا غمِ شیرین دلِ فرہاد سی برباد
جو دشمنِ سنت ہین مطیعان ہوا ہین	وہ عاد صفت ہین صفتِ عاد سی برباد

کیا مجھکو گلستان عجم ہوینگے جس طور — تشداد ہوا گلشن شداد سے برباد
تب مع دل اپنا ہو کہ بہشت مدینہ — اور خاک مری جائے وہان دہر برباد
مخلص کبھی ہجر مدینہ نہین کیون ہو — ہر در ہم خالص پہ نقاد سے برباد
اک خار مدینہ ہی دوا میرے جنون کی — کیون خون کیا نشتر فصاد سے برباد
رہجائے وہ دیدہ و صد پا افتادہ اگر ہم — کب ہند مین ہوتے کسی افتاد سے برباد
جالی مین پھنسا دل تو ہوا طائر فردوس — کیون جائے وہ اس شبکہ صیاد سے برباد
آبادی دل وہ چراغ نبوی ہے — یہان دل ہین جو زلف ستم ایجاد سے برباد

۱۲۱	ہم یہان کا نرکہ دلمین فقیر اتبو وہان چل کیا ہوئیگا گھر ہجرت آزاد سے برباد	۷

جو نقوش دل ہین اوصاف جمیلہ محمد — نظر آئینگے وہ انوار جلیلہ محمد
ہمین ظلمت قیامت سے خطر ہنین کہ ہمراہ — یہ زجاج دلمین روشن ہی فتیلہ محمد
رہے حال معصیت مین تو حلول قہر ہوگا — کہین ہوسکے حل مشکل تو وسیلہ محمد
وہ اگرچہ ہو فلاطون بھی تو سر بسر ہی احمق — کہ جہان نہ عقل جسکی ہو عقیلہ محمد
نہین طوق فہم انسان شرف کو معراج — کہ نبید ہا براق جنت تطویلہ محمد
مری مصطفی پہ تسلیم و صلوۃ یا خدا او — بجمیع آل و اصحاب و قبیلہ محمد

۱۲۲	یہ عجب ہنین کہ جنت مین فقیر ہی جو ہمیشہ وہ ملا ہے ہمکو دنیا مین وسیلہ محمد	۱۹

ترغیب اتباع سنت نبی محمود و رد بدعات محفل مولود

دے خدا وہ محبتِ احمدؐ — دل ہو محوِ اطاعتِ احمدؐ
محض ذکرِ ولادتِ احمدؐ — ہے نہیں اس طور سنتِ احمدؐ
چاہیئے یون ہی اُمتِ احمدؐ — ذکرِ میلاد و رحلتِ احمدؐ (وفات ۱۲)
جیسے کرتے ہو بے رسوم و قیود — ذکرِ اخلاق و سیرتِ احمدؐ
چھوڑکر ہیئتِ کذائیہ — جو کرو ذکرِ حضرتِ احمدؐ
وہ عبادت ہے نور ایمان ہے — اُسمین حاصل ہے رغبتِ احمدؐ
اور یہ بدعتین جو کرتے ہو — تم ہو اور تم پہ نفرتِ احمدؐ
بدعتی بنکے پھر نہ رہنا تم — انتظارِ شفاعتِ احمدؐ
حشر مین بدعتی نہ ہونگے — زیرِ ظلِ کرامتِ احمدؐ
ہمکو کہتے ہین سارے مبتدعین — انکو ہے یہ عداوتِ احمدؐ
کہ جو کہتے ہین یون مجالس مین — نہو ذکرِ ولادتِ احمدؐ
ہم یہ کہتے ہین ہر عدو پر ہے — لعنت اللہ و لعنتِ احمدؐ
ہمکو بدعت سے بس عداوت ہے — ہم ہین شیدائے سنتِ احمدؐ
حالِ دلکو ہمارے جانتا ہے — وہ خدا ربِّ عزتِ احمدؐ
کہ محبانِ مصطفےٰ ہین ہم — مقتضی یون ہے الفتِ احمدؐ
کہ ہر اک اُمتی کو ہو معلوم — راہ و رسمِ شریعتِ احمدؐ
یہ حقیقت کھلیگی محشر مین — خاص وقتِ شفاعتِ احمدؐ
کون جھوٹا ہے کون سچا ہے — کون ہے اہلِ سنتِ احمدؐ

مبصرِ سنت اب ہوا تو فقیر

میری بولن کو جو حاضران محفل مولد — نگار کہیں مجائی عطر دان محفل مولد
تو لوہی سنت آجاوے باغ جائیں اون سب کے — تا پی کنید بدعت ونہ مسیان محفل مولد
یعنی خلوت آیم رسول حق ہی جلوت میں — بڑی گستاخ ہیں عیاملان محفل مولد
ولادت آپکی بس ہوچکی یکبار عالم میں — بڑی جہوٹی ہوای اہل بیان محفل مولد
جو کہتی ہو شبانہ روز اب پیدا ہوے حضرت — یہ کذب افترا ہی وارثان محفل مولد
ہمیشہ کہتی ہو پیدا ہوی اسوقت وہ مرسل — ادا ایسے ہورہی ہی عز و شان محفل مولد
تولد آپکا ہونا ہزاروں بار عالم میں — ذرا انصاف ہو آ عاشقان محفل مولد
کہ عادت ہے یہ کن لوگونکی اور کنکا عقیدہ ہی — نہیں کہتی تو ہو تم دشمنان محفل مولد
نہیں تہارے بے علت ہمارے دشمنی تم سے — کہ ہم خود لیکچی ہیں منتخبان محفل مولد
وہ پیغمبر ہمارے ہیں جو پیدا ہو چکی یکبار — وہ مرسل ہی تمہارا کوئی جان محفل مولد
کہ جسکو دمبدم تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز — بڑی دشمن ہو تم ای دوستان محفل مولد
کوئی مشکل کشا کہتا ہی اس محفل کو توبہ ہی — کوئی حاجت روا مشرکان محفل مولد
وہ بی نام و نشان ایسا تمہارا ہوئیگا کیسے — جو تمکو ہی تمہیں نام و نشان محفل مولد
ہماری مصطفی کی ظہر من الشمس آئی عالم میں — نہیں محتاج بزم و تحدیثان محفل مولد
محبت دلمیں ہے کا ہیکو میر و شیخ و افغان کے — فقط ظاہر کی ہی آہ و فغان محفل مولد
تہیک کر کیا سلادیتی ہی سبکو ذکر سنت سے — کچھ ایسی پر فسون ہے داستان محفل مولد

ترغیبِ حسنِ صلوٰۃ و سلام بجنابِ سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

لذتِ علے النبی ہی تم تو بہ کروٹ پڑہو درود — بدعت و شرک سی ہی بچتی رہو پڑہو درود
سنتِ مصطفیٰ کو لو بدعتین ساری چہوڑ دو — مبتدعو پڑہو درود مبتدعو پڑہو درود
نوحہ گری بہی ہو چکی ناموری بہی ہو چکی — صلوا علیہ کو ذرا تو سنو پڑہو درود
کر چکی خوب محفلین دلکی نکل چکی دہوم مین — وہان کی مزی اڑاؤ اب بنو نیک پڑہو درود
چاہیی ایسا التزام لیل و نہار صبح و شام — جس سی سنو سنو درود جو کہ پڑہو پڑہو درود
اتبو بنو موحدین تابعِ خیرِ مرسلین — بدعت و شرک کا کبہی نام نلو پڑہو درود
ہرزہ درائیو نہین ہائی کاسہ عمر بہر بجائے — وقت کو خالی ہی تم جانی نہ دو پڑہو درود
محفلِ محدثہ کی پس اتبو نہ کہو کچہہ ہوس (مولود) — گوشہ نشین بنو چلو بیٹہہ رہو پڑہو درود

۷	نیتِ خالص ای فقیر ہی تو برحمتِ قدیر عرضِ جنابِ مصطفےٰ ہوئیگا جو پڑہو درود	۱۲۵

یہ ذکر نبی ہمکو خیر سرمد الٰہی صلِّ علی محمد — الٰہی صلِّ علی محمد الٰہی صلِّ علی محمد
الٰہی مسکن ہو شہرِ احمد عمل ہو اپنا درود بیحد — کہو نہین ہر دم قرینِ مقصد الٰہی صل علی محمد
ہری ہین اب تک یہ زخم دلکی کہ یاد آتا ہی ہم کو اُن سے — تو ورد تہا زیرِ سبز گنبد الٰہی صل علی محمد

عربی

الٰہی صل علی نبی الٰہی منی استجب دعائی — اقول کل المساء والغد الٰہی صل علی محمد

فارسی

رسان درود و سلام یارب من بہر روز در دلِ شب — زبانِ من ہر زمان کہ گوید الٰہی صل علی محمد
درود سے دفعِ ہر بلا ہے درود خود رحمتِ خدا ہے — تو کیون نہ ہوے ہر دلکا مقصد الٰہی صل علی محمد

طفیلِ حمدِ خدای عالم پی صلوٰۃ رسولِ اکرم

نازل ہوا ہدیۂ خیرالورےٰ درود — خود بھیجتا ہے خالقِ ارض وسما درود

مخبر ہے یوں کلام الٰہی علی الدوام — کہتے ہیں سب ملائکۂ کبریا درود

یہ وہ خبر ہی سیدِ اخبار جوکہ ہے — یعنی رسولِ حق پہ عطائے خدا درود

پھر اسکے بعد امر ہے وہ سیدالامور — ایمان والے کرتے ہیں سب جب ان ادا درود

لازم ہے صرفِ عمر صلوۃ وسلام مین — معمول کیون ہو صرف کسی وقت کا درود

اوقات سارے محض اسیمین اگر رہین — کافی ہے بہرِ داعیِ ہر مدعا درود

اللہ کی صلوۃ وسلام آ ہی جاتی ہین — عرضِ سلام جسکو میسر ہے یا درود

دس نیکیان ہین ایک مین اور عفو دس گناہ — دس مرتبون کا باعثِ رفعت ہوا درود

یہ ہی طبیبِ روح کو تحفہ تو کیون نہ ہو — امراضِ جسم وجان کو کامل شفا درود

جاتی ہی جب بان سے حلاوت قلب مین — ہر دل سے آتی ہی یہ ندا مرحبا درود

تعمیر ہو رہے ہین وہان قصرِ سیم وزر — ہی آبِ گلِ کا شغل عجب کیمیا درود

مطلب شہادتین کا موجود آئینہ مین — ایمان کا منیر ہوا جب ادا درود

۱۲۷ | ہر شغل مین بھی کیون نہو آسان ای فقیر
ہی جبکہ ربِ صلِّ علی المصطفےٰ درود | ۱۴

ہے نا قبول ہونیسے حفظِ خدا درود — مقبول ہین دعائین اگر پڑھ لیا درود

لازم ہی وہ درود جو ارشادِ خاص ہے — پڑھتے ہین کسلیے یہ کسی غیر کا درود

دیکھا درود اکبر موضوع غیر کو — الفاظ مین تو ہان آسے دیکھا بڑا درود

پر جو درود خاص ہی مرفوع و مختصر — موضوع وطول اور کسیکا ہی کیا درود

پڑھتے ہین سب تناشا درود آج ہوشیار
اور کہتے ہین کہ ایسا نہین دوسرا درود

دیکھا وہی ہی ایک نہ کیا جانین بے تمیز
ناتور ہی جہالت ہین کہین ہوگا درود

پڑھتے ہین یون روز ہزارہ ہزارہا
یہ ایک ورد لاکھ سے بہتر ہوا درود

سوا لاکھ بار بس وہی بہتر ہی بالیقین
فرما چکے ہین جو کہ رسول خدا درود

اور جنکا ہے دلائل خیرات ورد ہے
گویا کہ اُنپر اُترا ہے وحی سما درود

قرآن کو حدیث کو یک لخت چھوڑ کر
پڑھتے ہین بس دلائل خیرات کا درود

اتبو عمل ہی کل جب رید لذیذ پر
کچھ ہو کہین ہو چاہیے ہر دم نیا درود

چھوڑا ہے صیغہاے صلوۃ وسلام کو
یعنی جو ہین حدیث مین تسلیم یا درود

افسوس کیون ہین شاغلِ موضوعِ غیر ہین
کیا معتبر حدیث مین کوئی نہتا درود

تصنیف کر کے لکھتے ہین وہ معتبر سند
گویا کہ جبرئیل نے لاکر دیا درود

کذاب ڈہونڈہین اپنی جگہ قعرِ نار مین
جو افترا سے لکھتے ہین کچھ بہ ریا درود

ملفوظِ مصطفےٰ ہین کافی ہی مختصر
کس کام کا ہے غیر کا سنو جلد کا درود

دیکھو وظائفِ نبوی اور صحاح کو
کیا کیا صحیح اُنمین ہین بے انتہا درود

اُنمین حضور اب کوئی موضوعِ غیر کو
کیا یون بھی جانتا ہی کہ یہ بنگیا درود

مرفوعِ مختصر کو پڑھو لاکھ بار تم
جو دل مین شوق ہی کہ پڑھو دائما درود

کچھ حاجتِ طویل نہین اسکے سامنے
طولِ امل ہی وضعِ طویل اوس کا درود

۱۲۸	لازم ہے اے فقیر شب و روز اسکا ورد جو سنتِ رسول سے ثابت ہوا درود	۱۵

مجھے کیونکر رسول اللہ کا مسکن نہ آئے یاد
دلِ بلبل کو ہر دم کس طرح گلشن نہ آئے یاد

مدینے سے نکلنا یاد آنا اک قیامت ہے الٰہی ہمکو پھر وقت جان کندن آئی یاد
وہاں تار نظر جالی سے زخم دلکو سیتی تھی ہمیں اب کیوں نہ پھر تار وہ سوزن آئی یاد
نہ ہوئی رنگ چاندی کا سیاہ اسطور غیرت سے در محبوب کا جو حلقہ آہن آئی یاد
رہوں خاشاک طیبہ میں بہار ہند سے فارغ خس گلخن کو وہاں بہانہ رخ گلشن آئی یاد
مدینے کا ہوا اک قطرہ تو ہوئی بحر سے مستغنی مدینے کا ہوا اک دانہ تو بس خرمن آئی یاد
نگاہیں عشقباز آنکھیں لگیں اور سے زن درسی الٰہی انکو نگاہ چشم جادو فن آئی یاد
ستون مسجد احمد میں خم ہو جائیں بات اونکی تو پھر عشاق کو شوق گلی گردن آئی یاد
جو تر دامن ہیں بیک دنیا غنا و معصیت میں یہاں غضب ہے اونکو بیت الله کا دامن آئی یاد
جو زال ہند پر ترے ہیں یہاں اون ماغنیا کو حیف مدینہ طیبہ کی صورت احسن آئی یاد
بلا سے رخنہ دیوار کی صورت ہوں یہ آنکھیں ہمیں کیونکر در محبوب کا روزن آئی یاد
جو مجھے عیش ہیں اہل قرینہ وائے محرومی اونہیں عیش مدینا اور وہ مدفن آئی یاد
جو دام تن سے صید عشق مصطفےٰ صلعم چھٹ جائے تو کیوں کر بند دام صید افگن آئی یاد
رہی مرگ مدینہ یاد بھولی زندگی یہاں کی مجھے یاد آئی یارب دو ادیدہ دشمن آئی یاد

١٢٩	فقیر اہل مدینہ میں ہمارا ذکر کیونکر ہو بجا ہے اک گلشن کو حسن گلخن آئی یاد	٩

ہے مدینے میں جو کیا رونق ایمان آباد ہو گیا دیکھ کے جسکو دل ویران آباد
تھا بقیع انکی لیے شہر خموشان آباد تھا نہ جسم میں کیوں رہگئی یہ جان آباد
یہ دعا کرتی تھی ہم روضہ انور کی حضور وصل آسان ہوا تھا نہ احسان آباد
رخ پر نور محمد ہے جہاں جلوہ فگن بیت جنت صفت اوسکی ہے کہ قرآن آباد

قیس معمورۂ لیلی پہ عبث مرتا ہے
عاشقو ایسی ہی ہے نبی کا بیابان آباد

روح مشتاقِ رسول ایسی ہی محبوس بدن
جیسے تھا حضرتِ یوسف سے وہ زندان آباد

یا خدا داغِ محمد سے جلا دے دل کو
نہو ظلمت سے کبھی پھر یہ شبستان آباد

کیا عجب نعت سے میری جو خدا راضی ہو
نام ہوئی میری ہر بیت کا رضوان آباد

محمد ۱۲

۱۳۰	وطن اپنا ہی مدینہ نہو اور نہ فقیر کبھی آباد رہی ویران کبھی ویران آباد	۹

سرِ سبز جسکی طفیلے ہی یہ گیہان آباد
رکھی رحمت سے مدینے کو وہ رحمان آباد

چل مدینے کو کہ نعت اوسکی ہی انسان آباد
ہند کو چھوڑ کہ وصفِ اسکا ہی شیطان آباد

ہی گل و سرو و چمن سی یہ گلستان آباد
پاکہ ہی نعت سے ہر صفحۂ دیوان آباد

رونق افزای مدینہ ہیں وہ سلطانِ رسل
قلبِ مومن ہیں یا جلوۂ ایمان آباد

مسجدِ خاص اور اوسکی وہ نمازی کیا ہیں
گویا فردوس ہے اور اوسمیں مسلمان آباد

اوسکا دل خون ہوا ہجرانِ احد سے یعنی
کیون بدخشاں میں ہوا لعلِ بدخشان آباد

کیا ہی معمورۂ رحمت ہے نبی کا مولد
آج دنیا میں ہے وہ رشکِ سلیمان آباد

سایۂ حسنِ قدم حسنِ محمد کا ظہور
جو نہو تی نہ رہی عالمِ امکان آباد

کہ وہ مدینہ ۱۲ — یعنے مکہ معظمہ ۱۲ — یعنے بیت المقدس ۱۲

۱۳۱	گر مدینے سی ملی درد و چراغ اسکو فقیر ہو دلِ مائلِ صد زلف پریشان آباد	۱۱

کچھ بھی تھی مدینہ میں ہمکو وطن کی یاد
رہتی کہاں بہشت میں بیت الحزن کی یاد

خارای طیبہ بسترِ عشاق ہو تو بس
وہ بھول جائیں ہر سمنا زکبدن کی یاد

جو کہ نہیں جنکا دل ہی اس ایت بھی حیف
یادِ خدا کی جائی رہی راہزن کی یاد

سنگ سخت ۱۲ — دل ۱۲

جو خود ہین چشم روزن در کی وہان شہید ۔ ہو انسے دور دیدۂ ناوک فگن کی یاد

کھاتا جو سنگ طفل مدینہ ہی آکے قیس ۔ کب ہی اسکو لیلی و شیرین فن کی یاد

وہان دود شمع کشتہ سی بھی جاتی جسکو یہان ۔ ہاے نگار عنبرین تر و سمن کی یاد

ہو مین جبال و نخل مدینہ اگر نصیب ۔ شیرین سی تلخ ہو لے ذل کوہکن کی یاد

ایسے تھے ہم تو محو صلوۃ و سلام ہان ۔ آواز کب تھی ہند کی زاغ و زغن کی یاد

یاد آتی دمبدم مجھے خاک مدینہ اور ۔ آسکی بلا کو آلے مری خستہ تن کی یاد

میری زمین شعر مدینے کے وصف مین ۔ دیکھے تو بھول جاتی بلبل چمن کی یاد

۱۳۲ چمکا طراز وصف محمد سے تو فقیر ۔ ہی ورنہ تجھکو طرز کب اہل سخن کی یاد

رسول کبریا محبوب رحمان اسمہ احمد ۔ عیان ہی شان آیات قرآن اسمہ احمد

خدا کے سامنے آپہی گواہ اپنی رسالت کا ۔ ہوا ممتاز عالم شاہ و ذیشان اسمہ احمد

وہ ممدوح خدا منعوت حوران و ملایک ہی ۔ نہو پھر کس طرح محمود انسان اسمہ احمد

ہمیشہ قرب ہی نام خدا سے نام احمد کو ۔ ہوا اسم احد پر کیا ہی قربان اسمہ احمد

نصاری شکر جیسے ہین جو شکر مین ہمہ تن ۔ کہ خود نامی ہین خود وہ روح پروان اسمہ

یہ آیت کیون نہو توریت مین مع سورہ حمد و ۔ تلاوت کرتے ہین تالی فرقان اسمہ احمد

محمد مورد مدح احد ہین ہین دنیا مین ۔ ہوا نام خدا بس کیا ہی شایان اسمہ احمد

جو ہر ساعت وحوش و طیر و دیو و جن مسخر تھے ۔ تو کیا تھا زینت مہر سلیمان اسمہ احمد

الہی ہوتی کی ذات مسمی کسقدر پرنور ۔ جو روشن ہی بشکل مہر تابان اسمہ احمد

وجود اسکا ہوا حمد احد سی کیون نہو جاری ۔ قبیلہ حضرت آمنا مین شایان اسمہ احمد

ملے الحمد للہ اسے فقیر اپنی شفاعت خواہ
جو اقلیمِ نبوت کے ہیں سلطان اسمہ احمدؐ

۱۲۳ غزلِ فارسی بمضمون معرفتِ باری جل جلالہ ۱۱

با غیرِ تو مشغول چہ باشد چہ نباشد	شانِ املِ طول چہ باشد چہ نباشد
دنیا و غمِ او ہمہ دور لیست ز مقصود	این علت و معلول چہ باشد چہ نباشد
علمے کہ عمل نیست درو محض فضولی ست	از فاضل و مفضول چہ باشد چہ نباشد
آبادیٔ دل کن چہ کنی طولِ عمارات	کین مسکنِ منقول چہ باشد چہ نباشد
در بیم و امیدیم ز اعمالِ شب و روز	زان پیشِ تو مقبول چہ باشد چہ نباشد
رو سوی حرم اے غنی از مال حذر کن	ہادیٔ تو این غول چہ باشد چہ نباشد
یارب بمحمدؐ صلوا اہم برسانی	چون رد شدہ معمول چہ باشد چہ نباشد
تیغم قلمِ مدح براعداست مگو باز	کین سیفِ تو مسلول چہ باشد چہ نباشد
اے خاکِ حرم کاش شوی سرمہ چشمم	از غیرِ تو مکحول چہ باشد چہ نباشد
وقتِ ملخِ طوعِ ہوا کشتِ دلِ ماست	این مزرعِ ماکول چہ باشد چہ نباشد

امیدِ فقیر است مدینہ دہی یارب
بے فضلِ تو معمول چہ باشد چہ نباشد

۱۲۴ ردیف الذال المعجمہ ۱۱

مطلع نہ کیوں معوذتین آئیں پئے شفا تعویذ	خدا نے اُنکو کیا بہرِ مصطفےٰؐ تعویذ

جو ہین خاک نشین اونکا نقش پا تعویذ
کہان ہوا ایسا ہین دافع بلا تعویذ

جو نقش صفحۂ دل سورۂ محمد ہو
تو درد دل کی لیے ہو دوا دعا تعویذ

نہوئی پیر مرض حرص قائم و مستجاب
جو ہو مدینہ کا اک نقش بوریا تعویذ

علاج تیر کی دل یہی ہی اے ہمدم
کہ تو مراد مدینہ سی لکھ کے لا تعویذ

ہمیشہ سوفی کا آزار ہی ان آنکھون کو
وہ نقش جالیون کا دی کوئی ذرا تعویذ

ذرا بھی ہول قیامت سے دل نگھبرائی
جو سنگ طیبہ بنی میری قبر کا تعویذ

بغیر گوہر دیوار دل دھڑکتا ہے
یہ کیون نہو کہ ہوا طفل سی جدا تعویذ

ہمین سے ڈرتی ہین اب جن غول کفر و شرک
خدا لی جب سے یہ قرآن دیدیا تعویذ

جو شہر ہوگئی ویران دبای بدعت سے
لگا دوا ونمین حدیثون کی جابجا تعویذ

۱۳۵
یہ کیسی طرح کی مضمون ہین ای قفیر آمین
جو ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تعویذ
۱۱

رقم نام محمد سے ہے نازان کاغذ
عارض حور سے افزون ہوا ذی شان کاغذ

کیا جراءت یہ محمد کے طفیل اسکو ملی
ساری عالم مین ہوا حامل قرآن کاغذ

وہ حدیث نبوی عزت قرطاس ہوئی
کہ بنا اسکے سبب دفتر ایمان کاغذ

مرغ دل لاتا ہی یون نعت کی مضمون گویا
لا کی دیتا ہی مجھی مرغ سلیمان کاغذ

صفت روی محمد کو جو مین لکھتا ہون
دیدۂ حیرت سے رہجاتا ہی حیران کاغذ

اسکا مضمون جبین عرق افشان باندھا
میری دیوان کا ہوا نور سی افشان کاغذ

کیا عجب روضۂ احمد کا جو نقشہ لکھون
ورق جنت فردوس بنی یہان کاغذ

دم رخصت کی جو بیتابی دل لکھی جائی
ورق بید کی صورت سے ہے لرزان کاغذ

کیونکی بات آپین نانسی مجہی طوبی کی ق — چاہی لکہنی کو یہان نعت کا دیوان کاغذ
نور قرآن نی کیا نار سی ہمکو آزاد — لائی ہر عہد کی تحریر کا سلطان کاغذ

١٣٦ — ہے اس بات سی لکہتا ہون عجب کیا ہی فقیر — ٩
کہ ملی اس مدینے مین مری وہان کاغذ

تشنہ دل نی جو مدینی کا پیا آب لذیذ — کیا ملی واہ غذائی دل بیتاب لذیذ
نہین بیدار دلی مین ہی یہان حج لذت — دیکہا آنکہون نے مدینے کا جو ہر خواب لذیذ
تشنہ عشق وہان باقی ہین تسکین واسد — مثل پیان ہی مدینی کا ہر اک باب لذیذ
خون دل ہی جو موافق ہی نبید طیبہ — ایسا ہوتا ہی کہان شربت عناب لذیذ
ہی مدینہ مین خشک چشمی یہ کیسکے باعث — ق — کہ وہان ہوچے مثل شب مہتاب لذیذ
اغنیا جو کہ وطن کی ہی ہوا خواہ رہی — اور رہا انکو وہین آب و خور و خواب لذیذ
تارک حج زیارت ہین وہ ایسے گویا — رہتی ہین نار مین اونکو ہی زر و آب لذیذ
جان و دل ونسی مزا پاتی ہین زیبا ہی کہ ہو — آج خرمای مدینہ کا خود الفتاب لذیذ

١٣٧ — کیا مزا آب مدینہ مین ملا دل کو فقیر — ٥
کیا ہی مکہ مین ملی زمزم و میزاب لذیذ

ردیف الراء المہملۃ

ذکر شق القمر معجزہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر — کیونکہ روشن ہی با وج آسمان شق القمر
نور الشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے — ہی ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر
ہر جبین با داغ سجدہ محض تصدیق ہی — کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

سینۂ کفار شق سو بار ہو جائے تو ہو — کس طرح دو دِ حسد مین ہو نہان شق القمر
ہین شق سدر سے ہر سپہر بستر حق — کیون نہ کہلائے مین شمول آتش و جان شق القمر
جو یقین جانے تو مومن ہو نہ ہر مجروح کفر — التیام زخم کا فر ہے یہان شق القمر
دو زبان حق بیان بنکر جہان مین آگیا — صدق توحید و رسالت کا بیان شق القمر
ہو کے خاکستر زمین کو سارے کافر لا کیا — کس طرح ہو جائے بے نام و نشان شق القمر

۱۳۸	کیون نہ ہو مین اے فقیر اِن کافرون کے دل و نیم اِنپہ ہر دم شاق ہے مثل سنان شق القمر	۹

کیون چلے ہم ہند کو شہر مدینہ چھوڑ کر — جا پھنسے گرداب مین کیا یہ سفینہ چھوڑ کر
پھر چلی آئی ادھر اصحاب مجلس ہائے ہائے — اُس بقیع پاک مین لیا دفینہ چھوڑ کر
دلکو چین آئے تو کیا آئے دیار ہند مین — وہ مدینہ جائے تسکین و سکینہ چھوڑ کر
جائے حیرت ہے کہ آفاقی صحابی بن گئے — اور نہ مومن ہو سکا بو جہل کینہ چھوڑ کر
وقت رخصت تھا مدینہ مین کچھ ایسا خطر آیا — کیا عجب تھا دل نکلتا جو سینہ چھوڑ کر
اسقدر پُر نور ہے جالی کا ہر روزن وہان — دیکھتی رہجائین آنکھین آبگینہ چھوڑ کر
دور سے لازم ہے ہمکو عرض تسلیمات و لن — کیا قرین ہو مین غلام اپنا قرینہ چھوڑ کر
عقل ہو تو خاک طیبہ ہو مین شاہان جہان — تخت و جاہ و لشکر و ملک و خزینہ چھوڑ کر

	پھر چلا آیا اِدھر کیون اے فقیر افسوس ہے اُس در سلطان کو مجھ سا کمینہ چھوڑ کر	

۱۳۹	غزل در زبان فارسی	۱۱

صبا غبار سے از آن روضۂ حضور بیار	بدیدۂ دل ما از مدینہ نور بیار
لبنگ طیبہ بخواہد چو شاہ ہفت اقلیم	نگوید آن کہ دگر قاقم و سمور بیار
بوصف چشم کحیل رسول ای رضوان	بمداد سواد سے زعین حور بیار
چو روئے طیبہ نہ بینم بخلد عرش کنم	باہل عشق الٰہی ہمان سرور بیار
کسیکہ طین مدینہ مکید از لب شوق	دگر نگفت کہ ہان ساغر بلور بیار
صبا ز باغ سلیمان بادشاہ حجاز	بمور را و گہی از منطق طیور بیار
نوید وصل محمد چو نغمۂ عشاق	بگوش روح خدایا ز نفخ صور بیار
زمین بدر بنور صحابہ ناز الست	کہ ہان فلک بتماشا بقدر بدور بیار
نسیم صبحدم از روضۂ بقیع بلطف	تو زندگانی ما بوئے آن قبور بیار
چو عزم لست بر آن روضۂ جانفشا نیہا	دلا و فاکن و بر خیر و آن نذور بیار

۱۴۱ | بفکر شعر چہ باشی بگو صلوٰۃ و سلام
ضمیر یاد ز ہنگامۂ نشور بیار | ۱۴۲

رہے خاک مدینہ میں جو عاشق بی نشان ہو کر	وہ جنت میں رہینگے ذی حیات جاودان ہو کر
پھر یگا عمر کا پیمانہ کیا حسرت ہی حسرت میں	روانہ ہو گئی ہر کو صوت عمر روان ہو کر
مدینہ کی جدائی میں جو چھوٹا حال دل میرا	کہ ہر بات اسکی لب تک آتی ہے آہ و فغان ہو کر
وہ خیر ظاہر و باطن محمد کی محبت ہے	رہی ہر دلمیں نہان ہو کی عالم میں ایان ہو کر
دل و احوال دل اسرار دل مشتاق ہر دم دہن میں	زبان مصطفےٰ آئی ہے کسکی ترجمان ہو کر
ذرا عین ناتوانی چہوت آنکھونکو جو آئین	اودھر کا کوئی زائر کاش اگر جائے یہان ہو کر
وہ شکل روضہ وہ ہی وصف جسکا امر ذوقی ہے	وہ کیا شی ہے کہ دلمیں رہ گئی راز نہان ہو کر

ہزاروں گلشنِ ہند و عجم پر خاک ڈالی وہ
مری میں بہی جو صورت برگِ خزان ہو کر

جو ہیں اس دوستانِ مدح میں دستان سے سرا شُرک
رہی اغوای شیطانی ہی وہ ہمداستان ہو کر

حدیثِ مصطفے سطرِ گلِ ایمان و عرفان ہی
تو حاضر چاہییں گوشِ دل و سر عطردان ہو کر

وہ محدثِ کیا محدث ہیں یہاں جو دشمنِ سنت
ائمہ کو مخالف جانتی ہیں بدگمان ہو کر

مرا یاقوتِ لب آتش بیان وعظِ سنت ہی
بہون قاہر اب اوڑ جائیگی بدعت دہوان ہو کر

۱۴۱	حقارت اور توہی پر فقیر اس مدح کی باعث رہا آخر ترا دیوان مشہورِ جہان ہو کر	۹

آرزو ہی دل کی یارب ہو چکی اکثر سفر
اب سفر تیری لیئی ہو پہر مثیمبر سفر

کیا سقر میں جائینگے مر کر جو وہاں جاتی نہیں
ہو چکا ہی فرض بیت اللہ کا جنپر سفر

پہرتی ہیں سارے جہان میں ہای دنیا کی لیئے
پر خدا کی راہ میں ہی دو قدم دو بہر سفر

مسجدوں تک بہی کبہی جو مردِ دل آتی نہیں
ہو سکے پہر ان سے بیت اللہ کا کیونکر سفر

جو کہ سرکش سر کو سجدے تک جہکاتی ہی نہیں
کب اوٹہائینگے وہ دو دن ہت بہلا سر پر سفر

گو وطن میں آ چکی ہیں زائرِ بیت الحرام
ہی وطن میں بہی انہیں انمیں دیسا نہیں اکثر سفر

پالو ہی چل کر تو سب جاتی ہیں پر یارب مجہے
دی وہ ہمت قطع کر ڈالوں سیاہی سر سفر

جیسی جی میں ہار سے جا لینگی پہر ای غافلو
آخر اکتا جب چہوڑیگا یہاں دم بہر سفر

۱۴۲	ای فقیر اسباب سامان تجکو بس کیا چاہیے کر سفر حبِ وطن سے اور جلدی کر سفر	۹

ہی سبیلِ قربِ پیغمبر مدینے کا سفر
گر نصیب ہے خالقِ اکبر مدینے کا سفر

چلتے چلتے مر رہی جا تو یہی امیدِ نجات
یہاں کبہی لاکہہ آرام سی بہتر مدینے کا سفر

بسنے جانیوالی بیت النبی کیون آجائے مین — چاہیے لازم ہو وان پہ [illegible] یہ سفر

جان و دل سے پیروی ابن ہما کی چاہیے — عاشقون کا ہی تو رہبر مدینے کا سفر

ٹھنڈی آنکھین پاسے روح و جسم کیونکر ہو نہ مین — جب دکھائی گنبدِ اخضر مدینے کا سفر

کب وہ دن ہوگا دمِ رخصت گھینچینگے اقربا — لے مبارک تجکو اے مضطر مدینے کا سفر

وای حزنِ مکہ خوشحالِ مدینہ جسگھڑی — کر گئے مکے سے پیغمبر مدینے کا سفر

یا خدا تیری عنایت ہو تو کچھ بہی مشکل نہین — ورنہ یون آسان ہو کیونکر مدینے کا سفر

۱۴۳	کیا ہوا تو کیون نہین چلتا فقیر خستہ حال عاشقون کو بہی ہی کچھ دو بہر مدینے کا سفر	۱۱

غزل فارسی شوق گنبدِ اخضر روضہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

تاب کے دارم چو برجِ سبز را بینم ز دور — کے بود ہوشم چو برجِ سبز را بینم ز دور

چون شود حالم چو برجِ سبز را بینم ز دور — بر زمین افتم چو برجِ سبز را بینم ز دور

کے بود صبرم چو برجِ سبز را بینم ز دور — چون ہوا گردم چو برجِ سبز را بینم ز دور

پاک سازم چشم بہرِ دیدنِ آن قصرِ پاک — من نہ چون گریم چو برجِ سبز را بینم ز دور

حیرتم باشد ز مہجوری دآن مقصودِ دل — کے یقین دانم چو برجِ سبز را بینم ز دور

در کفِ پایم سنانِ خار برگِ گل شود — گل بود خارم چو برجِ سبز را بینم ز دور

کے شکستِ رنجم آید چون بتابد از سرور — رنگ بر رویم چو برجِ سبز را بینم ز دور

آنچنان از خود روم گویم ہنوز از من خفی ست — یا کہ می بینم چو برجِ سبز را بینم ز دور

چیست در دستِ من مسکین از بہرِ نثار — جز درِ اشکم چو برجِ سبز را بینم ز دور

از خیالش رنگلوئیم گریہ میکرد دگرہ | من چنانالم چو برج سبز را منیم زردور

۱۴۴	رو لبوے طیبہ گر ترک جودی خواہی قمیر کے بجو آئیم چو برج سبز را منیم زرد ور	۱۱

باعث سرور دل بجور ذکر جبل نور کہ در مکہ معظمہ واقعست

یارب کہین ہو پہر بہی عیان جبل نور | ہی نور نظر کے لیے شایان جبل نور
یہان تہی وہان خیر دو عالم کی عبادت | رکہتا ہی وہ خیریت پہنان جبل نور
حیرت تہی کہ ہم تیرہ دل اور قبہ انوار | جب دیکہتی تہی دیدہ حیران جبل نور
ہین نور فزائے دل جان نگہ شوق | کعبے کا حرم کعبہ کا میدان جبل نور
یارب جبل نار سے محفوظ رہین وہ | جو دیکہتے صاحب ایمان جبل نور
کعبے کو دکھاتا ہی وہ ہر دم تو متقرر | ہے نور پہ نور درخشان جبل نور
کیا دور ہی اس رحمت عالم سی قرین تہا | جنت مین اگر قصر بنے وہان جبل نور
یون غار حرا آخر جہنم کی امان ہے | تہا خود وطن مرسل رحمان جبل نور
تہا یوم زیارت مین ہی کعبہ کا عنوان | تکبیر دیکہی یون یارب کسی عنوان جبل نور
ہو کاش مری خاک بہی قرات مین آسکی | جب حشر مین ہو رہگب بیابان جبل نور

۱۴۵	یہ خوبی قسمت تہی قمیر اپنی جو دیکہا وہ مسکن ذات شہ خوبان جبل نور	۹

زخم ساز ہر دل سنگین پرچور علی الفور ذکر خوبیہائے جبل نور

گر شان مین تا چرخ ہو ممتد جبل ثور (دراز ۱۲) — زیبا ہے کہ ہے قبۂ احمد جبل ثور
اُس گاو زمین پر تو فقط بار زمین ہے — ہے حامل انوار محمد جبل ثور
خالق نے کیا دیدۂ غار آنکا نگہبان — تہا واقع اہل نظر بد جبل ثور
اُس غار کا قرآن مین کیا ذکر حمید ہے (یعنی اذ ہما فی الغار ۱۲) — واللہ ہے ممدوح مؤید جبل ثور
وہان برق ہی تہی خاطف ابصار عدو کی — تہا چشم عدو کے لیے مرصد جبل ثور (کمینگاہ ۱۲)
کیا کام تہا دلکو کسی صحرا و جبل سے — محبوب ہوا بہر محمد جبل ثور
گویا کہ وہ خود گاو چراگاہ جنان ہے — ہے رحمت اللہ کا مورد جبل ثور
تہا خیر دو تا لکم کے لیے حصن امان وہ — رکھتا ہے وہ خیریت سرمد جبل ثور

۱۲۴۶	دی اُس نے جگہ دلمین فقیر اپنی نبی کو ہان سنگدلی سے ہے مجرد جبل ثور	۷

جو بشیر و نذیر پر ہے فقیر — اک جہان اُس فقیر پر ہی فقیر
جادۂ راہ طیبہ پہر ہو نصیب — دل مرا اُس لکیر پر ہے فقیر
جسکو ہے سد راہ حب المال — گو وہ ہو لئے امیر پر ہے فقیر
ہاتھ پہر جائیون مین ہین کا شر — پہر دل اُس دستگیر پر ہے فقیر
تابع سنت رسول ؐ ہے وہ — خوش جو نان شعیر پر ہے فقیر
زال دنیا پہ ہائے مرتے ہین — ہر جوان ایسی پیر پر ہے فقیر

۱۲۴۷	کیون نہو خلق سے فقیر غنی اپنے رب قدیر پر ہے فقیر	۹

اللہ اللہ ہے وہ عرفان حامل خیر البشر — غیرت عرش معلیٰ ہے دل خیر البشر

اقتضای اہلِ یقین کو ہیں کیونکر ہی جو وہ	جانتے ہین اس زمین پر منزلِ خیر البشر
شغِ عشقِ مصطفےٰ کا کسقدر احسان ہے	دل جو بسمل اسیر ہی ہو بسملِ خیر البشر
اونپہ مائل کیون نہو ہیں جان و دل سی حورِ خلد	جنکی جان و دل ہین ہر دم مائلِ خیر البشر
کیون نہ شک ناقۂ صالح وہ ناقہ ہوی آج	مفتخر تھے جو بتفسیر محملِ خیر البشر
شوق بطلیک نتر ضی ہی عطا حق ہوی	کسقدر آسان ہوئے ہر مشکلِ خیر البشر
افضلِ عالم ہین بعد از انبیا و مرسلین	عالمِ برزخ مین ہین جو شاملِ خیر البشر
با خدا خیر البشر پر دمبدم لاکھون درود	اور جو تھی وہ حاضرانِ محفلِ خیر البشر

۱۴۸	ای فقیر آسان ہو تب اسہالِ جسم و جان وہان ہو معین اپنا خدا امرِ سہلِ خیر البشر	۹

دل وہی دل ہی کہ ہی جسکو غمِ خیر البشر	چشمۂ جنت ہی چشمِ پرنمِ خیر البشر
السعد السعد رتبۂ شیخین دیکھا چاہیئے	عالمِ برزخ مین بھی ہین ہمدمِ خیر البشر
نارِ دوزخ ہے حرام اون محرمِ اسرار پر	یعنی جو ہین جان و دل سی محرمِ خیر البشر
کیون نہ ایک بردِ شفاعت سے ہوئی آگ سرد	ہی ہین دریائے رحمت شبنمِ خیر البشر
ہین مشرف جس شرف سے زید سلمان و صہیب	رہگیا محروم دیکھو تو عمِ خیر البشر
ہی حق اشیا مین استحقاقِ دوزخ یا بہشت	جن پہ وارد ہو چکی ہے رحمِ ذمِ خیر البشر
گل مین اوس ساغر کی ہوتی کاش سے بیدل کی خاک	جو ہوا امتیاز اسحاقِ قسمِ خیر البشر
کون جانی غیر ذاتِ پاک اسرارِ رسول	کون ہی عالم مین جو ہو اعلمِ خیر البشر

۱۴۹	ای فقیر اب تو مدینہ ہر دم اپنی دل مین ہی ہو مبارک زخمِ دل کو مرہمِ خیر البشر	۹

این ہمین پر بہی مدینہ مسکنِ خیر البشر — کیون نہین پھر سب کے سب پیرامنِ خیر البشر
السد السد قسمتِ پیراہنِ خیر البشر — جو رہا اکدم بھی ملبوسِ تنِ خیر البشر
جو شفاعت کے لیے سجدہ مین خم ہو بارہا — کیون نہوئی سب سے عالی گردنِ خیر البشر
یا خدا تیری عنایت سے ملی ہان ظلِ عرش — دستِ امت ہو نہی جیب اور دامنِ خیر البشر
بی نماز و سمرہ قارون فرعون و اُبی (بن خلف ۱۲) — تھم ہوا اعدائے رسل اور دشمنِ خیر البشر
کا تیغِ قہر ہوا اوس سے زمین کے عنبر مین — جیب ہو نقش اندازِ نعلِ توسنِ خیر البشر
چشمِ سر سی دیدۂ دل سی وہ تاریکی گئے — جب سے دیکھا ہی وہ شہر روشنِ خیر البشر
ہی عذابِ حق سی یہ ایمن و امان اونکی طفیل — چین ہی سب کو جہان مستامنِ خیر البشر
(امان یافتہ ۱۲)

۱۱	رخصتِ پرواز ہو اس روح کو جب ای قمر کاش ہجائی یہ مرغِ گلشنِ خیر البشر	۱۵۰

ہین جیسی وہان کی در و دیوار معطر — پوشاکِ حسینان نہین زنہار معطر
جو دود چراغ آپکی مسجد کا ہی السد — ایسی ہی کہان کاکلِ دلدار معطر
ہی عطر فردوس ایسی مدینے کی ہوا واہ — رکھتی ہی وہ ہر کوچہ و بازار معطر
یکجو ہی مدینے کی ہین مشتاق تازہ معشوق — جو زلف کیا کرتی ہین سو بار معطر
اس رہ کو پوشاک کے (رسول اللہ صلعم ۱۲) لیسے کوئی پوچھے — کیسا ہی وہ جسمِ شہِ ابرار معطر
اک تار بہی سونا قند تا تار ہین قربان — ہی موئے محمد کا وہ ہر تار معطر
یون عطر ندامت سے ہی یہ پوشش قواریر — دیکھا عرقِ احمدِ مختار معطر
خوشبو ہی شفا آب مدینہ مین ہی ایسی (شیشہا ۱۲) — ہوتا ہے جو دماغِ دلِ بیمار معطر
کیون مشک کے اوڑان نہ خون شہدا این — کیونکر نہوں جنت کے خریدار معطر

جنت کی طرح آئی تھی جب بوئی مدینہ			کیا ہو گئی ہی دور سے تو وار معطر
۱۵۱	ہی نعت محمد سی فقیر ایسی ہوا سین خوب جیسے ہار رستے ہین عطار معطر		۱۵

شرح صدر بمدح شہدای بدر علیہم الرضوان من جاعل

لیلۃ القدر خیر من الف شہر

منظر سبحان ہے مرقد مردان بدر — کیون نہو تسبیح خوان ریگ بیابان بدر
فوج ملائک وہان کیون نہ ہی زیر حکم — بدر مین نازل ہوئی جبکہ وہ سلطان بدر
شکل سہ چار دہ وہان نہین ایک محاق — چرخ کرامات پر بدر ہی شان بدر
قالب کفار سی جان کو پہر کام کیا — بن گیا پیک اجل سایہ پیکان بدر
باغ جنان کی لئی رکہی ارسی ارمغان — بات جو رضوان کو آئی نکہت ریحان بدر
منزل شمس و بدور ہو نیکی تاثیر سے — کیون نہو بدر الدجی روئی درخشان بدر
فرحت روح ایسی ہی وہانکی زیارت کی ہی — غیرت مژگان حور سبزہ میدان بدر
دیکہکی ویرانی کو ہوتی ہین آباد دل — دامن محبوب ہی گوشہ دامان بدر
بنی ملک الموت بہی گویا زیارت کو وہان — تہی یہ نعمت مین خاص ہم شہیدان بدر
کیونکی مقابل ہی ہلکی مہ چار دہ — لائی کہان سی فلک بدر فراوان بدر
جیفہ بوجہل تہا کیا ہی سر دور قلوب — جسکہ ہوا دہ قلیب سطرح شیطان بدر
مستنزی اسد ہی اور مکن ہی جنان — شوق محمد ہی اور نعش فروشان بدر
اعلموا ما شئتم ادسکے لئے آچکا — یہ شرف السر ہی شان شہیدان بدر

فخر شریعت ہوئی نورِ حقیقت ہوئی ۔ بہر طریقت ہوئی واہ جوانانِ بدر

۱۵۲ ۔ صورتِ بدر بتمام خلد مین ہون ای فقیر
گر یہ ثنا ہو قبول اور یہ ثناخوانِ بدر ۔ ۱۳

ردیف زای معجمہ

فرح جان و دل ہی جائی برجِ سبز ۔ پھر خدا جلدی دکہا ئی برجِ سبز
شاہِ نیکان ہی گدائی برجِ سبز ۔ اوسپہ ہی ظلِ ہمائی برجِ سبز
گو دکہائی ہند اپنا سبز باغ ۔ ہو چکی ہم تو فدائی برجِ سبز
شکلِ دل تہا بنگیا ہمجنسِ دل ۔ کیون نہ سبکا دل لگائی برجِ سبز
جانِ اعدا پر گلشن کے آب و تاب ۔ ہین برو ق قہر ہائی برجِ سبز
اشک گرم آتے ہین یارب ہجر مین ۔ آنکہین ہون اور توتیائی برجِ سبز
کیا کہون ابتک ہری ہین زخمِ دل ۔ کچہہ نہو چہونا جرائے برجِ سبز
سبز ہے گردون ہی زہرِ رشک سے ۔ کون ہین رونق فزائی برجِ سبز
قرۃ العینِ دلِ عشاق ہے ۔ جو میسر ہو لقائے بُرجِ سبز
جا سکی کیونکر مریضِ حُبِ مال ۔ تا درِ دار الشفائے برجِ سبز
رکہین آنکہون مین غبار اوسکا اگر ۔ دستِ مژگان ہون رسائی برجِ سبز
کیون نہ رکہہ لون شوق سی مثلِ نگاہ ۔ جو ان آنکہون مین سمائی برجِ سبز

۱۵۳ ۔ اب تو حجی ہوا در مدینہ ہو فقیر
دل ہوا ور دار البقا ہی برجِ سبز ۔ ۱۱

برجِ فلک سے قدر مین اعظم ہی برجِ سبز ۔ آرامگاہِ خیرِ دو عالم ہے برجِ سبز

سایے مین اوسکی حزنِ دو عالم سے ہے امان
سوسن کو محفلِ خلد کا ہمدم ہے گنبجِ سبز

ہے گنبجِ مصطفےٰ وہ برجِ آفتاب کے
بیشک نہ گنبجِ چرخ سے اکرم ہے گنبجِ سبز

اس خاک سے عدو ہوا شبنم کا آفتاب
ہر شب مین تحفہِ بوسہ شبنم ہے گنبجِ سبز

سرو جنان کو آج میسر نہین یہ بات
جس رازِ قربِ خاص کا محرم ہے گنبجِ سبز

ہے دیدہ سبز عشق مین اونکی نگاہ تیز
جنکے قرینِ دین پر نم ہے گنبجِ سبز

اوسکی خیال مین بھی اک آرام دل کو ہے
دل کیلیے علاجِ تپِ غم ہے گنبجِ سبز

کیا کچھ نگاہِ شوق پہ گذری جو غل ہوا
وہ دیکھو ابتو دور بہت کم ہے گنبجِ سبز

گویا کہ جان سایۂ طوبیٰ مین تھی وہان
کیا خضرہ جنان ہے مجسم ہے گنبجِ سبز

ہر لحظہ بحرِ رحمتِ حق جسمین ہے نہان
کس شان کا حبابِ رخ یم ہے گنبجِ سبز

۱۵۴

ای کاش وہ جبلِ عمر اسکن اقیمر
جس کے نظر کے سامنے ہر دم ہے گنبجِ سبز

۹

کیون نہ یاد آئی مجھے مسجدِ احمد کی نماز
ایسی پرذوق کہان ہے کسی مسجد کی نماز

دلِ بے عشقِ محمد کہین مرحوم نہین
کون پڑھتا ہے کسی میتِ مرتد کی نماز

ایسی مغفور بھی ڈرتی ہین خدا سے کیا کچھ
اللہ اللہ وہ پرخوفِ محمد کی نماز

مین مسافر بھی جو ہون مسجدِ احمد کا مقیم
کیون نہ بہتر ہو موقت سے مؤبد کی نماز

مسجدِ خیرِ دو عالم کی نمازی جو ہین
اونکی ایک ایک ہے خیریتِ سرمد کی نماز

روضۂ خاص مین وہ روضۂ انور کی قریب
قرۃ العین ہے کیا سایۂ مرقد کی نماز

کیون نہو یادِ خدا کیلیے بیدار ہے دل
جسکو ہو جاتا نصیب اوس مسجد کی نماز

اس طرح مسجدِ اقدس ہے علاجِ زوار
جیسے ہوتی ہے دوا ہر مریض بد کی نماز

۱۱	گرہان مسجدِ احمد مین فنا ہو تو فقیر (دنیا مین ۱۲) لذت افزا ہو وہان عجرِ مخلد کی نماز (باعث ہو ۱۲)	۱۵۵

ردیف سین مہملہ بحری از شوق کعبۂ مطہرہ و مکہ معظمہ

کہین پتھر بھی مجھکو تو یا خدا نظر آئے بیتِ سیہ لباس
کہین بچھتے کہتے یہ سر بچاؤن کہ ہائے بیتِ سیہ لباس

کہین بھی ہون عرفات مین اونھین حاجیونکی صفات مین
کہین سنگریزے ہون ہات مین بمنائے بیتِ سیہ لباس

جو رادِ دین جو رہو جو حصولِ خامۂ نو رہو (حاصل ۱۲)
تو پدر رقم کا غرور ہو بثنائے بیتِ سیہ لباس (تب ۱۲)

رہا جوشِ شوق جو ہر نفس تو طوافِ کعبہ مین تھی ہوس (روا کی ۱۲)
کہ اوٹھا کے سینہ مین رکھلون بس جو سمائے بیتِ سیہ لباس

گئے جو گناہون سے روسیاہ وہ جا کے ہو گئے رشکِ ماہ (حجاج ۱۲)
ملی عاصیون کو عجب پناہ وہ جائے بیتِ سیہ لباس

وہ مقربینِ خدا ہوئے وہ مقیم خلد مین جا ہوئے
کہ جو رہتے رہتے فنا ہوئے بفنائے بیتِ سیہ لباس

رہا ظلمتون سے جو مشتغل وہی نورِ حق سے ہو متصل (پیشگاہ ۱۲)
تو سفید جسکی ہو چشمِ دل وہ دکھائے بیتِ سیہ لباس (یعنے نابینا ہو ۱۲)

کبھی چین ہو دلِ زار کو کہ مناجی اپنے خدا سے ہو (چشم دل کو ۱۲)

(مناجات اور زاری ۱۲)

مرے ہات مین کہین آئی وہ جو قبای سپت سیہ لباس
وہ عجب سہے جبای تسرف ہوئی درِ معرفت کی سند ہوئی
جو مضاف حق کی طرف ہوئی وہ بنای بیت سیہ لباس
کہون کیا جدائی کا ماجرا کہ اندہیرا آنکہون مین آگیا
گئی جبکہ آنکہون سے تو چہپا وہ ضیای بیت سیہ لباس

۱۵۶	یہی آرزو ہی کہ کعبہ ہو وہ طواف اوس کا ہمیشہ ہو بہت اس غفیر کا سجدہ ہو جو پای بیت سیہ لباس	۱۵

خوب ارمان زیارت کا نہ نکلا افسوس
اور یہی قبلۂ احمد کو نہ دیکہا افسوس
ہات آیا تہا اگر مجکو مطاف کعبہ
کیون نہ مین ہت گیا جس کس گیا افسوس
صورت یوسف کعبہ مجہی یاد آتی ہی
دلمین رہتا ہی مری مثل زلیخا افسوس
اور یہی بوسۂ اسود نہی مینی تو ہای
ہی لب روح پہ زندان غم ہسکا افسوس
اشک سان نکلا ہان اکر دین ہیجا تا مین
ایسا رونا مجہی ہات ہای نآیا افسوس
کیا مزا دل کی مناجات مین فریاد مین تہا
کیا ہوا دین کعبہ نہین ملتا افسوس
جا نکلتا تہا اوسی دیوار مقدس سی یہ سر
کیون نہ مجہ ہجر مین ویران سراپا افسوس
رخ کعبہ پی نظر صورت ہستی تہی کبہی
وہ عذار اب ہی کہان غیرت عذرا افسوس
قیس درشت ہم ہی حرم مین کبہی دیکہا مقام
چہپ گیا آنکہون سی وہ ہودج لیلا افسوس
زمزم صاف کہان ہم جو ہر وقت دہان
داغ کدورت امراض دلی تہا افسوس
وہ جماعت وہ نوافل وہ طواف اور وہ ذکر
یاد آتی ہین تو آتا نہین کیا کیا افسوس
حیف مین پہر بہی نہون معتکف موقف عرفات
پہر زلیخائی بنا مین یہ تمنا افسوس

خاک آلودہ رہون وہان ہین جو جاؤ نمین	جا ئی تب اوسکا غبار اور یہ میرا افسوس
ہمسے اونی وہین مرکر نہی حسرت ہے (ہم جیسے)	اب کہان مقبرۂ جنت معلے افسوس (نام مقبرہ مکہ معظمہ)

۱۵۷	صبر کیونکر ہو مجھی بیت الٰہی سی فقیر دلمین رکھہ لیتا جو اوسکو تو نہوتا افسوس	۱۳

مدح مقرب خدای جلیل معلم انبیا حضرت جبرئیل روح القدس روح الامین علیہ السلام علیہ صلوات اللہ المبین

امین خدا ذات روح القدس	سفیر ہدی ذات روح القدس
رسول کریم مکین مطاع (موصوف در آیات قرآن)	شدید القوی ذات روح القدس (رسول مہبط وحی)
یم و ابر رحمت ہی گویا بہم	دل مصطفےٰ ذات روح القدس
وسیلہ رسالت کی تعلیم کا	پی انبیا ذات روح القدس (اور ۱۲)
خدا او دوست کے دوستی کیلیئے	مہیا ہی کیا ذات روح القدس
خفا جس سے ہے وہ غنی الوجود	ہی اوس سے خفا ذات روح القدس
جو موصوف ہی شاعرونسی کہین	بتحقیر ہا ذات روح القدس
وہ خفاش کیا جانین کیا چیز ہے	وہ ذات السنا ذات روح القدس (صاحب نور ۱۲)
بہشتونمین یارب محمد کی پاس	مجھی ہی دکھا ذات روح القدس
محب اونکا ہونین ہی کعبا لضرور	کجا مین کجا ذات روح القدس
نرکھہ اونکی مشتاق کو تیرہ دل	کہ ہی پرضیا ذات روح القدس
عجب ذات واحد کی خود ذات سر (صاحب سر اور ۱۲)	رہی دائما ذات روح القدس

۱۷	وصلِ علی المصطفےٰ ہین فقیر وصلِ علی ذاتِ روح القدس	۱۵۸

حضرتِ جبرئیل ہین روح الامین روح القدس
کیا ہی عالیشان یہ ہین کیا ہی عالی قدر وہ
ہی سفیرِ مورِدِ قرآن و نورِ مصطفےٰ
سدِ راہِ ناجبت ایل سدرہ کیون تہو
ایکدن پوچھا کیے رونے کا باعث ایسی
سنکے حالِ دلِ رسول اللہ کا جب ہوگئے
بعد عرضِ حال و آن ارشادِ حق ایسا ہوا
تیرا امت پھر نہوئیگا کبھی محزون تو
کیا عنایت ہی کہ جو دیدار ہی محبوبِ حق
پھر فرشتے اور بھی ہوچکی ہین اوسکے دوست
اور جو تھبورِ خدا ہی سبکا وہ مبعوض ہی
وہ رسول کبریا ہین اور کہیم بارگاہ
رازدارِ خالقِ ارض و سما ہین جبرئیل
مدحِ احمد ہین جو شاعر ہین مجھقیر آپکے
کاش قرآن ہین جسنا یا انکی ذرا ہمیں تعج وہ
لوک ہے پرچا کہین ملجا ہین سارے بے ادب

تب ہوے اوستادِ ختم المرسلین روح القدس
جنکی باپ ہی لی تعلیم دین روح القدس
اور وہان بھی رونق افزا ہین روح القدس
ہین محبِ رحمۃ للعالمین روح القدس
دیکھکر قلبِ محمد کو حزین روح القدس
نور سے چون چہرا سی قرین روح القدس
شاد کر قلبِ شفیع المذنبین روح القدس
دیکھی غردہ جا ہوے سدرہ نشین روح القدس
دوست اوسکے ہین بجان آفرین روح القدس
پھر حبیب روح رب العالمین روح القدس
اور اوسی مبغوض ہے کبھی ہین کین روح القدس
ہین محمد مصطفےٰ کی ہمنشین روح القدس
اہلِ سرِ انبیا و مرسلین روح القدس
کیا معاذ اللہ ایسی ہین کہین روح القدس
کیا شرافت ہے کہ جو کبھی نہین روح القدس
حکمِ حق سے ہی ہین بھی خوشہ چین روح القدس

	اور اس سے کیا زیادہ مدحِ رسول ہے فقیر	

۱۲	مصطفے کے ہین معلّم بالیقین روح القدس	۱۵۹

کیونکی مدینہ نہو ایسا نفیس
اوسکی وہ ساکن ہی تو ہین کیا نفیس

ورد سلام اوسمین رہا دم کیساتھ
نفس رہا ہر نفس اپنا نفیس

دینہ داحق نگہبان ہین تمام
طیبہ ہے ضد غیرت عذرا نفیس

اسمین ہین لاکھون دُرِ مضمونِ نعت
بحرِ سخن ہے کوئی دریا نفیس

مسکنِ اوصافِ محمد ہوئے
ہے یہ زمینِ غزل اب کیا نفیس

دیکھا مدینی مین دمِ بادِ صبح
مثلِ دمِ حضرتِ عیسےٰ نفیس

خوفِ خدا ہو تو ہین دو بہشت
مکہ ہے اور شہر نبی کا نفیس

جامی روضی کی تمنا دل مین
ایسا کہان دل ہی ہمارا نفیس

روز وہان ہی بہرِ زلیخا نگاہ
صورتِ معشوقِ زلیخا نفیس

لیل مدینہ کو بھی ہم قیس وش
دیکھی تھی غیرتِ لیلےٰ نفیس

رشکِ دلِ جنتِ فردوس وہ
روضۂ اطہر ہے سراپا نفیس

وحشتِ دل ہی عجم اونکو جو آج
دیکھ چلے شہر سراپا نفیس

۱۱	ہوتا مدینی مین وطن ای فقیر نفس خبیث اپنا جو ہوتا نفیس	۱۶۰

کون کہتا ہی کہ تھا شہر نبی کا پردیس
ہوگیا دیکھ کی جسکو وطن اپنا پردیس

جو یہ کہتی ہین مدینہ ہی وطن یا پردیس
پوچھین مجنون سے کہ ہی کوچۂ لیلا پردیس

جو کہ پردیس ملی ہی کو کہا کرتے ہین
نام جنت کا بھی فی ہین گی وہ کیا پردیس

سمجھین دونین مدینی کو بھی ہم عشاق
مصر کو سمجھے اگر جانِ زلیخا پردیس

کبھی جنت کی طرح ویاں نہیں جی گھبراتا | اہل ایمان کو مدینہ نہیں ہوتا پردیس
سو میں لاکھوں وطن ایسے تو فدا ہیں آ کر | کیا کہوں شہر محمد ہے وہ کیسا پردیس
کیا غلط میں نظر آیا عاشق دنیا کے جو ہے | جسکو وہ دیس نبی کا نظر آیا پردیس
اونکا مکہ ہے مدینہ ہے وطن یا جنت | جو رہا جز ہوئی اور اونکو ہی دنیا پردیس
انجام اس عقبہ کا ہوا جن سے تو ہی | ایسی نا عاقبت اندیشو تمکو عقبا پردیس
اب تو مکے سے مدینے آ سے ہے دل خوش میرا | یہاں تو نکلیں ہو نہیں دیس ہوں یا پردیس

۱۶۱	دیس ساز نکت جو سستی ہیں بہت بیا کی غنی ای فقیر تو انکو سنا دی یہ ہمارا پردیس	۹	

اب کہاں دل کی آرزو افسوس | رہ گئی جسکی گفتگو افسوس
اب کہاں ہے وہ آبجو افسوس | پھر مرا دل ہے بی وضو افسوس
رو رہے مدینہ کیوں نہ سبھی | رکھتے ہیں ساری حج بر افسوس
ہیں یہاں آ گیا مدینے سے | دل سے کیوں جائیگا لہو افسوس
ہند سے سخت بید یاغ ہو ہیں | اب کہاں ہے یہاں وہ بو افسوس
ہای وہ خوش ہوا مدینے کی | ہای وہ سیر کو بکو افسوس
سبز جنت تھی بس ہماری لیے | ہند دوزخ ہے چار سو افسوس
اہل تشمیہ کر دیا ہمکے لیے | ہمیں افسوس مثل مو افسوس

۱۶۲	ای فقیر اب سفر نہیں مشکل کر رہا ہے عبث یہ تو افسوس	۱۱	

عمر بھر دوری طیبہ تھی ہمیں یہاں افسوس | جسم ہوا وصل تو رخصت ہوئی پھر یہاں افسوس

بے مدینہ ہی نصیب دل نالان افسوس
کیون زلیخا کو ہوو دوری کنعان افسوس

وصل کہفتہ رہا درد نہفتہ کا علاج
پہر وہی ہین وہی رنج و غم ہجران افسوس

اب کوئی دن کا ہون مہان اسی غم مین کہ مین
اور بہی کیون نرہا آپکا مہمان افسوس

ایسی مہمان کی مدارات کہان ہونگی
تہی ضیافت مین وہان لذت ایمان افسوس

رخ محبوب کے ہم دیکہنے والی نہوئی
یہی آتا ہی بہت دیکہکے قرآن افسوس (اب نہین)

نہوا مین کبہی دربان مدینہ نہ ہوا
نہوا قیس ہے لیلی کا شتربان افسوس

بے مدینہ تو عناصر سے مفارق ہی نہین
آہ و زاری الم جان غم پنہان افسوس

رہتی رہتی وہین مرجاؤن تو مین جی جاؤن
نہین نکلے مری دل لکلے ہی ارمان افسوس

مری آنیکی مدینی سی خوشی کاہیکی ہی
چاہیئی اوسکا تو اے جمع عزیزان افسوس

۱۶۳	مری قسمت ہی نہی اچہی فقیر وحشی ورنہ خالی تہا مدینے کا بیابان افسوس	۹

تہی دور مدینہ افسوس
پُر درد ہی سینہ افسوس

کی خاک مدینہ کہان صاف
دل کا آئینہ افسوس

ہیچین ہون چہوڑ گئے مین ہائے
دہ جائے سکینہ افسوس (مدینہ)

کی حج و زیارت ہو نگے
اموال و خزینہ افسوس

محروم ہو عشق نبی سے (حسرت مین)
اے اہل کینہ افسوس (اغنیا کو)

انشاءاللہ تعالے
جائے و دیرینہ افسوس

یعنی کہوئیگا دل سے
پہر وصل مدینہ افسوس (میتی دل لگے)

بے دار بقائے مدینہ
سے بے یہانکا جینا افسوس (ہند)

۱۶۴	کہتا ہون فقیر وطن مین افسوس مدینہ افسوس	۱۱

کیون اوٹھا لائی مدینی سی مجھی یہان افسوس	وہین ہی مر یا خاکین غلطان افسوس
غم طیبہ کو لگا کہی ہی جان جان کی ساتھ	ساتھ لیجائیگی ایک روز یہ جان افسوس
دور ہے روضۂ محبوب تو گویا محبوب	اس گنہگار سی ہے روضۂ رضوان افسوس
کیا ہوا روضۂ جنت وہ قرین روضہ	پھر جلاتی ہی مجھی وہ نرخ ہجران افسوس
دیکھکر منبر عالی کو جو تھی وہان ہر دم	اب تپ ہی مین کہان نور ایمان افسوس
جو کہ محراب محمد مین رہا اسکو خشوع	نفس سرکش کا علاج اب وہ کہان یہان افسوس
محو سجدہ تھا کبھی مسجد احمد مین پیر	اب وہی سر ہے اور ہند کا دوران افسوس
ہند کی زاغ و زغن سمع خراب خان مین	اب کہان شہر محمد کی خوش الحان افسوس
غیرت خازن فردوس مری جان ہوتی	تہوا مین در محبوب کا دربان افسوس
سیکڑون مجھسی گدا رہتی ہین فراغت سے وہان	مین ہون اور مجھسی فراق در سلطان افسوس

۱۶۵	شکر کر شکر فقیر ایک زیارت کی ہزار بھول جاتا ہی تو اللہ کی احسان افسوس	۱۵

کس سے کہون ماجرائے افسوس	ہر لحظہ ہون مبتلائے افسوس
چھپ جائے مدینہ ہائے افسوس	کیونکر مری دل سی جائے افسوس
مصروف صلوۃ جو زبان تھی	اب ہے وہی ورد صدائے افسوس
جب سوئے مدینہ ہم روان تھی	کیا توڑ دیئے تھی پائے افسوس
دیکھا جو بروز ہجر طیبہ	اللہ نہ پھر دکھائے افسوس

جس خلوت دلمین ہان خوشی تھی | مقدور نتھا کہ آئے افسوس
خبر لائے مدینہ جسکو ہر دم | یاد آئین تو کیون نہ کھائے افسوس
ملجائے مدینہ کاش ملجائے | ملجائے مجھے دوائے افسوس
ہے جائے سرور بس مدینہ (جای پناه ۱۲) | اور ہند ہے محض جائے افسوس
عشاق پہ ہی ہے خدا کی رحمت | نازل ہوئی جو بلائے افسوس
ہین بیکس ہجر طیبہ ہم لوگ | کیون ہمنے دل لگائے افسوس
الکاش اوٹھائے چشم دل سے | پھر نور بلد غطائے افسوس (مدینہ ۱۲ پردہ ۱۲)
جو آب مدینہ آج ملجائے | کیون دلکو مرے جلائے افسوس
کرتا ہے یہ اہل دل کا دل خون | افسانہ جان گزائے افسوس

۱۶۶	پھر تجکو فقیر اودھر کو اکدن لیجائیگا رہنمائے افسوس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲	۱۵

وہ لذت وصل ہائے افسوس | باقی نہ رہے سوائے افسوس
کب تک رہون زیر پائے افسوس | کب تک مری خاک اڑائے افسوس
کب دفن بقیع ہوئین گے ہم | کب آئیگا انتہائے افسوس
اے زندہ دلو نہ پوچھ کر (کسندین ۱۲) | اس ہند مین ہی بائے افسوس
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد | اوٹھتی ہین یہ شعلہائے افسوس
ہو آہن دل نہ یہ مدینہ | ہو کاش وہ کیمیائے افسوس (میسر تجکو ۱۲)
کب سطح زمین شعبہ مین آج | اس دل کا مری سمائے افسوس
اوس روضہ جان جان پہ جاکر | جان جائی تو پھر نہ آئے افسوس

تحمل مرا باہمد گر ادو دیہر کو ۔۔۔ بانڈہی کوئی دست و پائی افسوس
اب دیکھنے کو کہان وہ جا لی ۔۔۔ اب آنکھین کہیون کہ ہائی افسوس
معشوق ہی ہی عشق مصطفی ہین ۔۔۔ یہین وقف غم و فنای افسوس
زلفوںمین ہین جسکے دل ہزاردان ۔۔۔ یہان ہین وہی اور بلای افسوس
جو آپ ہی ہین دلبران عالم ۔۔۔ یہان انکی ہین دل ربای افسوس
محبوب کی آرزو مین دل کو ۔۔۔ محبوب ہے بس لقائی افسوس

۱۶۷	دو زخ ہی ہوا ای قیصر یانی کاٹی اگر اژدہای افسوس	۱۵

مدینہ تہا کنار عافیت اب وہ کہان افسوس ۔۔۔ پڑی گرداب مین پہر کشتی عمر روان افسوس
مدینہ کیا ہوا تسکین دل آرام جان افسوس ۔۔۔ کہ جسکی غم مین بسمل ہے وہ ہوتین ناتوان افسوس
وہان تہا دل گل خندان لعین پہ بہار ہی تہا ۔۔۔ یہان پژمردہ ہر دم دل ہی اپنی سدا ہی جان خزان افسوس
وہان تہی باشک شادی ہین وہ تاتیر نم گرتیر ۔۔۔ یہان آتش تپین دل کی چشم خونفشان افسوس
وہان اپنی ربان جو وقف تسلیم محمد تہی ۔۔۔ ہوئی مصروف لغو و ذکر دنیا پہر یہان افسوس
یہان ہیہات ہات اپنی کف افسوس ملتی ہین ۔۔۔ کبہی ان چالیون مین اتہ دان تہی وہان افسوس
مدینی مین کبہی جسطور سے ہم پر وقت پہرتی تہی ۔۔۔ اب ان آنکہون مین پہرتی ہین مدینہ کے مکان افسوس
جو تہا شغل صلوۃ آوارتہی ہر دم مدینی مین ۔۔۔ وہی آواز اپنی ہوگئی آہ و فغان افسوس
وطن سی ہین جدا جیسے وطن پیر مین رہتے ہیں ۔۔۔ یہان کیون آگیا مثل بلائی ناگہان افسوس
زمین تعزیتی تہا گر گسین تہار ہو سیدا ۔۔۔ جو ہو مشتاق دیدار محمد کا یہان افسوس
رہی ہر دم مدینہ کو شتہین اس چشم گریان ہے ۔۔۔ کہان وہ روضہ احمد کہان وہ آستان افسوس

کہان آبِ مدینہ اور کہان خرمای طیبہ آج
فقط اونکا تو اب افسانہ ہی حظِ زبان افسوس

جو برگِ گیاہ صحرائے مدینہ یاد آتا ہے
تو بن جاتا ہی لپر صورت کوہ گران افسوس

ہزارون کو تو گلزارِ بقیع آرامِ جان ملجائے
ہمارے خاک ریگِ ہند مین ہو رایگان افسوس

۱۶۸ | ہوا ظرفِ غزل تنگ ای فقیر افسوس باقی ہی
بیان ممکن نہین بن ظرفِ دلمین رکہہ نہان افسوس | ۱۵

تختِ شاہی ہوئی گویا اور شاہانہ لباس
ہو اگر خاکِ مدینہ اور فقیرانہ لباس

حلۂ جنت سے بہی عاشق پہر اتنا خوش نہو
پائی جو اوترا ہوا اک وہ کریمانہ لباس

عاشقِ شمعِ رسالت ترکِ زینت کرتی ہین
کب زیادہ پر سے کچہ رکہتا ہی پروانہ لباس
یعنی لباسِ سنت

مثلِ زن محوِ حریر بدعت اب کیا جانین گے
کیا گلیم سنتِ احمد سے مردانہ لباس

ناعمات خلد سے پوچہی کوئی اس رمز کو
دل فگن ہی جو صحابہ کا فقیرانہ لباس
حورانِ جنت / رضی اللہ عنہم

کاہیکو گہبرائینگے عریانیٔ محشر سے ہم
دیکہکر ذاتِ محمد کا شفیعانہ لباس

جب سے عشقِ مصطفےٰ سے دلمین نورانی ہی دل
پہر سلطان کیون نہ بارلی صناخانہ لباس

ہوئی علم و حکمتِ سنت سے جو قالب لجسم ہو
اوسپہ زیبا ہی علیمانہ حکیمانہ لباس

عاشقِ دنیا لباسِ دین سے عاری کیون نہو
دین کا خود رکہتے نہین یہ زالِ عیارانہ لباس
دنیا

اپنے یارونکو بنا لیتی ہی شیطانِ لعین
تکبر کا پہنی ہوئی ہی وہ یہ شیطانہ لباس

کب لباس و نہوی سے خوش ہے شیدائے رسول
جسم پر ثابت کہان کہتا ہی دیوانہ لباس

کسطرح میری سخن سے ہوئین خوش اہل ہوا
ہر بدن پر کسطرح ٹہیک آئی بیگانہ لباس

اوس درِ شاہِ رسل پر کاش افتادہ رہون
خاک وہانکی ہو میری تن پر گدایانہ لباس

ہو فقیر اوسدن وزیا اللہ مہمانِ بقیع
جب کفن ہو اس مسافر کا غریبانہ لباس

۱۶۹	چل رہی مین لباس صوف رکھہ توای حکیم چھوڑ رنگ ہند اور پیراہنچیانہ لباس	۱۷

صفت جبل مورد رحمت عزوجل یعنی ابو قبیس جائے ظہور شق القمر معجزہ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

کیا جای رحمت صمدی ہی ابو قبیس
ہو کیون نہ منزل نبوی ہی ابو قبیس

کیون اوسکی عشق مین نہو مست کا دل دو نیم
شق القمر سے قصر علی ہی ابو قبیس

کیا حکمت حکیم ہے واللہ دیکھنا
گلزار وتجل ہی جو بری ہی ابو قبیس ق

دامن مین اوسکی وہ گل کعبہ شگفتہ ہی
ہر گلشن وچمن سے غنی ہی ابو قبیس

کیا کیا جلیس اوسکی صفا اور مروہ ہین
رکھتا وہ ارتفاع جلی ہی ابو قبیس

ہر سنگریزہ ہے جس ہوسوی اثر
وہ منصب جمال خفی ہی ابو قبیس

کوہ احد کو ہے تو مدینے سے احترام
کعبے سے اہل ورزہی ہی ابو قبیس

ام القری کے اوسپہ تجلی ہی رنگ ن
گویا کہ آئینہ طور صفی ہی ابو قبیس

جودی کو ہی سفینۂ نوح افتخار ہان
جمال شان مصطفوی ہی ابو قبیس

سنتے ہین کوہ قاف کو روشن جبین ہی بہت
کیا بہر سجدہ اوسکو جلی ہی ابو قبیس

عکس جمال کعبہ سی ہے اسقدر جمیل
منظور انس وجن وپری ہی ابو قبیس

ہر سنگ اوسکا غیرت صد سنگ صرف ہی
معیار بہر سعید وشقی ہی ابو قبیس

ہر سنگ سرمہ اوس ہے میسر کہان نصیب
انوار جمالے چشم دلی ہی ابو قبیس

گویا کہ اوسکی سامنے لیلی ہی لیلی نجم
یون قیس کا حبیب صفی ہی ابو قبیس

شیرین سے تلخ ہوئی وہان خاک چاٹکر | افسوس کوہکن نہیں خفی ہے ابو قبیس
کیون نا ہتاب عشق مین یہان سینہ شوق ہو | خود جلوہ گاہ نور نبی ہے ابو قبیس

دیکھون جمال کعبہ فقیر اتنو پہاڑ کہین
دیکھون یہ آرزوے دلی ہے ابو قبیس

۱۷۰	ردیف شین معجمہ	۱۱

ہے بجا اس رشک سے باہم جدال عرش و فرش | ہے نصیب فرش وہ نور جمال عرش و فرش
استوار حق وہان ہی یہان نزول مصطفےٰ | اول و آخر ہی کیا فضل و کمال عرش و فرش
کسطرح خاک مدینہ مین ملی یہ میری خاک | اے دل مشتاق کیونکر یہ وصال عرش و فرش
حامل عشق خدا و مصطفےٰ انسان ہوا | پھر ماہی و ملک ہی احتمال عرش و فرش
فرش راہ مصطفےٰ ہوکر مقیم خلد ہین | خاکساران محبت ہین مثال عرش و فرش
مہر دیدار قدم تابان قبل حادث مین تہا | کیون نہو معراج مین مکشوف حال عرش و فرش
جو مین مدفون مدینہ عرش کے سایہ مین ہین | سائیان رحمت انکو ہین ظلال عرش و فرش
جن پہ صلی اللہ ہی وردِ دو عالم کیا عجب | رحمت انپر ہوئے مشتاق ثقال عرش و فرش
شامل امت ہین یون وہ رحمۃ للعالمین | جسطرح وسعت مین باہم اشتمال عرش و فرش
بار عزت ہی وہان بار رسالت ہی یہان | پیش امر حق ہی کیا کچھ امتثال عرش و فرش

۱	یہان ہین ہین وہان جنت مین جا صریح عصفر	قرب احمد مین ہی یا ذو الجلال عرش و فرش	۲

ہوا یہ دل مدینہ دیکھکر یون بیخبر بیہوش | کہ جیسے ہوئی عاشق شکل جانان دیکھکر بیہوش
رسول اللہ کے مرقد پہ ہین جن و بشر بیہوش | وہ کیا منظر ہی جسپر ہین سبھی اہل نظر بیہوش

محمد آہ و نالہ حد سی گذری کی گستاخی
دینی مین ہو گئے ہم اسقدر وقت سحر بیہوش

نہ آیا پھر وہ ہوش ابتک وہان جب سے دم فرو دیے
سنا کر وہ کر رخصت کر دیا وقت سحر بیہوش

فراق مصطفے مین زندگی سے ہے سزا ایسی
کہ ہون مین بے سکون بے صبر بیدل بیجگر بیہوش

غنی ہوکر رہی محروم حج و زیارت سی
شراب قہر حق سی ہو گئی وہ اسقدر بیہوش

کلام اللہ اللہ اکبر کیا ہی ہیبت سے
کہ ہوتے تھے نزول وحی مین خیر البشر بیہوش

شب معراج مین تھی وہ تجلی ذات احمد پر
ہوئی جسکی شعاع سی جان موسی طور پر بیہوش

عبث طول امل نے کر دیا یہان ہمکو دیوانہ
عبث قمری کو رکھتا ہی یہ سرو کے ثمر بیہوش

جسی ضعیف دماغ الست دنیا وہان بھی ہے
اسی کرتی ہی خوشبوئی مدینہ عشق سے بیہوش

وہی ہشیار ہین او تابع احمد ہی ہین بس
کہ جو خوف خدا سی ہین آٹھون پہر بیہوش

یہ حالت تھی ہمہان اب یہان ہون کہان مستغرق
سرور وصل احمد سی ہوا ہین اسقدر بیہوش

۱۷۲	فقیر اپنی سخن سی ہوگئی ہین بے ہوش اہل عشق یہ حبیب سے مجکو کہنا ہی نبی کا اثر بیہوش	۱۵

صلوات نبوی سی ہوا انسان خاموش
نہیں نعت محمد سی مسلمان خاموش

یا خدا عشق محمد مین رہون سوختہ دل
اور نہ ہونی کبھی یہ آتش سوزان خاموش

ذاکر روئے محمد ہے مرا دل ہر دم
کیون تلاوت سے ہو یہ حافظ قرآن خاموش

کیا گل روضۂ انور کی تجلی ہی مہیب
صورت بلبل تصویر تھی سب یہان خاموش

یاد آتا ہی جو ہنگام زیارت کا سکوت
آہ سی پردہ نہین سکتا دل نالان خاموش

خود دیتی اہل دہن کو بھی دہان دوزخ
جو دہن ذکر محمد سی رہا یہان خاموش

ذکر سنت سی ہین محروم بہت مردہ صفات
شہر کے شہر ہین جیسے شہر خموشان خاموش

کھلے ابواب جنان ہین وہ کھلی مُنہ اُنکی
ہی وہان اذن تکلم تو محمد کے لیے
عاشقونکی لیے ہے شور تعالوا اُن پر
یاد آتی ہی مدینی کی ندای صلوات
جو کہ دیکھا ہی مدینی مین کہی دیتی ہین
مور در رحمت حق کب وہ زبان و دل ہین
ہمکو محشر مین ہنسائی وہ خدا اسکی طفیل

نہین تدبیر سی جو صاحب بیان خاموش
سبکو رکھی گی جہان ہیبت رحمان خاموش
گو وہ جالی کی لب آتی ہین نظر وہان خاموش
رہینا دشوار ہے بی نالہ وا افغان خاموش
گو کہ ہین بولنی سے دیدۂ گریان خاموش
جو تحیات سی ہین ظاہر و پنہان خاموش
تہا دعا سی نکہی جو لب خندان خاموش

۱۷۴ — یا خدا پھر وہین معروض ہو تسلیم فقیر
رہ بجائی کہین ہو کر ہین بیجان خاموش — ۱۳

ردیف صاد مہملہ غزل خاص بذکر سورۂ اخلاص

محمد پر ہوا جسدم نزول سورۂ اخلاص
حیات جاودانی اہل ایمان کی لیے یہ ہے
یہ وہ سلطان توحید خدا آیا کہ رکھتا ہے
علو جنت الفردوس کی جانب مقرر ہے
یہ کسکی ذکر میں لذت ہی عاشق ہین زبان و دل
سر اسی ذکر اللہ الصمد ہے قل ہو اللہ مین
جو دل تک تہ تہ جا سکتا نہین ہم لگانیکو
غذای روح عالم کیون نہو قلب محمد پر

ہوا صدر رحمت عالم نزول سورۂ اخلاص
حق کفار مین ہے سم نزول سورۂ اخلاص
حصون دین کو مستحکم نزول سورۂ اخلاص
ظہور رفعت آدم نزول سورۂ اخلاص
زبان سے دل مین ہے پیہم نزول سورۂ اخلاص
نہو کیون شان مین ہمہم نزول سورۂ اخلاص
تو زخم دل کا ہی مرہم نزول سورۂ اخلاص
ہوا تہا روح سی منضم نزول سورۂ اخلاص

مس کفر و ضلالت بنگیا خالص زر توحید | یہ وہ اکسیر ہے اعظم نزول سورۂ اخلاص
یہ وہ دریائے وحدت کوزۂ الفاظ مین آیا | کہ رشک قلزم و صد یم نزول سورۂ اخلاص
(دریا ہے)
کہان وہ دل ہمارا ہی کہ سب قرآن سمجھو تو | غنیمت جانتے دین ہم نزول سورۂ اخلاص
(باعتبار اکثر عوام الناس)
یہ وہ توحید خالص ہی کہ یہ تاثیر اسکی ہے | کہ ہے خود مخلص عالم نزول سورۂ اخلاص

۱۷۴

فقیر اپنے لیے ہو کیون نہ اخلاص عمل ساز
جو لب سے دلمین ہو ہر دم نزول سورۂ اخلاص

۱۵۰

اب میرے دل سے اٹھ گئی سیر جہانکی حرص | باقی ہی بس رسول کے پاک آستانکی حرص
افسوس حج بیت و زیارت کے واسطے | کیا کچھ ضعیف ہوگئی پیر و جوانکی حرص
دیکھو ہر اک ضعیف کی ہر حرص ہے جوان | لیکن ضعیف ہی تو فقط ہی وہان کی حرص
(امور آخرت کی)
کیا کچھ حریص مغفرت امت آپ ہین | اللہ رے اُس رؤف و رحیم جہان کی حرص
(صلعم)
پاس ادب سے ہم تو وہان کچھ نہ رو سکے | لب پر دلمین رہ گئی آہ و فغان کی حرص
شوق مدینہ یون ہی دل ناتوان کو ہائے | گویا ہمیشہ جینے کی ہے نیم جان کی حرص
(مدینہ کے)
کسکے سبب یہ ذکر مدینہ فرشے کا ہے | جاتی نہین زبان کبھی جس بیانکی حرص
بے نام و بے نشان رہی شہر نبی مین وہ | ہو جسکو دو جہان مین نام و نشانکی حرص
اسمین حریص بخشش امت کا ذکر ہے | ہر گوش دلکو یون ہی مری داستانکی حرص
(اشعار ترغیبیہ)
دل جسکے کہربائے گیا و مدینہ ہین | ان عاشقون کو کیا رہی زلف بتانکی حرص
جو مہوش آفتاب مدینہ میں رہ چکے | ان نازکون سے دور گئی سائبانکی حرص
(حلہ)
وہان دیکھکر وہان صراحی مین آب پاک | کب ہے زبان کو کسی جوف مینانکی حرص
دشت مدینہ سے دل وحشی کو عشق ہے | حرص مکان ہی اسکو تو محض اس مکانکی حرص

مشتاقِ وصل کسکی ہے یارب جو دمبدم		رفتار مین زیادہ ہے عمرِ رواں کی حرص
۱۷۵	دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسول کا دلمین نہین سکونتِ ہندوستان کی حرص	۱۳

ملا جو خاک مین ہو کر برائے مصطفےٰ خالص
ہوئی وہ خاک اُسکی اُسکے حق مین کیمیا خالص

زرِ مغشوش دل وہ خود بخود ہو جائیگا خالص
رہا حج و زیارت مین جو باصدق و صفا خالص

ملے سیم و زرِ خالص کے گھر جنت مین انسان کو
مدینے کی محبت مین جو یہان نکل گیا خالص

بہت ایسے ہین جو اترا تے ہین حج و زیارت پر
بتائے ہر مُرائی کو ریا سے کبریا خالص +

جو شے مقبولِ درگاہِ خدا ہو کام کی وہ ہے
عبادت چاہیے انسان کو بہرِ خدا خالص

بنایا دلکو اپنا سا مصفّیٰ و ماںجے پانی نے +
پیا آبِ مدینہ اور ہمارا دل ہوا خالص

مدینے مین رہا دل مِسا اُب یہان پھر مکدر ہے
بتائے دلکو خالص اب کہان ہے وہ دوا خالص

علاجِ دل ہوا تہا اُس شفا خانہ مین ایسا کچھ
مدینے مین ہمارا ہر عمل للہ تہا خالص +

نماز اپنی تھی خالص صوم خالص ذکر خالص تہا
صلوٰۃ مصطفےٰ خالص دُعا خالص ثنا خالص

ترقی کیون نہو مجھ اُس سے ایمان کی حلاوت کو
جو خرمائے مدینہ ہے رہی میری غذا خالص

سراپا کیون نہ زنبورِ عسل کی سعی ہو مشکور
کہ شمعِ مسجدِ محبوب موم اسکا بنا خالص

حیاتِ جاودانی ہے حدیثِ مصطفےٰ کا عشق
غذائے روح ہے وہ انگبینِ مصطفےٰ خالص

	فقیر آج ایک عالم اُسکی خوشبو سے معطّر ہے یہ عطرِ نعتِ احمد مجھ سے ایسا کچھ بنا خالص	
۱۷۶	ردیف ضاد معجمہ	۱۱

جلوہ گر ہونگے جب ختم رسل بر سر حوض — آپ کے دست نگر ہونگے کل بر سر حوض
کیا ہی رحمت ہی محمد عربی نے کو تم — ہونگی راحت نسوان و رجال بر سر حوض
غرق دریائے معاصی جو رہا تو ای دل — سب حقیقت تری وہان جائیگی کہل بر سر حوض
جو شقی ہین ہی بدعت سے جہان مین بد مست — اہل حرمان مین وہ ہی شامل بر سر حوض
آب کوثر مین ملا ہوئیگا کیا خوش گلاب — جلوہ عارض صد غیرت گل بر سر حوض
اہل دریائے حیا ہی تو پہنچ سکے ہین — جائین توبہ کا اگر باندہ کر پل بر سر حوض
گردنین انکی ہین او غل مین یہ کو مبتدعین — تشنہ کامی ہی ہجاتی ہین غل بر سر حوض
اہل خلق نبوی ہونگے سیراب وہان — پیاسے ہونگے بد اخلاق عمل بر سر حوض
کیون نہ ہو سوختہ عشق محمد کے لیے — منزل رحمت رحمان نزل بر سر حوض
آب کوثر کا مزا کسقدر افزون ہوگا — ساقی ہین وہ سلطان رسل بر سر حوض

۱۷۷ مین بھی اک تینے وہ عشق محمد ہون فقیر — کاش بلوائین وہ ہادی سبل بر سر حوض — صلی اللہ علیہ وسلم

جو کہ ہی عشق مصطفے کا مریض — مستحق ہے وہ ہر شفا کا مریض
آب طیبہ ہے درد دل کا علاج — نہ ہے شارب اس دوا کا مریض
ہو مدینہ مین جا کے خاک نشین — مرض کبر و اعتلا کا مریض
تندرستون پہ ناز کرتا ہے — اپنی مقبولیت لئے دعا کا مریض
ہی طفیل رسول رحمت کل — مستحق رحمت خدا کا مریض
ایسا دار الشفا مدینہ ہے — کہ شفا پائے ہر بلا کا مریض
مین رہون کاش زائر خالص — نہ کرے کبریا ریا کا مریض

چاہیے دل کو ہند سی پرہیز | جو یہ ہے شہر مصطفی کا مریض

وہاں سے کے خرما کو ڈہونڈتا ہے دل | پھر ہے مشتاق اُس غذا کا مریض

کحل خاک مدینہ کیونکی سے ملے | دیدہ ہے گریہ وبکا کا مریض

۱۷۸ کیون نہو ہے فقیر دل کا غنی
ہے یہ سلطان انبیا کا مریض ۱۳

یونتو معمول ہی مخلوق مین ہے خوب ہی فیض | پر وہ فیض اور ہی ہے جو مری محبوب سے فیض

روتی روتی ہی مدینہ نظر آیا آخر | دید یوسف کا ہوا گریۂ یعقوب سے فیض

دل مجذوب پہ مدینہ کا اثر دیکھیں ذرا | وہ جو کہتی ہیں بہت ہوتا ہے مجذوب سے فیض

یون ہی درد محمد دل پر صبر مین کاش | جیسے تہا درد کو یارب تن ایوب سے فیض (کرم ۱۲)

قلب عشاق نبی کی ہے جہا نمین تاثیر | کیون نہ ہو ہوتا ہی فیاض کے منسوب سے فیض

غیرت شمس و قمر ساری جہان مین دیکہو | نور ایمان کا ہی اُس رخ محبوب سے فیض

مری غم نے کیے مشتاق مدینہ اکثر | ایک عالم کو ہوا اس دل مکروب سے فیض

زائر شکل مدینہ ہوی دنیا سے عجنے | کیون نہو نقش کو اُس شہر خوش اسلوب سے فیض

دیکہا ایمانسی ہوے اہل ایمان فردوس | تہا صحابہ کو یہ اُس صورت مرغوب سے فیض

نقش سنت کی لگے ضرب تو دل ہو فیاض | ضارب ہے کہ جو ہوا اسکو ہے مضروب سے فیض

مری اشعار کہاں اور کہاں اہل نظر | کیونکی ہوا اہل ہنر کے لیی معیوب سے فیض

طالب اسم محمد ہیں وہ حظ عظیم | کسی طالب کو کہاں کیسی مطلوب سے فیض

۱۷۹ ای فقیر اسمین ثناخوان محمد ہے تو
ساری عالم مین نہو کیون تری مکتوب سے فیض ۹

ہے یہی اپنے علاج دل مدینے کے عوض
نقش طیبہ دلمیں ہو حاصل مدینے کے عوض

اے دل بیتاب تجکو پھر مدینے کے سوا
جاؤ کہان کونسی منزل مدینے کے عوض

اے غنی ملک بجسم مین کس لیے رہتا ہے تو
دل لگایا کس سے اے غافل مدینے کے عوض

احمد عقل دین کو دیکر عیش دنیا کے مکان
سو لیتی ہو نہین عاقل مدینے کے عوض

عاشقون کو گر نظر آجائے دنیا مین تو یہ
ہو نہ پیچھے کب تو پر مایل مدینے کے عوض

یہان مدینے کی طلب مین مرگئی جو ناتوان
جا ہوئے وہ خلد مین نازل مدینے کے عوض

ہند پر ظلمت ہے پر کینہ ہے اس سے کسطرح
خوش رہے کوئے دل بے عقل مدینے کے عوض

قایل شہر مدینہ مین نہین یارب تو وہان
کوہ و صحرا تجکو جا مین ہل مدینے کے عوض

اے فقیر افسوس ہے تجکو کہ تو پھر آ کے یہان
ہوگیا کیون ہند سے شاغل مدینے کے عوض

۱۸۰	ردیف طای مہملہ	۱۱

احمد یا ہر ان مدینے مین کہین مین ناتوان ساقط
یہ تن وہان خاک پر ساقط ہوا اس سے بدن آن قطع

جو بے عشق نبی ہو اس بدن سے ہوئی جان ساقط
ہو ہو بے ذکر احمد ہو وہین سو وہ زبان ساقط

نہ جس دلمین درد مصطفے کس کام کا دل ہو
بجا ہے ہو اگر پہلو سے وہ دل سنگسار ساقط

جو سر سودا زدہ آشنا ہو کس کام کا سر ہے
متصل جسم سے ہو جائے وہ بار گران ساقط

جو آنکھین ہو گئی بے دیدار طیبہ کور بہتر ہین
رہی بے نور طیبہ نور چشم خونفشان ساقط

نظر اب کچھ نہین آتا مدینہ دیکھ کر ہم کو
مدینے نے نظر سے کر دیا سارا جہان ساقط

جو اہل قصر ہے حج و زیارت ہے تم مین
وہ یارم خوشدلی سے ہو گئے سارے وہان ساقط

صبا پیغام لیجا نہیں کیا دم لیکے چلتی ہی
یہاں اب کوئی دم میں ہے یہ نبضِ ہجران ساقط

خدایا زندگی میری بنا حمد و صلوٰۃ ایسی
کہ ہو لی مجھسے بالکل اشتہائی آب و نان ساقط

طفیلِ مصطفےٰ یہ پردہ پوشی ہی گناہونکی
وگرنہ ہو چکا ہوتا جہان پر آسمان ساقط

١٨١	تیری توحید و سنت کی بیان سی ای فقیر اب تو نظر سی ہوئینگے دیوانِ اہلِ شرک ہان ساقط	٩

نورِ طیبہ کو ہی میرے دلِ بیتاب سے ربط
یہ غلط ہی کہ نہین نار کو سیماب سے ربط

تھا اوسی مسجد و محرابِ محمد مین یہ جسم
آج اس دلکو ہی جس مسجد و محراب سے ربط

چین کرتی ہین جو ہین اہلِ گلیمِ سنت
اہلِ کمخاب کے آنکھونکو ہی کمخواب سے ربط

اونکی قسمت مین کہان آبِ حیاتِ طیبہ
جن بخیلونکو رہا ہند کی زہراب سے ربط

ہائی پی آبِ مدینہ سے دل ایسا مردہ
جیسے کہتے ہیں اجل ماہی بی آب سے ربط

دلِ وحشی ہی مرا گردِ مدینہ ہر دم
شکر ہی وحشی کو اوس شیوۂ آداب سے ربط

بابِ جنت مین گئی بابِ مدینہ والے
واہ کیا کچھ ہی اس باب کو اوس باب سے ربط

دم نکلجائی مگر آہ نہ نکلے گستاخ
ہم غلامونکو وہان چاہیے آداب سے ربط

١٨٢	مدحِ سلطان مین تخلص مرا اچھا ہی فقیر مجھکو کیا چاہیی تھا فخر کی لقاب سے ربط	١٣

ہی مدینہ طیبہ وہ منزلِ عیش و نشاط
جسمین سلطان و گدا ہین شاملِ عیش و نشاط

کلفتِ راہِ مدینہ کی وہ لذت پا چکے
کیون رہی عشاق کا دل مائلِ عیش و نشاط

اہلِ ایمان مرکی ہو جائی جو مدفونِ بقیع
بس وہی ہی عمر بھر کا حاصلِ عیش و نشاط

دلکو شوقِ وصل مین رنجِ سفینہ چین تھا
یاد آتا ہی نہ تھا ہون ساحلِ عیش و نشاط

دلمین نقش پا وضنا حمہ سی ہے یہ کچھ سرور — ناقۂ دلبری گویا محمل عیش و نشاط

جسکو آئی خاکساری ہی مدینی کی پسند — کب ہوتا ہی یہان پھر قابل عیش و نشاط

کچھ نہین یاد انکو اپنی سرد ہو جانیکا وقت — گرم رکہتی ہین جو ہر دم محفل عیش و نشاط

قدر فردوس مدینہ اُس منافق کو کہان — مل گیا یہان جسکو درکِ اسافل عیش و نشاط

جائین کیونکر اسطرف کو اغنیا محروم خیر — چھوڑتی ہی کب قدم انکی گل عیش و نشاط

کیونکہ آئی انکو وہانکی آہ و زاری کا مزا — جو یہان رہتی ہین ہر دم خو تسیل عیش و نشاط

وہ یہودی یا کہ نصرانی مرے بے حج بیت — اہل زر جو مر گئی مستکمل عیش و نشاط

بستر خاک مدینہ کی دعا کرتا ہون مین — اور کیا ہون مین نہ یا وہ سائل عیش و نشاط

١٨٣	جو کلیم فقر مین لذت ہے مجکو اے فقیر اس مزی سی بیخبر ہین شاغل عیش و نشاط	٩

ردیف ظای معجمہ

نہوئی تشنہ زبان آب سرد سے محفوظ — جو دل سی اپنا نبی کی گرد سی محفوظ

ہمیشہ دشت مدینہ ہوا ور دل وحشی — تو ہو نہین ایسی بیابان نورد سی محفوظ

وہان نہ دیکھین گے وہ شمس مہر محشر — رہی مدینہ مین جو چہرہ زرد سی محفوظ

وہ سرخرو ہین قیامت مین جو یہان عاشق — غم رسول مین ہین رنگ زرد سی محفوظ

جو اغنیا نہین جاتے وہان وہ میری طرح — الہی ہو نہین مدینی کے درد سی محفوظ

وہ برج سبز وہ مینار پھر دکھا یارب — رہون مدینہ مین آن حج و فرد سی محفوظ

ہر اک ستون سی لپٹ کر ہو دل اپنا خوش — کہ جیسے ملکے کسی نیک مرد سی محفوظ

نہوئے مرجعِ مخلوق ہوکے ہند مین شاد — جو ہی ہجوم مدینہ مین طرد سے محفوظ

۱۸۴ تری سخن سی جو خوش ہین فقیر عاشق لوگ
نہین وہ شربتِ قند اور ورد سے محفوظ

گرندہای ہجوم زنجاست وعرض صلوۃ ۲۵ ۱۱

پانچکا یار بستان مین جاکی پھر آنیکا حظ — ابتو دکھلادے وہین رہ کر مرجانیکا حظ
دل اگر آنکھونکی جا ہوتا تو یہ بھی دیکھتا — جالیون سی جہانک کر وہان محو ہو جانیکا حظ
کیا نگاہِ چشمِ عاشق ہو رسا اُس نور تک — شمع سی بس جلکی مرجانا ہی پروانیکا حظ
ہین وہ مجنون ہوں عزیزو کچھ دوا ہو نہین — غیر صحرا ہی مدینہ ایسی دیوانیکا حظ
شربِ زمزم اکلِ خرمای مدینہ طیبہ — واہ کیا کہنا ہی اُس پینی کا اُس کہانیکا حظ
کیون نہون گوشِ صحابہ عطردان جنکو ملا — اُس دہانِ مشکبو کی بات سُن جانی کا حظ
کیون نہو صدچاک مثلِ شانہ غیرت سی یہ دل — سوچ کر موئی رسول اللہ سی شانیکا حظ
کیون نہو آباد اب میرا دلِ ویران کہ مین — دیکھہ آیا ہون انکی شہر ویرانے کا حظ
کیا ہی ہم محفوظ تھی قربِ مدینہ مین کہ تہا — دیکھنی کا برجِ سبز اور اُسکی دکھلانیکا حظ
کسقدر وہ خاک ہی سیرابِ جنت صبح و شام — ہوگیا آبِ مدینہ جسکے نہانی کا حظ

۱۸۵ خرمن دنیا وما فیہا سی کیا حاصل فقیر
تجکو گر حاصل مدینی سی ہوا کدانی کا حظ ۱۳

اگر دعا مین نہو خوف کا رجا کا لحاظ — تو کیا اثر کو ہو انسان کی دعا کا لحاظ
خدا کے گھر مین رہا خانۂ خدا کا لحاظ — رہا مدینہ مین سلطانِ انبیا کا لحاظ
مگر ہوا ہی وہم بیخبر نالہ کشش یہ دل — کہان ہی عاشقِ بیتاب کو حیا کا لحاظ
چل اب مدینی کو ای جان خود ہوا کہہ کر — یہ انتظار مین کب تک تجہی صبا کا لحاظ
کہ میرا پیغام لیجا

۱؎ یعنی جیسی کسیکو نایاب چیز ملجاتی ہی تو اُسکو بار بار دیکھتا ہی ۱۲
۲؎ یعنی جس خاک کا ... آبِ مدینہ ... مستعمل رہا ہی ۱۲

الٰہی حب مدینہ ہو اس طرح دل کو — کہ جیسے رہتا ہی بیمار کو شفا کا لحاظ
یہ وصف حور جنان ہی جو قاصرات الطرف — ہوا ہی عکس فگن چشم مصطفٰے کا لحاظ
الٰہی رہے تیرے رحمت کو راہ طیبہ مین — یہ حکم ہو کہ رہی اس شکستہ پا کا لحاظ
یہ آنکھہ کیون نہ کی نادان جالینوسی شرمائے — بجا ہی رکہی گنہگار پر پارسا کا لحاظ
نظر سی کیون نہ بنائین وہ خاک کو اکسیر — نصیب جنکو ہوا سید الورٰی کا لحاظ
لحاظ پال ہی جو ہی لحاظ وہان نگہی — نہ ہوگا نار کو کچھہ اسی اغنیا کا لحاظ
لگا کی خاک مدینہ کو سیر چشم رہی — عجب ہی چشم ہوس کو کیمیا کا لحاظ
لگا کی آنکھہ جب انسان نی زال دنیا سے — کب اسکو ہوئیگا جو ران اصفا کا لحاظ

فقیر دل مین نا آنی دی حب دنیا کو
خدا اسی ڈر کہین رکہہ خانۂ خدا کا لحاظ

۱۹۶ — **ردیف عین مہملہ** — ۱۱

کس ضیا سی پر ضیا ہی مسجد احمد کی شمع — غیرت شمس الضحیٰ ہی مسجد احمد کی شمع
رات دن سجدا ہی مسجد احمد کی شمع — ہادیٔ نور ہدیٰ ہی مسجد احمد کی شمع
مسجد احمد مین کیا حاجت شمع و چراغ — روضۂ خیر الورٰی ہی مسجد احمد کی شمع
لمعہ مین بیمار ہی تاریکی دل کا علاج — جو تبرک لی گیا ہی مسجد احمد کی شمع
شمع ہین روح و ملک جن و بشر پروانہ وار — کیونکہ نور مصطفٰے ہی مسجد احمد کی شمع
ہی قیام لیل اور صوم نہار اوسکو نصیب — گویا مرد پارسا ہی مسجد احمد کی شمع

رشکِ انہار غسل ہین اشکہای شمع وہان　　کیونکہ موم آکر بنا ہی مسجدِ احمد کی شمع

کیون نہو نظارۂ ساقِ حسینان سے نفور　　جو کہ عاشق دیکھتا ہی مسجدِ احمد کی شمع

اللہ اللہ گیا ہی نورِ غسل ہی خوش نصیب　　موم اسکا بن رہا ہی مسجدِ احمد کی شمع

محوِ حیرت کسکی ہی کس سے قرین ہے رات بھر　　کس تجلّی پر فنا ہی مسجدِ احمد کی شمع

۱۸۷　　کاش گل ہنگر گرد مین سوختہ دل ای فقیر
وہان جہان رونق فزا ہی مسجدِ احمد کی شمع　　۴

قیامت مین یارب طفیلِ شفیع　　مرا بات ہو اور ذیلِ شفیع

ہمیشہ تھے مصروفِ خیر و صلاح　　پئے عاصیان یوم و لیلِ شفیع

مساکینِ امت پہ ہی بی ثمن　　وہ ایسا ہی میزان و کیلِ شفیع

جو آئینگے آدم سے تا روزِ حشر　　قیامت مین ہونگی خیلِ شفیع

یہ زوّار کے حق مین امید ہے　　کہ نیلِ شفاعت ہو نیلِ شفیع

رہی مہرِ محشر ہمین امر سہل　　مقابل ہو کر یک سہیلِ شفیع

۱۸۸　　فقیر اپنے مایل ہے رضوانِ حق
اگر عاصیون پر ہی میلِ شفیع　　۱۳

یاد ہی جب صبحدم وہان تھی ندای الوداع　　تازہ ہین اب تک وہ دلپذیر زمزمہای الوداع

جوشن زن کیا کچھ تھی آہ و نالہای الوداع　　جب پڑھا تھا معلّم وہان دعای الوداع

پھر وہین ہکر وداعِ جان ہو مدفن ہو بقیع　　پھر نہ سنوایی مجھے علی صدای الوداع

کیا سرورِ وصل یاد آئی حریصِ وصل کو　　ہو گیا جو دم بدم مین مبتلای الوداع

یون ہو میرا آستانِ وصل پر ثابت قیام　　مجھسے ہو جائی وداع و تقاضای الوداع

اسقدر رونا آیا ہوئیگا مجھکو کبھی
جو دم رخصت رہا جوش بکائی الوداع

کاش بنکر عاشق بیخود نہ اُٹھوں سے ملے
کرواشتہائی الفراق اور غل مچائی الوداع

کچھ جواب اسکا نہیں جز آہ دل اور اشک چشم
مجھسی پوچھی کوئی جو کچھ ماجرائے الوداع

کیا ہی حسرت تھی کہ ہو جاتی اسی جا جان ہی
کچھ نہ تھا جز زبانی ماسوائے الوداع

ہو نصیب مجھ وہاں جاکر وہیں رہنا تو پھر
آستانے سے اُٹھا کر کیوں ستاتی الوداع

مسجد احمد میں سر سجدے ادا کرتا اسے
دب گیا افسوس میں ان زیر پائی الوداع

یا تو میں تھا اور در احمد کا برج عافیت
اب وہی میں اور دیاں اژدہائی الوداع

۱۸۹ دل فقیر خستہ جاں کا یہ بہت بیمار ہی
پھر خدایا وصل طیبہ ہو دوائے الوداع ۱۵

ذکر بقعۂ رفیع جنۃ البقیع یعنی مقبرۂ مدینہ منورہ

ہو کیوں نہ رشک باغ جناں جنۃ البقیع
کس کس کو کر رہی ہی نہاں جنۃ البقیع

عثمان جیسی صاحب نورین آسمیں ہیں
کیونکر نہو ہی نورفشاں جنۃ البقیع

زوجات مصطفے ہیں بنات نبی ہیں وہاں
ہی خیمہ گاہ عصمتیاں جنۃ البقیع

اُسمیں ہجوم اُن شہدائے اُحد کا ہے
جنکے سبب سے ہے جلوہ کناں جنۃ البقیع

خوابیدہ وہاں ہیں اور بھی اصحاب بیشمار
ہی اُن مقربوں کا مکاں جنۃ البقیع

یہ سرو لالہ و سمن مصطفے ہیں وہاں
ہی باغ بے سموم و خزاں جنۃ البقیع

وہاں نائب رسول مظفر حسین ہیں
یارب ہو اُنکو راحت جاں جنۃ البقیع

آرامگاہ جنکی بجز دو سنہ کیسر رہا
ہے اُن مسافروں کا مکاں جنۃ البقیع

دروازۂ بہشت کہا ہی جہان مین وہ ۔۔ جسکا ہی نام اور نشان جنۃ البقیع

جی چاہتا ہی مرنیکو وہان اسلئی کہ پہر ۔۔ آرام گاہِ روح و رُوان جنۃ البقیع

گہبرائے جائے ہولِ جہنم سی جسکا دل ۔۔ ہی اوسکی دافعِ خفقان جنۃ البقیع

ہمسایۂ رسولِ خدا وہ ہوئے تو پھر ۔۔ ہو کیون نہ جای امن و امان جنۃ البقیع

زیرِ زمین وہ رفعتِ فردوس کے ہی راز ۔۔ ہی نردبانِ اوجِ جنان جنۃ البقیع

جنت زبانِ حال سی کہتی ہی رات دن ۔۔ خالی ہو مین کچہ اور یہی بان جنۃ البقیع

۱۹۰	اندیشہ ہی کہ دیکہیی جسپر وزآ ہی موت ۔۔ اتو ہو کہان فقیر کہان جنۃ البقیع	۱۱

ردیف غین معجمہ

جہانِ جمالِ بشیر و نذیر پائی فروغ ۔۔ کب اُس جہان مین مہرِ منیر پائے فروغ

جو ہی نصیب ہین زایرین اُنسی عالیشان ۔۔ کہ ہیچ ہیچ ہنگو نگر خبیر پائے فروغ

جہان مدینہ ہو مرجعِ ضمیرِ غائب کا ۔۔ کب اُس ضمیر پہ روشن ضمیر پائے فروغ

ہجومِ اہلِ صلوۃ اس لئی ہے یا خفا ۔۔ کہ آخرت مین یہ جمِ غفیر پائی فروغ

جو دود شمع مزارِ نبی سے آئی شمیم ۔۔ کب اُسکی سامنی عطر و عبیر پائی فروغ

بجہائین نورِ نبوت کو کسطرح کفار ۔۔ کہ جو بقدرتِ ربِ قدیر پاہی فروغ

ہمیشہ خوانِ محمد پہ تہی عجب کیا ہے ۔۔ کہ مہر دمہ تہِ نانِ شعیر پاسے فروغ

اگرچہ ظلمتِ شب ہنہو سے راہ کبہی ۔۔ رُخِ نبی سے نگاہِ بصیر پائی فروغ

سفید بال ہوئے ابتو نورِ عشقِ رسول ۔۔ الٰہی دلمین بوقتِ اخیر پائے فروغ

مری غدو جو مری کلاکش سی تھی تیکیون | عدو کی خوشی سے سکان تیرا ہی فروغ

۹	بہت ہے اپنے عالم کل میں جوان ہی یہ تو آج کیون نہ کلام فقیر کو ہے فروغ	۱۹۱

جیسے دنیا سی رہا کرتی ہین عاقل فارغ | ایسی عقبی سی ہوا کرتی ہین جاہل فارغ
یا خدا پھر بھی وہان عیسی جو ہو دل فارغ | پھر نہ ہو عیسی کی وہ منزل فارغ
دل رہی عشق محمد مین الٰہی بی چین | نہ ہوا اس درد سی اک لحظہ یہ شاغل فارغ
تہنیت تھی لب خندان سحر پر گویا | صبحدم عیسی وہان جب ہوئی محمل فارغ
احتیاج و زیارت سی جو فارغ ہی یہان | قہر حق سی نہین وہان وہ تساہل فارغ
چاہیے حمد و صلوٰۃ اپنا وظیفہ ہر دم | اس سی کیون ہو نہ زبان اور انامل فارغ
ہو گیا پھر یہین کیون ہند مین آکے آسان | ہم عرب مین ہوی تھی اس مشکل فارغ
نہین برزخ مین بھی محتاج سی لیکن جدا | کس طرح شی کی جیسے رہی ظل فارغ

۱۰	مدح احمد سی تو الدم نہ ہو خاموش فقیر کہ نہین ذوق سی گوش دل محفل فارغ	۱۹۲

کیا ہوئی شہر محمد سے وہ مہمانی دریغ | وہان کی مہمانی کی ہی نہ قدر کیا جانی دریغ
چھٹ گیا ہے مدینہ شہر ایسا نی دریغ | کھینچ لائی پھر ادھر اغوائے نفسانی دریغ
اب زیارت سی کہان وہ رہ جانی دریغ | اب وہان کا سا کہان آرام جسمانی دریغ
یا تو آنکھیں تھی وہان اون جالیون آتے دن | یا وہی آنکھیں ہین اور دن رات حیرانی دریغ
کاسۂ چشم اپنا ہر دم کیون نہو پر آب اشک | ہے فرقت مدینے کا کیا پانی دریغ
ہی اسی عیسی وطن مین مجکو تنہائی پسند | کیون نہین میرا وطن وہ شہر لاثانی دریغ

بھی زیارت جو یہان جیبی پی مرتی ہین عنی
کسقدر ہی اُنکو حبِّ عالمِ فانی دریغ

درہم و دینار کو رکہکر دریغ اس راہ سی
کیا مسلمان ہین ہی اُن سی مسلمانی دریغ

جو فقط دانا ہی کا عیشِ دنیا ہین سفیہ
اُن کی دانائی یہ ہین جائیگی دانی دریغ

ہو گئی کتنی وہان جاتی ہی مدفونِ بقیع
رہگئی محروم وہان سی ہیر روحانی دریغ

۱۹۳	رہگئی ہجر مدینہ مین فقیر ایسی رفیق آہ و زاری حزن حیرانی پریشانی دریغ	۹

نہ کہین حج و زیارت اثر دروغ دروغ
کہان ہین حاجی و زائر مگر دروغ دروغ

یہ کیا جو ہرزہ دراذمّ جبرئیل ہین ہین
سمجہکی مدحتِ خیر البشر دروغ دروغ

مدینی مین نہین مخلوط صادق و کاذب
کہ صدق صدق ہی اُس جا پر سی دروغ دروغ

کبہی یہ جان نہین جائیگی اس آہ کی ساتھ
ہین اور آہ مین میری اثر دروغ دروغ

جو حق ہی ذکر تو بس فکرِ حق و ما والاہ
یہ ساحرین اور انکی سحر دروغ دروغ

کہین خلوصِ عمل کب ہی اہلِ عشق مین
یہ جو دکھاتی ہین سب کبر و فر دروغ دروغ

حضور برگِ خزانِ مدینہ باغ ارم
جو ہو تو دیکھی ہماری نظر دروغ دروغ

ہمیشہ سیر و سفر مین ہین اغنیا لیکن
یہ اور ملکِ عرب کا سفر دروغ دروغ

۱۹۴	فقیر نعتِ محمد تو سب درست درست جو کہتی ہین شعرا بیشتر دروغ دروغ	۱۳

ردیف الفا غزل نو اساس بطرح ملبوسِ بیت الحمد مشکین لباس

رو لی تھی جب تمام کرز وار کعبی کا غلاف
تھا اک ابرِ رحمتِ غفار کعبی کا غلاف

کیا ہی چپکی سی وہان کرتی تھی ہم عذرِ گناہ
تھا جب ان ہاتھون مین یا ستار کعبی کا غلاف

غلافِ غفلت سی رہا ہے محفوظ اسکا پیر دل — جو لگائی سینی سے دیندار کعبی کا غلاف

انکی چشمِ دل پہ تھی ہی غشاوہ کیونکی تہ — رکھ چکی آنکھوں پہ جو یکبار کعبی کا غلاف

کیونکہ تہجائی وہی بارِ نگاہِ چشمِ دل — گر تبرک بنا دی اک تار کعبی کا غلاف

پردہ ہای راز تھی آنکھوں کی پردی عکس میں — دیکھتی تھی جب یہ چشمِ زار کعبی کا غلاف

کس امری کی تھی وہ تو یہ یا الٰہی جیب ناں — ہاتھ میں تھا وقتِ استغفار کعبی کا غلاف

دفترِ ایمان ہی وہ شاہد ہی تحریرِ سبحٰ — کر رہا ہی اسکو خود اظہار کعبی کا غلاف

اون ہو جائی تو زنگِ جال لے کر ہی — دل سی نکلیں جو رکی رخسار کعبی کا غلاف

ہیں ہزاروں رشکِ لیلیٰ جنکی مجنون ہیں قیس — وہ حسین ہے لیلیٰ اسرار کعبی کا غلاف

مردمِ چشمِ ہدایت ہی وہ مثلِ نورِ عین — کیا سیاہی میں ہے پرانوار کعبی کا غلاف

قسمتِ ابریشم و مخلوج دیکھا چاہیے — بن گیا جو جنکی پود و تار کعبی کا غلاف

۱۹۵	کسطرح ہو ہونٹوں کو اپنی چوم لوں میں ای فقیر آئی ہیں جو چوم کر سو بار کعبے کا غلاف	۹

کون لے کہلائی مجھے راہ مدینے کی طرف — مجھکو پہنچائی پھر اللہ مدینی کی طرف

خوف تھا مرگِ مفاجات ہو جائی خوشی — جب چلی تھی سی ناگاہ مدینی کی طرف

پھر بھی پانی ہو نصیب انکا یہ جی چاہتا ہے — خاص مشروب ہیں جو چاہِ مدینی کی طرف

خاکساری کو سمجھتے ہیں وہ عزت اپنی — جاتی ہیں یہاں سی جو ذی جاہ مدینی کی طرف

طوعِ معبودِ حقیقی ہے اگر طوعِ رسول — تو سفر بھی ہے الی اللہ مدینی کی طرف

اب رولاتی ہی وہ یادِ لبِ خندانِ سحر — ہم جو چلتی تھی سحرگاہ مدینی کی طرف

جسمِ لاغر کو مری کاش مدینی کی ہوا — لی اوڑی مثلِ خس و کاہ مدینی کی طرف

لیجا نفس جدہر کو یہ غنی ساتھ چلے
نکلے تو نکلے واہ مدینی کی طرف

۱۹۶

دیکھیئی اُس درِ سلطان کی زیارت کو فقیر
پھر بہی جاتا ہون کبہی آہ مدینی کی طرف

۱۱

نہو کیون ساکنِ شہر رسول اللہ بے تکلیف
گدای شاہ رہتا ہی حضور شاہ بے تکلیف

یہ کس آرامِ جان کا شوق ہی جسکی لئی دلکو
مدینی کی سفر مین ہوگئی ہے راہ بی تکلیف

جو بیدردِ محمد ہین وطن سی کیونکہی نکلین وہ
نکلتی ہی کہان دل سی کسو کی آہ بے تکلیف

اگر خوفِ خدا ہو تو یہین دو جنتین ملجا مین
وہ مکہ اور مدینہ دو زیارت گاہ بی تکلیف

سمجھتے تہی یہ عاشق خلد مین ہم بیحساب آئے
ہوی جب دیکھکر وہ روضہ دلخواہ بی تکلیف

رہین اس رشک سی تکلیف گریہ میں آنکہونکو
مدینہ دیکھہ لیتی ہین یہ مہر و ماہ بے تکلیف [عشاق ۱۲]

زمین شعر یہان آرام گاہِ روح انسان ہے
بیان ہی اسمین وصفِ شہر عالیجاہ بے تکلیف

الٰہی کس مزی کا عشق ہی جو خود بخود عالم
رسول اللہ پر قربان ہے اے آہ بی تکلیف [مدینہ منورہ ۱۲]

یہ تکلیفاتِ دینی اہلِ دین کو راحت جان ہین
مطیعانِ نبی رہتی نہین اللہ سے تکلیف

مقامِ امن ہین ہین رہنی والی سب مدینی کے
کہ ہین دجال سے وہ سب باذن اللہ بے تکلیف

۱۹۷

فقیر دل حزین ہی نالہ زن ہجرِ مدینہ مین
یہ دیکہا چاہیی کس دن ہو یہ آواہ بی تکلیف [بیا زآه کنند ۱۲]

۹

ہین مدینی مین عجب کوچہ و بازار لطیف
اسکی ہر جنس لطیف اسکی خریدار لطیف

سنگ بدکی وہان صورت نظر آجاتی ہی
ایسی ہین شہر نبی کے در و دیوار لطیف

جب سی اُس رخ محبوب ہوا عکس فگن
صورتِ آئینہ گویا ہین وہ کہسار لطیف [مثل آئینہ ۱۲]

دم سرد اس لیی بہرتا ہون کہ یاد آتی ہے
جو مدینی مین ہوا چلتی ہے ہر بار لطیف

خون فاسد کیلیے حب وطن دلسی گئی	پانی پی پی کی مدینی کا ہی دل زار لطیفت
کیا مدینی کی شب روز ہین سبحان اللہ	صورت یوسف و لیلی ہین پر انوار لطیفت
ہم گنہگار تعجب ہے یہ کہتی ہیں زبان	جسم کثیف اور یہ دل مسجد مختار لطیفت
جاکی روضہ پر نور کی اندر یکبار	اسقدر کب ہے نگاہ دل بیمار لطیفت

۱۹۸	دل کی اصلاح مین ہو عشق محمدی فقیر دیکھتی ہی نظر قدرت غفار لطیفت	۹

صورت قبلہ نما دل ہی مدینی کی طرف	کیا ہی بیتاب یہ دل ہی مدینی کی طرف
یا خدا اڈ الذی کشتی مری اوس جا مین	جسکی نزدیکی سا حل ہی مدینی کی طرف
اوس نئی سی کہ جو فرخ سی تساہل ہوگا	جانی سی جو تساہل ہی مدینی کی طرف
قسمت شمس و قمر دیکھ تو اے دل من رشتہ	دیکھ لینا اونھین حاصل ہی مدینی کی طرف
گویا فردوس کی منزل تہی جہان کہتی تھی	آخری آج یہ منزل ہی مدینی کی طرف
اہل تسکین وہی عاشق ہین کہ جنکا ہر دم	پانو رفتار مین شامل ہی مدینی کی طرف
کیونکی مائل ہوا خورشید کی جانب سایہ	دل ہی مائل و دل ہی مدینی کی طرف
اغنیا کو تو ہم دنیا کے سفر ہین آسان	ہی تو جانا نہین مشکل ہی مدینی کی طرف

ردیف ۱۹۹	خواب مین آبلہ پا ہونے کی تعبیر فقیر پھر یہ تیار ہے محمل ہی مدینی کی طرف	القاف ۱۵

شہر سی سی ہو کی مسافر نگاہ شوق	کیا چیز دیکھتی رہی پھر پھر نگاہ شوق
ادن جالیوں مین کیوں نہ ہو حاضر نگاہ شوق	ہی دل کی اوس جمال ہی مخبر نگاہ شوق
جاری رہی جو شوق مدینہ میں اشک چشم	الکے وہ زجار ہی وہین آخر نگاہ شوق

بھرتا ایاغِ عمر بھرتے مگر یہی
طیبہ میں تھی وسیع وہ ساغر نگاہِ شوق

وہاں جلوۂ قیامِ بشیر و نذیر سے
تھی رویتِ خدا کی مبشر نگاہِ شوق

کیا وسعتِ جمالِ محمد جہاں میں ہے
ساری جہان کی حسن سے تھی قاصر نگاہِ شوق

مرتی تھی کیا بقیع کی مرقد پہ جو وہاں
حسرت سے دیکھتی تھی مقابر نگاہِ شوق

حسنِ مدینہ سے ہوئی تسخیرِ دو جہان
اوس حسن کی ہو کیونکی مسخر نگاہِ شوق

جاتی کہاں تلک یہ خدا جانی پر تھی
تابِ جمالِ روضہ پہ قادر نگاہِ شوق

اوس شہر میں عذابِ الیم فراق سے
پائی رقابِ دل کی محرر نگاہِ شوق

اسود ہی پاکہ حسرتِ حسنِ رسول میں
کعبے کی ہو گئی متحجر نگاہِ شوق

شکلِ نبی کا آئینہ خانہ مدینہ ہے
رہ جائی کیوں نہ وہاں متحیر نگاہِ شوق

منقوش اس صحیفۂ دل پر وہ کیوں نہ ہو
شکلِ مدینہ کی ہے مصور نگاہِ شوق

بن دیکھی ظلِ حسنِ قدم کی مدینہ میں
کیونکر حدوث کی ہو مبصر نگاہِ شوق

۲۰۰	ممکن نہیں قصیر کہ ہو مرتی دم تلک شہرِ رسول دیکھی کی صابر نگاہِ شوق	۱۱

صبح عدم میں لگی جب وہاں سنانِ الفراق
کیا کہوں میں جو کہ تھا شور و فغانِ الفراق

اور صد طفلِ مردہ کی زبان مجکو ملے
ہو سکی کا ہے کو پھر بھی کچھ بیانِ الفراق

زندگی اور موت ہمدم ہیں یقین آیا مجھے
جبکہ وصل کو دیکھا مکانِ الفراق

وسعتِ فردوسِ قربِ مصطفے دکھلا مجھے
تنگ کر مجھپر خدایا پھر جہانِ الفراق

پھر وہاں ہم ہوں میں یارب اور نہ ہوں میں پھر یہ ہم
یہ دلِ محنت زدہ اور امتحانِ الفراق

کیا عجب ہو نالہ کش مثلِ نئے نالان قلم
کچھ رقم ہو جس سی اپنی داستانِ الفراق

مرے مرنے وصل بھی ہوتا ہاگر یا نصیب
تو بھی عشاقِ رسول اللہ کے دل سے کوئی
مثلِ سنگ آتش ہے پیدا دفترِ اشعار مین
دی جگہ کس کس مسافر کو مدینہ طیبہ

وہان قریب آ کے ہا جان تن ہا ان الفراق
کیا ہی سود و وصل ہو کیا ہی زیان الفراق
کچھ بھی لکھو تمہین اگر سوز نہان الفراق
ہو ٹینگے ہم جیسے لاکہون خستہ جان الفراق

۲۰۱	جا لی یا رب پھر مدینے کو فقیر ناتوان اور نہ ہوتے اسپہ بہار گران الفراق	۷

بیان کیا ہو شکلِ پاکِ بیت اللہ کے رو نق
نمازون مین طوافون مین عطش مین پا دیہی جو تھے
چلی وہان سے مدینے کو گیا دا آئی مین ہر بحلہ
نظر آیا مدینہ جس دم ہمکو تو حیرت سب تھے
اگر زوار کے اجسام کل آنکھین ہی بنجاتی
ہمیشہ دور بھاگے کیون وہان سے ہر نگاہ بد

اڑا دی ہوش و دل کو جس تجلیگاہ کی رونق
مقام و اسود و مینار بے دلخواہ کی رونق
ابراہیم ۱۲ حجر اسود ۱۲
وہ جوشِ شوقِ افزون ہر دم اور بسے راہ کی رونق
سمجھ ہے پاک ہے بیت رسول اللہ کے رونق
سما سکتے کب اُس درگاہ عالیجاہ کی رونق
کہ وہان افزون ہے ہر دم دیکھنے والے سے رونق

۲۰۲	فقیر اپنے سخن کو کیون نہ ہو رونق زمانہ مین کہ رکھتی ہی اثر قلب گدا مین شاہ کی رونق	۱۱

ہوا ہی دل اگر شہرِ رسول اللہ کا مشتاق
رسولِ حق کی صورت مین مدینہ رحمتِ حق ہے
گلیم اور بسترِ خاکِ مدینہ پر ہے قانع
وہ کیا دیکھا مدینے مین خدایا جسکی دوری سے
مدینہ ہو گیا تھا جسکے باعث ایکدن کا رشک

تو یہ مومن ہی اور ہے جنتِ دلخواہ کا مشتاق
رسول اللہ کا مشتاق ہے اللہ کا مشتاق
کوئی دنیا مین ہی جو اپنی عزّ و جاہ کا مشتاق
فدا ہے گریہ آنکھین ہنستی ہین دل آہ کا مشتاق
الٰہی پھر ہو وسان دل ہی پھر اُس راہ کا مشتاق

کیونکر ڈوب کر مرجائے چاہِ غم مین وہ عاشق — کہ جو رہتا ہی ہر دم ہانکی آپِ چاہ کا مشتاق
یہ دونون ہیں قدِ انور کو ہر دم دیکھہ لیتی ہین — مرا دل کیون نہووے شکلِ مہر و ماہ کا مشتاق
جہانکی عاشق و معشوق اس روضے کے عاشق ہین — دلِ ہر مرد و زن ہی اُس تجلیگاہ کا مشتاق
جو عاشق ہین خدا کی وہ محمد کے ہیے عاشق ہین — کہ مشتاقِ مدینہ خود ہی بیت اللہ کا مشتاق
فرشتی کاش لیجائین یہ اُس ممدوح مولے تک — نہین مداحِ نبی مین ہین کسو کی کا مشتاق

تحسین ۱۲

۲۰۳	گدا اُس در کے شاہانِ جہان ہین خاک پر لاکھون توکس گنتی مین ہے تو ای فقیر اُس شاہ کا مشتاق	9

اتباعِ مصطفےٰ ہی نیک کردارون کا حق — بدعت و احداث ہی دنیا مین بدکارونکا حق
جو یہان ہین آج انکارِ شفاعت کی مریض — کب شفاءِ مغفرت ہی ایسی بیمارونکا حق
متصل ہین مرقدِ عالی سی صدیق و عمر ؓ — کیا ہی قربِ دائمی ہے آپکی یارونکا حق
جو نبی کے حکم سی سجدہ ادا کرتا نہین — وہ سرِ سرکش ہے بے تاخیر تلوارونکا حق
جنکا نقدِ جان ہی اور بازارِ مصرِ مصطفےٰ — یوسفِ ایمان ہی بس ایسی خریدارونکا حق
جنکو دینار و درم سی بخل ہی اس راہ مین — جان و مال اُن سب کی ہین دوزخ کی انگارونکا حق
کیون نہین پہچانتا ظالم حق اپنی جان کا بہ — نفسِ سرکش سی ادا ہی اور سب پیارونکا حق
کچھہ حق ہووے حقِ احمد ادا ہونا نہین — اُس طرف سے سب ادا ہی ہم خطاکارونکا حق

۲۰۴	حق تو یون ہی خاتمہ بالخیر ہو تو ای فقیر بالیقین غفار ہی ہمسی گنہگارونکا حق	7

ردیف الکاف

الٰہی پہر وہی شہرِ مدینہ ہو نزدیک	عیوب پہ دل کا مری آبگینہ ہو نزدیک
نگاہِ دل کی لیے روزنِ بہشت بنی	جو تیرِ عشقِ محمد سی سینہ ہو نزدیک
بجا ہی دور سی عرضِ سلام کا آداب	غلام کیونکی وہان بے قرینہ ہو نزدیک
الٰہی پہر یہ مرا بحرِ شوق جو تھمتا ہی	کنارِ بحر وہین پہر سفینہ ہو نزدیک
جو نازکانِ جہان کو گلیم وہان ملجای	کب دن کی جسم سی پشمینہ ہو نزدیک
زمینِ مکان جو سلاطینِ خلق خاک نشین	تو کاہیکو غمِ ملک و خزینہ ہو نزدیک

۲۰۵	اگر مدینہ مین مل جای مجکو جای سکون فقیر دل سی مراتب سکینہ ہو نزدیک	۹

توصیف وتشویق مرقدِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ دل ہی خیالِ مرقدِ پاک	دیکہکر وہ جمالِ مرقدِ پاک
خوابِ غفلت نہ آنے دے ہرگز	دل کو شوقِ وصالِ مرقدِ پاک
نورِ ایمان کی شکل ہر دم ہے	دل مین میری مثالِ مرقدِ پاک
دیکھنا اوس زمین کی قسمت کو	جس سے ہے اتصالِ مرقدِ پاک
رہتی اصحابِ کہف کیونکے رقود	سنتی گر قیل وقالِ مرقدِ پاک
کس تجلی کا محوِ حیرت ہے	کس سی ہی اشتغالِ مرقدِ پاک
تہی خوشی عید سے زیادہ ہمین	جبکہ دیکھا ہلالِ مرقدِ پاک
رات دن ہی محلِ رحمتِ حق	رحمتِ حق سے ہے حالِ مرقدِ پاک

۲۰۶	درِ سلطان پی ای فقیر رہوں ہی خدا سی سوالِ مرقدِ پاک	۹

کیا ہی آرامِ جان ہی مرقدِ پاک
جانِ جاں انکا مکان ہی مرقدِ پاک

کیا عجب نیند آئی راتون کو
مین کہاں ہون کہان ہی مرقدِ پاک

ہی زمین بازگشتِ روحِ قدس
جب سی اسپر عیان ہی مرقدِ پاک

اوس مین ہی روحِ بلبلِ صلوات (جبرئیل علیہ السلام)
آج رشکِ جنان ہی مرقدِ پاک

اوس مین ہین خاصِ مرسلِ قدوس
مرجعِ قدسیان ہی مرقدِ پاک

وہان ہی خوابِ عدم حیاتِ ابد
مصطفےٰ کا جہان ہی مرقدِ پاک

رہ گئی جالیون مین پھنسکر دل
کسقدر دلستان ہی مرقدِ پاک

رشک ہی ہمکو یون کہ ہر لحظہ
منظرِ آسمان ہی مرقدِ پاک

٢٠٧ | خاک اوس شہر مین ہو چلکی فقیر
جسمین فردوس سان ہی مرقدِ پاک | ٩

کچھ بھی دیکھا نہ ہائی مرقدِ پاک
پھر بھی سو لاد کھائی مرقدِ پاک

اشک جاری رہی وہان ہر دم
کیا کہون ماجرائی مرقدِ پاک

پھر لبِ دل سی چوم لون جو کہین
مجکو ملجائی پائی مرقدِ پاک

دلِ عاشق کو چین کیونکر ہو
دل مین کیونکر سمائی مرقدِ پاک

رمزِ چشمِ شباک سی پھر بھی
کاش مجکو بلائی مرقدِ پاک

چشمِ فرعونِ کفر کا خاطف
یدِ بیضا ضیائی مرقدِ پاک

رشکِ خورِ شمعِ مسجد آپ ہی ہی
قصرِ مہر انجلائی مرقدِ پاک

زیرِ مقلوبِ قلبِ خالص ہو
جو ملے کیمیائی مرقدِ پاک

ای فقیر اپنی دردِ دل کا علاج

۲۰۸	کچھ نہیں جز دو ای مرقد پاک	۱۳

ڈالدی خاک مدینہ سر اکسیر مین خاک — وہ تصرف رکھتی ہی اکسیر پہ تاثیر مین خاک

خاک ہو جانا مدینے مین ہی توقیر عظیم — سب ہے ناچیز ہے گو ذلت تحقیر مین خاک

خاک کے پتلے کو یہان قصر کی حاجت کیا ہے — کیون لگی رہتی ہی اس خانہ کی تعمیر مین خاک

جا حرم کو نہین جنت مین بنا گھر اپنا — ای غنی ڈالدے اس کثرت تعمیر مین خاک

ق

سکۂ دنیا ہین جو دینار و درم سکے بنے — ہونینگے جل بجھ کی آتش تقریر مین خاک

اور جو ہونینگے دیندار وہ سنکر یہ سخن — ڈال جائینگے ابھی عزت و توقیر مین خاک

خاکدان ہند کا جس آنکھ کو آیا ہے پسند — تو ملی جای شکر کس قدح شیر مین خاک

ہو تو ان آنکھون مین ہو خاک مدینہ کہ وہان — غیرت کحل ہی افزونی تنویر مین خاک

کیا ہی رحمت ہی رسول عربی جنکی طفیل — ہمسر آب وضو ہو گئی تطہیر مین خاک

خاکساروں نے لیا نقش مدینہ دل مین — کیا ہی کام آئی یہان خشکی تحریر مین خاک

شاد کب ہونگے پی حب ابوبکر حسین — شیعہ ہوتی ہین عبث ماتم شبیر مین خاک

خاک چھلکی مدینہ مین وہ کیا خاک ہی پھر — ہی ہوس آ کر آجائیگی تسخیر مین خاک

۲۰۹	دلکو مرنیکے تمنا ہی مدینے مین فقیر دیکھئی ہے ابھی وہانکی مری تقدیر مین خاک	۱۳

احمد کے سبب ہی وہ سبھی جانے تبرک — واللہ مدینہ ہے سراپا سے تبرک

ایمانکی حلاوت ابھی آجای مقرر — خرمای مدینہ جسے ہاتھ آسے تبرک

دارین مین تکلیف نہو بال برابر — اک موی مبارک جسی ملجای تبرک

وہ اب دہن زندۂ ایمان نہ تاسے — ہر مردہ دل کفر جو کچھ پاسے تبرک

کیا اکمل سی ہی شرب قرین رحمت حق ہو
آثار محمد کا توجہ ہی ہر اک جا ہے
ہو خاک مدینہ تو وہ آنکھون مین لگائین
ان جالیون کی آنکھون سی پوچھی کوئی تم
عریان رہو نمین خاک مدینہ ہین کہ ہمین
ہر ذرہ سے حیرت تھی مدینی مین یہ مجکو

وہ زمزم نورانی و خرما سے تبرک
ہے شہر مدینہ یم و دریا سے تبرک
خوبان جہان اُسکی ہین شیدا ہی تبرک
کیا دیکھتے ہین دیدۂ بینا سے تبرک
آلودگی خاک ہے الا سے تبرک
ہین اور مجھی یہ نعمت عظما سے تبرک

٢١٠	اک لحظہ فقیر الکو یہ انکھین کہین دیون جو پوچھتی ہین مجھسی کہ کیا لائے تبرک	١١

جبکہ تقدیر سے آیا وہ پہنچنا نزدیک
پہر گئی دیکھتی ہی دلمین وہ آہ و زاری
زیر دیوار مدینہ رہون ایکاش کہین
الوا الابصار یہ ہوتی جو در احمد پر
بوی جنت کو نہ کیون رشک ہے اُس کسوت پر
زمزم و آب مدینہ جو پیی حیف ہی حیف
اُس سفینی سی بھی ہم دور ہین افسوس اتنی
یون ہی جالی نظر شوق کا رستا گویا
فرقت روضۂ محبوب مین دل ہی بیچین
اُٹھی کیون مفلس عفنی کو ئی مدفون بقیع

ہو گیا ایکدن آخر کو مدینہ نزدیک
کہ ہوا جو شمین شق ہونے سی سینہ نزدیک
ہو نصیب اپنی کوئی ونکا یہ جینا نزدیک
ہوئی جالی کی طرح دیدۂ بینا نزدیک
جس سی ہو جسم محمد کا پسینا نزدیک
کہ پہر اُسکی دل صافی ہو کینہ نزدیک
لے گیا تہا ہمین اکدن جو سفینا نزدیک
داخلی کے لئی ہی کعبہ کا زینا نزدیک
کیون نہین ہے وہ تابوت سکینہ نزدیک
کہ رہا جس سی صحابہ کا دفینہ نزدیک

	مین فقیر اور وہ سلطان جہان کیا نسبت	

۱۴	کیونکہ نہ ہو در کہ عالی سی کمینہ نزدیک	۲۱۱

کیونکہ نہ کہین ارض و سماوات مبارک — اوس جای کو جس سی ہی قربِ ذات مبارک

اہلِ مدینی کی زیارات مبارک — وہ عرضِ سلام اور تحیات مبارک

ایمان کی حلاوت تہی مہاں خوانِ نبی پر — مہمانون کو ہوئی وہ مدارات مبارک

اوس خیرِ دو عالم کی مساکن مین شب و روز — جسکو رہی مصروفی خیرات مبارک

کچہہ خیر مدینی مین ہی رہکر نہوئی ہائی — خالی گئی افسوس وہ ساعات مبارک

ہر جا تہی وہان مجمعِ خیر و برکت ہی — یاد آتی ہین ہر دم وہ مقامات مبارک

آوازِ صلوۃ اور وہ نظارۂ مرقد — پہر سمع و بصر کو ہی حسرات مبارک

وہ چند جزا ایک کی ہی رحمتِ حق سی — کیا ذاتِ محمد پہ ہی صلوات مبارک

تہرِ عسلِ حلیہ حدیثِ نبوی ہی — ای نطقِ بشر تجکو یہ لذات مبارک

کیا جامع عرفان و حکم ہر کلمہ ہی — کیا بات ہی حسنِ محمد کی ہی ہر بات مبارک

ایمانکی حلاوت کلمات اونکی ہین واللہ — یہ ذوق ہوا ای اہلِ سعادات مبارک

خود خیر ہین اور شر سی بری اہلِ احادیث — شوقِ سخنِ خیر بریات مبارک

۱۵	تو ذاکرِ سنت ہی ثناخوانِ نبی ہی ہو کیون نہ قصیر ترے اوقات مبارک	۲۱۲

ہیبتِ مصطفے سی تہی جسم کی تو الگ الگ — ہوش و خرد وہان سبھی عقل و دل الگ الگ

تہی مدینی سی غم رہتا ہی تو الگ الگ — رکہیگی تجکو خلد سی تجل کی خو الگ الگ

جوشِ سرورِ وصل مین صبر و قرار کیون نہ جاین — پلک بپلک گیا نظر تہا جو کہو الگ الگ

زمزمۂ صلوۃ و وہان تہا کوئی نغمۂ بہشت — آتی تہی ہر گلو سی کیا حسن کلو الگ الگ

دینے تھے ہزار ہا جاتے روضہ یوں رہے	گویا تھی اک نماز میں کر کی وضو الگ الگ
ہونٹوں کو چاٹتا ہوں میں آب مدینہ کی لیے	جب ہوئے ہیں منھ سے وہ جام و سبو الگ الگ
حب محمد اسقدر کافی ہوئی کہ ہو گئی	موجۂ دلسے مثل کف خویش و کفو الگ الگ (اقربا ۱۲)
زخم دل و جگر کا ہو جا لیو میں رفو جو ہوئیں	تار نگاہ شوق کی بھر رفو الگ الگ
کلب جال کہف کا ثانی اگر خدا بنائے	ہو کی میں بھی ہوں اک سگ کو الگ الگ
قابل شہر اگر نہوں دشت و جبل میں جا رہوں	رہتے ہیں جیسے آس پاس وہ ہانکی بدو الگ الگ
میں رہوں مصطفیٰ کی ساتھ ہوئیں آئی جسکی گھڑی	ام و ولد جدا جدا از وجہ و شو الگ الگ (یعنے قیامت میں ۱۲)
خاک مدینہ جب وہاں جسم پے تھی لگی ہوئی	کہتی تھی ہم صبا یوں ہمکو نچھو الگ الگ (چل ۱۲)
نکہت گلشن رسل حظ دماغ کل ہے یہاں	پر چمن نبی کی ہے سب سے وہ بو الگ الگ
لیگئی سب زبان و دل آہ و فغاں بھر ہوئی (زوار ۱۲)	ہو گئی جب مدینہ سے تصلیہ گو الگ الگ (صلوٰۃ کہنے والے ۱۲)

۲۱۳	ہم بھی کہتے ہیں فقیر دل ہے ترا مدینہ میں اہل وطن ہی اس لیے رہتا ہے تو الگ الگ	۱۵

ردیف اللام این دو غزل فارسی بمضامین عشق الٰہی

چیست درمان از برای درد دل	غیر نامت ای دوای درد دل
کی مریض حب دنیا را برند	بر در دار الشفای درد دل
گر بود دنیا و ما فیہا مرا	جملہ گردانم فدای درد دل
کوہ بشگافد چو بکشایم گاہ	پردہ از رازہای درد دل
در دل خواہیم از تو ہم ز تو	طوق ضبط ہو ہای درد دل

از جسم و دنیا شوم ناآشنا ۔ کن چنانم آشنای درد دل

من مسیں عیبم سراپا در جهان ۔ کاش یابم کیمیای درد دل

گر حیات جاودانت آرزوست ۔ نوش کن آب بقای درد دل

آه زین خود رفتگان شبها [ای نفس] ۔ بر نمی خیزد صدای درد دل

لنگ پای آرزوها کی رسد ۔ تا دیار جانفزای درد دل

تاج کیخسرو در آرد زیر پا ۔ هر که ماند زیر پای درد دل

ای عصا بخشندهٔ موسی مدد ۔ با ضعیفان یا عصای درد دل

دردمندی های ایمانی کجا ۔ شد چو قسوت ها بجای درد دل

آب سازد زهرهٔ نار سقر ۔ زهر نیش اژدهای درد دل

۲۱۴	یا غنی جز تو فقیر خسته جان با که گوید ماجرای درد دل	۱۳

بشنو از مسکین دعای درد دل ۔ درد دل ده یا خدای درد دل

هم دهی تو استقامت ها مرا ۔ هم تو سازی مبتلای درد دل

تا تو پرسی گاه از بیماریم ۔ من نمی خواهم شفای درد دل

در جناب تو چه نعمت ها که نیست ۔ ده بمسکینان صلای درد دل

بهر دیدنهاش بینا می کند ۔ چشم دل را توتیای درد دل

سینهٔ تاریک نورانی شود ۔ گر رسد در وی ضیای درد دل

در تمنای لقایت جان من ۔ هست مجبور هم لقای درد دل

چیست در دنیا و ما فیها لذیذ ۔ ذوق جان را ماسوای درد دل

رشکِ ناجی در نعیم جنت است ؛ — جانِ عاشق در بلائے دردِ دل
کعبۂ مقصود را خواہی رسید — باش قربان در منائے دردِ دل
ای نفس ۱۲
راحتِ روح است بحرِ جاودان — گر وزد بر دل ہوائے دردِ دل ؛
تا بدرگاہِ طبیبِ روح کاش — رہ نماید رہنمائے دردِ دل ؛

۲۱۵	ای فقیر این رشکِ قصرِ جنت است ساکنی گر در سرائے دردِ دل	۱۷

نعتِ حضرت روح الامین جبرئیل علیہ صلوات من اللہ الجلیل

جبرِ نقصان ہمکو ہے وصفِ کمالِ جبرئیل — دشمنون پر قہر ہے ذکرِ جلالِ جبرئیل
قلبِ احمد سے دکھائے شکلِ سرِ وحیِ حق — گر نصیبِ چشمِ دل ہو اکتحالِ جبرئیل
اللہ اللہ قربتِ موسیٰ کلام اللہ مین — وصفِ قولِ حق کہو انازل مقالِ جبرئیل
کسقدر فرمان برِ قدوس ہین روح القدس — امر و نہی مرسلین سے ہے امتثالِ جبرئیل
آسمان کو دیکھتے ہین دمبدم خیر الورےٰ — کسقدر رہین آپ مشتاقِ وصالِ جبرئیل
قربتِ ذی العرش مین تعلیمِ نورِ فرش مین — دیکھنا کس کس سے ہے یہ اشتغالِ جبرئیل
دیدۂ دل مین ہماری شکلِ قرآن دیکھکر — یا جمالِ مصطفےٰ ہے یا جمالِ جبرئیل
ہے عبادت انکی تحسین و زبان کا اشتمال — کیونکہ ہے قرآن سے ہر دم اشتمالِ جبرئیل
ق
حالِ دل کیا پوچھتے ہو جب سے قرآن و حدیث — مجکو دکھلاتے ہین احوال و خصالِ جبرئیل
جی مین ہے دیوان بیسواں اور بھی لکھوں ایک — جسمین ہو وصفِ کمال و فضل و حالِ جبرئیل
پھر حق سے کیون نہین ڈرتی وہ شاعر نابکار — مبتذل جو باندھتے ہین ہر مثالِ جبرئیل

غیرت حق سی عجب کیا جو حضر اونکی ہین — اونپہ نازل ہو وبال و وزر بال جبرئیل
یعنی اک دم مین کہین وہ مثل سکان سلوم — ہو سکتا ہین اون حق سی پامال جبرئیل
این سی جو تا سبہین تو جبرئیل ہین انکی محب — اور محب اونکا ہی رب ذوالجلال جبرئیل
شاعران ہند و فارس سے بپا کر اسی فقیر — تجہپہ ہی انعام حق توصیف حال جبرئیل
خاک پر سجدی مین کہہ سر کو جہنو کبریا — کر ادا شکر خدا سے تا ہمیشہ آل جبرئیل

٢١٦	سن لیا رب نا صل علی روح الامین کس مینا نے بتمہید خصال جبرئیل	٩

رحمت وجود کبریا شان وجود جبرئیل — چاہیی ہمرہ رسول صل درود جبرئیل
حضرت کبریا مین ہی جو ہی جا وجود جبرئیل — صحبت انبیا مین صبح جو ہی ورود جبرئیل
کا ہیکو سقدر رہا اور کہین کہ جسقدر — حضرت مصطفے مین خاص تہا وہ شہود جبرئیل
گوش و زبان مصطفی تہی ہی اشتیاق مین — منفصل اک دم نہو گفت شنود جبرئیل
جو شعرا ہی ہرزہ کو کچہہ ہی حضر اونکی ہین — ہین عدو وہ مصطفے کے جو ہین حسود جبرئیل
سدرہ منتہے ہی نا آپکا قلب منتہی — جسپہ ہا علی الدوام خاص ورود جبرئیل
وسعت سفیر کبریا کیون نہ محتاج خلق ہو — سبع شداد کی ملک سب ہین جنود جبرئیل
کاش نمازین ہون قبول امت احمدی کی — بہر سجود مصطفی بہیسہ سجود جبرئیل

٢١٧	رحمت خاص مین رہون صحبت ملائکہ کی ساتھ ہی یہ فقیر کے دعا رب ودود جبرئیل	٧

ہر دم ہین ذات پاک کی ثنا جبرئیل — کیونکہ نہ کہین سدرہ کو آبا جبرئیل
اکرام حق سی کیون نہ ہین تنہا جبرئیل — محبوب کبریا کی ہین ادا جبرئیل

ذی قوۃ و ہین مطاع و مکین ہین وہ ۔۔ ہین وصف دم و سور سی آزاد جبرئیل
کیون مرشد خواص و عوام جہان نہوین ۔۔ لاتی ہین فی آیات پاک کا ارشاد جبرئیل
ذکر خدا او وصف محمد کے ساتھ ساتھ ۔۔ آتی ہین میری دل کو بہت یاد جبرئیل
ہین خود حقیر ان کی محقر جہان ہین ۔۔ رکھتی ہین عز و شان خداداد جبرئیل

٢١٨ جنت مین یا الٰہی دکھایا فقیر کو ۔۔ جب ہوئین وہان مسبح و حماد جبرئیل ۱۱

یاد آتی ہین مدینے کی وہ ایام وصال ۔۔ دم کے دم مین کیا ہوا افسوس ایام وصال
کیون نہ مر جائین الم سی عاشقان برج سبز ۔۔ قعر ہجران مین گرائی جنکو وہ بام وصال
ممتزج ہی جسمین وہ کافور خوشبوی رسول ۔۔ کاش ملجائی مدینے کا کوئی جام وصال
ہر زلیخا وش کو ہر مجنون وش کو ہی ہان ۔۔ یوسف و لیلی صفت ہر صبح و ہر شام وصال
عشق احمد مین ہون بیچین بے آرام مین ۔۔ ہو مرا یا رب مدینے مین یہ احرام وصال
یا خدا پھر ہو نصیب اون جالیوں سی جھانکنا ۔۔ اور نہ چھوڑی صید نظارہ کو پھر دام وصال
ہند پر ذلت مین آکر کیا ہوا ہون مین ذلیل ۔۔ پھر عطا فرمائی ذو الاکرام انعام وصال
گر نسیب وصل مدینہ مشکبو کا آئی ذکر ۔۔ کیا عجب بنجائی زلف حوریہ لام وصال
اغنیای منہمک ہین وقف الہام فجور ۔۔ اونکی گوش دل مین کب آتی ہی الہام وصال
وصل دنیا پر فدا ہین جو کہ دنیا مین شقی ۔۔ موت جیسے اونکی لیے بیشک ہے ہمنام وصال

٢١٩ شہر پیغمبر مین ہوئی یا خدا اوسدن فقیر ۔۔ موت کا پیغامبر جب لائی پیغام وصال ۱۱

خاک مدینہ ہی وہ عجب کیمیای دل ۔۔ لاکھون نفاق و کفر سی مومن بنائے دل

مسجد کی خاک میں ملیں کیوں نہ جبھی دل — نقشِ حصیر جسکا ہی زنجیر پاے دل

مکشوف ہیں جو روزنِ در کے نور سے — کرتے ہیں اک نظر میں جو کشف الغطا دل

جاری ہیں اشکِ چشمِ فراقِ مدینہ میں — کیا پوچھتا ہی اور کوئی ماجرائے دل

دل جسکا قلب روضۂ انور سے جا لگی — پھر کیونکی وہ یہان کسی سی لگائے دل

نا آشنا دل ہو گئے اُن جالیوں میں وہ — جنکی نگاہِ ناز تہی خود آشنائے دل

جب پوچھتی ہیں ہمکو کب آئی مدینہ سی — کیونکر نہ روئیں درد سی پھر کیوں نہ آئے دل

آرام پا چکا جو مدینہ میں ایکبار — پھر کسطرح جہان میں آرام پاسکے دل

جو سیم و زر کے غم میں نہیں جا سکے اُس طرف — سینے میں اُنکی دل نہیں پتھر ہی جانے دل

جب ہی نماز مسجدِ احمد میں سے ادا — رقت میں ہے کچھ ایسی ہی آن آ جائے دل

۲۲۰	ہو تو گدا ہی روضۂ سلطانِ انبیا ہی ای فقیر وہان کی فقیری غنائے دل	۱۱

اک دل ہی اور ہزار ہجوم ہوائے دل — کیا سخت امتحان ہی ہمپر بلائے دل

ہو جائے گر یہان عمل سنتِ غذائے دل — کب فربہی ہی جو بہ سما میں سمائے دل

تو دل سی پوچھ تجھسی خدا خوش ہی یا نہیں — حاصل رضائے حق ہی اگر ہے رضائے دل

جان روضہ پر فدا ہو کہ ہی اسمین جانِ جان — قربان دل کہ ہر پہ کہ ہی رہنمائے دل

دیکھین تو عشقباز وہان دیکھکر شباک — اہلِ نگاہِ ناز سی پھر بھی لگائے دل

پھر کیا ہی آفتابِ قیامت کا دغدغہ — عشقِ نبی کی داغ اگر کہائے جائے دل

وہان کا شفیعِ قبول مساکینِ عشق سے — بجز نثار کچھ نہیں کہتی سوائے دل

دامانِ مصطفے کو نچہوڑے گی کناہگار — پہنچے وہان تلک جو بد نارسائی دل

ہوتا ہی سوزِ عشقِ محمد سے دل منیر	جو دل جلا ہی اسکی لیی ہے جلائے دل
یارب یہ آب و گل مری پھر بقعہ ہای ان	پھر ہوئین آب و خاکِ مدینہ دوائے دل

٢٢١	کیا حال ہی قیصر ترا کسکے عشق مین یا اشکِ چشم زار ہین نالہاے دل	١١

جلوۂ تحریکِ حق ہین حرکاتِ رسول	موردِ تسکین خاص ہین سکناتِ رسول
کیا ہی حلاوت کی شی ہین کلماتِ رسول	دل کو مرض کی دوا ہی وہ نباتِ رسول
ایک کے دہ چند ہین امتِ عاصی کو بہی	کب متناہی ہوئین پھر حسناتِ رسول
اور کلام ایک بہی میری زبان پر نا ہی	بس ہے کلامِ خدا اور کلماتِ رسول
دیدۂ اصحاب خود تیرہ ہوئی بعدِ دفن	آج کو کیا کہتی ہو بعدِ وفاتِ رسول
اپنی عمل کی لیئے کاش ہو پیشِ نظر	صوم و صلوۃِ رسول حج و زکاتِ رسول
پھر بہی دکہایا خدا قبلۂ احمد سے مجھے	پہر وہ منای رسول پھر عرفاتِ رسول
جا کی مدینہ مین پھر وہانسی نہ اٹھون کبہی	وردِ زبان رات دن ہو صلواتِ رسول
میوۂ فردوس وہان بس یہی بنجائینگے	نخل شریعت سے ہین جو ثمراتِ رسول
وسعتِ جنت مین کاش جا کہین ہم ایکدن	ہمکو مبارک ہون آج یہ برکاتِ رسول

٢٢٢	خوب ہی دیوان ترا کیونکہ قیصر اسمین ہے خوبی ذاتِ رسول وصفِ صفاتِ رسول	١٧

بیان حالِ دلِ غمزدہ بوقت رخصت از مدینہ طیبہ

ہو گئی پھر مفارقت ہاے مدینۂ رسول	کیون نہ رہی مواصلت ہای مدینۂ رسول

اور بہی توبہ کرتی ہم پیش رسول محترم — تا ملتی حق سی مغفرت آمدینہ رسول
آج خجستہ جان کہان ہی روضۂ آستان کہان — کیا ہو کہیج عافیت آمدینہ رسول
آج کہان ہی فرحِ گنبدِ منیع دل ہی خیرہ تر — آج کہان معاینت آمدینہ رسول
ہوگئی جب نگاہِ شوق دیدہ ہی جاہ تحت فوق — کیون نہ ہی مشاہدت آمدینہ رسول
پہر بہی ہو کاش متصل چشم چراغ اہل دل — معدنِ نورِ معرفت آمدینہ رسول
خاک جہان کی عیش تیرا ہی تحت و جلیس ہو — دیکہئی تیری سکنت آمدینہ رسول
جیسے بہت فقیر وہان رہتی ہین تجہ مین شادمان — مین بہی ہون اک گدا صفت آمدینہ رسول
تو ہی مقام طیبات مین ہون اسیر سیئات — تجہسے کہان مناسبت آمدینہ رسول
وہانسی نکلتی ہی مر گیا کہ جان نکل گئی — کیون نہ رہی مداخلت آمدینہ رسول
دیکہی پہر بہی ہو نصیب مجکو زیارتِ حبیب — پہر بہی ہو اتنی مقدرت آمدینہ رسول
عرضِ سلام صبح و شام کرتی تہی ہم باز و جام — کیون نہ رہی مواظبت آمدینہ رسول
مین تو بہت گمرہا گویا کہ ایکدم رہا — کیون نہ رہی ملازمت آمدینہ رسول
مجکو وہانسے لائی کیون چہوڑ کی ہان نا گئی کیون — کسکی ہی پہیری معذرت آمدینہ رسول
مجکو وطن مین آنکی دیتی ہین کیون بہا کہی — چاہی ہی لفظ تعزیت آمدینہ رسول
پہر وہی راہ ملک ہند حالِ تباہ ملک سندہ — پہر وہی شغل معصیت آمدینہ رسول

۲۲۳	پہر وہی ہند کا دیار اور فقیر دل فگار پہر وہی جای یہ صفت آمدینہ رسول	۱۱

ایک ہی یک آہ کیا ہوا ہای مدینہ رسول — وصل بتا یا کہ خواب تہا آمدینہ رسول
دل ہی جو پوچہتا ہو مین رنج و ملال کا سبب — آتی ہی لب پہ ہی صدا آمدینہ رسول

زندگی ہو تو ہو وہان بسر ہو تو ہو وہان   وہانکی فنا بھی ہی بقا ہائے مدینۂ رسول
اور تو میری داستان یاد رہیگی کیا تجھی   کہنا بس اتنی ہی صبا ہائے مدینۂ رسول
دیکھتی تھی یہ چشم دل راہ جنان مدینہ مین   دیکھکے نور مصطفےٰ ہائے مدینۂ رسول
ہجر مدینہ اور ہم جیتی ہین پھر کہانکی ہی   جیسی سی آتی ہی حیا ہائے مدینۂ رسول
جبکہ وہانسی چلے پھر بھی دیکھتی ہی   دیکھتی تھی کہ چھپ گیا ہائے مدینۂ رسول
روز وداع کیا کہون ایسا دکھ رہا تھا دل   سانس کے ساتھ لب پہ تھا ہائے مدینۂ رسول
کسکو سناتی حال غم چلکے مدینہ سے ہم   جس سے سنا ہی سنا ہائے مدینۂ رسول
پوچھا اگر رفیق نے حال رفیق روز ہجر   جسنے کہا یہی کہا ہائے مدینۂ رسول

۲۲۴   ہند مین کیونکی خوش ہی اب یہ فقیر خستہ دل
جسسے تو اسکا دل لگا ہائے مدینۂ رسول   9

ہائے نہ آئی کب تلک جائی مدینۂ رسول   ڈھونڈھی تو کیون بیقرار ہی پائے مدینۂ رسول
خواب مین سیر یا خدا آئی مدینۂ رسول   اور لب دل سی چوم لون پائے مدینۂ رسول
ہوکی مدینہ سی جدا رہ گئی بیقرار دل   کہتی ہی ہچکی کہ ہائی ہائے مدینۂ رسول
دیکھ چکی ہین جو اسے کیون نہ ہو اونکی دلکو چین   جنکا خیال سامنے لائے مدینۂ رسول
روز مدینہ عارض مہوش معرفت ہی اور   زلف ہی اوسکی لیل مشک سائے مدینۂ رسول
دیکھی جو اوسکو اہل دل سہتا کب اوسکو یہ جہان   صاحب دل کو اسقدر بہائے مدینۂ رسول
محض خطا و شر ہی آج حب وطن کے دلکو رائے   محض صواب و خیر ہی رائے مدینۂ رسول
ہند مین مرنجاؤ نہین کہتی ہی کہتی یا خدا   ہائی مدینۂ رسول ہائے مدینۂ رسول

عاشق صادق ای فقیر تو بھی تو چل ابھی اودہر

کیا کہیں یہاں تجہ سی لی آئی مدینۂ رسول

جسکی باغ میں بسی بوی مدینۂ رسول — انکو ہی جنت نعیم کو تی مدینۂ رسول
کونسی دن کہیں گی یوں کرکے وداع مجکو — حفظ خدا میں جا ہی تو سوی مدینۂ رسول
دلکو ہی آرزو کمال ہی یہی و مبدم سوال — مجکو دکہائی ذوالجلال روی مدینۂ رسول
سوختگان معصیت ہوتے ہیں اس سے تندرست — آتی ہی کس بہشت سی جو ہی مدینۂ رسول

۲۲۵ | ہوش و خرد بجا نہیں کیوں سوی مدینہ ای فقیر / آئی اگر مدینہ سی بوی مدینۂ رسول ؛ | ۷

کوئی بتادی ہی کہ ہر راہ مدینۂ رسول — دیکھہ لو نہیں وہ روضۂ شاہ مدینۂ رسول
صورت کہ سبز سر آنکی رہنی سے ہوا — ساری جہاں سی بہتر جاہ مدینۂ رسول
نور سی جسکی بنگی یہ ماہ فلک ہوا نمود — دیکھی کیسا کچھہ ہے وہ ماہ مدینۂ رسول
لاکہوں یہاں کی مردہ دل ہوگئی زندہ دل — آب بقا کی بحر میں چاہ مدینۂ رسول ؛
نکلوں وطن سی میں ہی یونکلی ہے دم کسطرح — آہ مدینۂ رسول آہ مدینۂ رسول
طیبہ کا دانہ دانہ ہی خرمن نور معرفت — قدر میں کوہ طور ہی کاہ مدینۂ رسول

۲۲۶ | دیکھی کیا ہو میرا حال مجھی کہیں اب جب شفیق / دیکھہ فقیر روضۂ شاہ مدینۂ رسول | ۷

دی مجھی اسقدر خدا شوق مدینۂ رسول — ہوئی غم وطن کر جا شوق مدینۂ رسول
جاہ راہ طیبہ کے ہو میں لکیر فقیر — گر ہو نصیب اغنیا شوق مدینۂ رسول
کون ہی ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہیں یہ شوق — اور کسی نہو نگا شوق مدینۂ رسول
کعبی کا شوق دلکو ہی محض خدا کی واسطی — صرف ہی بہر مصطفی شوق مدینۂ رسول

حاجت منتِ رفیق اُسکو ہو کیسی کبھی ۔۔۔ جسکا رفیق بن گیا شوقِ مدینۂ رسول
آتا ہی دور سی نظر شہرِ نبی تو کسقدر ۔۔۔ ہوتا ہی باعثِ بکا شوقِ مدینۂ رسول

رب مجھی ساکنِ عرب کاش بنائی ای فقیر
رہنا بھلائی ہند کا شوقِ مدینۂ رسول

۲۲۷ ۔۔۔ **ردیف المیم** ۔۔۔ ۱۷

خداوندا طفیلِ روحِ حسّانِ ابو القاسم (رضی اللہ عنہ ۱۲) ۔۔۔ رہوں میں عمر بھر مدح و ثنا خوانِ ابو القاسم
گرامی ہیں جو مہمان خاکسارانِ ابو القاسم ۔۔۔ مجال بو الہوس کیا یوں ہو مہمانِ ابو القاسم
خدا ہی وترا و روصفِ یحب الوتر کا مصداق (سلہ) ۔۔۔ محمد نام اور کُنیت دو لفظانِ ابو القاسم (ابو و قاسم ۱۲)
رہینگی شمعِ ایمان روشن اُس کا شانۂ دلمیں ۔۔۔ نصیبو تحین بن ہی جسکی حفظ و امانِ ابو القاسم
ہمیں دارین میں رنج و الم سی رستگاری ہو ۔۔۔ اگر ملجائی یہاں ملجائی ندانِ ابو القاسم
ذرہی جنبش نہ ہوئی کفۂ شانِ محمد کو ۔۔۔ اگر بن جائی عالم سنگِ میزانِ ابو القاسم
الٰہی بہرِ روحِ پُر فتوحِ سید الکونین ۔۔۔ ق ۔۔۔ الٰہی بحصرِ عز و جاہِ شایانِ ابو القاسم
الٰہی بہرِ اعجازِ جنابِ موردِ قرآن ۔۔۔ طفیلِ امر و نہی و خبر فرمانِ ابو القاسم
طفیلِ حضرتِ جبریلِ مرسل جو شبانہ روز ۔۔۔ خدا کے پاس سی لاتی تھی قرآنِ ابو القاسم
طفیلِ رتبۂ صدیق و بجہرِ شانِ فاروقی ۔۔۔ امین سلطنت ہیں جو وزیرانِ ابو القاسم
طفیلِ جامعِ قرآن و بابِ علم خیر الخلق (عمر ۱۲، عثمان ۱۲، علی ۱۲) ۔۔۔ کہ جان و مال سی تھی جو کہ قربانِ ابو القاسم
طفیلِ جملہ اصحابِ رسول اللہ یا اللہ ۔۔۔ طفیلِ اہل بیت پاک ذیشانِ ابو القاسم
مجھے عشقِ رسول اللہ اتنا کچھ عنایت ہو ۔۔۔ کہ مجھپر رشک لیجائیں محبانِ ابو القاسم (اس زمانہ کے ۱۲)

سلہ یعنی اللہ وتر یحب الوتر جو مشہور ہے اور حق ہے گویا مصداق وصف اللہ کا کہ یحب الوتر ہے حضرت کا ایک لفظ نام مبارک محمد کا اور دو لفظ ابو القاسم کنیت کے ملکر تین یعنی وتر ہیں اور مفعول یحب کے ہیں یعنی محبوب خدا ہیں ۱۲

بلائی جان ہو مجھ پہر امرِ منتہے سول ہو
سرورِ دل ہو پھر اطیعِ فرمانِ ابوالقاسم

الٰہی یون مدینہ زندگی تک ہو وطن میرا
کہ مجھکو پھر نہو صدمے ولئے ہجرانِ ابوالقاسم

وہین پر رہ کی مرجاؤن بقیعِ پاک مدفن ہو
سرہون مان خاک مین بھی زیرِ ایوانِ ابوالقاسم

٢٢٨
قبولِ عرضِ حاجت سی نہو دارین مین محروم
فقیرِ خستہ یا الله رحمانِ ابوالقاسم
١٣

الٰہی دل ہو اور شوقِ جمالِ سرورِ عالم
ہمیشہ چشم ہو پئی زار و نالِ سرورِ عالم

اگر ہی عفوِ حق مصروفِ حالِ سرورِ عالم
تو یہ است مجھے بدلِ اشتمالِ سرورِ عالم

ہمیشہ ہے محتاج جو انکی رحمت کیلیے کیا کچھ
رہی الله سی عرض و سوالِ سرورِ عالم

جبالِ ہند پر برگِ شجر ہین سب کفِ افسوس
کہ ہم بھی کاش ہوتی پائمالِ سرورِ عالم

عجب کیا قصرِ جنت سے مبدل ہو مین جرم اونکے
مدینے مین جو ہین کوہ و جبالِ سرورِ عالم

جو ہو پاپوش اونکی ننگِ پاپو تاجِ کیخسرو
میسر جنکو ہی صفتِ نعالِ سرورِ عالم

دلِ مومن کی اقلیم پہ جسکی حکومت ہے
وہ ظلِّ الله ہی نورِ جمالِ سرورِ عالم

کسی کامل سی پوچھا چاہیے اس رمز کو کیا کچھ
خدا کی بعد ہین فضل و کمالِ سرورِ عالم

جلالِ کبریا کا سایہ کبھی ہین اولوا الابصار
جو ہی دارین مین جاہ و جلالِ سرورِ عالم

نہ رہتی تھی عدو محروم نعمت دوست کیا ترسی
یہ تھا الله سی جود و نوالِ سرورِ عالم

ہمیشہ منظرِ رحمان دل ہین ایسے بندون کی
کہ نور افشان ہو جنمین خیالِ سرورِ عالم

الٰہی دین و دنیا مین بشکلِ عرض لازم ہو
مری جو ہر مین طبع و امتثالِ سرورِ عالم

٢٢٩
فقیرِ خستہ دل سی تو ہو راضی یا الٰہی اور
وہ شاہِ عالم و اصحاب و آلِ سرورِ عالم
١٥

عرض درود و سلام بر روح خیر الانام علیہ الصلوٰۃ و السلام

جنکا مدینہ ہی مقام اونپہ درود اور سلام　　اونپہ درود اور سلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی عزیز کا ہی وہ نامِ محمدؐ اونپہ درود اور سلام　　میری ہی فسے ہو مدام اونپہ درود اور سلام

روضۂ مصطفےٰ پہ کاش میری زبان سے عرض ہو　　لیل و نہار و صبح و شام اونپہ درود اور سلام

ہی یہی دل کی آرزو عمر ہی میری جسقدر　　کہتی ہی کہتی ہو تمام اونپہ درود اور سلام

اول و آخرِ سخن کم ہی درود اگرچہ ہو　　چاہیے ہوئی ہر کلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہین وہ جو پڑھتے نہین درود کو　　لی جو کوئی نبی کا نام اونپہ درود اور سلام

کام کی بات ہی تو یہ کچھ کسو سی کام ہو　　بھیجئے سی ہو اپنا کام اونپہ درود اور سلام

خالقِ کل سی لیکی تا حور و فرشتہ انس جن　　بھیجتے ہین سارے خاص و عام اونپہ درود اور سلام

سینہ بہی غمسی چہن گیا کبھی یہ کبھی نصیب ہو　　روضہ کی جالیونکو تہام اونپہ درود اور سلام

حالتِ ہوش ہین درود ہوش مجھی نہ لینے دی　　بلکہ بحالتِ منام (خواب ۱۲) اونپہ درود اور سلام

ایک نے مر سلام کیا عرض ہین اوس جناب مین　　بھیجتے ہین سب علی الدوام اونپہ درود اور سلام

ساکنِ برجِ سبز پہ بھیجتے ہین درود سب　　بھیجتے ہین جن و فی الخیام اونپہ درود اور سلام

کیا ہو کہ مین بہی جا ملون اونمین جو ہر اذن وہان　　بھیجتے ہین کرکے ازدحام اونپہ درود اور سلام

بادِ صبا جو جائے تو روضۂ مصطفےٰ کی پاس　　میرا بہی عرض کر پیام اونپہ درود اور سلام

٢٣٠　　بھیجی درود اور سلام یہ بہی تو کہہ تو ای فقیر　　جو ہین صحابۂ کرام اونپہ درود اور سلام　　١٧

رکہی جو تر زبان مدام اونپہ درود اور سلام　　بس یہی علاج تشنہ کام اونپہ درود اور سلام

عرضِ حضور کبریا ہی کہ بلاغ ہو نصیب　　کرتا ہی عرض جو غلام اونپہ درود اور سلام

دلکو یہان قرار ہے رفع سب انتشار ہے	کشور دل کا انتظام اُنپہ درود او سلام
لکھی نجات مین بہر گناہ جو ہو نصیب بات دن	اول و آخر کلام اُنپہ درود او سلام
پیک شتاب کو ہی کب ہے دلِ طپیدہ سے	لیجا جلد تیز گام اُنپہ درود او سلام
انکی خیال پر ہی ہان وشتہ صلوۃ جانیے	کہتے تو ہم ہین لیکے نام اُنپہ درود او سلام
فخر رسل وہ مفتخر ہین کہ ہی دو جہان کو آج	باعث فخر و احترام اُنپہ درود او سلام
قیمت اُسکو فخر اُسکی پاس آج ہی جسکو مل گیا	عشق نبی کا ایک جام اُنپہ درود او سلام
کیون نہ سہام ہی شمار ارث مین خلد سے ملین	جو ہو نصیب سہام اُنپہ درود او سلام
دخل کہان کہ حبط کو پہر ہی دسترس کہان	بہر عمل جو ہو ختام اُنپہ درود او سلام
ہر غم و ہم ہی انسی دور جو کرا ہم بہجکے یہان	بہیجتے ہین باہتمام اُنپہ درود او سلام
عرض صلوۃ ایکدم مجہسی منفارق اب نہو	چاہیے یون بالتزام اُنپہ درود او سلام
راز خفی ہوا جلی مشتغل صلوۃ کو	یون ہوا کا شتغال تام اُنپہ درود او سلام
کیون نہو فتح باب خلد جو ہو نصیب کوئی	باب رسول پر قیام اُنپہ درود او سلام
ابتو دکہا دی یا خدا میری ہی چشم راز کو	روضۂ سید الانام اُنپہ درود او سلام
صورت مصطفے مین ہی ہمکو ہدیہ خدا	رحمت حق بخاص و عام اُنپہ درود او سلام

۲۳۱	عرض فقیر باغی ہو قبول یہ ہی لیل و نہار یا سلام اُنپہ درود او سلام	۱۵

جان فدای سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
رحمت حق نازل ہے ہم پر جبتک ہین ہم اُسکی طفیل	ورد زبان جو رکہتی ہین صلی اللہ علیہ وسلم
ذات محمد سے ہی قرین یون رحمت محمد کو	نام محمد ہی ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

جو ہین اکرم الناس وہ اکرم جو ہین اعظم الناس وہ اعظم
خیر دو عالم فخر آدم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہین اہل فؤاد صادق دیکہے جنکی آیات کبری
سر ما اوحی کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب آئی اللہ کی رحمت دور ہوئے دلسی ہر زحمت
کیونکی نہوئی دافع ہر غم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درود پہ دس رحمت کیا انعام الہی ہے
ورد زبان ہو چاہیے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

رنج و الم کے لاکہون لشکر مرجاتے ہین مگر اکر
کیا ہی ملا ہی حصن محکم صلی اللہ علیہ وسلم

دل تک تا نہ نہین جا سکتا زخم گنا ہونکے دلمین
ہی مجروح نہان کا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

روی مقدس ہے خط اسکا معنی قرآن کی صورت ہے
چہرہ ہی قرآن مترجم صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکی نہو تعظیم محمد کیونکی نہو تکریم محمد
سب سے وہ اتقی سب سے وہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صدہا سال اول بعثت سی تہی آئی فا قمین انکی بشارت
ہین وہ مبشر ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم

تابع احمد ہی جو انسان وہ ہی سلامت دو جہان مین
راہ نما ہی طریق اسلم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے درخت اک موسم کی ہین یہی نخل ایسا ہر دم ہے
جو دیتا ہی ثمر ہر موسم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شغل فقیر اپنا کافی ہے
حزب اعظم ورد افخم صلی اللہ علیہ وسلم

ثنای حضرت رسول عربی در غزل فارسی از فقیر ہند

بعد خدا از شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ہر دو جہان احسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امرش باعث قربت مولی نہیش مانع قہر و غضب
رحمت حق تبیان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چیست ازین بالاتر و اعظم بر جان و بر اجسام
بسکہ منم قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نیر عالم دین ایمان بدر منیر منزل عرفان
ہر حجر از ایوان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ما کذب الفؤاد ما رأی ۱۲

گر خسِ کوی مدینہ یابی آن محتاجِ خزینہ یابی — ہین اثرِ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اتیان ما وقت شتاموش الف ساکن جنت — گوشۂ چشم از آنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جان بہ بر غیبتِ قربان از وی دلشدہ منزلِ فانی آن کوی — جان و دلم قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الفتِ تن با روح مجرد کی شد گر از امکان معدد — گر نشدی امکانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولدِ پاکش ملک عرب شد لیک بامر حضرت رب شد — ہر دو جہان سلطانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ جنانم در نظر آید چون چشم در کحل سا آید — خاکِ رہِ دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ کسان چون مستعصم من در رخِ ابلیس منفعل من — آہ من و عصیانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عارفِ وحدانیت واجد نیست قبول از گہ واجد — تا نبود عرفانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یا ربی صد الف تحیۃ نازل کن بخیر بہ بہ — ہر دم با احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صل علی اصحابِ مش بالِ ازواج و بناتش — جملہ محبّانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳۳	خاص بروحِ شاعرِ صادق آنکہ فقیر ست تابع و عاشق یعنی برہان حسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵

بارانِ ابرِ قلم سیرابی تشنگان غمزدہ مدح خوانی آبِ زمزم

عجب تسکینِ دل پیاسا ہیں کو حبذا زمزم — رگِ پی میں گئے آواز آتی ہی صد مرحبا زمزم

حضورِ کعبہ سی جو یک بیک پیدا ہوا زمزم — حیاتِ مردگانِ دل کا باعث ہوگیا زمزم

بنا دی یا الٰہی یوں ہی دل کی غذا زمزم — کہ اکل و شرب میں اکثر رہی باقی نرا زمزم

علاجِ چشمِ دل بھی چشمِ سر کے ساتھ ہی منظور — جو لگے والی کرتی ہیں مزاج توتیا زمزم

حرم تک جانیوالے سب نصیبے کی سکندر ہیں — کہ ان جاتا ہی اونکو چشمۂ آبِ بقا زمزم

عجب چشمہ ہی مشرق آفتاب عالم دل کا — نکلتا ہی جہان سے صورت شمس الضحی زمزم
رسول اللہ فرماتی ہین حاصل ہی وہی مطلب — کسیے جس تمنا کیلئے یہان سے پیا زمزم
الٰہی شکر ہی وہان حسب ارشاد رسول اللہ — شکم مین ہی کو کہین تان اپنا بھر زمزم
نہ آیا یاد ہمکو اور پانی رہ گئی پکے ہین — ہمین تو گرم بھی اور سرد بھی وہ منہ لگا زمزم
اوڑائی اسکا پینا کیون نہ دل سی پیاس پیاسین — کہ عالم مین پر جبریل سی جاری ہوا زمزم
طفیل شان اسمعیل و شان ام اسمعیل — جہانمین تشنہ کامان محبت کو ملا زمزم
تبرک تھا ہمیشہ بارک اللہ اور بھی افزون — تبرک بن گیا بیشک طفیل مصطفے زمزم
نکیونکر تشنہ لب دل سے اسکے اور غربت ہین — پیا کرتی تھی کس رغبت سے محبوب خدا زمزم
ہمیشہ یاد آتی ہی مجھی وہ پیاس روزی کی — صراحی مین وہ ٹھنڈا سامنی رکھا ہوا زمزم
(یعنی وہان کے رمضان مین ۱۲)
عجب ہے زمزمہ اہل یارب کا حرم مین تھا — مہیا روزہ دارونکے لیے تھا جابجا زمزم
(گروہ حجاج ۱۲)
وہ خرما لقمہ حلوا تھی کیا خوب اپنی افطاری — اور اوپر وہ خرما لی کی پینا خوش مزا زمزم
ذرا زمزم کی قسمت دیکھنا معراج کی شبکو — رسول اللہ کا دل دھونی کو لایا گیا زمزم
نمونہ سلسبیل خلد کا عالم مین گویا ہی — سبیلون پر حرم مین جابجا رکھا ہوا زمزم
ہمیشہ زمزمہ پیرا بزم خلد ہونگے — جنہونے مجمع حجاج مین جا کر پیا زمزم
مشرف ذکر سی کیونکر نہو آہن ہی جب قرآن مین — اسیکے زمرے سے سارے عالم مین گیا زمزم
(یعنی انزلنا الحدید الایۃ ۱۲ — یعنی آہن کی ۱۲)
ہوئے جو سنگدل یہان پانی اوسکے پینے سے — ٹرپائی کیون نہ اونکی حق مین تاثیر دعا زمزم
مسکن مثل کوثر ہی بیابان قیامت مین — حرم مین تشنگان حج بیت اللہ کا زمزم
ہوا یہ رحمۃ للعالمین کا جب سے مستعمل (صلعم ۱۲) — ہوا اکسیر کیونکر صورت تپ دل کی دوا زمزم
بہت کم دیکھتا ہون ہتو دلمین جب دنیا کو — ہوا اسکے لیئے بیماری دل کی شفا زمزم

۲۳۴	فقیر اب کا سے ور یوزہ در کعبہ پر دم تھا ما تھا کہ یا رب پھر پلا زمزم پلا زمزم پلا زمزم	۷

قیام قلم دو نیم در مدح مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضور ہیبت مصلے مقام ابراہیم — عطائے حق ہے مصلے مقام ابراہیم
جو نقش پای خلیل جلیل ایمن ہے — تو کیون نہو نہ مجلی مقام ابراہیم
وہان ہجوم نماز طواف ایسا ہے — کہ ایکدم نہیں خالی مقام ابراہیم
شبانہ روز جو انوار کعبہ اس مین ہین — تو کسقدر ہے مجلی مقام ابراہیم
بشکل جبین تھی بیتاب اوج دیکھا وہان — بشکل ہو وجہ قبلہ مصلے مقام ابراہیم
وہ قرب حق مین مقام خلیل عالی ہے — یہ اس لیے ہے مصلے مقام ابراہیم

۲۳۵	فقیر اب تو مصلے وہین رہو کہ جہان عطائے حق ہے مصلے مقام ابراہیم	۱۳

ردیف النون جیئری در مدح قرآن مجید و فرقان حمید

جو مومن نہ ہی رضوان خاص رب قرآن — تو کافرون پہ ہے الله کا غضب قرآن
ہوا کلیم الہی پیمبر پاک رسول — دل رسول مین جبریل لائی جب قرآن
نہ آفتاب قیامت کا غم نہ قبر کا خوف — بیان ہے جنکی تلاوت مین روز و شب قرآن
رہین گے انکی سب اعمال حفظ رحمت مین — دو دولت ہوا محفوظ جنکو سب قرآن
عجب ہے جبل متین اسکا وصف کی اسما — کہ پہر و صل الی اللہ ہی سبب قرآن

قرینِ خاص ہین اور ہمکلام ہین قُرّا — کلامِ حق کا ہوا اسلیی لقب قرآن

اسیکی سامعہ اک حضرتِ حمیرا ہین — اور ایک سنتی تہی حمالۃ الحطب قرآن

اسیکو سنتی ہین عمار اور بلال و صہیب — اور ایک سنتی تھی بوجہل و بولہب قرآن

اسیکو سنتی ہین سلمان فارسی دیکہو — اور ایک سنتی تہی ہان مشرک عرب قرآن

ہی انتخابِ امم امتِ نبی جسکو — ملا ہی ساری کتابون کا منتخب قرآن

بشر تو کیون ہو یہان جن بہی ہوگئی مومن — سنا زبانِ محمد سے وہ عجب قرآن

جو محض ترجمہ خوان مدعی ہین علم کی آج — سمجہتی کا ہیکو ہین ایسی بے ادب قرآن

۱۳	فقیر میری دعا ہی کہ تا بوقت اخیر نہ ہون لین پہ دل و جان زبان و لب قرآن	۲۳۶

عشقِ محبوب سے ہے قالبِ انسان مین جان — یہ نہوتا تو نا تی تنِ بیجان مین جان

تہی جدا انس کی جن ہان بطفیلِ احمد — مختلط جان مین انسان ہی و انسان مین جان

جبلِ طیبہ سے یون رہ گئی بچہڑی ہوئی — وہان تو گویا کہ تہی دیدۂ حیران مین جان

سنبلِ کاکلِ مدینہ ہی تو چل کر دیکہو — جسکے رہتی ہی کسی زلفِ پریشان مین جان

قوتِ روح مدینی مین تہی افزون یعنی — یہ جو کہتی ہین کہ آتی ہی وہان جان مین جان

مسکنِ جانِ جہان کالبِ ساغر ہی شفا — زہر کہا جای جو عشقِ لبِ جانان مین جان

اغنیا سبکو دعا کی لیے کہدیتی ہین بس — چل سکین مردی کہان چہوڑ کی ہمیان مین جان

کب نکل جائینگے ہم یہان سے مہاجر ہوکر — نہ نکل جای ہماری اسی ارمان مین جان

آنکہہ دیدارِ محمد سے لگی ہے گویا — رات دن جسکی لگی رہتی ہی قرآن مین جان

خاک و خاشاکِ مدینہ سے جو دل راضی ہے — راضی ہوئیگی وہان روضۂ رضوان مین جان

در میں کعبہ جو بات آئی تو آنسو بنکر
کاش رہ جاتے کسے گوشۂ داماں میں جا بن

مرگِ عشاق نہیں کچھ یہ ملک الموت کی آنچ
جاتی ہی اونکی یہ قدرتِ رحمان میں جا بن

۱۳۴۷	مدحتِ جانِ جہاں آئین عمر ہی محقیر کہ ہزاروں کی پڑی ہی تری دیوان میں جا بن	۱۷۰

سرورِ کائنات کی باتین
ہین سراسر نجات کی باتین

ہے کلام قدیم یہ قرآن
شاہ عالی صفات کی باتین

سمجھے ذکرِ خدا و ذکرِ رسول
نفسِ حقانی ثبات کی باتین

شکلِ محشر دکھاتی ہین ہمکو
مصطفےٰ کی وفات کی باتین

باعثِ رحمت و سلامتِ دین
ہین سلام و صلات کی باتین

ہند کی زندگی کا نام نہ لو
ہین سراسر ممات کی باتین

اور مدینے مین مرنے کے حالات
جو ہین سب ہین حیات کی باتین

آج شہرِ مدینہ کرتی ہے
آبِ شہر الحیات کی باتین

بات بات آپ کی بہلاتی ہے
کوزہائے نبات کی باتین

وصفِ معراج کس سے ہوئی وہ کیا
باتین ہین ایسی رات کی باتین

حسنات درود سے نابود
ہوتین ہین سئیات کی باتین

ہر دم اون جالیون کی سنتا ہون
ان لکیرون سی بات کی باتین

نعتِ احمد مین خشکیٔ لب ہے
ہین قلم سے دوات کی باتین

مصری دکوئی آبِ طیبہ سی
بہولی نیل و فرات کی باتین

مدح خوان ہو گیا مین کیون مشہور
بن گئین ایک بات کی باتین

کاش لکھین لاکہ صلوات
مری دن اور رات کی باتین

۲۳۸	کہتی ہین ساری نکتہ سنج فقیر ہین تیری کین نکات کی باتین	۹

جو عشقِ محمد کا مزا پای ہوئی ہین
جنت کی مزی اونکو یہین آئی ہوئی ہین

بی حج و زیارت جو گوارا ہین بہت مال
کیا زھر ہی جسکو یہ غنی کھائی ہوئی ہین

اون درگہہِ قدوس و معلی مین کبھی وہ
کیا جائین گے دنیا پہ جو دل آئی ہوئی ہین

ایکا سن ملی اک مت ہوئی مدینہ
یہان جو گل و بلبل بہت اترائی ہوئی ہین

کیا جائینگے جنت مین یہان جاین سے جنکو
وہان جائینگے وہ یہان سے جو گھبرائی ہوئی ہین

ہر ظلمتِ دنیا سی وہ انوارِ صحابہ
کیا راہِ ہدایت ہمین دکھلائی ہوئی ہین

مومن ہین وہ جو ساتھ لیی جائینگے ایمان
لانی کو تو ایمان بہت لائی ہوئی ہین

جو خاکِ مدینہ کو نہین چھوڑتی اک دم
وہ خاک نشین گوہرِ دل پائی ہوئی ہین

۲۳۹	ہر حال مین رکھہ شرم فقیر اپنی خدا سی مولی کی وہ بندی ہین جو شرمائی ہوئی ہین	۹

حسن رسول آئی جو آنکھی کی خوابین
مشہور بالیقین ہو بینا کی خوابین

لیلی مدینہ آئی جو لیلا کی خوابین
مجنون بنائی ایک نظر آ کی خوابین (وہ خواب ۱۲)

دل بیقرار کر دیا شکلِ مدینہ پر
گویا مرے نصیب نے دکھلا کی خوابین

وصلِ مدینہ تھا کہ وہ بیدار بھی کہین
اک لحظہ خفتہ بخت زلیخا کی خوابین

خارِ حجاز دامنِ دل ڈھونڈتا ہی پھر
گل کیون نہ آئی بلبلِ شیدا کی خوابین

آبادی حرم دلِ ویران مین پھرتی ہی
کیا کیا مساکن آتی ہین صحرا کی خوابین

یہی غار ثور حشر تلک راحتِ قلوب	اصحابِ کہف دل میں یہان جا کی چھپین
بیدار دل گئی قدم سر سے اس طرف	اور یہان قدم میں سبزہ و دنیا کی خواب میں

٢٤٠	دیکھا ہی آب و خاک مدینہ جو ای فقیر ایسی و اکہاں ہی اطبا کے خواب میں	١٥

مری دیوان سی اکثر جا کے دیوان ہو جاتے ہیں	جو شاعر بدعتی ہیں اب مسلمان ہو جاتے ہیں
جو عاشق بے جرم فرزند و زن یہان ہو جاتے ہیں	وہان مشتاق انکی حور و غلمان ہو جاتے ہیں
بیانِ وصف میں آسانی دینِ محمد کے	بہت مضمون مشکل مجھ پہ آسان ہو جاتے ہیں
محبانِ نبی کو وہ عطا ہیں ہیں خطا تو بھی	کہ خالِ حور انکی داغ عصیان ہو جاتے ہیں
مشرف ہیں طوافِ کعبۂ عرفان سے قربت سے	بنائی عشق احمد میں جو قربان ہو جاتے ہیں
وہی بینا ہیں جو آنکھیں قدم میں پا و شیر پا میں	کہ پیل سر یہان خارِ مغیلان ہوتی جاتی ہیں
مدینے میں نظر آتی ہی یا رب ور سی کیا چیز	کہ جسکو دیکھتی جاتی ہیں حیران ہوتے جاتی ہیں
ثواب ہمتری ہی مکتب سنت میں ایسا ہی	کہ یہان نادر اوقی میزان لقلِ میزان ہو جاتے ہیں
رسولِ حق کا درد عشق ہی جسکے دل میں وہ افزون	شفائی درد جسم و جان سامان ہو جاتی ہیں
مدینے کی مسافر خلد میں جاتی ہو گئے یا	ہمیں ہمراہ لینے کی لیئی یہان ہو جاتی ہیں
حرم کی راہ میں پیدل چلی جاتی ہیں جب مسکین	ضعیفی میں قوی سب انکی ایمان ہو جاتے ہیں
جو بی حج و زیارت مرتی ہیں یہان انکی عکس مت	وہ سارے اغنیا محکوم شیطان ہو جاتے ہیں
دلِ ویران مدینے میں ہو کس دن بھی آباد	خراب آباد اور آباد ویران ہو جاتے ہیں
بہت سس سن کے انکو محو ہوتی ہیں تحسکیا رب	مری مشہور شعر اب اثر یہان ہو جاتے ہیں

٢٤١	فقیر اب مدح احمد میں طفیلِ حضرتِ حسان	١١

مری ہولی کی کیا کچھ مجھپر احسان ہوتی جاتی ہین

بہت امسال حج سی ہی اغنیا کی جان جو کہوئین
کہ زادِ راہِ کعبہ ہی بڑا نقصان جو کہوئین

امانِ دولتِ ایمان بس توحید و سنت ہے
نہین تو سارا تماہی ہات ابہی شیطان جو کہوئین

لگا کر نقش شیطان نے ہزارون چور بدعت کے
کیا ہی اہلِ بدعت کا ضعیف ایمان جو کہوئین

جو دل مائلِ تجارت مین ہین کیا مقبول حج انکا
طوافِ کعبہ گو کرتی ہین پر یہی ہیان جو کہوئین

غنی کہتی ہین حج جائی تو جائی پر نجائی مال
جو ہو تو جان جو کہوئین نہو ہمیان جو کہوئین

جو واکر ہو تو راہِ منزلِ مقصود کیون بہولے
یہ نسیان کی سبب ہتا ہی ہر نسیان جو کہوئین

رہی قیدِ سفر لیکن مین تو دل بخوف ہتا ہے
نہ کہی شانِ یوسف کو کبہی زندان جو کہوئین

مہوس چل کہین خاکِ مدینہ ہو کی ہو اکسیر
عبث یہ تماشا دہی دہی کرلیتی تاوان جو کہوئین

نجیلو سی نہ نکلی کوئی حسرت پیش دنیا کی
کہ رکہی رہ گئی اونکی سبھی ارمان جو کہوئین

ذرا قرآن مین دیکہین قصہ قارون کو عبرت ہے
جو رکہتی ہین یہ جان و مال بی احسان جو کہوئین

١٥	کہان ہی اے فقیر اب دولتِ دیدار روضہ کی وہی دِلّی وہی پھر دیدۂ گریان جو کہون ہین	۲۴۲

کس جا ئی از دواجِ شفا و الم نہین
تبدیلِ وصلِ طیبہ سی میرا ہی غم نہین

دہان اغنیا کو خفتِ میزان کم نہین
راحت کی قبر بہی ہی سفر کا درم نہین

راہِ مدینہ مین اگر ایسی موت آئی
راہِ وجودِ خلد ہی راہِ عدم نہین

جنکی خمیدہ جسم ابرو ہزار ہین
محراب مصطفے کی لئی کب حرم نہین

انگشتِ مصطفے سی قلم ہو گیا قمر
مسموم اونکا گر کبہی نقشِ قلم نہین

اللہ ری لطفِ عام کہ لاکہون ہین تشنہ کام
دامن کشان کسو سی حرم بیت الحرم نہین

حالِ مدینہ پوچھو مری چشم تر سی بس
خاموشی اپنی روزۂ مریم سی کم نہین

کیا کہیی آپکی کفِ انعام کی مثال
ہمنام ہو تو ہو وہ کفِ بحر و یم نہین

خاشاکِ طیبہ کیون نہو محبوبِ جان و دل
برگِ خزان ہی جسکی مماثل ارم نہین

خوبی نبی وہ رحمتِ دارین ہی وسیع
جسکی حضور شیشہ کو تیر مین خم نہین

یہ امت آخری ہی جو اول بہشت مین
منظور کشفِ عیبِ امت حضورِ امم نہین

جیسے قسم نمک کی لطفِ لطیف ہی
اللہ کی قسم کوئی ایسی قسم نہین

جود و عطا مین جیسے صفت عادتِ رسول
ہم قافیہ بھی اس کی لا سی نعم نہین

دارین مین یہ امتِ عاصی نجیون ہو تباہ
مخدوم خوش بغیر نجاتِ خدم نہین

۲۴۳	مضمون مدح شہرۂ آفاق ہین فقیر کیا میری بات مین یہ علم ہی قلم نہین	۱۱

سہ تا غزل فارسی بعشق رسول عربی از فقیر ہندی

کی منتہی بطیبہ شد از ما گریستن
کی بود منتہای تمنا گریستن

بر شک خضر راہِ جہان گر شود چہ دور
در اشتیاقِ گنبدِ خضرا گریستن

میلِ مدینہ یکدمش آید اگر بخواب
لازم شود چو قیس بلیلا گریستن

در طولِ گریہ وصلِ مدینہ نہفتہ بود
از بہر خندہ بود معما گریستن

سیمای عاشقانِ محمد چو کہرباست
سازد بسنگ خشت مہیا گریستن

یکدیدنِ جمالِ محمد چہا کند
اینست چون برسم مسیحا گریستن

روزی عیان شود بما شہر طیبہ را
تاثیر کو شست ہمانا گریستن

هان خنده‌های روضهٔ مدینه ببین غنی ‎— در جنبِ مال گریه دریغا گریستن

کی تا مذاقِ مردمِ دلی سنگدل رسد ‎— فرق است در گریستن و ناگریستن

هر موی من ز عشقِ محمد بغیرت است ‎— کز چشمِ خاص هیچ چشم پیدا گریستن

۲۴۴ در گریه آورم در و دیوار ازین غزل ‎— بخل ست ای فقیر به تنها گریستن ۱۱

باید بشوقِ طیبه و بطحا گریستن ‎— عیب است عیب در غمِ دنیا گریستن

کی حیرت ست غیرتِ صرفِ مدادِ ما ‎— سازد نصیبِ دیدهٔ حورا گریستن

در شوقِ روضه گریه بود احسن العمل ‎— حسن ست بهرِ طالبِ جنّا گریستن

در عشقِ ظلِ نورِ قدم چون بگرید او ‎— نور آورد بدیدهٔ اعمیٰ گریستن

خاکِ مدینه از مرضِ جسم و جان شفاست ‎— حیف ست حیف پیشِ اطبّا گریستن

خندان باخذِ مال ز دنیا چه میشوی ‎— ای وای کز تو رفت بعقبیٰ گریستن

ای وامقِ محبتِ دنیا بهوش باش ‎— کی عذر باشد از پی عذرا گریستن

تسکین بگریه‌های دو چشمم نبود کاش ‎— چشمی شوم همه ز پیِ وا گریستن

دیدیم روی طیبه چو خندیدنِ صباح ‎— زیباست بهرِ آن رخِ زیبا گریستن

کی خنده‌های آن لبِ گورش بود نصیب ‎— آنرا که لمحه نیست گوارا گریستن

۲۴۵ فرض ست تا بمرگ ز عصیانم ای فقیر ‎— گریم بخوفِ حضرتِ مولیٰ گریستن ۱۱

در خوفِ حق اگر بود از ما گریستن ‎— آفاق را کند ته و بالا گریستن

یا رب بعشقِ یوسفِ او در نصیبِ ما ‎— لازم بود چو چشمِ زلیخا گریستن

چشم و دلم بشوق محمد معاودت شد — زان هر زبان مرست بهبا گریستن

گریان شدم بهجر مدینه ز غم بسے — کے باشد از سرور لقا گریستن

بر روضهٔ رسول چه لذت روح بود — در روضه بود و درد دل شبها گریستن

چشمم مشبک مرقد انور چرا نشد — زین چشم تم هنر است چو دریا گریستن

بس تا لبا بسینهٔ خود کرده ام اسیر — زیبد مرا بکوه و بصحرا گریستن

بهر صبا صیان چو باغ جنان محمل گنبد دور — از دور بر ضریح منعما گریستن

کردم چو ضبط جوش بکا از پی ادب — گر دیده در گلو گره آمیا گریستن

چشمم من ز عشق محمد سرشک بار — مجنون و در تعشق لیلا گریستن

۲۴۶	باش ای فقیر عاشق احمد بهر حال خندد بدنت لنصیب بود یا گریستن	۱۱

نگاہِ شوق یون سمجھ رہی ہے اس وزن کے دیں
جمالِ مصطفےٰ جس جگہ آئینہ میں دکھاتے ہیں کیا جیرت
بہت لب بند ہو جاتے ہیں یون میم محمد سے
مثالِ ہمزۂ وصل اپنی ہوش و عقل ساقط ہے
ادھر پر آئینۂ دل لیلی روضہ ہو گیا مخفی
جو حسنِ آفرین الکونین کی دکھا فاتین زیبا ہیں
نہ ہوتا رنگ چاندی کا یہاں تاریک جسم تاباں سے
پڑی ہے کیونکر خمار خود سو باف زری بنکر
جمالِ احمدی وہ دلربا ہے دلرباؤں کا

کر حبیبی رشتۂ روح سلیمان قعر گوہر میں
کہ وہ سونا بھی شمل نے رتلی میزان محشر میں
ہزار قند مکرر کا ہے ابن حرف مکرر میں
جب اُدس ماقبل کل سی متصل ہی
ابھی پھر ہی رعشہ سیما سے قلب مضطر میں
گیا ہی فکر حادث کس صورت کی معلوم میں
جو ہو جاتے وہان سے حرف یہ بھی حلقۂ در میں
کہ ہی چوتھی آئینہ کی سایہ ہوئی مغبر میں
کہ رہ سکتا نہیں ہرگز کسی لب کا دلبر میں

ہوا ہے پارہ پارہ شکل کتان ہر یہودی کا / چمک تھی بدر میں ایسی ہلال تیغ سرور میں

۲۴۷ — فقیر اپنا بیان مدح ودر یار رحمت ہے / زبان گویا کہ ذو ماہیت ماہی ہی کوثر میں — ۱۳

جو خط پشت لب ہی قریب دندان پیمبر میں / اوگا ہی سبزۂ گلزار عرفان آب گوہر میں
تجلی ہو جمال احمدی کی خواب میں جسپر / بنی تار نظر ہر مو ہی تن ہر تار بستر میں
کتاب مدح سی نقطہ ہی گر مقبول ہو جاوی / مداد اپنی عجب کیا مشک بنکر جای کو گوہر میں
قدمبوسی کی غیرت میں دل خورشید سوزان ہے / جو گرتا ہی وہ سایہ پائے دیوار منور میں
کف دست رسول اللہ کے حسرت میں غمگین ہے / ہمیشہ اسلیے ہے کیا یہ زرد چہرہ زر میں
بنی ای کاش عطر دہر و کافور کفن میرا / ثنائی مصطفے جو ہی مری مغز معطر میں
خراج قریۂ گفتار میرا آج کل وہ ہے / کساد آئی تو کیا حیرت خراج ہفت کشور میں
سنو ای شیعۂ بی دین بغض انمین تہا کچہ بہی / محبت تہی ابوبکر و عمر عثمان و حیدر میں
کہاں ہے مجمع زوار کیا خوش ہو دل محزون / ہنسی کیا آئی گہر کر دیدۂ گریان کے لشکر میں
صدف نی سن لیا کیا ذکر دندانکی پیشگر زیب دو / ندامت سی عرق ہی نفس گوہر آب گوہر میں
روانی میری شانکی سراپا اثر کیون ہے / یہ کیون مشہور ہی تاثیر ہیان ہر سیر اختر میں
وہان ہستی ہوی ہتا نہیں خوف و حزن باقی / مدینہ طیبہ دنیا میں ہی جنت کی پیکر میں

۲۴۸ — فقیر اب تو یہ اوصاف محمد میں قلم میرا / دکہاتا ہی کلائی حور کی مرغوب زیور میں — ۱۱

جو حیرت آئی کہ ہو کیونکر آسمان پہ زمین / تو دیکہو روضۂ پیغمبر آسمان پہ زمین
فلک ہی ناظر انوار مومنین اسطور / کہ جیسے دیکہتی ہی اختر آسمان پہ زمین

گئی جو ارضِ حرم سی وہ صاحبِ معراج
تو کیون نہ تا زمین آئی ہر آسمان پہ زمین

زمینِ شہرِ صفا مین ہی موجِ عالی سے
اٹھا رہی ہی یہ گویا سر آسمان پہ زمین

بقیعِ پاک کے مدفون اگر بہشت مین ہین
تو ہی مدینہ مین وہ قیصرِ آسمان پہ زمین

مدینہ آپ ہی ہی فردوس یا وہ رفعت سی
بنا کی بیٹھی ہی اپنا گھر آسمان پہ زمین

کہان سی ہی ہر فلک پہ چوتا سرِ برج
نہ ہوتی مسجدِ احمد گر آسمان پہ زمین

عجب نہین کہ قیامت مین ارض فوق تخیل
وہ جائی خلد برین نکلکر آسمان پہ زمین

ریاضِ خلد سی روضہ دلیقین تو ہی
زمین پہ بستی تا منبر آسمان پہ زمین

مدینہ پر ہی جو ہر دم نگاہِ رحمتِ خاص
تو کس نظر کی ہوئی منتظر آسمان پہ زمین

۲۴۹
یہ میری خاک یہی ہی جا ہی کیونکی فقیر
مجال کیا کہ رہی چل کر آسمان پہ زمین
۱۳

جو محوِ اتباع مین خیر الورا کی ہین
کب آشنا یہان وہ کسی آشنا کی ہین

ملحوظ اونکی راہ نہ تھا دوسرا کی ہین
کیا معتبر رسول رسولِ خدا کی ہین

کافی ہی سجدہ مسجدِ احمد کی خاک پر
طالب یہ کب ہوش جو یہان کیمیا کی ہین

ہی خیر مقدم اونکی لیی خلد سی ندا
قربان جنکی باپ و ہان مصطفی کی ہین

جائی مدینہ تک یہ مری آہ کس طرح
ٹوٹی ہوئی جو پاؤن ہی اس نارسا کی ہین

ہین لطفِ رودِ شمعِ مدینہ کی خود اسیر
جنکی اسیر سیکڑون زلفِ دوتا کی ہین

ہر لفظ و ہر حدیثِ محمد کو کیا کہون
چشمے رواں جہانمین آبِ بقا کی ہین

جنکا علاجِ دل ہی یہان سنتِ رسول
محتاج کب جہانمین کسیکی دوا کی ہین

سنی ہوا اتباع ہوا چھوڑ بدعتی
ساری ہوا مین تیری جھوٹی ہوا کی ہین

کیا حال دل کا ہوئیگا ہان جب لگی گی آگ
دنیا کی شغل مین جو بہت دل لگا کی ہین

ایمان والے عرش کی سایی مین کیون نہوئین
وہ زیر سایہ آپکی دست دعا کی ہین

نعت رسول مین جو کہ دیوان کی ورق
امراض دل کی واسطی نسخی شفا کی ہین

۲۵۰	تو بھی مدینہ تک جو رسا ہو گیا فقیر ربتی تری نصیب مین کس پارسا کی ہین	۱۳

کچھ بھی مدح نبی کر سکی شمار زبان
تو منہ مین چھپ گئے یون ہوکی شرمسار زبان

ہر ایک نعت مین خامہ کی خامکار زبان
بنائی دو ہی گو اپنے دو ہزار زبان

حدیث عشق محمد کا ضبط مشکل ہے
کہ مثل دل ہی یہان سخت بیقرار زبان

مجھے مدینہ کا پانی جو یاد آتا ہی
تو پھیرتا ہون مین ہونٹون پہ بار بار زبان

جو پوچھتا ہی مدینی کا حال مجھسی کوئی
جواب دیتی کو ہوتی ہی چشم زار زبان

وہ صورت جبل نور جب سے دیکھی ہے
ہمیشہ در ثنا کرتی ہی نثار زبان

عجب ہی نام محمد مزی کا نام ہی واہ
کہ جسکو لیتی ہی لذت سی بار بار زبان

نہ ایکدم رہی حمد و صلوٰۃ سی خاموش
جو کوئی ذکر لیتی ہی یہ مستعار زبان

ہزارون دو جہتین اس سے قتل ہونگی ہان
ملی ہی آج یہ مجکو وہ ذوالفقار زبان

جو دلپہ گذری مدینی مین اب یہ حیرت ہے
کہ کس زبان سے کہی اسکو آشکار زبان

نہو سکے عربی و عجم مین جو ملفوظ
تو نفس فرق یہ کیا رکھی اختیار زبان

وہ خود حبیب ہین ہر بات انکی ہی محبوب
نکیون حدیث محمد سی رکھی پیار زبان

۲۵۱	فقیر اونکی طفیلی تری زبان ہی فصیح کہ جنکی ہی عربی کل کی افتخار زبان	۷

مدح میزاب رحمت یعنی ناودان بیت الله زادها الله شرفا

نازل جو دہ حطیم کی اندر ہی ناودان
گویا سبیل چشمۂ کوثر ہے ناودان

رحمت پہ رحمت انکو ہی یہان وزرابہین
باران سی آب نیر وہ جسپہ ہے ناودان

بالائی کعبہ عرفۂ جنت کی شکل مین
تسنیم پر نعیم سی ہمسر ہے ناودان

امید ہی قبول ہو زوار کے لیے
دست دعا ہو ہٹائی ہوی گریہ ناودان

سونیکا رنگ فق ہوا ہیبت سی اسلیے
بالائی کعبہ ساختۂ زر ہی ناودان

فوارۂ سکینۂ دل مومنو نکو ہے
حلقوم کافرین پہ خنجر ہے ناودان

۲۵۲	لازم ہے آب زر ہی سی لکھو یہ ین ای فقیر ممدوح اس غزل مین سراسر ہے ناودان	۱۵

بس یہی ہی یا الله کی لو مدینی مین
بوی جنت آتی ہی چار سو مدینی مین

بیحساب جنت مین جا چکی تہی ہم گویا
دیکہتے ہے تھے جب اد لگی آرزو مدینے مین

رب کے ڈرنیوالونکو جنتین ملہ ہین دو ہین
جو کبہو ہین مکی مین اور کبہو مدینی مین

آج گفتگو باقی رہگئی زبانپر ہا ہے
کر لے تہے کبہی باہم گفتگو مدینی مین

ذرہ ذرہ تہی ہیبت سی کیا ہی محو حیرت تہے
جبکہ ہم ہو کے حاضر روبرو مدینی مین

رشک تہا زبان کو یہ مین زبان ہو اب تکے
لی زبان جب دیکہا ہر سبو مدینی مین

یہان بہی ہمسن لیا ہے نغمۂ جنان اہل دل
ہی وہ ساز خوش آہنگ ہر گلو مدینی مین

کیا عجب کنا ہونکا آنسی ہو قلم مرفوع
پہرتے ہین جو مجنون ادہر کو مکو مدینی مین

عمر رفتہ آتی ہے گویا اسکے پینے سے
کس جگہ سی آتا ہی آب جو مدینے مین

مسکن محمد ہی جہان ہی وحی و قرآن ہے
منبع ہی یہین پہر نازلی و تنزیل مدینی مین

وصل مین ہوا جیب یہان غنچۂ گل کا گریبان پہٹا
تب ہوا دلِ صد چاک رفو مدینی مین

ڈہونڈتی تہی یہان جسکو اُسکو وہان پایا
کرتی تہی ہمین اپنی جستجو مدینی مین

گویا خازنِ جنت فادخلوہا سناتا تہا (ای فادخلوہا خالدین)
جب کہا مژدہ نی آ دخلوہ مدینی مین (ای فی المسجد النبوی)

مرقدِ پُر فیض بدل خلد عالیہ ہی وہ
اسکا جسم خاکی اور روح علو مدینی مین

٢٥٣ — ١٥

جان و جسم و دل کو تب ای فقیر ہو تسکین
دلمین ہو مدینہ اور رہو تو مدینے مین

واللہ کچہ ایسا تہا دل شاد مدینی مین
ہر رنج و الم سی تہی آزاد مدینی مین

یہان چین نہین دیتی دم بہر ہمین جو شغل
بہولی سی نہ آتی تہی وہ یاد مدینی مین

آباد ہی جنت کا میری لئی سامان ہو
ہو خاک مری یا رب برباد مدینی مین

رگہا ہی فلاطون سی نکلی وہین جنون کفر
اک خار جو ہو اُسکا فصاد مدینی مین

ہر شمع وہانکی ہی ابدال صفت گویا
مسجد کی ستون مثل اوتاد مدینی مین

جو مد نظر تہا وہ دکہلا ہی دیا مجہکو
جب لیگئی بہولے کے امداد مدینے مین

مکے کے زمین کو بہی کیا حزن ہوا ہوگا
جب آپ سے ہونگے آباد مدینے مین

یہ نقدِ حیات اپنا ہو صرف یہان ایکاش
رہ رہ کی محمد کا منقاد مدینے مین

دل دونون جہانکی ہین مرغانِ اسیر اُسکے
ہین جالیان وہ دامِ صیاد مدینے مین

شیرین پہ وہ کیون مرتا گر چشمۂ شیرین سے
پانی کہین پی لیتا فرہاد مدینے مین

ہر قامت زیبا سی آزاد کیا دل کو
کیا نخل ہین صد رشکِ شمشاد مدینے مین (خرما)

کیونکر نہو منغز جان دہن کیطرح بیجود
صد غیرتِ عذرا تہی ہر باد مدینے مین

میں مسجد احمد میں افتادہ رہوں الکاش | ہر دم رہوں سولی کا سجادہ مدینی مین
گھر میرا مدینہ ہو اور کچھ ہو روز و شب | جز صلِ علیٰ احمد اور اورادِ مدینی مین

۲۵۴
کیا لطف دعا کا تھا جب پیشِ رسول آہ ہو
بھی حق سی فقیر اپنی فریاد مدینی مین
۴

ہم اپنی سینہ مین شکلِ مدینہ دیکھ لیتی ہین | تو سینے مین دو آدرِ مدینہ دیکھ لیتی ہین
جو پوسنگِ مدینہ دیکھتے رہتے ہیں بیہوش | یہ صورت دیکھنی کو آبگینہ دیکھ لیتی ہین
وہ نور اللہ سی اہلِ مدینہ کی فراست مین | دلِ اہلِ صفا و اہلِ کینہ دیکھ لیتی ہین
کنارِ عافیت پر ہوتی ہین گویا جبھی عشاق | رواں دریا مین جب اپنا سفینہ دیکھ لیتی ہین
نگاہِ شوق کیونکر رہ سکی اوس پاک مرقد تک | مگر آخر سب غلام اپنا قرینہ دیکھ لیتی ہین
حسینونکو مدینی کی زمین سے فرشِ استبرق | وہ گویا ہیر اطلس اور پشمینہ دیکھ لیتی ہین

۲۵۵
یہ کسکا درد ہی دل مین فقیرِ خستہ دل کہدو
جو ہر دم ہات رکھکر آپ سینہ دیکھ لیتی ہین
۱۵

اب وہ کہان ہائی ہائی تھا جو اثر مدینہ مین | کیا ہی علاجِ دل یاد ہی ترِ مدینہ مین
دور گئی نگاہِ دل دیکھلے اونکی شکل کو | تجھ سے جمال کیسکے ہی چشم گہر مدینہ مین
ق
دل تھا وہ بیقرار دید بس چلا کہ کسطرح | پہلو سے آ کے جو دو جنون مین سحر مدینہ مین
گویا کہ باندھ رہا مشکلیں ہمارے وہان کوئی | باندھ رہی تھی جب کہ ہم رختِ سفر مدینہ مین
تھے تبھی ہم بہشت مین آ گئی کیونکی جان | زندہ پہنچ گئی تھی جب وقتِ سحر مدینہ مین
منزلِ قبر کیا ہوئی حشر کا دن کہاں گیا | خلد مین آ گئی سب پاکہ ہیر مدینہ مین
دلکی خبر سنو کہ وہاں گذری جو دو پہر ہو | کچھ خبر ہی تھی دلکو بس جگہ خبر مدینہ مین

عمر گذر رہی ہی جیسی گذرتی تک کبھی
دیکھیے پھر بھی ہوئیگا اپنا گذر مدینہ مین

مد نظر تھی جوکہ سی جب نظر آگئی وہان
دین و دل نی کردیا قصر نظر مدینہ مین

صورت اصلی اپنی آپ سامنی اپنی آگئے
خاک مدینہ جب ہوئی کحل بصر مدینہ مین

محو جمال مصطفے رہتی ہین حشر تک
کاشکی ہوتی ہم حجر یا کہ شجر مدینہ مین

ق

گویا حیات جاودان عمر رواں ہوئی وہان
موت کا ہمکو کچھ نتھا خوف و خطر مدینہ مین

لینے بلائی نزع سی اور عذاب قبر سے
کیونکی نہ بچ رہین گے ہم مر گئے گر مدینہ مین

فرصت زیب تن کہان جبکہ پہنچ گئی تا جان
کافی تھا اپنا پیرہن خاک سفر مدینہ مین

۲۵۶ شوق حیات جاودان عیش ارائک جنان
ہی تو فقیر جا کی تو خاکپہ مر مدینہ مین ۱۳

رخ ہجران تو ہم ہر روز و ہر شب دیکھ لیتی ہین
ذرا پھر بھی مدینہ دیکھیں کب دیکھ لیتی ہین

عجم والے عرب کی شکل کو جب دیکھ لیتی ہین
عرب کیا دیکھتے ہین قدرت رب دیکھ لیتی ہین

تنزل مین نہ ہین شعر اہل ہمت آتی ہی
جو فکر شعر مین یہان جنبش لب دیکھ لیتی ہین

جو صاحب مال ہین یہان خواہش اغنیا وہ بھی
کوئی دم مین سفر کی راہ و عقبہ سب دیکھ لیتی ہین

حجاب وہ مطلوب ان کو سہی دلکی یا کاری
زیارت مین بھی جو دنیا کا مطلب دیکھ لیتی ہین

کوئی ساجد سہی گستاخ اور کوئی طائف معاذ اللہ
جب اوس وصی کو بعضی مجھو مؤدب دیکھ لیتی ہین

طواف روضہ و سجدہ سہی کرتے ہین سب جاہل
خوش ان سے ہین جسی دین مین مہذب دیکھ لیتی ہین

نگاہ چشم کو کب تاب بھر دیکھی مدینی کو
تو کس حسرت سے ہم یہان چشم کو کب دیکھ لیتی ہین

عجب ہے مضطرب شوق تھا جب سفر بولی
کوئی دم مین مدینہ دیکھنا اب دیکھ لیتی ہین

مبارک مژدہ دیدار نبی کیف اہل ایمان کو
تجلی مدینہ جو مقرب دیکھ لیتی ہین

وہ کم ہین جو ہین مجنون چشم لیلائی مدینہ
مدینہ دیکھنے کو تو وہان سب دیکھ لیتی ہین
دل شیدا لئی طیبہ رہین طفل اشک لیتی جستجو
کسی دیوانہ کو اطفال مکتب دیکھ لیتی ہین

257 | نہین پھر دیکھتے دیوان شعر کیسیکا وہ
ترا دیوان قمیر اب جو مرتب دیکھ لیتے ہین | 15

رحمت خالق کی بدلے جو مخصل نہین
بالیقین اللہ کی رحمت وہان نازل نہین
جسکے دلمین حب محبوب خدا حاصل نہین
تم یقین جانو کہ سنگ و خشت ہے وہ دل نہین
انسی جنکو نسی ہے انسان وہی انسان ہین
جو کہ دیوانہ نہین انکا وہی عاقل نہین
کیا مزا جانینگے وہ عشق رسول اللہ کا
جنکے دل یہان بی عشق دنیا ہین لیے غافل نہین
عرش کی سایہ مین چین آئی لی کیونکر نہو
جنکے دل سی وہ عکس قامت بی ظل نہین
او دینہ قربان ہون کہ جو آرام مین تکلیف مین
قبر مین او حشر مین امت سے وہ غافل نہین
کب وہ دن ہوگا کہینگے قافلی والے کہ آج
بیچ مین باقی مدینی کی کوئی منزل نہین
مدح احمد لاتا ہی ہی تو اسکے ذکر مین
بحر شعر اپنا ہی وہ جسکا کہین ساحل نہین
جو ہین نقصان عمل مین نسبت سنت یہان
ناقص الایمان ہین ایمان مین کامل نہین
مغفرت مین دیر ہوگی تو گھبرا جائینگے
اغنیا جو مستطرف جانے کو مستعجل نہین
اہل حسن و عشق ہین سب عاشق حسن رسول
وہان کوئی عاشق کسو معشوق پر مائل نہین
تشنہ کام شوق دل ساغر مدینی کا بنی
بر ہیولی قلب کا افسوس اس قابل نہین
کسکا دل ہی جو نہین قربان ابروے رسول
کون ہے مشکل بسم اللہ کا بسمل نہین
کیون نہو سحر حلال اپنا سخن مشہور آج
شاعر احمد ہون ممکن کچھ ساحر بابل نہین

ناتوان ہون مین سفر مشکل ہی مجکو ای قمیر

٢٥٨ — پر خدا آسان کری مشکل تو کچھ مشکل نہین — ١١

ہی یہی دلکی آرزو شہر نبی مین جا رہون
پہر تو ناتوان جو ہو کہہ دو شہر نبی مین جا رہون

کہتا ہے مجھسے دل مرا تو ہی اگر شکستہ پا
مین ہی جو چل سکی نہ تو شہر نبی مین جا رہون

راہ مدینہ کسلیئے پوچھون مین اپنے غیر سے
سونگہتا جاؤن وہانکی بو شہر نبی مین جا رہون

روضۂ پاک کی طلب ہی تو رہو نہین با ادب
چاہیئے چل کی باوضو شہر نبی مین جا رہون

دامن دل ہی چاک چاک تا بہ نظر ہو در شباک
تب مرے دلکا ہو رفو شہر نبی مین جا رہون

کہتی ہی خاک تشنہ کام سیر ہون تبہی ام
مین بہی جو بنکی اک سبو شہر نبی مین جا رہون

بند مین ہین جو گبر یا بت پرستی ہین منتشر حواس
دیکہون نہ صورت عدو شہر نبی مین جا رہون

بہولا ہوا کہین کو مین ڈہونڈہون اس زمین کو میز
پہرتی ہی پہرتے سو بسو شہر نبی مین جا رہون

خاک نشین رہون وہان فرش زمین ہون وہان
بیت نبی کے روبرو شہر نبی مین جا رہون

ڈہونڈ کہین نپاؤن مین ڈہونڈتا ایسا جاؤن تمیز
کرتی ہی کرتی جستجو شہر نبی مین جا رہون

٢٥٩ — حسن تو فقیر دل حزین جیکی سی چل بہی دی کہین / کرتا ہے کس سے گفتگو شہر نبی مین جا رہون — ١٥

عاشق رویت یہان آنکہین جو گریان ہو گئین
وہ روان جنت کے دو نہرین نمایان ہو گئین

بی زیارت جنکے مال آثار عصیان مین گئی
مرگئی عمرین گناہونکی فراوان ہو گئین

حسن احمد کی ثنا مین کیا غزل خوانی رہی
آج حورین گویا میرے گہر مین مہمان ہو گئین

تخم ریزی نسر گلزار جنت کی ہوئی
صورتین خاک مدینہ مین جو پنہان ہو گئین

کنگرین دیوار ہای مکہ تہین جو مثل دیو
جلوۂ احمد سی رشک حور و غلمان ہو گئین

نذر تیغ حسن احمد چہوڑکر دلہای خلق
کافر ابنا زلف بہی لاکہون مسلمان ہو گئین

ہر گلِ تاجِ جنان کو غیرت اونپر کیون نہو
روضۂ انور مین جو شمعین گل افشان ہو گئین

کیا کہون حال مین یہ ساری باتین ہجر مین
دل مین میری حسرتِ فریاد و افغان ہو گئین

اس جہان پر اختیارِ آخرت سی کسقدر
امہات المومنین مختارِ رحمان ہو گئین

ہی رضوا عنہ صحابہ کیلئی توصیفِ خاص
کسقدر ارواح اونکی محوِ رضوان ہو گئین

قعرِ دوزخ مین چھپایا کفرِ کفارِ جہان
جب سیوفِ احمدی عالم مین عریان ہو گئین

کاش میری جان بھی ہوجاتی مزاری مین نثار
اونپہ جانین کسقدر ہونگی کہ قربان ہو گئین

یہ دل ویران ہین آباد گو یہان لاکھ بار
بستیین ویران بسین آباد ویران ہو گئین

حسنِ دلبر پر مگر گویا ہزارون آنکھین آج
حسنِ یوسف پر زنانِ مصر حیران ہو گئین

۲۶۰	ای فقیر اللہ پھر وصلِ مدینہ ہو تو بس دیکھنا سب مشکلین اکدم مین آسان ہو گئین	۱۵

قلبِ مومن مین جو حفظ آیاتِ قرآن ہو گئین
منزلین فردوس کی انکو سب آسان ہو گئین

جب نازل ہوتین پیدا و پنہان ہو گئین
ظاہر و باطن کی باتین ساری عرفان ہو گئین

اللہ اللہ آپکی شانِ شفاعت کا وقار
جس سے تقصیراتِ امت نقلِ میزان ہو گئین

جو حسن و خاشاکِ صحرا صرِ افگن طیبہ مین ہی
اب کسی دلبر کی یون زلفین پریشان ہو گئین

عرضِ تسلیم و صلوۃ اونپر ہی عینِ ذکرِ حق
ہائی کیون حالاتِ انسان محوِ نسیان ہو گئین

ہو گیا نظارۂ مرقد سی چاکِ دل رفو
سوزنِ تارِ نظر گویا کہ مژگان ہو گئین

روضۂ انور مین انہارِ جنت اشکِ شمع
قسمت انکی جو وہان شمعین فروزان ہو گئین

خوفِ اجل نا زمین کچھ اوسکو ہو تو ہو
جسکے انہارِ وضو و چشم گریان ہو گئین

کیا مدینی کی اجل کا ہو سکندر کو مزا
آرزوئین جسکی محوِ آبِ حیوان ہو گئین

دل وہی دل ہین سپردِ دلربا جو ہو چکے
جان وہ جانین ہین جو تسلیمِ جانان ہو گئین

ہم خطا کارون کو انگشتِ شہادت ملگئی
کو مفاتیحِ جنان تفویضِ رضوان ہو گئین

جبکہ عشقِ حضرتِ یوسف حقیقی ہوگیا
حضرتِ راعیل کیسی پاکدامان ہو گئین

دین و دل کی نگاہبان ہے تو علام الغیوب
کیا ہی دین و دل نگاہونکی نگہبان ہو گئین

سرد مہر اب کیون نہون سرگرمِ عشقِ مصطفےٰ
میری دیوان سے زبانین شکر افشان ہو گئین

خلد سی دوزخ مین گویا آگیا تو الفقیر
پھر مدینی سی جو یہ دلی کی گلیان ہو گئین

۱۷۶	ردیف الواو	۱۱

یہ دل محبوب کھکر کیون نہ کہی قربِ رحمان کو
خدا کو مصطفےٰ کو ذکر کو قربت کو احسان کو

سمجھ لی متفق انکو اگر خشیت ہو انسان کو
نمازون کو دعا کو توبہ کو بخشش کو غفران کو

صحابہ کی وہ آنکھین چوم لون جو دیکھتی تھی آپ
نبی کو وحی کو جبریل کو آیت کو قرآن کو

یہ خرمای مدینہ اور یہ زمزم ہان دکھاینگے
رُطَب کو نخل کو انہار کو کوثر کو ریّان کو

طفیلِ مصطفےٰ ہی فخر کر تسبیح و ثنا سی اُس
زبان کو لب کو دل کو جان کو خاطر کو وجدان کو

ق
عجب کیا ہی کہ جو مومن یہان مبغوض ٹھہرین
ریا کو شرک کو بدعات کو عصیان کو طغیان کو

کہ وہ خاصانِ حق مشہور ہو جائین وہان لیکر
شفاعت کو لقا کو خلد کو حورون کو غلمان کو

نمونی صورتِ محبوب کے ہین دیکھو عبرت سے
گلِ تر کو قمر کو شمس کو کعبے کو قرآن کو

ہمیشہ عاملِ معمول رہنا ہمکو لازم ہی
عبادت کو حیا کو ابتلا کو جسم کو جان کو

وہ کیا دن تھی کیا تھا جمع قسمت نے مدینے مین
دوا کو درد کو جنت کو جان کو دل کو عرفان کو

۲۶۲

خدایا کہی قیامت تک فقیر اپنی رفاقت مین
ثنا کو حمد کو توحید کو سنت کو قربان کو

۱۱

میسر ہو الٰہی جمع رکہنا ہر مسلمان کو
ہمیں لازم ہی حاضر رکہین مدینہ لطیف ریحان کو
ہدیہ رحمۃ للعالمین لائی ہین مولے سی
محمد کی سبب ہے ظاہر و باطن سبی اپنی انس
عجب تہا حال دل جب دور سی نزدیک سے دیکہا
صلوٰۃ مصطفےٰ محویت لذات روحی سے
الٰہی جمع کردی پہر مدینی مین عنایت سے
الٰہی پہر سنادی پہر دکہادی خاص مسجد مین
مدینی مین حرم مین رزق جنت جانتی تہی ہم
غنیمت جانتی ایکاش ہم حج و زیارت مین

زبان کو ذکر کو لب کو ثنا کو فکر کو جان کو
عبادت کو صفا کو صدق کو احسان کو عرفان کو
عطا کو عفو کو انعام کو رحمت کو رضوان کو
رجا کو خوف کو اسلام کو طاعت کو ایمان کو
مدینی کو جبل کو باب کو مسجد کو ایوان کو
شجر کو سنگ کو حور و ملک کو جن کو انسان کو
بیابان کو قبا کو نخل کو اس جا کی کوہان کو
ندا کو ذکر کو محراب کو منبر کو ارکان کو
ثمر کو مشمشون کو آب کو زمزم کو رمان کو
دعا کو آہ کو تسلیم کو زاری کو قربان کو

۲۶۳

دکہایا ای فقیر آنکہون کو گلزار جنان تونے
ثنا کو مدح کو منظوم کو مضمون کو دیوان کو

۱۱

الٰہی ایسا تو محجوب نزر کسو کو نہو
ہزار غم ہون تو اپنی نہیں وہ غم جو ہیا کن
ہزارون ہین سفر مصیبتین یہان آئین پہاد ورث
جو بی اثر ہے خدایا یہ میری آہ بلند
جو گذری مجہہ پہ مدینی مین صبح روز وداع

کہ ہو مدینہ قریب اور خبر کسو کو نہو
غم زیارت خیر البشر کسو کو نہو
ستم ہی یاد او دہر کا سفر کسو کو نہو
نصیب یہ شجر بے ثمر کسو کو نہو
نصیب ایسا تو وقت سحر کسو کو نہو

ق

وطن مین آنا مبارک تو مجکو کہتے ہین
غضب ہے حیف مری جان پر کسو کو نہو

کہ تو مدینے سی کیون آ گیا یہان افسوس
نصیب اوس در سے تو آنا ادہر کسو کو نہو

امان طیبہ مین ایمان سی نکلی جو وہان
تو کیا عجب کہ عذاب سقر کسو کو نہو

رہین جو راہ محمد کے بحر و بر مین یہان
(اون مین سی ۱۲)
تو آخرت کی سفر مین خطر کسو کو نہو

دل و زبان رہین ذاکر لی دینی محفوظ
الٰہی دشمنی بحر و بر کسو کو نہو
(یعنی دل و زبان ۱۲)

۲۶۴
فقیر بینی جب آثار مصطفیٰ دیکھے
تو پہر سخن سی مرے کیون اثر کسو کو نہو
۱۳

جان مضطر کو قرار اب پہر زیارت ہو تو ہو
بس سکون دل مدینے کی سکونت ہو تو ہو

غافلو ہاتہ آئی جنت بی مصیبت کس طرح
چل بہی دور راہ مدینہ مین مشقت ہو تو ہو

ای بد کار عمل تیری یہان نیت بخیر
کر نماز مسجد احمد کی نیت ہو تو ہو

دلکو ہونا چاہیئی مولائی سنت کا غلام
اسکی رقت مین اس قاسی کی رقت ہو تو ہو
(علاقی ۱۲ سخت ۱۲ نرمے ۱۲)

اہل رخصت کو کہان رخصت ہوئے نفس سے
عازم طیبہ کوئی اہل عزیمت ہو تو ہو

بی مدینہ اب کہان دلمین سکینہ ہای ہای
درد و غم رنج و الم حسرت پہ حسرت ہو تو ہو

کو طیبہ مینہ مین عیب باطن کے لیے
اونمین تاریکی ہمارا عکس صورت ہو تو ہو

جو مزا جام و صراحی سی مدینے مین لیا
بوسہ ہای حور مین ایسی ہی لذت ہو تو ہو

آفتاب حشر مین ظل لواء الحمد تک
رہنما اپنا محمد کی محبت ہو تو ہو

وحشت مجنون کا صحرای مدینہ ہے علاج
ہان پہر اوسکو کوچۂ لیلیٰ سی وحشت ہو تو ہو

جو کہ دو دشم روضہ مشکبو ہے کیا کہون
زلف حور عین مین ایسی ہی نکہت ہو تو ہو

کاش ہین عریان بیابان مدینہ مین رہو
جسم پر خاک مدینہ جای کسوت ہو تو ہو

۲۶۵ پہر مدینے کا سفر آسان تجکو ای فقیر / دمبدم اللہ کی رحمت پہ رحمت ہو تو ہو ۶

اوسکو فراغ ہو جو دل مشتغلِ مدینہ ہو / ہو وہی رستگار جو پابگلِ مدینہ ہو
آب ہوائے ہند سے دل ہے حزین یا خدا / پہر ہمین نصیب ہو آب معتدلِ مدینہ ہو
جانہین جان کیون نہ ہی دیسی ہان کیون تجاے / منزلِ خستہ جان ہے قربِ دلِ مدینہ ہو
پاک ہو غل سے تب دلِ شکلِ ضمیر متصل / ہند سے ہو کے منفصل متصلِ مدینہ ہو
غنچہ کے جلد کیطرح ہوئیگا ختم زن و مان / یہان جو سموم غم سے دل مضمحلِ مدینہ ہو
خاکِ بقیع کر مجھے اپنی کرم سے یا خدا / میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتملِ مدینہ ہو

۲۶۶ کون نکالتا ہے بجز تجکو وہان سے ای فقیر / تو بھی وہان جو اک گدای مبتذلِ مدینہ ہو ۱۳

گفتم بحضوری کعبہ کان باشد جای اجابہ

شکر حق ہے کہ وہی دور سے لایا ہمکو / اور یہ اپنا حرم پاک دکھایا ہمکو
جسنے حجاج کو سنوائی صدائے لبیک / اوسنے یہان نعرۂ لبیک سنایا ہمکو
رات دن ہوتی تھی جسکے لئے آنکھونکو تلاش / اب تو مولی نے وہی نور دکھایا ہمکو
دہوپ مین اپنے گناہونکی جلے تھے ہم لوگ / شکر ہے اب تو تلے کعبہ کا سایا ہمکو
ہوئی امید کہ وہان کے سوتے جنت ملجای / ہات یہان دامنِ کعبہ اگر آیا ہمکو
ہم گنہگار چلے آئے ہین تیرے در پر / پاک کر اب تو گناہون سے خدایا ہمکو
سجدۂ شکر بھی واجب ہے کہ نزدیکِ مقام / اپنے ہی سجدے مین مولی نے جہکایا ہمکو

وہان ہنسائیگا وہی جسنے یہان ساتھو نہین
دامنِ کعبہ دیا اور رولایا ہمکو

کیا عجب وہ ہمین اصحابِ یمین مین لیجای
جسنے یہان کن یمانی سے لگایا ہمکو

الحمد للہ یہ منھہ اور یمینِ مولےٰ
یعنے یہ بوسۂ اسود کی عطا یا ہمکو

تشنۂ شوق تھی ہم شکرِ خدا لاکھون بار
پانی اس چشمۂ زمزم سے پلایا ہمکو

یا خدا اب ہمین دنیا کی محبت ہو حرام
یہان جو احرام مین عشاق بنایا ہمکو

۲۶۷
شکر کر شکر فقیر اپنی نصیبے اچھے تھے
ڈھونڈتی تھی جسے مدت سے وہ پایا ہمکو
۷

الٰہی زندگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مقامِ موت بھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

الٰہی عشق ترک تا زہند و سندھ سے نفرت
جو محبوبِ دل سے ہو تو محمد کا مدینہ ہو

یہی ہی آرزو دلکی مرا مقصد بھی یا اللہ
ابھی ہو تو کبھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

الٰہی یہان ابھی کچھہ میرے سینے مین جو حکمت سے
تو وقتِ آخر ہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

بجھیگی ہند مین کا ہیکو اب یہ میرے دلکی پیاس
علاجِ تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

جو رہتی ہین عجم کی دوست اپنی جی کی دشمن ہین
نصیبِ دوستی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

۲۶۸
کہین اب جی نہین لگتا فقیر اپنا تو بس و اللہ
یہ جی مین ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
۱۷

دو سیتو لائی مدینے سے عبث تم مجھکو
خاک مین ہوتی دبا ہوتا وہین گم مجھکو

سحرِ وصل تھی وہان مجھپہ خدا کی رحمت
یاد ہی صبح مدینہ کا تبسم مجھکو

سامنے روضۂ انور کی جو تھی حالتِ دل
کچھہ نہ پوچھو کہ نہین تابِ تکلم مجھکو

دیکھتا ہون کہ مدینے کو ہی دیکھتے ہین
نظر آجاتی ہین جب دیکھے انجم مجھکو

۲۶۵ پھر مدینی کا سفر آسان تجکو ای فقیر
دیکھ دم الله کی رحمت پہ ہمت ہو تو ہو ۷

اوسکو فراغ ہو جو دلِ مشتغلِ مدینہ ہو — ہو وہی رستگار جو پابگلِ مدینہ ہو
آتشِ ہوای ہند سی دل ہی مریض یا خدا — پھر بھی نصیب ہو اسی معتدلِ مدینہ ہو
جانہین جان کیون نآئی دیسی دل کیون نجائیے — منزلِ خستہ جان گہی قربِ دلِ مدینہ ہو
پاک ہو غل ہی تیت دل شکلِ ضمیر متصل — ہند سی ہو کی منفصل متصلِ مدینہ ہو
تجھکو جلد کیطرح ہویگا خنم زن یہان — یہان جو سمومِ غم سی دل مضمحلِ مدینہ ہو
خاکِ بقیع کر مجھے اپنی کرم سے یا خدا — میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتملِ مدینہ ہو

۲۶۶ کون نکالتا ہی پھر تجکو وہان سی ای فقیر
تو بھی وہین جو اک گدای مبتذلِ مدینہ ہو ۱۳

گفتم بجستجوی کعبہ کان باشد جای اجابہ

شکر حق ہی کہ وہی دور سی لایا ہمکو — اور یہ اپنا حرمِ پاک دکھایا ہمکو
جسی حجاج کو سنوای صدای لبیک — اوسی یہان نعرۂ لبیک سنایا ہمکو
رات دن ہوتی تھی جس لئی رگی آنکھونکو تلاش — اب تو مولی نی وہی نور دکھایا ہمکو
دھوپ مین اپنی گناہونکی جلی تھی ہم لوگ — شکر ہی اب تو لا کعبہ کا سایا ہمکو
ہو بھی امید کہ وہان کسو تہا جنت ملجای — ہات یہان دامنِ کعبہ اگر آیا ہمکو
ہم گنہگار چلے آئی ہین تیرے در پر — پاک کر اب تو گناہون سی خدایا ہمکو
سجدۂ شکر بھی واجب ہے کہ نزدیک مقام — اپنی ہی سجدہ مین مولی نی جھکایا ہمکو

وہان ہنسائیگا وہی جسنے یہان حا تھو نہین / دامنِ کعبہ دیا اور رولایا ہمکو
کیا عجب ہے ہمین اصحاب یمین مین لیجای / جسنے یہان رکن یمانی سے لگایا ہمکو
الحمد للہ یہ منہ اور یمین مولے / یعنی یہ بوسۂ اسود کی عطایا ہمکو
تشنۂ شوق تھی ہم شکرِ خدا لاکھون بار / پانی اس چشمۂ زمزم سی پلایا ہمکو
یا خدا اب ہمین دنیا کی محبت ہو حرام / یہان جو احرام مین عشاق بنایا ہمکو

۲۶۷	شکر کر شکر فقیر اپنی نصیب اچھی تھی ڈھونڈتی تھی جسے مدت سے وہ پایا ہمکو	۷

الٰہی زندگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو / مقامِ موت بھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی عشقِ ترکِ تار زہند وسند سے نفرت / جو محبوبِ دلے ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی ہی آرزو دل کی مرا مرقد بھی یا اللہ / ابھی ہو تو کبھی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
الٰہی یہان ابھی کچھ میرے سینے مین جو حکمت ہے / تو وقتِ آخری ہو تو محمد کا مدینہ ہو
بجھیگی ہند مین کاہیکو اب یہ میرے دل کی پیاس / علاجِ تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
جو دیسی ہین عجم کی سادو اپنے جی کی دشمن ہین / نصیبِ دوستی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

۲۶۸	کہین اب جی نہین لگتا فقیر اپنا تو بس واللہ یہ جی مین ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو	۱۷

دوستو لائے مدینے سے عبث تم مجھکو / خاک مین ہونی دیا ہوتا وہین گم مجھکو
سحرِ وصل تھی وہان مجھپہ خدا کی رحمت / یاد ہے صبحِ مدینہ کا تبسم مجھکو
سامنے روضۂ انور کی جو تھی حالتِ دل / کچھ نہ پوچھو کہ نہین تابِ تکلم مجھکو
دیکھتا ہون کہ مدینے کو ہی دیکھتی ہین / نظر آجاتی ہین جب دین انجم مجھکو

صدمۂ ہجر مدینہ سے قرون ایک تہا | جو حرارت سے دکہائی تہی تنالم مجھکو
پہر وہین کیون نہین جاتا ہون جسطرح سے ہو | کیون نہین حال پر اپنے ہے ترحم مجھکو
دل بیمار کو ہو جائی وہ کو تسکین و سکون | جو میسر ہو مدینے کا تیمم مجھکو
ہو اودہائی کوئی پہر غیر تقسیم اسرافیل | سنگریزی ہین مدینے کے وہ خاتم مجھکو
چشمۂ بارزدی جبریل لگے دیکھنے وہان | ایک قطرہ نظر آتا ہی وہ قلزم مجھکو
ہند کی راحت و آرام عذاب جان ہین | گر ہو تکلیف مدینہ مین تنعم مجھکو
یاد آتی ہے خوش آوازی غلمان جنان | سنکے اطفال مدینہ کا ترنم مجھکو
اشک سان خاک مدینہ مین ملا ہوتا مین | کاش ہر آن آنکہو نپہ ہوتا یہ تحکم مجھکو
خواب مین دیکھکے آتی ہی مدینے سے حیا | یعنی یہان زندہ پہر آتا ہی تندم مجھکو
یاد آتا تہا وہان وقت شفاعت کا ہجوم | دیکہکر اہل زیارت کا تراکم مجھکو
اسلیے اونکو محمد پہ فدا کرتا ہون | کہ یہ دل ہی ہین محبوب اب و ام مجھکو
ذالذون طالب اشعار مین وہ جرفا | روح حسان ہی ہو کاش معلم مجھکو

۲۳	ماجد بدعت کو بہت سرد دکہاتا ہی قصیر آب شمشیر قلم کا یہ تلاطم مجھکو	۲۶۹

بیان آداب سفر حرمین شریفین بارگاہ ثقلین اور ہمراہ ہمسفرا

یہ لازم مجھکو ہی جب اس سفر کو عزم تیرا ہو | رفیق نیک تیری ساتھ ہو اور مال اچھا ہو
رفیق اچھا بچاتی شر سی اور دکھلاتا راہ خیر | جو زاد راہ طیب ہو تو پہر تلقین نور پیدا ہو
نہ رکھ مال تجارت ساتھ ہو ساتھ یگا تکدر دل | زیارت کیلیے لازم ہے دل تیرا صفا ہو

ف بحمد اللہ ... علیہ السلام ... کہتا ہون ... اہل عرب کو فقط ... واللہ اعلم

رہی اس راہ مین شیرین کلامی پی تقوی سے
طعام اتنا ہو جس سے کچھ تو صرف او عقبے ہو

جدال و فسق اور بیہودہ باتین اسمین نہو ہرگز
ضروری بات ہو بس لب پر ہر دم ذکر مولی ہو

نہو کچھ زینت محمل نہو زیب عماری کچھہ
سواری ہو اگر بی زین بہی تو تجکو زیبا ہو

تو مسکینون کی صورت ہو کی چل اس راہ مین سر پاؤن
پریشان موی سر ہون خاک آلودہ سراپا ہو

جو ہر دم چاہیی فکر مین ہو سفر کے مین بہی
عجب کیا نام وہان راہ بہی چین و الومنین تمہارا ہو

ہوی عاشق تو کیا باقی رہی پہر چین کی حاجت
کہین چین ایسی ہی چینونکو بی مطلوب کیا ہو

کبہی تو چاہیی تجکو سواری سی اوترنا بہی
کہ اوسکا بوجہ ہلکا ہو تجہے تخفیف اعضا ہو

نہ کہہ اسپر بہت سا بوجہ رہ تو نرم دل اپسے
کہ تجہی مالک مرکب کا دل نہی خوش بہت سا ہو

نہو غمگین صرف مال سی تو اور کلفت سے
جو تیرا مال لٹ جائی تو تجکو مثل لیٹا ہو

سمجھہ سبکو قبول حج کی آثار ای مسافر تو
اسی صورت سی جا قربان بیت رب اعلی ہو

حرم کی جانی والونکو سفر ہے آخرت کا سا
نمونہ اس سفر کا ہی سمجھہ دیکہو اگر چاہو

چلی جب اپنی گہر سی جان اسکو نزع کی حالت
جدا ایسا ایک تجہی جبکہ اہل و خویش تیرا ہو

وطن سی دور ہونیکو سمجھہ دنیا سی چلدینا
سمجھہ چلتا جنازہ جب سواری پر تو چلتا ہو

لپیٹا جائی تیرا جسم جب احرام مین اس جا سے
کفن مین مثل مردہ ہو یہ تو فی اسکو سمجہا ہو

وطن سی چلکی جس دم تجکو میقات حرم آجائے
کہڑا محشر مین گویا چہوڑ کر تو دار دنیا ہو

کہین آواز شیر اور رہزنونکی ہول سے گویا
سوال گور کا تو فی تصور مین باندہا ہو

درندی بہی سفر مین جب کہین تجکو نظر آجائین
لحد کی مار و عقرب کا خیال اسوقت آتا ہو

جنازہ جائی تو جسوقت سر خویش و اقارب سے
وہ ساعت یاد کر جب قبر ہو اور تو تنہا ہو

سنے لبیک کہ تب یاد کر وہ دن کہ قبر و سی
صدا لبیک کی ہو جبکہ ہنگامہ ندا کا ہو

۲۷۰	وہی ہی حج مبرور ای فقیر اس باتکو سن کہ کہ تو ہوئی مناسک مین خوف حق تعالی ہو	۱۱

غزل نصیحت و انتباہ از غفلت

ہوش رکھتی ہو اگر چہ ہی تو ہشیار رہو / بیخبر سب سے رہو اس سی خبردار رہو

ابتو مکارۂ دنیا کی نہ تم یار رہو / یار مولی کی رہو شامل ابرار رہو

کہیں دنیا میں اگر جنس شہادت نظر آئی / نقد جان کو لیی سب سے او خریدار رہو

دم کی آواز دم خواب بلند اس لیے ہی / غل مچاتا ہی کہ کیون تم سو رہو بیدار رہو

غم تمہارا نہیں تمکو جو یہ غم ہی ہر دم / غم کہ جہ اپنا ہو تو کیون غم مین گرفتار رہو

دمبدم توبہ کرو ہوتی ہین ہر دم جو گناہ / کون کہتا ہی کہ اکدم بہی گنہگار رہو

بار ہی پشتہ و پیکسار ہی دنیا واللہ / بار عقبی کو اوٹہائو تو سبکسار رہو

نادرستی ہی رہی دین کی جسمین ہر دم / تندرست ایسی نہو کا شکی بیمار رہو

سیم و زر دیتی رہو راہ خدا مین اکثر / تو بچو نار سی بی درہم و دینار رہو

سینے سی آتا ہی ہر لحظہ یہ کہتا ہوا دم / رہنی کی جای نہین کوچ ہی طیار رہو

۲۷۱	جای عبرت ہی یہ دنیا تو تہ دل سی فقیر عامل فاعتبروا یا اولی الابصار رہو	۱۲۷

ردیف الہای چیزی در شوق بارگاہ عالیجناب بیت اللہ

دل کونین کی تسخیر ہی بیت اللہ / بیت ... مین وہ تاثیر ہی بیت اللہ

دین و دل میں مجی وہان تا بصر تک انوار | رخ کعبہ کی وہ تنویر ہے اللہ اللہ
دیکھکر شمع حرم تھی یہ فغان بلبل | کیا یہان قسمت گلگیر ہے اللہ اللہ
عود در شکل دل سوزان مجھے حرم مین کہ وہان | وہ ہے اور آتش تجمیر ہے اللہ اللہ
کیا عجم عشق مدینہ ہی جوان بخت کہ وہان | ہر جوان جس کے لیے پیر ہے اللہ اللہ
ای غنی تارک حج آگیا وہ وقت اخیر | کیا ابھی چلنے مین تاخیر ہے اللہ اللہ
اغنیا کو ہے یہ پشمینہ یہان گرمی عیش | اس سفر کے لیے کشمیر ہے اللہ اللہ
خانہ آرائی ہے مقصود غنی اس لیے بس | گھر مین کعبے کی بھی تصویر ہے اللہ اللہ
ای غنی عمر کے قلت ابھی دنیا مین ہی | جس مین یہ کثرت تعمیر ہے اللہ اللہ
دمبدم خوف خدا چاہیے اور ذکر خدا | یون مکر رپئے تحذیر ہے اللہ اللہ
نطق وہ ہی کہ فقط ذکر خدا ہو منطوق | دل ہی وہ جس مین کہ تحریر ہے اللہ اللہ
اذکر اللہ بقلب و بلسان ای انسان | جان و دل کے لیے تطہیر ہے اللہ اللہ

۲۷۲ — پھر فقیر اپنا سفر کا ہش ادھر ہو کہ جہان
شور لبیک ہے تکبیر ہے اللہ اللہ — ۱۵

وہ دن کب ہوگا ہونگے ہم مہمان بیت اللہ | کبھی ہم آپکو دیکھینگے گاہی شان بیت اللہ
جو دیکھون اک نظر بھی چہرۂ تابان بیت اللہ | اگر ہاتھ آئین سو جانین کرون قربان بیت اللہ
مہار ناقۂ لیلی نصیب قیس کیونکر ہو | بنا دی کس طرح کوئی مجھی دربان بیت اللہ
تمنای جہان ہے کیون نہ ہاتھ اپنی اٹھا دنیا مین | جو ہاتھ آجائی مجھکو گوشۂ دامان بیت اللہ
مجھی دنیا کی ہشیاری نہو پھر دیکھکر اوسکو | رہو نہین یا الٰہی شامل مستان بیت اللہ
یہی ارمان دل مین ہین یہی تمنا دل ہی بس | کہ ہوئی نعرۂ لبیک اجہ میدان بیت اللہ

سکونت وہاں کی دم بہر باعث تسکین خاطر ہی
عجب قسمت ہے اُنکی جو کہ ہین سکان بیت اللہ

نصیب اوس بزم الہی سی جسدن شغل مجکو ہو
جسیہا اوتری تو اوتری یہ شب ہجران بیت اللہ

تمنا ہی کہ میرا سر ہو اور سنگ کعبہ ہو
تمنا ہی کہ آنکہین ہون اور حیران بیت اللہ

بنا دی سینہ ظلمتگاہ دل کو جلوہ گاہ نور
دکہا دی یا الہی شکل نورافشان بیت اللہ

بہشت جسکا بازیگاہ ہی میدان کعبہ ہی
تو پیران طریقت کیون نہون طفلان بیت اللہ

خطائین عمر بہر کی دور ہو جائین تو ممکن ہے
نظر آ جای جسکو دور سی عنوان بیت اللہ

عجب کیا خوش رہین گلزار جنت مین وہان جاکر
خلیل اللہ کے نزدیک مشتاقان بیت اللہ
(ابراہیم علیہ السلام)

رہینگے پیشوا اصحاب فیل انکے جہنم مین
رہی جو لوگ اس دنیا مین بدخواہان بیت اللہ

۲۷۳	فقیر اتنو حرم مین جا کے یارب پہر نہو محروم رہی وصل تو بد پہر نہو ہجران بیت اللہ	۲۱

سجدہ ریزی قلم در مدح و شوق حج بیت اللہ الاعظم

مریضون کو ملی یارب دوائی حج بیت اللہ
ضعیفون کو عنایت ہو عصائی حج بیت اللہ

ہوئی جان دو عالم کو فدائی حج بیت اللہ
بہت نازان رہی تو بہی بہائی حج بیت اللہ

مریض حب مال و زر کی قسمت مین ہی کو نسخہ
کہ اوسکے جسم جان ہون فرحتفزا حج بیت اللہ

دکہائیگا ادہی شہر بہشت امید ہی اکدن
یہان ملجای جسکو رہنمائی حج بیت اللہ

بنالون پہر تو مین بہی قصر سیم و زر بہشتون مین
اگر ملجای مجکو کیمیائی حج بیت اللہ

قیامت مین لواء الحمد کا سایہ ہی اور دہوپ مین
یہان جو ہو رہیگی زیر لوائی حج بیت اللہ

کہا ہوگا نہ میری روح نی بہی اسگہڑی لبیک
خلیل اللہ نے جب کی ندائی حج بیت اللہ
(علیہ السلام)

میسر جنکو زاد و راحلہ ہی فرض ہے انپر — بہانی انکی ہین گویا اباءِ حج بیت اللہ
مرین گی وہ یہودی ہوکے یا ہوکے نصرانی — نجا ئین گے غنی جو خود مبرائے حج بیت اللہ
ہزارون حجتین حق کی تمام ان اغنیا پر ہین — مگر کیا ذکر ہے جو یاد آئے حج بیت اللہ
کہان نظارۂ ناز و ادائی یار سی فرصت — کہ ان اہل ہوا سی ہو ادائے حج بیت اللہ
سنو ای مال والو کیا قضا تمکو نہ آئیگی — جو کر دیتے ہو غفلت سے قضائے حج بیت اللہ
نہو صرف نعال اونکا کبہی تہا پر حج خسرو — رہی جو ہو کے عاشق زیر پائے حج بیت اللہ
حیاتِ جاودانی کی مزی حجاج نی لوٹی — کیا جب نوش جان آب بقائی حج بیت اللہ
غبارِ کوی جانان سر مین اور آنکہون مین ہو ایکا — زبان لبیک گو ہو اور صدائے حج بیت اللہ
نہون دیوانۂ حق پہر نہون ہشیار کیونکر — مجہے ایکاش وہ صورت دکہائے حج بیت اللہ
عجب کیا عالم بالا تلک مشہور ہو عاشق — جسی عاشق کی صورت یہان بنائی حج بیت اللہ
صراط تیز عرفان پر ہو مرکب وہ انسان کا — جو دل ہو جائے قربان منا حج بیت اللہ
جو عاشق ہی تو ایدل نقد جان دے آپ جا کر — کوئی تیری لئی کیا مول لائی حج بیت اللہ
اگر لہائے قلزم سی وان دریا بہائی ہو مین — نہو پہر بہی بیان حرف ثنائی حج بیت اللہ

۱۲۷۴	نظر آتا ہی پہر بہی ہند مین تو ای فقیر افسوس تجہے مدت سی ہی شوق لقائی حج بیت اللہ	

ہر لحظہ جسکا دل ہی رسول خدا کے ساتہہ — گویا وہ متصل ہی رسول خدا کے ساتہہ
شرمندہ جو کہ نیکی وہ شفیع ہیں — عصیان سے منفعل ہے رسول خدا کے ساتہہ
جنت کے شغل عیش مین کیونکر نہو وہ — جو ویسی مشتغل ہی رسول خدا کے ساتہہ
بنجا بیگانہ مازمین عمل آستین کا — جس دل مین کچہ بہی غل ہی رسول خدا کے ساتہہ

گویا نبی کا سایہ ہی صدیق اس لیے
ہر جای شکلِ ظل ہی رسولِ خدا کی ساتھ

اترا ای آسمان پی کیونکر نہ یہ زمین
ہر دم جو متصل ہی رسول خدا کی ساتھ

۲۷۵ — ۹

خاک مدینہ ہونیگی امید ہے **فقیر**
گر عشق آب و گل ہی رسولِ خدا کی ساتھ

خوش تھا وقت کہ ہو میرا سفر سوی رسول اللہ
اور ان آنکھوں سے دیکھوں شہر پر نوری رسول اللہ

عجب کیا بال بال ہو کا نبچے نارِ جہنم سے
کہ جس مومن کو ہاتھ آ جای یکموی رسول اللہ

ہوا ایذا اہلِ شر کی بھی دعائی خیر کی باعث
تو کس رحمت سے ایسی نرم تھی خوی رسول اللہ

یہان بھی جنت الفردوس میں ہے اور وہان بھی ہے
ہوا ایمان ہی جو ساکنِ کوی رسول اللہ

غریقِ آب خنجر ہو گئی سب کافر و مشرک
دکھایا حق نی جب کچھ زور بازوی رسول اللہ

سمومِ کفر تو گلزارِ ایمان اونکا ہی محفوظ
روان جنکی ہین دل میں نہر جوی رسول اللہ

عجب کیا حور جنت کو تمنا ہے مدینہ ہو
کہی ہونگی وہان تک ہے تو خوشبوی رسول اللہ

الٰہی مجکو پہنچا منزلِ مقصود کو جلدی
دکھا دی یا الٰہی خواب میں روی رسول اللہ

فقیر خستہ دل سی یا خدا لاکھون درود ان پر
اور اون پر جو کہ ہین مدفون پہلوی رسول اللہ
ابوبکر و عمر رض

۲۷۶ — **غزل فارسی** — ۱۴

چنانم کن تو یا غفار مشتاقِ رسول اللہ
اگر باشم خفتہ و بیدار مشتاقِ رسول اللہ

بخاک افتان ماند زیر دیوار مدینہ کاش
بسانِ سایۂ دیوار مشتاقِ رسول اللہ

تصدق کرد جان و مال و زر و جاہ را صدیق
چنان بود آن رفیقِ غار مشتاقِ رسول اللہ

بلادِ عامرہ شد از عمر معمورِ دینِ حق کہ بود آن قاتلِ کفار مشتاقِ رسول اللہ
بود ظلِ حیائی مصطفیٰ در وصفِ صادق چو عثمان شد حیا کردار مشتاقِ رسول اللہ
تہِ تیغ آورم رفاض را یارب بگیر دانم بشکلِ حیدرِ کرار مشتاقِ رسول اللہ
عدوی احمد است آنکو عدوی یارِ او باشد کہ با اصحاب ماند یار مشتاقِ رسول اللہ
اگر سنگ و شجر در گریہ آید کے عجب باشد چو سازد حالِ دل اظہار مشتاقِ رسول اللہ
خدایا کن تو از خاکِ مدینہ سرمۂ چشمم کہ میمانم بچشمِ زار مشتاقِ رسول اللہ
نہ بیند خویش را در خویشتن گاہی اگر بیند مزارِ مصطفیٰ یکبار مشتاقِ رسول اللہ
اگر کوہِ احد قصرِ جنان گردد چہ دور است این کہ ہست آن غیرتِ کہسار مشتاقِ رسول اللہ
بفردوسِ وصالش جا شود یارب کہ ہجران را ہمی داند عذابِ نار مشتاقِ رسول اللہ

٢٧ | بدستم کہ ہستی ای فقیرِ دل حزین عاشق
کہ میخواند چنین اشعار مشتاقِ رسول اللہ | ١١

نرکھی جان تک ایثار مشتاقِ رسول اللہ چو پائی یک نظر دیدار مشتاقِ رسول اللہ
عنایت ہو جواب ایک اسکو بس یہ عرض کرتا ہی سلام اون پر ہزاروں بار مشتاقِ رسول اللہ
نکیونکر بیخبر ہو جائے اس دنیا سی سُن سُن کر رسول اللہ کی اخبار مشتاقِ رسول اللہ
روان میرا سفینہ ہو مدینی کو کہیں جلدی کہ ہو دریائی غم سی پار مشتاقِ رسول اللہ
شفا ہو جانیکی امید ہی ہر دردِ عصیان سے ہوا ہے جو دلِ بیمار مشتاقِ رسول اللہ
سمجھنا چاہیئے آثارِ رحمت اونکو جب دیکھی رسول کے آثار مشتاقِ رسول اللہ
نہیں اب دیکھتا یہ ہائے بن دیکھی مدینی کی کچھ اپنی زیست کی اطوار مشتاقِ رسول اللہ
دلِ حنانہ سی پوچھو تو مزِ دردِ ہجران کو کہ اس سی کس قدر ہین زار مشتاقِ رسول اللہ

مجھی گفتگو باقی نہین ہمکو جہان سن لی
نکالیں اس ملک سی یارب مدینی کیطرف مجکو

رسول اللہ کے گفتار مشتاق رسول اللہ
یہان مدینی سی ہی بزار مشتاق رسول اللہ

فقیر آنکی محبت اہل جنت کی علامت ہی
کہان ہوتی ہین اہل نار مشتاق رسول اللہ

۲۷۸ **غزل فارسی** ۱۱

تا یافتہ پیر قدش جاسے مدینہ
شد کحل بصیرت ہمہ غبرای مدینہ

این شکل بدیہی است باثبات شفاعت
صغرای جہانست مکبرائی مدینہ

دنیائی جہان صورت مجنون تعجب ماند
در محمل حسن است چہ لیلائی مدینہ

ان جان کہ مشہور بشیرین لقبی شد
کی یافتہ شیرینی خرمای مدینہ

سنگ و شجر طیبہ شدی کاش تن من
ہر دم شدی محو تماشاے مدینہ

ملک ملکوت اند ہمہ صورت عشاق
در طیبہ پی انجمن آرای مدینہ

جشم جہان رفتہ فردوس بہ بدبی
گر داشتے دیدۂ بینائی مدینہ

کی خواستش از بیخودی دید شناسد
آنکس کہ بگردید شناسائی مدینہ

مشہور احد بود مسکن دو عرقد
عمرم ہمہ رفتہ بتمنائے مدینہ

در طیبہ چو محبوب عرب جلوہ کنان شد
دلہای تجمم ساختہ شیدائے مدینہ

۲۷۹ معروف بتمجید خداوند فقیرم
شد قسمت من نعمت عظمای مدینہ ۱۲

کیون جیب کیا آنکھون سی مری ہای مدینہ
یارب مجھی پہر بہی نظر آجای مدینہ

پابوس کی ارمان بہت رکہتی ہی دلمین
ہات آئین تو پہر چوم لون مین پای مدینہ

پہر تازہ ہوی دلمین مرے زخم کیصورت
تو دیرینہ ہجر کی تہی جو تمنای مدینہ

ہر دم تہا حضوری مین بہی افزون غم دوری
مشکل تہی ہر امروز سے فردای مدینہ

اس آنکہہ کا رونا ہی تماشای جہان ہے
جس آنکہہ نی دیکہا ہی تماشای مدینہ

دل وہ ہی مدینے کا جسے یہان خفقان ہی
سر وہ ہے یہان جسکو ہی سودای مدینہ

بیہوش ہون غم دنیا سے اسلیے
ہر دم ہو یہ دل اور تجلای مدینہ

پہرتے تہے ہم اسمین کبہی خود بہر زیارت
پہرتا ہی اب آنکہون مین جو صحرای مدینہ

اس راز کو بیدار دلونسی کوئی پوچہے
کیا کہتے ہی بیداری شبہای مدینہ

سکتے ہین مدینہ جسی وہ دل ہی جہانکا
او گنبد خضرا ہے سویدای مدینہ

پہر میرے سفینے کو جو لیجای خدایا
پہنچا ہے بدہ موجہ دریای مدینہ

تہی اپنی نصیبونسی وہان مجکو یہ حسرت
مین اور مجہے یہ نعمت عظمای مدینہ

۲۸۰	ہم جیسے غلامونکو فقیر اب کہین پہر ہی پہنچای مدینی مین وہ مولای مدینہ	۱۳

ہی دلکو اضطراب مدینہ منورہ
اُسنے کہین نقاب مدینہ منورہ

عالی ہے وہ جناب مدینہ منورہ
قرآن ہے کتاب مدینہ منورہ

آیات کا نزول ہی مثل مطر وہان
جبریل ہین سحاب مدینہ منورہ

تاب آفتاب کے نہین اس رشک سے کہ یہ
ہر دم ہی بار یاب مدینہ منورہ

ہر دم وہ بحر رحمت حق وہان ہی جوشمین
گردون سے ہے اک حباب مدینہ منورہ

دکہلا رہا ہی صورت دل شاربین کو صاف
وہ آئینہ ہے آب مدینہ منورہ

دیکھے تو اپنی شکل ہمائی عجم کہین	ہو ہمسر غرابِ مدینہ منورہ
رشکِ غزالِ ہند شغالِ مدینہ ہین	رشکِ اسد کلابِ مدینہ منورہ
دیکھا ہی جب اوسکو وہ ہر دم نظر مین ہی	کب ہجر ہے حجابِ مدینہ منورہ
تعبیر ہے کہ طالعِ بیدار ہوئین گی	جو دیکھتا ہے خوابِ مدینہ منورہ
کیا طائفہ طیبہ طیبہ پاکیزہ آئی ہین	اسمائے مستطابِ مدینہ منورہ
محفوظ کیون نہو کہ فرشتے خدا کی وہان	ہین پاسبانِ بابِ مدینہ منورہ

۱۴		چھوٹی عذابِ دوزخ دنیا سی تو فقیر ہو جائے گر ترابِ مدینہ منورہ		۲۹۱

پھر کاش ہون قریبِ مدینہ منورہ	ہو حظِ روح طیبِ (خوشبو ۱۲) مدینہ منورہ
دل کانپتی تھی مسجدِ احمد مین یاد ہی	وہ حالت مہیبِ (ڈرانیوالی ۱۲) مدینہ منورہ
رہتی ہی پیاری پیاری ہان آنکھون کے سامنے	وہ صورت عجیبِ مدینہ منورہ
ہر دم ہی وصلِ خیرِ دو عالم نصیب مین	اللہ رے نصیبِ مدینہ منورہ
تحتِ الثری رشک مین ہی رفعتِ نجم	ہوتے کہین قلیبِ (کنوین گڑھا ۱۲) مدینہ منورہ
کافر بھی دم مین ہوئین شفایابِ دین اگر	ہو چارہ گر طبیبِ مدینہ منورہ
سر بند کوزہائے شرابِ طہور ہین	اعناب اور زبیبِ (انگور ۱۲) مدینہ منورہ
وہان کیون نہو ہوئی نارسی فلک تا بخلوت	اللہ ہے رقیبِ مدینہ منورہ
ہی ذرہ ذرہ مہرِ شرافت تو کس کا منکر	ہو مدح مین حسیبِ (حساب اور شمار کرنیوالا ۱۲) مدینہ منورہ
ہر خار راہ اوسکو ہو مژگانِ چشم عین	ہو جائے جو قریبِ مدینہ منورہ
طوبیٰ پہ بحسن طوطیِ جنت بنی یا کہ وہ	منبر پہ تھے خطیبِ مدینہ منورہ

ہوجائی پیشِ حق قدمِ صدق کا سبب	دل ہو اگر غیبِ مدینہ منورہ بجوئی کنندہ ۱۲

۲۸۲ — جُنبِ مدینہ دلمین طفیلے ہی ای فقیر
مقصود ہے حبیبِ مدینہ منورہ — ۹

مقبولِ حق ہی ذاتِ مدینہ منورہ	محمود ہین صفاتِ مدینہ منورہ
پانی ہی اس مزی کا کہ گویا مدینی مین	کوثر ہسی ہی فراتِ مدینہ منورہ
رشکِ نباتِ مصر ہی کیا بات اوسکی ہی	خرما ہے وہ نباتِ مدینہ منورہ
جو رات ہو براتِ اجل کمری وہ کاش	ہو لیلۃ البراتِ مدینہ منورہ شبِ برات ۱۲
خاکِ بقیع مین کہین میری بھی خاک ہو	ہی زندگی وفاتِ مدینہ منورہ
وہ عمرِ جاودان ہی جو اپنی نصیب مین	لکھی گئی عماتِ مدینہ منورہ
ہمسائگانِ رحمتِ عالم ہین اس لیی	مغفور ہین عُصاتِ مدینہ منورہ جمع عاصی یعنی عاصیان ۱۲
امصارِ ہند یاد نآئین اگر نصیب	ہو مسکنِ فلاتِ مدینہ منورہ بیابان خالی از آب ودانہ ۱۲

۲۸۳ — جینے کا بس مزا ہے تو ہی آمین ای فقیر
جو دن ہے ہو حیاتِ مدینہ منورہ — ۱۰

یاد آتی ہین اب اوقاتِ مدینہ طیبہ	کیا مبارک تھین وہ ساعاتِ مدینہ طیبہ
کان ہین مشتاقِ اصواتِ مدینہ طیبہ یعنی آواز صلوۃ وسلام ۱۲	جان ہی شیدائے مقاماتِ مدینہ طیبہ
منہ ہو اور حرف وحکایاتِ مدینہ طیبہ	دل ہو اور فہمِ دراساتِ مدینہ طیبہ
کسکے فرش وسائبان ہو کیا تمہارے ہین نصیب	حبذا ارض وسماواتِ مدینہ طیبہ
آبِ حیوان آب ہے شیرین ہین جز مامثلِ جان	کیا کہو مین کیا ہین لذاتِ مدینہ طیبہ
تھین نمایان دمبدم فیضین خیراتِ حسان	جملہ صلواتِ وخیراتِ مدینہ طیبہ

مرقد محبوب کا یان روضۂ رضوان خلد	اور محل اوسکی ہین جنات مدینۂ طیبہ
دوستو خاک مدینہ خاکساروں کو ہی دو	تم اگر لاؤ ہو سوغات مدینۂ طیبہ
دمبدم آتا ہی میری آنکھوں مین [illegible]	کاش مجھسے ہو مکافات مدینۂ طیبہ
خیر کو فضل بکر مدینہ سب سے تو پھر	کس بلد کو ہے مساوات مدینۂ طیبہ
ابر مدرار زیارت شائیان تہا کیا کہون	کس نزہی کی تھی مدارات مدینۂ طیبہ
آنکھیں دتی ہین اسی افسوس مین لیکاش [illegible]	دیدۂ زار اور زیارات مدینۂ طیبہ
رشک [illegible] اطلس ہین شب [illegible]	دلکو ہے شوق ملاقات مدینۂ طیبہ
ہنگی سوداے سر سوز جگر درد نہان	رہتے رہتی ہیں خیالات مدینۂ طیبہ
پھر دعا کرتا ہون سجدہ مین کہ پھر ہو نصیب	وہ نماز اور وہ مناجات مدینۂ طیبہ
کیا ہی [illegible] تھے جب حضرت کے دن پھر [illegible]	دیکھتے تھے وہ عمارات مدینۂ طیبہ

٢٨٤	ای فقیر اپنے چراغ داغ دلکو دیکھ تو اور علو شان مشکات مدینۂ طیبہ	ے

عالی ہو کیون نہ بخت مدینہ منورہ	احمد ہین زیب تخت مدینۂ منورہ
جی چاہتا ہی دیکھلون دنیا مین پھر بہشت	پھر دیکھ لون درخت مدینۂ منورہ
ہی ہر نگر خان جہان رشک [illegible] گل	کو ہو نی سنگ سخت مدینۂ منورہ
نور محمدی ہی ستارہ کی شکل آج	روشن ہی لخت لخت مدینۂ منورہ
خواب عدم مین فتنۂ عالم ہے خوف سے	بیدار ہے وہ بخت مدینۂ منورہ
[illegible] ہی اوسکی وسعت رحمت سے تنگ ہو	باب جنان وہ بخت مدینۂ منورہ

وابستہ ہو فقیر ہے یا رب کہین جہان

٢٨٥	فردوس مین ہو تخت مدینہ منورہ	١١

انکھین ہون اور روہ نور مدینہ منورہ	دل ہوئی اور سرور مدینہ منورہ
ہو ختم اوس جناب مین ابد سیری عمر	مدفن نہین قبور مدینہ منورہ
کیونکر نہ شرح صدر دل اونکو نصیب ہو	جنکو ملا صدور مدینہ منورہ
آسان ہی صوم روز قیامت جو ہوگئی	یہان اکل سحور مدینہ منورہ
نازل ہی نور لطف خدا او سپہ اذن	کوہ احد سے طور مدینہ منورہ
ہین نسبت شہور محرم خیر الف شہر	ہر عام مین شہور مدینہ منورہ
حاضر ہے یہان دل وحشی تو کسطرح	اب وہ کہان حضور مدینہ منورہ
حور و قصور اونکو مبارک جو ہوچکے	یہان ساکن قصور مدینہ منورہ
یہان ہی شب سمور مین بیخواب جسنے وہان	دیکھے شب تنور مدینہ منورہ
ہر شام وہانکی شام دل کا علاج ہی	ہین نور دل بکور مدینہ منورہ

٢٨٦	ایکاش بعد مرگ یہ روح فقیر ہو اور قالب طیور مدینہ منورہ	٩

ہی تشنگی ظل حرور مدینہ منورہ	نور جہان ہی نور مدینہ منورہ
کیا خوش نصیب کوہ و بیابان ہانکی ہین	جنمین ہوا ظہور مدینہ منورہ
یارب بخار دل کی دوا پھر نصیب ہو	بوئی خوش بخور مدینہ منورہ
اک نور ہر مکانمین ہی اندن وہان	دار جنان ہین دور مدینہ منورہ
خوف شکست روزہ تقوی کبھی نہو	روزی ہو گر فطور مدینہ منورہ
دم مین نکالی عرق فلاطون سے خون کفر	زخم سنگ عقور مدینہ منورہ

مومن کو پھر نہو حجم نقش و صوری دل	لیجائے گر طہور مدینہ منورہ
ہر دم ہو کاش مشتری بلیہ نہیر جان	اور دل ہو نا صبور مدینہ منورہ

۲۸۷ — اشعارِ شیخ مین مری استاد مین فقیر / طفلان بے شعور مدینہ منورہ — ۱۳

دل کیون نہو اسیرِ مدینہ منورہ	دلبر ہے جائے گیرِ مدینہ منورہ
وہاں ہر صغیر بھی نظر آتا ہی جوں کبیر	ہین اغنیا فقیرِ مدینہ منورہ
دلہا ہی وہ جہاں ہیو جس شیخ پر نشار	وہ برج ہے ضمیرِ مدینہ منورہ
پھرتی ہی رستے مری آنکھونمین رات دن	وہ شکلِ دلپذیرِ مدینہ منورہ
اللہ ری برج سبز کہ جس مین ہمیشہ ہی	وہ نیترِ منیرِ مدینہ منورہ
کیا خاک جنت آئے مجھے اور آبِ سلسبیل	جس سے بنا خمیرِ مدینہ منورہ
کیا ہیچ تھے ہین دل و دین دیکھ دیکھ کر	وہ مجمعِ کثیرِ مدینہ منورہ
فردوس کو نہ دیکھ لون آنکھونسی جبتلک	کیا کہ سکون نظیرِ مدینہ منورہ
سرو قرار کی اوسی کیونکر خبر رہے	جو ہو چکا اسیرِ مدینہ منورہ
مجروحِ عشق ہی دلِ ہر مصر و ہر بلد	ہے کس کمان کا تیرِ مدینہ منورہ
شیرین سے جان کس لیے کیا یہ بہی پا چکے	لذاتِ جوی شیرِ مدینہ منورہ
بالیدگی رزقِ دو عالم کی ہی بشیر	وہ نانِ پر خمیرِ مدینہ منورہ

۲۸۸ — شایانِ رحم و الفت و توقیر ہین فقیر / طفل و جوان و پیرِ مدینہ منورہ — ۱۳

ہو جائے گر خبیرِ مدینہ منورہ	سلطان رتبے فقیرِ مدینہ منورہ

اب تو قیامِ ہند گراں آتے ہے مجھے — دیکھا جو لطفِ عیرِ (قافلہ ۱۲) مدینہ منورہ

گنبد کا سینہ شق کہیں اس رشک سے نہو — ہوتا یہ خود شبیہِ (مثل) مدینہ منورہ

لیجائیگا ضرور مدینے میں ایک دن — ہے شوق وہ سفیرِ مدینہ منورہ

ہو خشت تاجِ قیصر و کسریٰ کہاں نصیب — اور پایۂ سریرِ مدینہ منورہ

کوثر سے بھی پلائی خدا ہمکو جیسی ہم — پیتے تھے آب بیرِ (چاہ ۱۲) مدینہ منورہ

ہوش و خرد دمِ سحرِ دمِ رخصت اوڑ گئی — وہ صبحِ مستطیرِ (صبح صادق ۱۲) مدینہ منورہ

کب بھولتا ہوں یاد رہیگی اخیر تک — وہ حالتِ اخیرِ (رخصت ۱۲) مدینہ منورہ

کیا پوچھے غیر سے کوئی واں جانیکی صلاح — ایمان ہے مشیرِ مدینہ منورہ

آزادِ طیبہ (بے غمِ زیارت ۱۲) جو ہیں اسیرِ گناہ ہیں — آزاد (از گناہ ۱۲) ہیں اسیرِ (محبت ۱۲) مدینہ منورہ

کیوں بوئے گل پی بادِ صبا کا عبور ہو — پائے اگر عبیرِ (خوشبو ۱۲) مدینہ منورہ

نازل ہو لاکھ بار درود اونپہ جو کہ ہیں — سلطان اور وزیرِ مدینہ منورہ

۱۱	ہے لطفِ زیست اینو فقیر اسپہ منحصر وہاں میں ہوں اور حصیرِ (بوریا ۱۲) مدینہ منورہ	۲۸۹

ملک ہائے دل ہیں جاگیرِ مدینۂ طیبہ — ابداً ابداً شانِ تسخیرِ مدینۂ طیبہ

دل میں ہر دم ہی وہ تنویرِ مدینۂ طیبہ — پھرتی ہی آنکھوں میں تصویرِ مدینۂ طیبہ

اب ہمارے دودِ دل میں کیوں نہو خوشبوئے عشق — اسمیں ہے خوشبوئی تخمیرِ مدینۂ طیبہ

کیا جمعہ کیا نماز اور کیا صلوۃ (درود ۱۲) اور کیا سلام — کیا اذان اور کیا ہی تکبیرِ مدینۂ طیبہ

اس طرح اب ہند ہی یارب رہا ہے ہو نصیب — رکھ مجھے تو پا بزنجیرِ (ہمیں ۱۲) مدینۂ طیبہ

آنکھیں کھلجاتی ہیں واں انا فتحنا دیکھکے — فتح بابِ دل ہی تحریرِ مدینۂ طیبہ

نسیم بسمہ پیدا ہی روضہ و مسجد ہین — فیضِ روحی کو تشمیمِ مدینہ طیبہ
عقل آہن کیون نہو جذبِ ربا ہون دل کی ہی — پر تپک ہے مقناطیس تاثیرِ مدینہ طیبہ
یہ مذاقِ عشق خیر الطیبین سے ہے اسلیے — ہی زبان کو ذوقِ تفسیرِ مدینہ طیبہ
ساعتِ اولی ہی اخری غیر ہی پہر کیون نہو — ہر دم افزون شانِ توقیرِ مدینہ طیبہ

۲۹۰	یا غنی بہر سہے فقیر ناتوانکی آرزو پہر یہی ہو رحمت سی تیسیرِ مدینہ طیبہ	۹

بہا لمیں جو کرہ داغِ مدینہ منورہ — نکلا وہی سراغِ مدینہ منورہ
یارب وہانکی خاک ہین اس تشنہ لب کو جا — ملکر بنے ایاغِ مدینہ منورہ
بیتابِ عشق ہو نہیں میری لوٹنی کرچا — ایکاش ہو مراغِ مدینہ منورہ
جلتا ہی تہا اگر مری دل کی نصیب مین — بنتا یہ اک چراغِ مدینہ منورہ
انسان کو کیا ہی صاحبِ سدرہ بہی ہین — مشتاقِ سیرِ باغِ مدینہ منورہ
سلطان شان ہین خاک نشینانِ طیبہ آج — رشکِ ہما ہے زاغِ مدینہ منورہ
معمورۂ عجم مین شاد ابنیہ ایسی ہین — ہے گرد باغ ویراغِ مدینہ منورہ
جنت کی تربہی وہین رہ جا صبحو کی شکل — ہے جوکہ سبز باغِ مدینہ منورہ

۲۹۱	فارغ سفر سی ہو تو چکا لیکن اے فقیر کب دلکو ہے فراغِ مدینہ منورہ	۱۱

جو دل ہی یادِ رندانِ مدینہ منورہ — وہ بہی ادرہ مشتاقِ مدینہ منورہ
قسمت مین انکی صاحبِ خلقِ عظیم ہین — اللہ دے خلاقِ مدینہ منورہ
ہاں ہو خاک میری خاکِ مدینہ سی متفق — کیونکر ہو اتفاقِ مدینہ منورہ

پھر بھی اگر نصیب میں ہی وصل تو کبھی
یارب مرا تو ہند میں اکدم نہ دل لگے
ہم جنمیں تھی کبھی ہی اب اتدن یہاں
پر داغ دل ہیں لالہ خونی کہ ہیں کا شر
اہل بقیع کو نہو کیوں حسن مرتفق
ہوئی صفائی ظاہر و باطن اگر نصیب
وہ کیوں منورہ نہو ہر دم سے وہاں طلوع

یارب نہ ہو فراق مدینہ منورہ
دے مجکو وہ مراق مدینہ منورہ
آنکھوں میں ہیں زقاق مدینہ منورہ (خفقان ۱۲)
گلدستہ ہائی طاق مدینہ منورہ
حاصل ہی ارتفاق مدینہ منورہ (آرام کردن ۱۲)
ہو خلوت رواق مدینہ منورہ
وہ ماہ سے محاق مدینہ منورہ

۲۹۲	ہوا ہی فقیر جبکہ اسے رنگ السباق ای کاش ہو مشاق مدینہ منورہ (یعنی وقت مرگ ۱۲)	۱۳

جان ہی غمناک مدینہ
دل ہے صد چاک مدینہ
وہ ہیں فی الدرک جو بیمال
ہیں بی ادراک مدینہ
پہنچائیگی حشر میں کوثر
چشم نمناک مدینہ
حفظ عصیان دہن ہو
گر ہو مسواک مدینہ
انشاء اللہ تعالے
ہم ہونگے خاک مدینہ
ہے اہل خلد کے صورت
ہر خوش پوشاک مدینہ
ایکاش مری میت کو
ملجائے مغاک مدینہ
لیتی ہی اشاری میں دل
وہ چشم شتاک مدینہ
رشک فرش استبرق
خاک و خاشاک مدینہ
قلنا للطیبۃ فی الوصل
ارقد جیفاک مدینہ

آمَنّی رُؤیَانا ھٰذا	اَلْاٰنَ تِرَاکِ مدینہ
ارسالِ وطن نہو پھر کاش	پوں ہو امساکِ مدینہ

۲۹۳	درمانِ فقیر زہر آلودۂ مسموم بس ہی تریاکِ مدینہ	۹

ہے مجکو انہماکِ مدینہ منورہ	ہو جاؤن کاش خاکِ مدینہ منورہ
دیکھے تو ہر سریر سلاطین اپنا منہ	ہو ہمسرِ مغاکِ مدینہ منورہ
شرمائے شاخ میوۂ جنت جو ہو نصیب	مسواک یہان اراکِ مدینہ منورہ
منفک نہین ہی سی تو عاشق کی دل سی ہی	کیونکر ہو انفکاکِ مدینہ منورہ
ضرب المثل ہی ذکر مین اور اشتیاق مین	کعبے سے اشتراکِ مدینہ منورہ
کیونکر مدینہ مالکِ نورہ اسعد نہو	وہ نور ہے ہلاکِ مدینہ منورہ
بنجائی غازۂ رخ خوبان اگر کہین	ہاتھ آئے خاکِ پاکِ مدینہ منورہ
معمورہ بجسکے حزین ہون کیا دہی	صحرائے فرحناکِ مدینہ منورہ

۲۹۴	ہی عمر جاودان جو نصیب ہون ای فقیر ہی مرگ بے ہلاکِ مدینہ منورہ	۱۳

ایسا ہوا ہے وصالِ مدینہ منورہ	ہو جاؤن پائمالِ مدینہ منورہ
اکدن یہ کہتی تہی کہ ہم آئی مدینہ مین	آتا ہے اب خیالِ مدینہ منورہ
ہے مسکنِ جمیل دو عالم شبانہ روز	اللہ رے جمالِ مدینہ منورہ
پہر چندا سوالِ حرم سے خدا اور	پھر ہے سوالِ مدینہ منورہ
دیڈالون کیونکی پوچہنی والونکو اپنی آنکھ	مین کیا کہون مثالِ مدینہ منورہ

بیہوش ہوگئی گر ہین دل آدن کی نو رسی ۔۔۔ کیا طور ہین جبالِ مدینہ منورہ
فردوس مین بہی عاشقِ طیبہ کو کیا عجب ۔۔۔ گر ہوئی احتمالِ مدینہ منورہ
دیکھی تو اپنا مشہ دُر گوشِ پریخان ۔۔۔ ہو ہمسرِ سفالِ مدینہ منورہ
محسودِ چشمِ ناز حسینانِ نازنین ۔۔۔ ہے دیدۂ غزالِ مدینہ منورہ
رخسانۂ مدینہ تو ہے روضۂ رسول ۔۔۔ اور برج سبز خالِ مدینہ منورہ
ذوقی ہے امر ذوق مدینہ کہان وہ لفظ ۔۔۔ جس سے بیان ہو حالِ مدینہ منورہ
نیک ہفتہ مین نہفتہ ہین اسرار دیکھیے ۔۔۔ کیسے ہین ماہ و سالِ مدینہ منورہ

۲۹۵	تا وقتِ انتقال فقیر اب تو ہند سی بہتر ہے انتقالِ مدینہ منورہ	۹

کیا کچھ ہے احترامِ مدینہ منورہ ۔۔۔ سلطان ہین غلامِ مدینہ منورہ
رہتا ہون دلکو تھامکی جب میرے سامنے ۔۔۔ لیتا ہے کوئی نامِ مدینہ منورہ
ہر صبح صبحِ عید ہے شہرِ رسول مین ۔۔۔ ہے رشکِ صبح شامِ مدینہ منورہ
اس غم مین نیند آئی تو کیون آئی اب مجھے ۔۔۔ اک خواب تھا قیامِ مدینہ منورہ
گھبرا کیونکی گوشہ نشینی سے میرا دل ۔۔۔ ہین یاد ازدحامِ مدینہ منورہ
کیا رات تھی وہ ہای کہ تھی ہمسفر ۔۔۔ کل ہوئیگا قیامِ مدینہ منورہ
کرتے تھے بام ہوش سے دل جبکہ دور سے ۔۔۔ ہم دیکھتے تھے بامِ مدینہ منورہ
پانی بہی مانگی سیر دل اس سے ہو تو ہو ۔۔۔ ہو میرے خاک جامِ مدینہ منورہ

۲۹۶	شب زن دارِ ہند سی بہتر ہی ای فقیر ہر صاحبِ منامِ مدینہ منورہ	۱۵

باغِ رضوان سے ہے مدینہ طیبہ ۔ راحتِ جان سے ہے مدینہ طیبہ
جانِ انسان سے ہے مدینہ طیبہ ۔ شہرِ جانان سے ہے مدینہ طیبہ
کوئی لیجائے مجھے اور چھوڑدی ۔ اور کہے یہاں سے ہے مدینہ طیبہ
میری ان آنکھوں نے اک نظر بھی کیوں ۔ ہائے پنہاں سے ہے مدینہ طیبہ
قالبِ ارض وسماوی روح ہیں ۔ دیکھلو جان سے ہے مدینہ طیبہ
یوسفِ عرفان ہے وہاں قربِ رسول ۔ مصرِ عرفان سے ہے مدینہ طیبہ
جنتی ہیں عاصی بھی اتقی الناس ہاں ۔ جائے اتقان سے ہے مدینہ طیبہ
گر کہو فردوس دنیا میں نہیں ۔ کیوں نہیں ہاں سے ہے مدینہ طیبہ
بہرِ ثقل وخفتِ ایمانِ خلق ۔ کیا ہی میزان سے ہے مدینہ طیبہ
جابجا نازل ہوئیں وہاں آیتیں ۔ دارِ قرآن سے ہے مدینہ طیبہ
ہیں فرشتے جسکے مرغانِ چمن ۔ وہ گلستان سے ہے مدینہ طیبہ
شکلِ طیبہ میں ہدیہ خلق کو ۔ لطفِ رحمان سے ہے مدینہ طیبہ
وہ کتابِ رحمت اسکے واسطے ہو دیکھا ۔ جسکا عنوان سے ہے مدینہ طیبہ
گرد ہیں جن و بشر وحش و طیور ۔ چون سلیمان سے ہے مدینہ طیبہ

۱۵	ای فقیر اللہ کا مخلوق پر فضل و احسان ہی مدینہ طیبہ	۲۹۷

دل ہی جب انہیں سے ہے مدینہ منورہ ۔ کیا جائی دلنشین ہی مدینہ منورہ
محبوبِ عاشقین سے ہے مدینہ منورہ ۔ مرغوبِ زائرین سے ہے مدینہ منورہ
انوارِ مسلمین سے ہے مدینہ منورہ ۔ اور نارِ کافرین سے ہے مدینہ منورہ

ملجای مذنبین ہے مدینہ منورہ
کیا امن مومنین ہے مدینہ منورہ
وہ کون ہے جو آپکا عاشق نہیں یہاں
شیدائی حسن جسکی ہیں امصار و بلاد
اک لحظہ کب ہے دیدۂ زوار سے وہ دور
نور نبی مدینہ سے تا غرب و شرق ہے
اے سرزمین تیری قسمت کہ تو مکان
کیا بالیقین ہیں اہل زمین جو نہیں گئی
اہل نفاق کو یہ عجم سر سبز نشین
تدویر ارض کہی جو خاتم کی شکل فرض
رحمت قرین ہے السی کہ نعم القرین ہے وہ

واللہ حصن دین ہے مدینہ منورہ
قہر منافقین ہے مدینہ منورہ
مقبول عالمین ہے مدینہ منورہ
وہ دلبر حسین ہے مدینہ منورہ
گو وہ کہیں کہیں ہے مدینہ منورہ
خورشید ہر زمین ہے مدینہ منورہ
ہے اور ترا مکین ہے مدینہ منورہ
اور راسیہ بالیقین ہے مدینہ منورہ
اور مثل انگبین ہے مدینہ منورہ
اوسکے لیے نگین ہے مدینہ منورہ
جنسے بہت قرین ہے مدینہ منورہ

۲۹۸
ہندوستان میں یاس ہے رحمت سے ای فقیر
چل راحت حزین ہے مدینہ منورہ
۹

عالی ہو کیوں نہ جارہ مدینہ منورہ
دجال کی مجال کہاں جاسکے وہاں
دائم منورہ صفت طیبہ کیوں نہو
بالیدگی حسن سے ہر دم تو کیا عجب
آہن صفت ہے عاشق کوہ مدینہ دل
یارب عذاب و فتنۂ دارین سے مجھے

محبوب حق ہیں شاہ مدینہ منورہ
وہاں ہیں ملک سپاہ مدینہ منورہ
ہے بے کسوف ماہ مدینہ منورہ
گردون نہی کلاہ مدینہ منورہ
اور کہربا ہے کاہ مدینہ منورہ
حاصل رہے پناہ مدینہ منورہ

اوڑجائی کیوں نہ منہ کو یاد آتی ہیں مجھی
لذاتِ اشتیاقِ مدینہ منورہ

پوچھا جو دل سی باعثِ سوزِ نہانِ قلب
نکلے صدا کہ آہِ مدینہ منورہ

۲۹۹ — پھر گریانِ ہند کو چھوڑا اے فقیر تو
پھر تو ہوا اور زارِ مدینہ منورہ — ۱۱

ماہرو ہیں عاشقِ ماہِ مدینہ طیبہ
سنبلیں مو طالبِ کاہِ مدینہ طیبہ

باادب استان سی بیٹھے وہاں جو سروِ قد
زرد ہیں گلرو بدرگاہِ مدینہ طیبہ

عاشقِ چاہِ زنخدان کب ہیں عاشق تم آج
دیکھ پائیں وہ اگر چاہِ مدینہ طیبہ

سایۂ حسنِ قدم حسنِ محمد ہے کہ یہاں
ہر حسین ہے عاشقِ شاہِ مدینہ طیبہ

حسنِ جنت کو ان آنکھوں سی نہ دیکھوں جبتلک
کیا کہوں اشتال و اشتباہِ مدینہ طیبہ

بابِ یوسف پہ زلیخا ہوئی گویا جو وہاں
علیہ السلام
میں بھی ہوں دربانِ گاہِ مدینہ طیبہ

جان نچھاور ہو جائی اکدن کاش یہ کہکر زبان
دل ہوا ہے کر ہوا خواہِ مدینہ طیبہ

وقتِ آہ و نالہ ہیں جن بیہوشوں پر عشق کا
وہ ہیں وقتِ نالہ و آہِ مدینہ طیبہ
مدہوش ۱۲

سورۂ قرآن و انوارِ حق و جبریل ہیں
اللہ اللہ عزت و جاہِ مدینہ طیبہ

ہم ضعیفوں کو خدا پہنچائیگا امید ہی
کیونکہ بیٹھے ہیں ہمراہِ مدینہ طیبہ

۳۰۰ — یا غنی میری دعا پھر بھی یہی پھر بھی ہو
یہ فقیر اور وہ درِ شاہِ مدینہ طیبہ — ۱۵

دیکھا نہ کچھ بھی ہائے مدینہ منورہ
اللہ پھر دکھائے مدینہ منورہ

کیونکر نہ کہے عاشقِ بیتاب و بیقرار
دل میں اگر سمائے مدینہ منورہ

دل کیوں نہ سچا ہات بیچے ہر دم کہ یاد ہی
وہ شکلِ دلربا سے مدینہ منورہ

یار

یارب یہان کہین مرے دل کو نائی چین
جب تک نظر نہ آئے مدینہ منورہ

پھر کسکا آشنا رہی اس جہان مین آج
جو دل ہو آشنائے مدینہ منورہ

ہین رشکِ بوسۂ لبِ جوبر اس عزی کی ہین
خرما ئی جانفزائے مدینہ منورہ

کیا عاشقونکو راہ بتائی کوئی کہ عشق
ہی ساتھ رہنمائے مدینہ منورہ

ال لوائ حمد کا مسکن وہی تو ہے
عالی ہی وہ لوائے مدینہ منورہ

یعنے محمد رسول اللہ ۱۲

مقدورِ صبر کیا ہی کہ وہان یہ بھی جاسکی
جس دلمین یاد آئے مدینہ منورہ

یارب وہ کھاد کیسے ہین وہ جنکے عشق مین
ہین جان و دل فدائے مدینہ منورہ

یارب ترے فقیر بہت رہتی ہین وہان
مین بھی رہون گدائے مدینہ منورہ

ٹھوکر لگائین افسرِ کسری کو کیون نہ وہ
جو سر ہین زیرِ پائے مدینہ منورہ

اللہ ری اون پہاڑونکی قسمت کو دیکھنا
جنمین ہوئی بنائے مدینہ منورہ

اجرائی اشکِ چشم ہی بس اور کچھہ نہین
اظہارِ ماجرائے مدینہ منورہ

۳۰۱	اپنی غمِ جدائی مین اب دیکھیے فقیر کب تک مجھے رولائے مدینہ منورہ	۱۳

لب ہوئین اور ثنائے مدینہ منورہ
ہون کان اور صدائے مدینہ منورہ

آنکھین ہون اور دیدِ مدینہ ہو رات دن
دل ہوئی اور ہوائے مدینہ منورہ

یہ جسم اور خاکِ مدینہ نصیب ہو
یہ سر ہو اور پائے مدینہ منورہ

یہ ہات ہوئین اور وہ پرنور جالیان
یہ چشم اور لقائے مدینہ منورہ

یہ پانو اور فضائے مدینہ مدام ہو
سیر اور کنجہائے مدینہ منورہ

یارب یہ جان ہو اور مدینے کی موت ہو
فانی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

پیشگاہ ۱۲

ہو وہ نشین ان آنکھون پہ اور شناسا نہو — ہو وہ درد اور نہ دوا ہے مدینہ منورہ
یہ تشنہ لب ہو اور وہ پانی مزے کا ہو — ہو جوع اور نہ غذا ہے مدینہ منورہ
کم ظرف مجھسا اور مرے پہ آزمائشین — مین اور مبتلا ہے مدینہ منورہ
وہ عالیہ یہ بہافلہ دیکھے تو اپنا منہ — بے جان ہو اور فدا ہے مدینہ منورہ
گویا یہ جسم اور وہ جان یون ہم رہین — دل اور دلربا ہے مدینہ منورہ
پھر مین ہون اور رحمت غفار مجھکو کاش — لیجای اور دکھائے مدینہ منورہ

۳۰۶ — یارب فقیر خستہ اور انجام تیری یہ
مسکین کو اور عطا ہی مدینہ منورہ — ۱۱

دل ہے شیدائی مدینہ طیبہ — جان ہی جائی مدینہ طیبہ
دل سے آتی تھی صدا رخصت کردن — دمبدم ہائے مدینہ طیبہ
نار دوزخ سرد ہوئی دیکھکر — جوش دریائے مدینہ طیبہ
مردم صد چشم دل ہے بالضرور — کیا تماشائے مدینہ طیبہ
کاش مین پھرتا رہون دیوانہ وار — سر بصحرائے مدینہ طیبہ
دیکھکر دل مین زیادہ ہو گئے — وہ تمنائی مدینہ طیبہ
سر بسجدہ ہون کہ پھر آنکھون مین ہو — نور سیمائے مدینہ طیبہ
حق شناسی اوسکا حق ہی جو کرے — یہان شناسائی مدینہ طیبہ
جائین قربان اوسپہ میرے ہوش اگر — خواب مین آ جائے مدینہ طیبہ
رکھی وہان ہردم غلامونکی طرح — مجھکو مولائے مدینہ طیبہ

ہے فقیر اس تشنگی یوسف کے طلب

مدینے والے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
وہ کیا ہی اچھے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

الٰہی اونکو ہو محشر مین ظلِ عرش نصیب
جو ہوکی آتے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

رہین گی مائدۂ کبریا سی عیش مین وہ
جو ہوکی پیاسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

ہمیشہ ہوئینگے جیرانِ حق وہان جو یہان
ہمیشہ رہتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

مبارک اونکو حیاتِ ابد بقیع مین ہو
جو مرکے ہوتے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

لوائی حمد سے ہے ظلِ رحمت اونکے لیے
جو دین والے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

امان و رحمتِ حق سائبان ہے وہان جو یہان
خدا سے ڈرتے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

جلائیگی اونہین اللہ کی تجلی قہر
جو بولہب سے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

قرین ہین عالمِ برزخ مین بھی عتیق و عمر
وہ دونون ایسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ

کچھ آفتابِ قیامت کا غم نہین ہمکو
کہ سر پہ رکھتے ہین ہم سایۂ رسول اللہ

فقیر تو ہی نہین ہای ہای ورنہ وہان
ہزارون یہان کے ہین ہمسایۂ رسول اللہ

کیون لائی پھر مدینہ سی یہان کر و فن کے ساتھ
جو لیگئے تھے وہان مجھے غمخوار بن کی ساتھ

ہجرِ ہلالِ برج نی اس خستہ تن کے ساتھ
ایسا کیا جو تیشہ نی وہان کوہکن کی ساتھ

زہراب آبِ ہند کو پیتے ہین ہائی ہائی
آب مدینہ پی چکے ہم جس دہن کے ساتھ

وہان فرشِ سطوانہ و دودِ چراغ تہا
کیا خوش ہون یہان کہین سر و سمن کے ساتھ

میت کو میرے ہو درِ روضہ اگر نصیب
وہان میرا منہ کوئی نچھپانا کفن کے ساتھ

ان جالیون سی طائرِ دل کا یہ حال تہا
ہوتا ہی حالِ صید جو ناوک فگن کی ساتھ

دیوانہ بنکے رہ گیا مین مدینے مین — کیا ہانک کر بھی کوئی لاتا رتن کی ساتھ
ہو وارد و لج خلد کا باعث اگر یہے — عشق نبی یہان دل پر مردون کی ساتھ
الفت جو ہے خاص سی ظرف سخن کو ہے — ہی اس لیے زبان کو الفت دہن کی ساتھ
ذی ہوش وہ ہین جو اولو الابصار عمر بھر — وحشت مدینہ مین رہی دیوانہ پن کی ساتھ
جنت سمجھ گئے تھے مدینے کو ہم تو کیون — ایسا ہی حال دل اپنا وہان بے حزن کی ساتھ
آنکھون مین پھر رہا ہی جو وہان ہر نگاہ مین — آتا تھا جالیون سی وہ اک نور حسن کی ساتھ
گویا جنان ہی دور جہنم سی ہون قریب — رہکر مدینہ مین ہون جو چھوٹے وطن کی ساتھ
دل میرا عندلیب گلستان طیبہ ہی — کیا کام ہی خزان و بہار چمن کی ساتھ

۳۰۵	عشق مدینہ مین یہ خیال آگیا فقیر کیا شوق ورنہ تھا مجھی شہر دکن کی ساتھ	٥

چین اوسکو ہی کہی جسی ہے صبر مدینہ — جنت ہی وہ دی ڈالی جسی قبر مدینہ
ایمان ضعیف اوسمین قوی ہوتی ہین واںبسہ — ایمان کی نقصان کو ہی جبر مدینہ
آفاق مین ہی راحت دارین کا سایہ — کس رحمت رحمان کا ہی ابر مدینہ
جو دشمن اصحاب مین اعدائے نبی ہین — بکتے ہین کس لئی یہ گبر مدینہ

۳۰۶	ہان گریہ و زاری ہی سبیر اوسکو تو پھر ملے ملتا ہے کسی کو کہین یا صبر مدینہ	٩

وہ شہر مصطفے کی زمین لذت نگاہ — گویا ہے حور خلد برین لذت نگاہ
اوس لذت نظر کی محبت کا ہے اثر — کچھ ہی اس جہان مین کہین لذت نگاہ
اون عاشقون کو شکل مدینہ دکھا دو بس — بس کو ہی کوئی شکل حسین لذت نگاہ

جب ہلالِ گنبدِ خضرا نظر مین ہے ۔ کب سند مین ہی ماہ جبین لذتِ نگاہ

کب جانتی ہین مخمل و کمخاب کو ہمین ۔ شہر ہی کی خاک نشین لذتِ نگاہ

خاک زمین شورِ مدینہ علاج ہے ۔ ہے جنکو خندۂ نمکین لذتِ نگاہ

اے چشمِ دل وہ شکلِ مدینہ کچھ اور ہے ۔ گو صورتین ہزارون ہین لذتِ نگاہ

گردِ مدینہ دیدۂ اعمیٰ کو نور ہے ۔ بینا کو ہی وہ سرمۂ دین لذتِ نگاہ

۳۰۷	بر روضۂ رسول چہ دیدی بگو فقیر کے بود در نصیبِ تو این لذتِ نگاہ	۱۱

آفتاب ایسا نہین چرخِ کہن مین آئینہ ۔ جو حدیثِ مصطفےٰ ہی ہمسر سخن مین آئینہ

رحم فرمائین نکیرین اپنی صورت دیکھکر ۔ کاش داغِ سجدہ ہو میری کفن مین آئینہ

کافرون کو شکلِ نارِ مرگ دکھلائی عجیب ۔ جنتِ شداد کی بنکر عدن مین آئینہ

صورتِ اشیا کو جا دیکھو مدینے مین کہ ہے ۔ ذرہ ذرہ اس زمینِ دل فگن مین آئینہ

جلوہ گر ہی حسنِ رضوان و عطا و مغفرت ۔ نورِ تسلیمات ہی جس انجمن مین آئینہ

چشمِ حیران بن گئی ہر شی جمالِ روضہ پر ۔ وہان ہین سنگ و خشت ہر انسان کی ظن مین آئینہ

کیا ہی عزنا مین منہ دیکھتے رہ جائین گے ۔ جنکو ہی پر جوش می یہان قعرِ دن مین آئینہ

محوِ حیرت مرقدِ محبوب پر ہر صبحدم ۔ کیا عجب ہے شمع بن جائی لگن مین آئینہ

شکلِ رحمت منتظر ہی جلوہ گر ہونیکو آپ ۔ ہی جلوۂ مصطفےٰ یہان کس دہن مین آئینہ

نقشِ پای زائرین ہی وہ صد رشکِ حلب ۔ کیون نہ ہو بتقدیر حضرت کی وطن مین آئینہ

۳۰۸	چہرۂ مدحت کی آرایش کو حاضر رکھ فقیر نقطہ نقطہ اپنی تحریرِ سخن مین آئینہ	۹

نقش روضہ ہو اگر تصویر پشت آئینہ / رشک روئے مہر ہو تنویر پشت آئینہ

الید الید قسمت و تقدیر پشت آئینہ / وہ ید پر نور اور تو تیرہ پشت آئینہ

ہے وہ دیوار مدینہ قلب مضطر کا سکون / نراحت سیماب سے جاگیر پشت آئینہ

بے حضور دل یہان جو ہو وہ بے عکس ہے / الٹی آتی ہے نظر تحریر پشت آئینہ

نقش مہر مصطفے ہی ہو کے معجز کیا عجب / آپ ہی بن جائے جو ہے تیر پشت آئینہ

ہے مدینہ فال ہے نور دل کسے ہی مثال / خواب چشم آئینہ تعبیر پشت آئینہ

کیون نہو آئینہ خانہ رشک برج آفتاب / زانوے اقدس پہ بھی تصویر پشت آئینہ

تیرہ دل ہو جو یہان اہل صفا پھر گیا / ہے زبان حال سے تقریر پشت آئینہ

۳۰۹ | مدح احمد کی اثر سے ہے غزل مین ای فقیر / مثل روئے حور ہے تاثیر پشت آئینہ | ۱۱

دم رخصت بھی مدینے مین عجب دلکی نگاہ / کہ نہو ایسی کسو دین بسمل کی نگاہ

جو نظر دور سے بھی گنبد خضرا پہ وہان / نہین ہوتی کسی معشوق کے مائل کی نگاہ

چشم ہر ذرہ جو رکھتی ہے مدینے مین اثر / کب موثر ہے کہین مرشد کامل کی نگاہ

نقطہ نعت محمد جو دکھائی تاثیر / محو رہ جائے ہر اک ساحر بابل کی نگاہ

کیون نہو چشم طلبگار شفاعت کو خشوع / پست ہو جاتی ہے مسئول سے سائل کی نگاہ

کیا گل روضہ شگفتہ ہو وہ سبحان اللہ / جسپہ ہر لحظہ ہے صد الف عنادل کی نگاہ

کسقدر ارض مدینہ ہے مقام رحمت / جسکی شبنم سے بھی حیرت مین ہے وابل کی نگاہ

جو دکھاتی ہے اثر چشم شباک مرقد / کیا دکھائیگی کسو حور شمائل کی نگاہ

ذکر توحید مین کفار کو دکھلاتا ہے / جو ہے تیغ زبان دین قاتل کی نگاہ

کس طرح جائینگے ہم کعبۂ دیدار تلک / دین و ایمان کا اگر زادِ سفر کم نکلا

زخمِ عشقِ نبوی بھرتی ہین جو زخمِ گناہ / زخمِ عشاق یہان زخم کا مرہم نکلا

ہفت اقلیم کی عجم ہوگئی روباہ و شغال / عجمِ دین ایسے نیستان کا ضیغم نکلا

اپنی اعمال مین سب کام نہ زیادہ نکلی / کم جو نکلا تو یہان ذکر بہت کم نکلا

عکسِ خورشیدِ شفاعت کے مقابل

بحرِ عصیان جولن تری رحم عرب پسندیدم

جسکو یہان عشقِ نبی مین دلِ بیتاب ملا / رحمتِ خاص کی ہر باب کا اَوّاب ملا

سب خطائون سی ہو سجدۂ سہو اُسکو نصیب / ایک ہی جسکو وہان سجدۂ محراب ملا

روح سی دل یہی کہتا تھا حضورِ زمزم / آبِ وصل آج یہ ای ماہیِ بے آب ملا

جاذبِ رحمتِ رضوان ہو وہ کعبے کا طواف / آبِ کوثر کے لیئے پایہین دولاب ملا

اللہ اللہ دیارِ نبوی کے ہیبت / آہنِ دل کو وہان رعشۂ سیماب ملا

ختمِ خیرِ دوجہان کیون نہو اُن پر جنکو / لقبِ ختمِ رسل جامعِ القاب ملا

اذنِ شقِ القمر انگشت سی مل کر تجکو / کیا ہی انعام نبی ای شبِ مہتاب ملا

جو کتابِ نبوی دیدۂ دل نے دیکھی / بابِ جنت سے عظیم اُسکا ہر اک باب ملا

اُس سے پوچھے کوئی اس خوابِ عدم کی لذت / عشقِ احمد مین جسے دیدۂ بیخواب ملا

یا خدا تشنۂ دیدار کو دیدار نصیب / اُن لبون سے نہ اباریق نہ اکواب ملا

تربتِ پاک ہی جس ارضِ مقدس سے قرین / مجکو اُس خاک مین یاقاقم و سنجاب ملا

کیون نہو شاملِ اصحاب قیامت مین غریب / جس کی میت کو یہان مرقدِ اصحاب ملا

مرے الفاظِ قوافی و ردیفِ مدحت / چشمِ مشتاق کو اک مجمعِ اقراب ملا

نقش رو شستہ ہو اگر تصویر پشت آئینہ | رشک روئے مہر ہو تنویر پشت آئینہ

اللہ اللہ قسمت و تقدیر پشت آئینہ | وہ ید تیرہ نور اور توقیر پشت آئینہ

ہے وہ دیوار مدینہ قلب مضطر کا سکون | راحت سیماب ہے جاگیر پشت آئینہ

ہے حضور دل یہان جو ہر وہ سب عکس ہے | آ لگی آتی ہے نظر تحریر پشت آئینہ

عجب کفارۂ امت ہوتے سر اٹھے | آپ ہی بن جائے جو ہے پیر پشت آئینہ

حرم مین ذرہ ذرہ کیں یہان کا مہر تابان ہے | ہمین تیرا آئینہ تعبیر پشت آئینہ

یہان جو اغنیائی پست فطرت ہو گئی ہو کر | رہی دونون مین محرومی وصال عالم بالا

جمال حسنہ محبوب رب العالمین ہو وہ | زمین پر پاک طوبیٰ ہی نہال عالم بالا

وہان جو خاکساران محبت مر گئی ہو گر | قبور ان کی ہین بدل اشتمال عالم بالا

غروب ماہ عمر اپنا قریب اس سے سمجھتے ہین | نظر آتا ہے جب ہمکو زوال عالم بالا

عروج خلد کا مژدہ ہمین ہجرت سناتی ہے | رہون مین نیک فال انتقال عالم بالا

۳۱۲

فقیر پر خطا کو ہوئی سبکساری گناہون سے
ملی مثل ملائک کے ہے بال عالم بالا

۱۱

جب مدینے سے ادھر قافلہ تا ہم نکلا | ہر کوئی غمزدہ کہتا تھا کہ اب دم نکلا

عصمت حضرت احمد کی بشارت کو عجیب | برج عصمت سے کرم حضرت مریم نکلا

جو مدینے سے ادھر آ گیا پھر ہند مین حیف | دل مومن سے یہ کیون خوف جہنم نکلا

جہان ہر جنت و بشرا ہی ہے اب ہوئی | حرم پاک مین جب چشمہ زمزم نکلا

سفر حج مین ہوا صرف جو مدفون بخیل | گویا ماہی ہے زمین رکا مہم نکلا

حسب فی اللہ کے اسرار کو کس سے پوچھون | کوئی دنیا مین نہ اس راز کا محرم نکلا

بس طرح جائین گے ہم کعبۂ دیدار تلک
دین و ایمان کا اگر زادِ سفر کم نکلا

زخمِ عشق تو ہی بھرتی ہین جو زخمِ گناہ
زخمِ عشاق یہان زخم کا مرہم نکلا

ہفت اقلیم کی غم ہوگئی روباہ و شغال
ضیغمِ دین ایسے نیستان کا ضیغم نکلا

اپنی اعمال مین سب کام زیادہ نکلی
کم جو نکلا تو یہان ذکر بہت کم نکلا

عکسِ خورشیدِ شفاعت کے مقابل مین فقیر
بحرِ عصیان جہان قطرۂ شبنم نکلا

۲۱۳ | ردیف یای تحتانی | ۱۱

نورِ ایمان اور ہی مہرِ درخشان اور ہے
خلد و رضوان اور ہی فانی کا سامان اور ہے

اُس سی کشتِ گیتی اِس سے رونقِ باغِ بہشت
ابرِ نیسان اور ہی یہان چشمِ گریان اور ہے

نورِ سنت رہنما ہی ظلمتِ بدعت ہے غوی
خضرِ رحمان اور ہی غولِ بیابان اور ہے

وہ حیاتِ دنیوی یہ آخرت کی زندگی
آبِ حیوان اور ہی آبِ وضو یہان اور ہے

وہ بھی اس سے مستفید اور یہ جہان کا مستفاد
ماہِ کنعان اور ہی ماہِ عرب یان اور ہے

انتظامِ دو جہان یہ وہ فقط اک حظِ نفس
نظمِ قرآن اور ہی منظومِ سحبان اور ہے

سجدۂ عبدیت ہی کام ابلیس کا ہی سرکشی
عبدِ رحمان اور ہی محکومِ شیطان اور ہے

ہین یہان مخفی وہان محسوس ہین یہ جانیات
یہ نظر یہان اور ہی شانِ بصر وہان اور ہے

فرحتِ رضوان کہان مسرورِ دنیا کہان
زخمِ خندان اور ہی لعلِ دندان اور ہے

اہلِ دل ہین آدمی غافل بہایم ہین ضل
حالِ انسان اور ہی دستورِ حیوان اور ہے

رتبۂ باقی سی کیا نسبت فنا کو ای فقیر
عشقِ جانان اور ہی اپنا غمِ جان اور ہے

۲۱۴ | ۹

الٰہی پھر مرے دل کو مدینے کی تمنا ہے
الٰہی پھر بھی اس میت کو جینے کی تمنا ہے

سبھی مکہ مدینہ لیکے ہی چار دن طرف وطن
فراخ ایسی مری اس تنگ سینے کی تمنا ہے

کسی کو آرزو ہے دفن ہونیکی مدینے میں
کسی کو مال و دولت کے دفینے کی تمنا ہے

کوئی سلطانِ طیبہ پر فدا کوئی سلاطین پر
ہر اک دل کو یہاں اپنے ترپنے کی تمنا ہے

مدینے کی صراحی کیا تھی جسکی درد ہجران کو
کوئی دم میں مے حب آن پینے کی تمنا ہے

محرم ہو کہ ذیقعدہ ہو مثلِ عید ہمکو تو
مدینے کی زیارت کی مہینے کی تمنا ہے

وہ کس شے کی زیارت کا مزا ہے جس سے پھر دلکو
رکوبِ بحرِ شور اور اس سفینے کی تمنا ہے

ہمیشہ چشمۂ شیریں کوثر کو بجائے ورد
رخ پر نور احمد کے پسینے کی تمنا ہے

۱۳۵	فقیر اب پھر وہی آرزو ہے کعبہ میں دلکو وہی پھر بھی محمد کے مدینے کی تمنا ہے	۱۳

یہاں آنکھوں سے جو کعبے کی پہن کچھ اور کہتی ہے
وہاں یوسف کی تجھ پیرہن کچھ اور کہتی ہے

عرب کا لہجہ ہاں کچھ اور ہے صوتِ عجم کچھ اور
ہما کچھ اور کہتا ہے زغن کچھ اور کہتی ہے

کہیں مشکِ ختن کا دل جلا ہے روزہ دارو سے
کہ وقتِ روزہ ہر تو دہن کچھ اور کہتی ہے

ہزاروں دل فلک میں مستوق ہو جاتے ہیں وان سے دل
مدینے کی وہ شکلِ دل فگن کچھ اور کہتی ہے

لقب ہے زعفران جب ادھر جانیکو کہتے ہیں
تو کہتی ہیں ہمیں حبِ وطن کچھ اور کہتی ہے

حیاتِ جاودانی نہرِ شیرین مدینہ تھی
یہاں تیشی کی آب ای کوہکن کچھ اور کہتی ہے

سفینے میں جو دیکھا ہے نہیں ملفوظ ہو سکتا
زبانِ حالِ دل جب بے سخن کچھ اور کہتی ہے

صبا دامانِ گل سے جا کے وہاں جا تنگ روبی کر
مدینے کی زمین رشکِ چمن کچھ اور کہتی ہے

ہمیشہ دیدۂ انجم تو روشن نورِ مرقد سے
ہمارے آنسوؤں کی انجمن کچھ اور کہتی ہے

یدِ منصور نے حبلِ متینِ شرع کیون چھوڑے | زبان دار ہے اسکو سن کچھ اور کہتی ہے
مطیعِ مصطفےٰ ہو کر بنو مخدومِ جو رالکاس | جو انو گو یہ دنیا پیرزن کچھ اور کہتی ہے
ملی مدفن مدینے مین تو قیمت نقدِ جان کا ہی | مگر اُس کی گرانی ثمن کچھ اور کہتی ہے

۳۱۶ مری ساری غزل سنکر یہی پھر کہتی ہین عشاق
زبان تیری **فقیر** خستہ تن کچھ اور کہتی ہے

یون ضبطِ مدح گنبدِ خضرا سے یاس ہے | گویا قلم بھی ضعف سے یہان ہر گھاس ہے
تشبیہ قوس و ابرو عالی ادب نہین | قوسین کی مثال مناسب قیاس ہے
آتا ہے قربِ وقتِ زیارت کیون بخار | کیا تو بھی ای غنی کہین ذوالاساس ہے
بدعت ہی سبز سبزِ نسیجِ عنکبوتِ وہم | سنت کا حصن جو ہی وہ محکم اساس ہے
روضہ ہی عین قرۃ عین اور نورِ عین | اور سر کو سجدہ مسجدِ احمد کا راس ہے
ہی وقتِ شرع حج و زیارت کی آرزو | حیف ای غنی یہ صورتِ ایمان یاس ہے

۳۱۷ میری زمینِ شعر جو پرُ نور ہے **فقیر**
آیات سے حدیث سے یہان اقتباس ہے

وہان سائبانِ روضۂ دلکش کی سامنے | ہوش و حواس رہتے نہین عش کی سامنے
خوبانِ روزگار وہان جا کے بیقرار | عاشق کی شکل رہتی ہین مہوش کی سامنے
یارب یہ میرا جسم مدینے کی خاک ہو | روضہ ہو میری روحِ مشوش کی سامنے
زمزم کا ذکر پیش غنی محوحبّ مال | کوثر کا نام لیتا ہو میکش کی سامنے
حیرت نہین کہ مسجدِ احمد مین آہی جای | رضوان بھی ہر جدارِ منقش کی سامنے
مشتاقِ حسنِ روضہ نہ کیجے بچشمِ زار | گر آئی حور دیدۂ اعمش کی سامنے

۳۱۸	حیرت ہی ای فقیر کہ مین اور جلال مہر سیماب کو قرار ہے آتش کی سامنے	۹

یون بیٹے کو تو سب جانتے ہین جاننے والے — پر جو جاتے تمہین ہین نہین ہوتے وہ آنے والے
بزم مولود مین یہ مہر سنانے والے — ہین وہی لون کی لیے جب دام بچھانے والے
جل کے ان جالیون مین آنکھین لگائین تو ہی — پھیرتے آنکھ کے اور دل کے لگانے والے
ای غنی راہ حرم چھوڑ کے جا دوزخ مین — جان کب بچتی ہی ایجان بچانے والے
جرس عمر بجاتا ہے یہ دم جو ہر دم — کیا بجا ہین کے یہ گھڑیال بجانے والے
گویا غلمان لیے پھرتے ہین جنت کی شراب — مسجد خاص مین ہین پانی کے پلانے والے
اہل سنت ہین جو ہین حب نبی مین خالص — بدعتی آنسو بہاتے ہین بہانے والے
کب قیام انکا ہی مولود مین تعظیم رسول — بدعتی اٹھتے ہین ہاتھون کے اٹھانے والے

۳۱۹	ایسی مدحیہ غزل سنکے اب ایکاش فقیر ہوئین تائب یہ سبھی گانے بجانے والے	۱۳

کوئی جاہل بھی جو سنتے ہی تو عاقل ہو رہی — بدعتی ہی کوئی عالم بھی تو جاہل ہو رہی
متقی جو ہے وہ کوئی ہی کہین دور ہو رہی — آپکی انجمن قرب مین شامل ہو رہی
ہائے کیا دن تھا جو کہتے تھے مدینے کے وہ — جس کو دل ڈھونڈتا ہی آپکی منزل ہو رہی
سایہ مسجد احمد مین گمان تھا کہ کہین — سایہ عرش جو سنتی تھی یہ کیا ظل ہو رہی
ہر طرح امر ثبوت ہی صحیح اور درست — یون مقلوب بھی ہوتا ہی تو حاصل ہو رہی
ای غنی دیکھکے شکل حرمین آئیہان — دیکھ پھر دل کو ذرا اپنے کہ یہ دل [illegible]
ذکر مولی ہی جہان اور صلوات احمد — جسکے مشتاق فرشتے ہین وہ محفل ہو رہی

زمرِ سنت کو سمجھتے نہین اہلِ بدعت
یہی مشکل ہے جو مین کہتا ہون مشکل ہے وہی

مختنمِ محوِ تجارت ہی حرم مین جاکر
دور کعبے سے لیے ہی ہان ہمرا حل ہے وہی

تربتِ طیبۂ طیبہ ہے تریاقِ ذنوب
کہتی ہین تربِ جنت جسے وہ گل ہے وہی

جسکو یہان خلعتِ شاہی ہی لباسِ سنت
دلق ہین جالیس کی ملبوس مین افضل ہے وہی

پیشِ جبار دہان ہی جو گواہِ مومن
اب یہان مشغلۂ عقدِ انامل ہے وہی

۳۲۰	طالبِ مدحِ محمد ہے تو مولیٰ سی فقیر دیکھہ تو دلپہ تری غیب سی نازل ہے وحی	۱۱

کیا کہون مین جو نبی کی ثمرِ شیرین ہے
نخلِ فردوس کا گویا وہ ثمر شیرین ہے

دلِ شورین مین ہی لذتِ عشقِ محبوب
بحرِ پر شور مین یا آبِ گہر شیرین ہے

بہرتی ہی خاکِ مدینہ وہ لذیذ آنکھون مین
کہ تصور مین بھی وہ مثلِ شکر شیرین ہے

لذتِ تمِ شہیدانِ محمد سی پوچھیہ
آبِ شمشیرِ شہادت کا اثر شیرین ہے

کوہکن رنجِ سفر کا جو ہوا ایک جہان
نہرِ شیرینِ مدینہ ہی مگر شیرین ہے

کیون نہ مائل ہو مدینی کی صراحی پہ نگاہ
دل فرہاد کی منظورِ نظر شیرین ہے

ای غنی ہو تمہین انسو ہی بال سفید
بلغم شور مین کیون خوابِ سحر شیرین ہے

چشمۂ کوثرِ رحمت ہی ہر اک حرف انکا
رشکِ کوثر ہیم قرآن و خبر شیرین ہے

کیا حلاوت ہی طاعت مین نبی کی واللہ
کہ یہان شہد کا ہر صبر امر شیرین ہے

سب ہی سی لذتِ شعار سی لب جاتی ہین
سخن مدحِ محمد بھی وہ تر شیرین ہے

۲۴۲	ای فقیر آ لی تحیۂ جود مر نزع سلام تلخی موت سی تب کام بشر شیرین ہے	۱۱

جو حرم مین جا کے وقفِ اضطراب آینکو ہے — گویا آنے مین یہان اسیرِ عذاب آینکو ہے
عرضِ تسلیمات مین بخوفِ حرمانِ حجاب — ضبطِ افغان کا مگر دل سے جواب آینکو ہے
حشر مین ناجی ہے وہ بھی جو ہی مدفونِ بقیع — کیونکہ حاضر وہ تو ہمراہ رکاب آینکو ہے
اے غنی کر چک حسابِ سیم و زر کعبے کو چل — کچھ حساب اپنا بھی کر روزِ حساب آینکو ہے
یا الٰہی خاص رحمت سے نہو دم بھر حجاب — ہم خطا کارون کو رنج حجاب کا آینکو ہے
کیون مدینے کیطرف شوقِ شتابیدن نہین — نفس امارہ اجل تیری شتاب آینکو ہے
دل مدینے سے نکل اور ہی کچھ ہو گیا — وان سے آکر دیکھیے کیا انقلاب آینکو ہے
زمزم و آبِ مدینہ سے ہین جو تیرین وہ ہین — ان مین وہ جنت کی پاکیزہ شراب آینکو ہے
ہم گنہگارون کو یہ امید تھی وقتِ طواف — توبہ کعبہ ملت آیا ہے ثواب آینکو ہے
رونقِ دنیا سے یون کہتا ہی ہر دم خوفِ حشر — شمع کا لا منہ ترا یہان آفتاب آینکو ہے

٣٢٢	مسجدِ احمد مین حاضر ہو کے افسوس ای فقیر پھر ترا کیون عزم ای خانہ خراب آینکو ہے	١٣

دیکھیے کیا ایدلِ ناکامیاب آینکو ہے — تو ہی غافل ورنہ ترا وقتِ حساب آینکو ہے
اب تو سجدہ چاہیے ہر دم حرم کی خاک پر — کیونکہ اپنا سر بھی زیرِ تراب آینکو ہے
کھولو آنکھین غافلو چل کر مدینہ دیکھلو — چشمِ مصر و ماہ مین بھی اب تو خواب آینکو ہے
کیون نہین بیتابِ عشقِ مصطفیٰ ہر لحظہ تو — نفس بے رنج و تعب تجھ پر عتاب آینکو ہے
چاہیے ہاتھون مین ہر دم ہو تو قرآن و حدیث — کیونکہ ان مین آخری اب وہ کتاب آینکو ہے
مصطفیٰ کی امت رہی اصطفا سی خلد مین — کہدو خیرخوان کہ سب سے انتخاب آینکو ہے
ایہا المومن بھی ہر یا ایہا الکافر بھی ہان — دیکھیے یہان تجھ کو ہر دم کیسا خطاب آینکو ہے

کوئی دم میں یہ کا فرآب دنیا پر حباب
جوش پر شمشیرِ مہدی کی وہ آب آنیکو ہے

قلبِ ماہیت قلوبِ اہلِ دین کی ہوگئی
یاالٰہی الاماں کیا انقلاب آنیکو ہے

میری مدحیہ غزل کے ہیں سب اپنے منتظر
گو یا ان کے آگے حورِ بی نقاب آنیکو ہے

کیون نہ مرغوبِ صحابہ ہون ثیابِ مبتذل
جنکو کس عزت سے اکرامِ ثواب آنیکو ہے

کیون نہ امرِ دین مین ہو شرحِ صدر انکو نصیب
سامنے جنکے کہلا جنت کا باب آنیکو ہے

۳۲۳	حیف طولِ عمر پر بھی ہے وہی طولِ امل کیا گمان ہے ای فقیر اب پھر شباب آنیکو ہے	۱۱

ملی جو خاکِ مدینہ خضاب کے بدلے
تو مفت ہوئی وہ پیری شباب کے بدلے

جو عرض کرتی ہین صلوات بیعدد وہ یہین
حساب ہے دے چکے روزِ حساب کے بدلے

مدینہ مین جو ہوئے دفن خاکسار غریب
مقیمِ خلد ہین بیت التراب کے بدلے

اگر ملا نہیں لبِ کوثر تو ضعف ممکن ہے
پیا جو ہمنے مدینے مین آب کے بدلے

شبِ مدینہ منور ہے مثلِ روز وہان
وہ کیا ہے نور فشان ماہتاب کے بدلے

یہ کیون ہوا سفرِ طیبہ سے قیامِ وطن
بلائی جان ہی سکون اضطراب کے بدلے

شبِ مدینہ کی یاد آتی ہی وہ بیداری
کہ اشک تھے مری آنکھون مین خواب کے بدلے

یہ داغِ عشقِ نبی حسرتِ بہشتِ جان
جلا چکا ہی اُس آفتاب کے بدلے

طلب ہو بحر سے گر مصطفےٰ کو آپِ وضو
تو حاضر آبِ گہر ہوئی آب کے بدلے

یہ غارِ ثور یہ ہی تارِ عنکبوت سے رشک
کہ ہوئین تارِ نظر اُس لعاب کے بدلے

۳۲۴	فقیر دشتِ مدینہ ہے میرا مونسِ جان صدائی کوہ ہی کافی جواب کے بدلے	۹

تغافل اپنا حضور جناب کے بدلے
عذاب لائیگا اکدن ثواب کے بدلے

ہیں ثواب سالکین عشق ابس دہان
کہ ہو غبار مدینہ شتاب کے بدلے

وہ سحر حسن جو مجتبی میں حق نہ ہوگا
نرگس چشم دو عالم حجاب کے بدلے

جو صرف راہ محمد ہوں درہم و دینار
تو ہو تین امم جیسا ملین سحاب کے بدلے

خمی ملاوٹ دنیا میں پہر نفس نگس
مدینہ میں ہیں یہ ابر بہشت ابس کے بدلے

بسا لکھی تنگ دل جاہن کی قیامت میں
جنہوں نے حکم حدیث کتاب کے بدلے

حرم کی راہ بہی ای اغنیا چلو تو بہی
کہ ہو حصول شہنشاہ رتیاب کے بدلے

الٰہی مجھ کو غم آخرت فدا ہو مری
نقیب گریہ و زاری ہو خواب کے بدلے

325

مدینہ میں یہہ کہا سب نے اتو لیل و نہار
فقیر خستہ و خانہ خراب کے بدلے

15

جہو ہوں میں نہ یہ حیات کے بدلے
وہاں حیات ابد ہے ممات کے بدلے

کہاں نصیب میسر تاجدار لطف حرام
سو مدینہ میں پائی جنات کے بدلے

مدینہ لائی اگر لیلی الف لیل وصال
قبول قیس یہ ہو وہاں کی برات کے بدلے

خدا کی مژدہ دیدار مجکو نہیں یہاں
دکھایا نور نبی نور ذات کے بدلے

اگر ہے حضرت حسن آج اس قلم دین
تو حمد و نعت میں نقل قرات کے بدلے

و دینی سی سفر کرکے ہم نے ای نقیب
لیا عذاب سقر سر نجات کے بدلے

الٰہی میں تو وہ قربان نے حرم ہوتا
کہ ذبح ہوتا گناہ و عصیات کے بدلے

دیا زبان کو محبت سے بات ہے وہ مزا
حزی زبان پہ قند و نبات کے بدلے

سکون خلد ہی بیتابی عشق احمد کو
یہ اضطراب یہاں ہی ثبات کے بدلے

ثنا و صلوٰۃ وصلِ خدا ہی فعلِ رسول
وصالِ خاص ہے حاصل صلات کے بدلے

خصوص ختمِ سلاطین کے بیع باطل ہے
نقوشِ باہی شبہ کائنات کے بدلے

جو لکھوں عینِ نبی کی ثنا تو کیا حیرت
کہ چشمِ حور ہو حاضر ذوات کے بدلے

بیانِ نعت میں کہتی ہی مجھسی بیزبان
نباتِ مصر ملوں تیری بات کے بدلے

صفات نیک کہاں ہیں مجھی ملی ای کاش
صفِ نعالِ محمد صفات کے بدلے

۳۲۶	جو دم کے ساتھ ہو سنت کا اختیار فقیر تو پائیں ہم حسنہ سیئات کے بدلے	۱۵

غزل فارسی بعشقِ رسولِ عربی از فقیرِ ہندی

بر طبیبم زنا حجاب تا کی
این جور درین نقاب تا کی

بی دلبرم اضطراب تا کی
قلبِ من و انقلاب تا کی

صد الف صلوٰۃ بر محمد
اکرام من از جواب تا کی

یارب بدرِ نبی رسانم
مہجوری آنجناب تا کی

بی نورِ جمالِ او ابھی
بیتاب قرینِ تاب تا کی

وریا بہوای شہرِ احمد
سوزِ دل و التہاب تا کی

بنگر بجہان جمال سنت
ای چشم بخواب خواب تا کی

خاک عفتہ کنم خدایا
بر ما نظرِ عتاب تا کی

ای نفس سنین عمر بر باد
بی سنت و بی کتاب تا کی

آخر کہ مشامِ روح واند
بوی عجب العجاب تا کی

از جنت روضہ اش ببیدم ... حسرمانم ازین ثواب تا کے
اُمیدیم ترخیالِ طیبہ ... چون نقش کشی براب تا کے
این قربتِ ہندو کار وبارنیخ ... این دوزخ واین عذاب تا کے
جاروب کشِ مدینہ شو نفس ... این صورتِ شیخ وشباب تا کے

۳۲۷	ایجانِ فقیر در مدینہ تسکینِ تو فی التراب تا کے	۱۱

مدینے مین جو دیکھا ہی گیا گفتار مین آئی ... بیان سی امر ذوقی کس طرح اظہار مین آئی
جبالِ طیبہ بھی غیرتِ قصرِ سلیمانی ... اگر بلقیس بھی اک دن وہان کہسار مین آئی
مدینے مین ہین یہ غرق کسی یا رحمت مین ... کہان سی آہنی آنسو میری چشمِ زار مین آئی
ذرا ان جالیون مین جھانک کر دیکھین تو یہ عشاق ... کہ پھر بھی دل کسی دامِ نگاہِ یار مین آئی
جو غارِ ثور پر ہو طاقتِ گاوِ زمین کو رشک ... تو کیا حیرت کہ نقلِ مصطفےٰ جس غار مین آئی
محبت کی ترقی مین بہت بیتاب ہو ہو کر ... مدینے کیلئے دل کیون شبِ ہجر یار مین آئی
امان ہو دیو خورشیدِ قیامت سے جو میری موت ... دیارِ مصطفےٰ کے سایۂ دیوار مین آئی
جو ترا اہلِ ایمان عشقِ احمد ہی تو کیا حیرت ... کہ وہان آبِ مدینہ کا سۂ ابرار مین آئی
نہ آئی خواب مین بھی نیند مُجہ پر سیح حیرت کو ... وہ دارِ مصطفےٰ جس دین سیدار مین آئی
دلِ محزون کو یاد آئی ہی کیون شہرِ رسول اللہ ... شفا کا غم نہ کیونکر خاطرِ بیمار مین آئی

۳۲۸	مدینے جاکے آئے ہند مین جو آئی فقیر افسوس تو گویا چھوڑ کر جنت کو وہ کیون نار مین آئی	۱۳

مدینہ مین نہوا آئی یہ بدن مٹے ... تو کیون نہ غم سی ہوئی گور دبی کفن مٹے

کہان ہی قند و نبات و عجم مین وہ لذت
کہ جو مدینے مین تجھے لذتِ دہن مٹی

یہ میری آنکھین بھی لجائین اُس غبار مین کاش
لگی ہوا سی جو اُن جالیون مین چھن مٹی

مدینہ مین تنِ عریان کو ہو لباسِ بہشت
لگی ہوئی ہو اگر جا ہی پیرہن مٹی

درم شمار ہی کا آئیگا اغنیا کو مزا
پڑیگی ہائے جب اُن پہ ہزار من مٹی

زمینِ طیبہ ہی ہر گلبدن کو بستر گل
نصیب کسکو ہو وہ غیرتِ سمن مٹی

فدا ہین مشک و عبیر اُس پہ جو مدینے سے (معشوق ۱۲)
ہدیۃً لائی تھے ہم جانبِ وطن مٹی

پڑی ہین خاکِ مدینہ مین دو جہان کے دل
تو کسقدر ہی وہ مرغوبِ دل فگن مٹی (تحفہ ۱۲)

بقیعِ طیبہ کی تربت ہے زعفرانِ بہشت
نکالتی ہین وہ ظاہر مین گورکن مٹی

یہ کہہ رہا ہون مدینے کی خاک چاٹ کے بات
سخنورون مین ہو کیونکر مرا سخن مٹی

یہ آدمی کی جو علم و عمل ہین رنگ برنگ
دکھا رہی ہے یہ فردوس کی چمن مٹی

کہان نصیب کہ جاروب کش ہو دامنِ گل
مدینہ مین ہی وہ صد رشکِ نسترن مٹی

جو گھر بنائی تو جنت مین ای فقیر تو بس
وطن کو چھوڑ مدینے مین رہ کے بن مٹی

۳۲۹ غزل فارسی ۱۱

دل بعجم کے نظری داشتے
گر ز مدینہ خبرے داشتے

کاش تنِ من بہ نخیل رسول (نخلستان ۱۲)
صورتِ جذعِ شجرے داشتے

ذیلِ نبی یافتی گر دل چرا
دست بدستِ دگرے داشتے (ئہ ۱۲)

بجنت کجا گر جبلِ مصطفی (دامن ۱۲، احد ۱۲)
بر سرِ گورم حجرے داشتے

گر نشدی ارشیخ مدینہ برو
کاش شب وصل ز یار رسول
تا پرستش بکنیم پیک روح
گر نشدی آشنا بمدینہ بعید
رشک شباک در آن نما بدم
طالبی کر جان من اندر فضا اش

نخل دلم کے ثمری داشتے
صبح قیامت سحری داشتے
کاش کہ یک تنہا سبری داشتے
آہ دلم گر اثری داشتے
چون شب یک جگری داشتے
کالبدم جا نوری داشتے

۲۳۰

کاش تمنای سفر ای فقیر
روز و شبم در سفرے داشتے

۱۵

پوشیدہ ہے جو نعت نبی کی کتاب سے
ہم لذت زیارت طیبہ نہیں نہیں
وہ نور حسن خواب میں اعجاز گرد کہاں ہی
پیری میں بھی قیام مدینہ جو ہو نصیب
وہ لب نہ لب کوثر ہیں تمہیں ہیں
ہجر سفر ہے دیدۂ تر ہر قدم اپنی پاس
ہے دل ہوا دینی کی درگشت لحد سے
کب کائنات کاف کمر کی سے ہو بدل
گر ہو حصول جرأت مدینہ میں تو پھر
قربان ہے جان فیصل اپنی سجر سو دیر
نجد دلم ہو کر ادھر غنیمہ سی ہیں غضبا

کیا کم ہی تپان کا غذ ابر سحاب سے
گو منہ دکھائی جو رخسار نقاب سے
بیتاب اٹھائی دیدۂ اشکی کو خواب سے
ہر شب وہ ہائی کم نہ ہو غو و شباب سے
تر ہو چکی زبان جو مدینی کی آب سے
چل ای نگاہ شوق تو چشم پر آب سے
ہو ملی بچائی قلب کو انقلاب سے
تماز آج کون ہی ایسی خطاب سے
ہر ہجر عذاب شہد ہے کیا کم عذاب سے
جس نے اٹھی قریب کیا اور حجاب سے
بیخوف کس قدر ہیں خدا کی عتاب سے

ہر روز کیوں نہ اسکے نظر ہے مدینہ پر | آفت ہے تاب دل کو یہ رشک آفتاب سے
ممکن نہیں کہ شاعرِ غالی کو مدح میں | حاصل ثواب ہو سخنِ ناصواب سے
حاصل ہے اصطفا ہی مضامین مصطفے (برگزیدے) | دیوان مرا بری ہی بر غم انتخاب سے

۱۳۲ | کفارۂ ذنوب ہے اس میں لکھا ہی فقیر / تحریر مدح کم نہیں فکِ رقاب سے (آزادی گردن ہا) | ۱۵

گر سبز کشتِ دل ہو مدینے کی آب سے | محشر میں کیوں پھر اسکو ہو خوف آفتاب سے
یہاں آئے کیوں جنابِ رسالت مآب سے | بدلا یہ کس ثواب کو ہمنے عذاب سے
لاکھوں سلام ہیں مرے آرزو ہیں کاش (شہدین) | ہو جائیں ایکبار مرقد سے جواب سے
کہتی ہی گرمی تپ شبانۂ فراق یہاں | ٹھنڈی ہی ہو گی ہو تپ شب ماہتاب سے
پوچھا کسی نے اوس مرقد کو یہاں تو بس | آنسو ٹپک گئے مری چشمِ پر آب سے
جبتک نہو سکونِ مدینہ مجھے نصیب | یارب کہیں سکون نہو اضطراب سے
ہیں جسمیں دفن یکہتا نہار رسولِ خدا کو ہائے | کیوں قبل حشر کھل گئے آنکھیں اسی خواب سے
ہیں خوش لباس خاکِ مدینہ سے بے نصیب | زینت ہے اونکو ثوب ہے ہمکو ثواب سے
کیوں دفنِ بقیع سے محروم رہگیا | شورِ فغاں ہے اس دل ناکامیاب سے
یارب ہی علاقۂ دل مصطفے اکی ساتھ ہے | قائم ہے یہ خیمۂ دین اس طناب سے
بیزار ہیں جو سنتِ احمد سے اشقیا | گویا جعل ہیں مرتے ہیں بوئے گلاب سے
راہِ مدینہ سے جو مشرف ہوئے قدم | امید جلد ہو گئی اس پا تراب سے
بیتابِ مہر روئے محمد نہو گی تاب | چھن جائیگی یہ تاب جب اس آفتاب سے
فصلِ بہار و بابِ گلستاں عیاں ہے آج | میری کتاب نعت ہے ہر فصل و باب سے

۱۵	ہر دم عنایت عبد اتال ہے بے فقیر گر خوف ہے تمہارا سب روز حساب ہے	

مجھکو رستہ بتا دیا کسنے ۔ اور مدینہ دکھا دیا کسنے

آب طیبہ پلا دیا کسنے ۔ ذوق ایمان بڑھا دیا کسنے

مسجد خاص میں عنایت سے ۔ سر ہمارا جھکا دیا کسنے

تشنہ لب جسکی عمر بھر تھے وہی ۔ یہیں پر زمزم دیا کسنے

کر دیا جسنے ہمکو یہاں بیخود ۔ تجھکو عطر لبِ صبا دیا کسنے

عشق محبوب کا مزا ای دل ۔ تجھکو کیا کچھ نہ دیا دیا کسنے

تجھکو اللہ نے دیا یہ مزا ۔ اور اُس کے سوا دیا کسنے

ق

شب رویائی مصطفے میں آ ۔ قبل محشر جگا دیا کسنے

تھی مدینے میں کسکی بو یارب ۔ ہوش دل کو اڑا دیا کسنے

رحمت حق نتھی تو احمد سی ۔ دل ہمارا لگا دیا کسنے

تھا وصال مدینہ شربت قند ۔ زہر ہجران لا دیا کسنے

جو تھا ہجر طیبہ حنظل تو پھر ۔ طفل دل کو ڈرا دیا کسنے

جب ان جالیوں نے آنکھوں میں ۔ دل ہمارا لیا دیا کسنے

درد عصیاں میں سر کو وہاں کا غبار ۔ مثل صندل لگا دیا کسنے

۱۳	مدعای دلی فقیر تجھے یہ بغیر از خدا دیا کسنے	۳۳۳

بقیع پاک میں روح بدن گئی ہوتی ۔ تو دل سے شدت رنج و محن گئی ہوتی

نگاہِ شوق کہاں جاتی پھر خدا جانے
جو میری آنکھ بھی جالی ہی بن گئی ہوتی

غبارِ طیبہ کافی تھا اسکو بعدِ وفات
جو میری نعش وہاں بے کفن گئی ہوتی

نہ ہوتا نیرِ برزخ کا شوقِ نظارہ
تو سر کی بل نہ یہ شمع لگن گئی ہوتی

نہ رہتا محفلِ مولد کا انتظام کہیں
جو میری نظم یہ بدعت شکن گئی ہوتی

حضورِ روضہ خدایا نگاہ میں صفات
طناب خیمہ لیلیٰ کی بن گئی ہوتی

جو آب چاہِ مدینہ بھی پیتی یہ عشاق
تو دل سے حسرتِ چاہِ ذقن گئی ہوتی

نہ ہوتا حضرتِ یعقوب کو غمِ یوسف
جو بوئے احمدِ گل پیرہن گئی ہوتی

یہ رشک تھا کہ ہمیشہ سے آپ ہے محوِ جمال
نگاہِ شوق کی جالی سے چھن گئی ہوتی

نہ کھینچتی گلشنِ دنیا سے پھر کہیں رغبت
اگر مدینہ کو بادِ چمن گئی ہوتی

اگر صراحیِ طیبہ میں ہوتی میری خاک
تو دل سے گرمیِ داغِ کہن گئی ہوتی

یہ رہتی قاطعِ بدعت معینِ دیں الٰہی کاش
مری غزل سرِ ہر انجمن گئی ہوتی

۱۳۴۳	فقیر کب کا مدینے میں تو گیا ہوتا جو تیرے دل سے یہ حبِ وطن گئی ہوتی	۱۳

سلطنت ہمکو مدینے کی گدائی ہوتی
جامِ جمشید وہاں آبلہ پائی ہوتی

دامنِ بیتِ الٰہی کی رسائی ہوتی
حور کی زلف مجھے بات بنائی ہوتی

اے غنی مال تو مال آگئی اُس دن حسرت
جان دی ہوتی مگر جان بچائی ہوتی

دل مرا کہتا ہے ہر سترِ دلہا سے الٰہی کاش
حبِّ احمد مری ہر علتِ غائی ہوتی

ہو کے آستاں میں وہیں گردِ مطافِ کعبہ
ایسی گردن مری سجدے میں جھکائی ہوتی

وہ سگِ کہف نہ ہوا میں یارب جسطور
خاکِ طیبہ میں مری خاک ملائی ہوتی

مصر پھر یاد نہ آتا جو زلیخا کو وہی ۔۔۔ خواب میں تجلّی حبیب نظر آئی ہوتی
رویتِ گنبدِ خضرا ہی و بیلِ طوبیٰ ۔۔۔ کیوں نہ اس خضر سے وہ آشنائی ہوتی
طاعتِ صاحبِ کوثر سے مری جانِ بابِ ۔۔۔ ماہی کو شرعِ عرفان بنائی ہوتی
ہاں کیا کرتی وہ ہر سنگِ نیرہ کا طواف ۔۔۔ آج اگر صبح ممرّد کی صفائی ہوتی
شدّتِ شوقِ زیارت کو جو بجھتی ہی ہاں ۔۔۔ ہر شررِ نارِ نظر کاش بنائی ہوتی
وسعتِ ہند ہی بی طیبہ میں منشی لِعس ۔۔۔ غمِ دارین سے ہاں رکھی رہائی ہوتی

٣٣٥	زندگی تو بھی یہ ہر ہند میں لے آئی فقیر کاش رہنی کو وہاں موت ہی آئی ہوتی	٩

سرورِ دل سے ہنگامِ وصلت آہ و زاری تھی ۔۔۔ مگر کیا کچھ نہیں تھا خوفِ رجعت آہ و زاری تھی
نظر آتا رہا آنکھوں کو جب تک گنبدِ خضرا ۔۔۔ تو پھر پھر دیکھتے تھے میں رشید نت آہ و زاری تھی
وہاں محروم تھا ہر سنگدل رونی کی لذت سے ۔۔۔ نصیب اپنے وہ مولی کی عنایت آہ و زاری تھی
کھینگے رونی والی دیکھ کر کشتِ شفاعت کو ۔۔۔ سراسر اپنی حق میں ابرِ رحمت آہ و زاری تھی
وہاں ہر مرد و زن ہر عاشق و معشوق و سنگ تھے ۔۔۔ درِ محبوبِ عالم پر بکثرت آہ و زاری تھی
وہاں جب کوئی روتا تھا ہزاروں کو رلاتا تھا ۔۔۔ دکھاتی اک عجب تاثیر سنت آہ و زاری تھی
ابھی کہ جوش گریہ ہی کرا دیتا وہ جوش آہ ۔۔۔ ترقی میں وہاں باعث سباعت آہ و زاری تھی
اگر وہاں عمر بھر روتا ہی تھا میں خوش رہتا ۔۔۔ یہاں تنہا و لیکن ہاں بہ ذوقِ لذت آہ و زاری تھی

٣٣٦	فقیر اپنا تو دل لبریز تھا فریادِ افغان سے وہاں مجھتے لیے آدابِ حضرات آہ و زاری تھی	١١

سفر کا غم نہ کچھ خوفِ سفینہ یاد رہتا ہی ۔۔۔ وہاں جا کر تو بس مکہ مدینہ یاد رہتا ہی

بلا جس خاکِ طیبہ میں دل کیوں نہ یاد آئی — کہ ہر انسان کو گنج و خزینہ یاد رہتا ہی

الٰہی پھر ملی صف نعالِ مسجدِ احمد — غلاموں کو تری پا قرینہ یاد رہتا ہی

مدینہ کی گلیم فقر کا جسکو مزا آجائے — تو کب پشمینہ اور ابریشمینہ یاد رہتا ہی

مدینے میں وہ ہو جاتا ہی اخلاص غیر کی — نہ الفت یاد رہتی ہے نہ کینہ یاد رہتا ہی

وہ کیا جانیں کہ جو ذیقعدہ کو خالی سمجھتے ہیں — ہمیں تو زیارت کا مہینا یاد رہتا ہی

وہ خصوصیت مدینے میں رہا جو ضبط فغاں سے — ہمیشہ مجکو یہاں وردِ سینہ یاد رہتا ہی

وہ صحرا و جبال اور سنگریزے دیکھکر دنیا کی — سلاطین کو بھی کب ملک و خزینہ یاد رہتا ہی

کہیں جاں ہمکو اسلئے شیریں ہو شاید — کہ ہر دم اسکو خرما ہی مدینہ یاد رہتا ہی

مدینے کی خوشی ہی نار کی ظلمت میں ایسے — کہ جیسے قبر میں عاصی کو جینا یاد رہتا ہی

۳۳۷	فقیر امید ہی کہ دن مدینے میں سکون ہوگا اگر یوں ہی مدینہ پر سکینہ یاد رہتا ہی	۱۴۳

جو مری مسجدِ احمد میں رسائی ہوتی — کہیں مٹ جاتا تو کچھ نا صبیہ سائی ہوتی

مثلِ خورشید وہاں دل کو صفائی ہوتی — صحبتِ ذرہ میسر اگر آئی ہوتی

دو جہاں میں ہیں یہود اور نصاریٰ ملعون — کفر سے نعتِ محمد نہ چھپائی ہوتی

جبکہ ماہیت روح اپنی ہی معلوم نہیں — کیونکہ معقولِ بشر شانِ خدائی ہوتی

ترکِ سنت میں ہوا خرمن عصیاں تیار — برقِ رحمت کوئی اے آہ گرائی ہوتی

ای نغمی نامور وہ نہیں کہ پیش کعبہ — اپنی پیشانی کبھی گھس کے مٹائی ہوتی

ایکجو بل صحابہ کا جو سنتے کہیں ذکر — ملی جہاں سے صفتِ حاتم طائی ہوتی

کیونکی لا سکتے پھر حجاب جو رحمت نہ وہاں — خاکِ تربت میں ہی نقش چھپائی ہوتی

کردتی پیرہن بہت ہی تابی ہم اگر آؤ ۔۔۔ خشن صبح کی بہشتے نظر آئی ہوتی
آدمیت نہ ہوئی جب کہ نصیب ہمیں کاش ۔۔۔ آدمی کی بھی تو صورت نہ بنائی ہوتی
نہیں اخلاص عمل مجھکو تو ایسی نعمت بھی ۔۔۔ نیک بختی کی یہ تہمت نہ لگائی ہوتی
پھر دم آیات مقدس کی تحریر میں یہ آنکھ ۔۔۔ صورت آئینہ بے خواب بنائی ہوتی

۸ ۳۴ ۔۔۔ کر دیا بعثت میں قلم انی ہی رستی تو فقیر
آب شمشیر سے یہ آگ بجھا لی ہوتی ۔۔۔ ۱۱

جہاں دل میں محبت کی اثر کی بیقراری ہے ۔۔۔ وہیں مکے مدینے کی سفر کی بیقراری ہے
سب شبانہ روز موج حسن قمر کی بیقراری ہے ۔۔۔ جمال حج و مدینہ خیر البشر کی بیقراری ہے
پڑھیئے کو بشر و تسنیم کو وہ تشنۂ دیدار ۔۔۔ جسے دیدار اقدس کی نظر کی بیقراری ہے
وہ امداد الٰہی دیکھیے لے جائیگی کس دن ۔۔۔ قرون بیر لحظہ آہ بے اثر کی بیقراری ہے
وطن ہی شام غم مجھکو مدینے کی جدائی میں ۔۔۔ ہمیشہ دل کو اب تک سحر کی بیقراری ہے
جریق توسع احمد مجتبیٰ ہیں شکر لیسے ۔۔۔ جو پروانہ ہی کیا اس کو جگر کی بیقراری ہے
جمال روضہ کے حفظ محو لذت دنیا ۔۔۔ ہمیں کو شمع پر یہاں کب نظر کی بیقراری ہے
ہوا آئینہ دیوار اقدس ہے کیوں مخفی ۔۔۔ یہ کیسی میری سیماب بصر کی بیقراری ہے
مدینے کا سکون اکرم مجھی کس کن ہو اعشاق ۔۔۔ شبانہ آسہ بہاری عمر بھر کی بیقراری ہے
یہ دل بیتاب ہوتا ہی جو قرآن و خبر سنکر ۔۔۔ ضمیر روح قرآن و خبر کی بیقراری ہے

۹ ۳۴ ۔۔۔ فقیر اب ہم مدینے کی لی ہی دل کو بیتابی
دعا کو رویت اکرو پہ اثر کی بیقراری ہے ۔۔۔ ۱۱

ہے مطلع تجلئی مولائی مصطفےٰ ۔۔۔ وہ مشرق ہے قلب بہ مسند مصطفےٰ

الله ہے منتہای تمنای مصطفے
یون منقلب الف سے ہوی یای مصطفے

کیا شبنم گناہ جہان ہی جو حشر مین
ہو وقتِ عذر جو شمین دریای مصطفے

وہ راستی اثر ہے کہ ہو جائے راستین
احول بھی دیکھی جو قدِ بالای مصطفے

اسکو جبالِ ارض پہ کیون اصطفا نہو
شامل ہی اسم طور مین بھی طای مصطفے

دنیا کی عقل ہے ضررِ دو جہان مجھے
میرا تو سودِ محض ہے سودای مصطفے

آباد ہو تو بھی دلِ ویرانِ ہند یہ
دن رات مین ہون اور وہ صحرای مصطفے

ہے دل ہوا و نہی کی دو انگشتِ امر و نہی
تب صادق آی قولِ طعنای مصطفے

احول بھی دو نہ دیکھ سکے یہ جو ہے بے نظیر
دیکھی جو شانِ صورتِ یکتای مصطفے

یا رب خبر ہو شاہِ بہشتِ مدینہ کو
جلتا ہے نارِ ہند مین شیدای مصطفے

۴۴	انتاجِ لطفِ خالقِ اکبر ہوا ہی فقیر صغرای دل ہو گر پئے کبرای مصطفے	۱۱

الله الله اصطفائے مصطفے
قلبِ قرآن ہے ثنائے مصطفے

ظلِ رحمت خلد مین کیونکر نہو
شاملِ طوبی ہے طائے مصطفے

ہے تماشا گاہِ چشمِ جان و دل
واہ شہرِ دلکشائے مصطفے

ای دماغِ روح ظلِ ریحِ قدس
ہے وہ زلفِ عطر سائے مصطفے

چشمِ خفاش ہوای دل کہان
اور کہان مہرِ ضیائے مصطفے

پایہ عرش ابتو ہات آجائیگا
رہنما گر ہات آئے مصطفے

بلبلِ باغِ قدم ای گوشِ دل
ہے حدیثِ خوش نوائے مصطفے

میرا ایمان اور یہ میرا امتحان
دل مرا اور مبتلائے مصطفے

ہم فرشتے کسطرح بنجائین آج — خادمِ خلوت سرائی مصطفےٰ
آشنائی بحبز دینِ حق ہی نہ — یہان جو دل ہی آشنائی مصطفےٰ

۳۴۱ — کاش اوڑ جاتیون یہانسی آئی فقیر / سر ہو میرا اور ہمای مصطفےٰ — ۱۱

نحن لا نحصی ثنا ئی مصطفےٰ — خود ثنا خوان ہی خدا ئی مصطفےٰ
صبح امیدِ نجاتِ عاصیان — خندۂ دندان نما ئی مصطفےٰ
ہی مساکینِ محبت کے لئے — خوانِ سنت پر صلا ئی مصطفےٰ
ہی ندائی غیبِ امرِ دہی ہین — آپ درپوشی ندا ئی مصطفےٰ
رکہتی ہی مشتاقِ کوثر دلکو یہان — لذتِ دست و عطا ئی مصطفےٰ
ہو مبارک اونکو بیدا رہی دل — خواب مین یہان جنکے آئی مصطفےٰ
کیا ہی دیکہی قرآنِ خاصِ حق — خلق مین قرآن لا ئی مصطفےٰ
کیون نہو بالائی جنات النعیم — ہی تیر فردوس فا ئی مصطفےٰ
عاشقِ یوسف زلیخا کیون نہو — ہی سِرِّ یوسف مین پا ئی مصطفےٰ
کیون نہ ہر دم ساجد و قائم رہے — عاشق آن و ادا ئی مصطفےٰ

۳۴۲ — شل آہ نارسا ہون ای فقیر / دیکہیے کب ہون رسائی مصطفےٰ — ۱۲

اولِ خلقِ عالمین ہی وہی نورِ مصطفےٰ — گرچہ اخیر مرسلین سب پہ ظہور مصطفےٰ
شاکرِ کردگار ہی جو ہی شکورِ مصطفےٰ — اور کفورِ حق ہی وہ جو ہی کفور مصطفےٰ
سیدنا نبینا جار لنا خلیلنا — کان لنا و لیلنا کل امورِ مصطفےٰ

گشت سرو جسم جان حبیب رسول رحمان
ہست صدر عاشقان جا صدرِ مصطفیٰ

رہ گئی تھک کے سالک پہنچا نہ کوئی وہان تلک
جب ہوئی تو کی نو فلک جا عبورِ مصطفیٰ

مجھ خدا نہی اسقدر دیکھا کچھ ایدہر اودہر
رہ گئی طالب نظر حور و قصورِ مصطفیٰ

حسرت و غم مین روز و شب ہو نکلین ابن تو جان لب
دیکھنی ہو نصیب کب مجکو حضورِ مصطفیٰ

روح جسد کو چھوڑ کر مجسی کبھی جا پیشتر
دور سہی نہین گر نظر مسکین دورِ مصطفیٰ

دم ہی بہا ان نلبنی وہی جا بہ کہین اسبے مجھے
سوی مدینہ کہینچ لے شوق و فورِ مصطفیٰ

دل کو جسبے قرار ہو راحت جسم زار ہو
مدفن جان نثار ہو جای مرورِ مصطفیٰ

ہر طپش گناہ کو اوس سے شفا ہی دو ستو
مجکو کہین سے لا کی دو آب طہورِ مصطفیٰ

کچھ نہ کسیکے ہو خبر کوئی جسے کہ جای مر
دی مجہی یارب اسقدر شوق و سرورِ مصطفیٰ

١٣٤٣	ہجر نبی مین خستہ دل ہے یہ فقیر بستہ دل اسکو نہ رکھہ شکستہ دل رب غفور مصطفیٰ	۹

کس دلمین عشق سے نہ لگا تیرِ مصطفیٰ
وہ کون ہی کہ جو نہین نخچیرِ مصطفیٰ

دیکھا نہین ہے اوسکو مگر جوش عشق مین
پھرتی ہی میرے آنکھون مین تصویرِ مصطفیٰ

رحمت ہے سکو خرمن کفار کو ہے برق
کیا ظرفہ شان رکھتی ہی تنویرِ مصطفیٰ

یارب ہمیشہ قید علائق سے دور رکھہ
اور مجکو رکھہ تو پای بزنجیرِ مصطفیٰ

گرتی تہی مثل سایہ زمین پر عدو کے بن
پڑتا تہا جسپہ سایہ شمشیرِ مصطفیٰ

سنگ و شجر سلام و کلام و تسبیح کرتی ہین
انسان کو کیا نہو یگی تاثیرِ مصطفیٰ

کیا لطف ہے حدیث محمد مین کیا کہون
رہتی ہی دلمین لذت تقریرِ مصطفیٰ

کیا تاب ہے کہ کوئی مفسر بیان کری
قرآن کی جو حدیث ہے تفسیرِ مصطفیٰ

۳۴۴

کیا کچھہ خدا بھی تو عاشق ہے محمد سے ای فقیر
تقدیر ہے موافق تدبیر مصطفے

فرقت محبوب نے مارا مجھے
کوئی بلا دیجو خدارا مجھے

کاش وہ دیوانۂ احمد رہوں
شیفتۂ عالم کہے سارا مجھے

تپ زدۂ عشق مدینہ ہوں میں
کب ہے غم بلخ و بخارا مجھے

دیکھیئے دریاے غم ہجر کا
کب نظر آتا ہے کنارا مجھے

قافلے کا ہوں میں غبار نعال
آسرا ہی ملجائے سہارا مجھے

مجھکو بلائینگے مدینے میں ہم
خواب میں ہوجائے اشارا مجھے

گنبد خضرا سے جدا ہوں میں ہائے
زہر ہے یہ کیونکر ہو گوارا مجھے

نقد دل و جان جو نبی کو نہ دوں
دونوں جہان میں ہو خسارا مجھے

جاؤن مدینے میں تو پھر یا خدا
ہجر نہو وہان سے دوبارا مجھے

سنکے مری جان میں آئی ہے جان
نام محمد ہے وہ پیارا مجھے

۳۴۵

شہر محمد میں رہوں اے فقیر
ہو کبھی قرب نصارا مجھے

وضو سے ترا نام عصیان کو مٹائے جسکا جی چاہے
نمازی ہو مزا کوثر کا پائے جسکا جی چاہے

در سنت ہی وہ جنت میں آئے جسکا جی چاہے
نا ئی بدعتی دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے

ادھر دنیا ہے فانی ہے ادھر عقبا باقی
ہو دل مخرج باقی سے لگائے جسکا جی چاہے

جلا ملے زندگی بھر نفس کو پھر مدینہ پر
مزا انہار جنت کا اٹھائے جسکا جی چاہے

شفاعت کی زبان حال پر یہ قال ہے گویا
محمد کی محبت ساتھ لائے جسکا جی چاہے

اگر مطلوب ہے تجکو ماشتا جنت کی دعوت کا ۔ تو خیر با مدینہ جا کے کھائے جسکا جی چاہے
جو بیسن حج و زیارت اہل زاد و راحلہ مر جائے ۔ وہ نصرانی یہودی ہو کے جائے جسکا جی چاہے
غبار راہ سنت جو ہے نور افزا بالکل ہے ۔ یہ سرمہ دیدہ دل میں لگائے جسکا جی چاہے
یہاں تحمید میں تکبیر میں تسلیم میں ہر دم ۔ فرشتوں کو گواہ اپنا بنائے جسکا جی چاہے
میت کا سبب ہے جنبش لب ذکر خالص میں ۔ یہاں تسبیح حق میں لب ہلائے جسکا جی چاہے

۳۴۶	فقیر اپنے بیان کی رونمائی رقت دل ہے غزل سنکر مری آنسو بہائے جسکا جی چاہے	۱۱

جو ہر دم رحمت حق میں یہ آمیت آ ہی جاتی ہے ۔ ثواب اس سے بہت نزدیک جنت آ ہی جاتی ہے
تجلی بنگاہ رب عزت آ ہی جاتی ہے ۔ جہاں شہر ہیں یہاں شان سنت آ ہی جاتی ہے
اگرچہ خاک طیبہ یاد فرماتی نہیں مجکو ۔ مجھے تو یاد وہ لبریز نعمت آ ہی جاتی ہے
عزم سنت کی وہ تعظیم ہی ہر طلب سستی میں ۔ کہ استقبال کو ہر لحظہ راحت آ ہی جاتی ہے
نکیونکر رونق بدعت کا مائل تیر دل ہو جائے ۔ مطیع بدعت کے دل میں ظلمت آ ہی جاتی ہے
دعائے رحمت امت سے لازم اہل ایمان کو ۔ کہ راحم پر یہاں رحمان کی رحمت آ ہی جاتی ہے
ہزاروں اپنے عاشق آدمی یہاں آدمی کب ہیں ۔ کہ بے عشق نبی کیا آدمیت آ ہی جاتی ہے
جو سنتا ہوں مدینے میں بہت مدفن ہوئی تقسیم ۔ تو خاک ہند میں یاد اپنی قسمت آ ہی جاتی ہے
عطائے کبریا میں شک نہیں مشتاقیوں میں ۔ طلبگار سعادت کو سعادت آ ہی جاتی ہے
شقاوت سے الٰہی الاماں من شاء فلیکفر ۔ کہ محروم سعادت کو شقاوت آ ہی جاتی ہے

۳۴۷	فقیر اپنے بیان میں اور کیا تاثیر ہوتی ہیں بہت آنکھوں میں آنسو دل میں رقت آ ہی جاتی ہے	۱۵

داغِ عشقِ مصطفیٰ ہی دل میں روشن شمع کے
اب نہیں محتاج ہے پیرِ خاک یا روغن شمع کے

دل میں پیری پھرتی ہی جو روضۂ انور کی شکل
پوچھو حسن دانی ہی شکل لگن شمع کے

کرتی ہی کو دل سی خارج ظلمتِ دنیا کے غم
سجدۂ احمد میں تو مانندِ سوزن شمع کے

محو دنیا کی نظر نورِ مدینہ پر کہاں
ان آنکھوں میں ہوتی گم مشتاقِ بدن شمع کے

نورِ ایمان کو جہاں تا ہے ہوا کا اتباع
دیکھتا کیا کچھ ہوا ہوتی ہی ہر تن شمع کے

عشقِ احمد کے مقابل میں ہے دنیا سیاہ
ہی شعاعِ آفتابِ صبح دشمن شمع کے

وہ بھی کیا اوس قد پر نور سے بیقرار
طوق میں دیکھی ہاں پہنی گردن شمع کے

شاخِ خرمائی مدینہ بھی تو دیکھو کہتی ہے
انبیا کی بزم میں شاخِ نشیمن شمع کے

نورِ ایمان کی اماں حُبِ نبی ہی اس طرح
جیسے جان فانوس میں رہتی ہی ایمن شمع کے

کس کی بعضِ نعمتِ شب فنا ہوتی ہی یہ
مٹ گئی جس سے زبان بنکر ہمہ تن شمع کے

آتشِ بعثت لگی عالم میں اب سنت کہاں
قدر دان کیا ہونگی یہ بزم گلخن شمع کے

وہ بلا ہی جان ہی یہ در زبان جسکی سبب
مبتذل ہو جاتی ہی وضعِ فریں شمع کے

کیوں نہ ہو منحل عسل تمانہ روحی کبریا
مرہم جسکا ہے حرم میں شکلِ آہن شمع کے

روح بلبل کیا عجب دانہ بن جاتی ہے
ہی گلِ لختانی جہاں مہد رنگ گلشن شمع کے

۲۴۸	شمعِ بزمِ اہلِ دل ہے تیرا دیوان الفقیر	کیا ہی شرمندہ تجھی ریتی ہیں روغن شمعکی	۱۴

حکایت ہے جو دیدار خدا کے
جمالِ مصطفےٰ ہے اوس کا خاکے

زبان ہی وقف مدحِ مصطفےٰ کے
نظر ہے بندِ منظورِ خدا کے

الف الحمد کا شانِ خدا نے
ذرا الحمد کے تصویر دو اسکے

عیان مہر سپہر جود کونین
صفت سے اوس کے پیغام انبیا کے

فزون رونق ہی بازارِ طلب سے
وہان رَوّار کی ہر نقشِ پا کے

مدینے کی ہوا سی ملک دل مین
نہین آتی ہوا حرص و ہوا کے

غبارِ طیبہ نے الحمد للہ
زبان قندِ عجم سے بیمزا کے

جہا نمین مدح ہی تو غیر ممدوح
رسولِ حق سی غیرت ہی ثنا کے

حضورِ شافع اس نیز دامنی مین
حقیقت دیکھنا آپ بقا کے

مدینے کی زمین ایجانِ محزون
بکھایت ہی غم لیے انتہا کے

فنا ہو جائی نفس اخلاص مین کاش
رضا ہی کب ریا مین کبریا کے

اگر ہے قدرت جنبش بھی ای نفس
تو سامانِ سفر کا کیون ہی شا کے

۳۴۹	فقیر امراضِ دل سی تب شفا ہو دوا مل جائی تاثیرِ دعا کے	۱۱

جسے تسکین طیبہ عطا کے
خدائی سلطنت دی ہی دوسرا کے

نبی بالجبر محمد کے خدا سے
مجھی امید ہی اکدن شفا کے

ہمیشہ محوِ تسلیمات رہ دل
نہو غفلت سے پامالِ ہلا کے

وہی دل کام کا دل ہی کہ ہر دم
محبت جس مین کام اپنا کیا کے

خدا یا رکھیو تجلی میری دل مین
ثنا ہی مصطفٰے ذات الثنا کے

نہا ئیگی عرق محشر کا کوثر
عرق ریزی جبینِ مصطفٰے کے

یہان اے چشمِ دل بیدار رہ کر
ذہیت یا رکھیو کشف الغطا کے

تکلم مین ثنا یا سئے محمد
تجلی خاص ہے حمد و ثنا کے

تصور سیم و زر ل ہو گی تم سے
چھوین کیا ہو س کیمیا کے

وہی بہشت ذی مرتبت جنکی ہر دم | کہہ جاتے کے عمر اور طاعت بڑھا کے

۳۵۰

فقیر اب پھرے تو اور مرکب ہجران
حیات وصل طیبہ تو نے کب کی

۱۳

اسے ہی مبین کا ہر زخم جو مزا جاتا ہے | لذت عشق محمد کو وہ کیا جانتا ہے
آج اس مملکت فقر میں سلطان ہیں وہ | نہیں کو جو ذرا احمد کا گدا جانتا ہے
روضۂ خلد کو اس روضۂ حضرا کا جمال | صورت حضرت پہ دل راہنما جانتا ہے
ہے وہاں لذت جنات نعیم اسکے لیے | عیش سنت کو جو یہاں لیکن چھوڑ جاتا ہے
ای غنی سارے نبی اور نبیں تو ادا ہوتی ہیں | تحفہ زیارت کی قضا کی بھی ادا جانتا ہے
اہل عرفان ہی یہاں شان تسلیم سے ول | وہ رتبۂ منزل تسلیم و رضا جانتا ہے
جائیگا کعبہ مقصود دو عالم کو وہی | یہاں جو حرمان تمنا کو عطا جانتا ہے
سیر تخت نشینی ہے یہاں کی اسکو | جو وہاں خاک نشینی کا مزا جانتا ہے
کیوں نہ اب لشکر فرعون سا بھی ہو تباہ | قلم شیخ کو موسی کا عصا جانتا ہے
بہرہ رکھتی ہے تلخی حوادث جن کو | ذوق شیرینی سنت کو وہ کیا جانتا ہے
ہمت اس اہل رضا کی نہ تمنا کے قابل | اپنی قسمت کو جو تقسیم خدا جانتا ہے
جب منقوش ہی وہ صورت کعبہ اسمیں | ہر دم آنکھوں کو یہ دل قبلہ نما جانتا ہے

۳۵۱

بوسہ کے محظوظ مدینے کی زیارت سے فقیر
دل مگر لذت تاثیر دعا جانتا ہے

۹

حرم کو قافلہ جب دم سوار ہو کے چلی | مری بھی خاک الٰہی غبار ہو کے چلی
عجب نہیں کہ یہ ہر شب تار یہ قرار ان ہو | جو خوف حق سے وہاں اشکبار ہو کے چلی

جو دیکھا باغِ مدینہ تو کیون نہ مدحت بین
زبان مری یہ زبانِ ہزار ہو کی چلی

الٰہی محض ترا فضل ہو جہازِ سفر
رہِ حجاز مین جو غمگسار ہو کی چلی

ہجومِ لشکرِ عصیان سے الاماں یا رب
ہم ایک آئی تھی اور بے شمار ہو کی چلی

مراجعت سے دلِ زار سبکی تھی بیزار
مدینے سے جو ادھر زار زار ہو کی چلی

وہ چاہتا ہے یہانسے ہان نجائے کبھی
جو چاہتا ہی بہت مالدار ہو کی چلی

بنائیگی یہی اکسیر سیم و زر کی کان
جو اس سفر مین غنی خاکسار ہو کی چلی

٣٥٢	فقیر یہ قلم مدح اپنا کیا حیرت سرِ عدو پہ جو تیغ آبدار ہو کی چلی	٩

ان آنکھوں سے جو مخفی ابے محمد کی وہ بستی ہے
نظر قتلِ نگاہِ دیدۂ بسمل ترستی ہے

مدینے کی سحر مین وصل و گلشن کیا حلاوت تھی
کہ گویا دیکھکر ہر خلقتی کو حور ہنستی ہے

نہ پہنچے ہات جسکے دامنِ بیت الٰہی تک
نصیب بادشاہِ ہفت کشور تنگدستی ہے

جو تھے یہان مرد وہ دل وہان تہ دل ہوکر یہ کہتے تھے
عدم ہے ہند گویا اور مدینہ ملک ہستی ہے

اگر سو بار نقدِ جان ہو قیمت اے دلِ مشتاق
مدینے کی زمین مین قبر مل جائے تو سستی ہے

نکیون وہ رحمۂ خضرا ہو کشتِ عقدۂ دیدار
کہ جسپر رات دن اللہ کی رحمت برستی ہے

مشرف کیونکہ ہونگی وہ معراجِ زیارت سے
جہان صد غیرتِ تحت الثریٰ منت کی پستی ہے

کھانا ای جوان تجھکو فریبِ ابن الدنیا کا
نطاقِ مکر ہر دم یہ جوان ہونیکو کستی ہے

٣٥٣	فقیر ان کا نشا میری غزل کو دیکھکر اڑ جائے جن آنکھوں مین یہان ہر دم حُبِّ عبادت کی مستی ہے	١١

مدینہ دور ہے راہِ ناتوان سے
شکیبائی مجھے امیون کہان سے

اوتر کر ناقۂ عنبر روان سے | رہون یارب قریب اوس آستان ہی
دم رخصت پھو چھو جینے دیکھا | مدینہ کس نگاہ نیم جان ہی
رہون محو صلوۃ ای کاش ہر دم | دل و جان سے لب پہ کام و زبان ہی
یہی ہین کہان طاقت ارم کے | مقابل ہوتی اک برگ خزان ہی
مبشر میوہ فردوس کیسے ہین | وہ خرمائی مدینہ ارمغان ہی
جو آخر ہو گیا شہر نبی مین | بچا ہر فتنہ آخر زمان ہی
رہو نہین شمع سان پر سوز احمد | وہ تب لگ جاہی میری استخوان ہی
زبان پہ محض اک حرف اسی لیے ہی | کہ خالص ذکر مولے ہو زبان ہی
وہی صد غیرت تسنیم و کوثر | جو باران ہے روان اوس ناودان ہی

۳۵۴	جو تو عاشق ہے سلطان عرب کا فقیر اب چل وہین ہندوستان سے	۹

جو عشق کعبہ ہی دل کو تو بس خدا کے لئے | جو حب طیبہ ہی تو سید الوریٰ کے لئے
جو ہی خدا کے لئے مسجد الحرام ہی عشق | تو شوق مسجد احمد ہی مصطفیٰ کے لئے
جمال حق نے لیا اپنی ہی عشق مین گویا | ہماری دل و جمال نبی دکھا کے لئے
وہ کھینچتی ہین گئی دامان کوہ و صحرا کے | پکڑ کے دامن کعبہ وہان خدا کے لیے
ہلو ہین الٰہی کا چومنے والا ہی | کہ جنسے بوسہ ہو حرم مین جا کے لئے
عزیز دائی اگر ہم نہ تھے واہین کعبہ | بھول جانا دعا اس شکستہ پا کے لیے
یہ سب بتانے ہین اس نفس نے لیے اے دل | چلے تو چلیے سامان کیا گدا کے لیے
اڈا ہین عیش ہین کھائے ہین سیر و تماشے پہال | پر اس سفر مین بھائی ہین اغنیا کے لیے

٣٥٥	فقیر مدح کا دیوان تونے کیا لکھا ✿ یہ نسخہ ہے مرضِ قلب کے شفا کے لیے	٩

وہ خاکِ در جو مرا صندلِ جبین ہو جائے	شفائے دردِ سرِ جانِ دلِ حزین ہو جائے
بیانِ وصفِ کلامِ نبی سے کیا حیرت	کہ بحرِ شعر بھی دریائے انگبین ہو جائے
ہماری خاک مین پھر کیون نہ کے بوئے مشکِ ختن	جو خاکِ راہِ محمد کے ہمنشین ہو جائے
وہ راستی قدِ یکتائے مصطفےٰ مین ہے بس	کہ دیکھئے دیدۂ احول تو راستبین ہو جائے
دلِ مدینہ مین یون ہے ظہورِ دین کہ اوسی	جو اہلِ کفر بھی دیکھے تو اہلِ دین ہو جائے
نکال دی مژۂ یار دل سے ہر عاشق	جو شکلِ خارِ مدینہ بھی دلنشین ہو جائے
دخولِ خلد مین اول ہے یہ اخیرِ امم	تو آخری یہ نہ کیون رشکِ اولین ہو جائے
یہ میری بات ہین بوسہ گاہِ حورِ جنان	جو آستانے کی جاروبِ آستین ہو جائے

٣٥٦	فقیر دیکھئے وہ دن نصیب پھر کب ہو کہ پھر مدینہ مین خوش یہ دلِ حزین ہو جائے	١١

یہ دیکھنا چاہئے کب ہر و نصیب مین ہے	مدینے کی بھی زیارت کبھو نصیب مین ہے
سلام بھیجتے تو ہر بار عرض کرتا ہون	مگر یہ دیکھئے کب رو برو نصیب مین ہے
نہوگا پھر ہمین نقضِ وضوئے دل کا خطر	وہان کے پانی سے بھی گر وضو نصیب مین ہے
رہیگی کاہیکو پھر یاد یہ عفونتِ ہند	اگر دیارِ محمد کی بو نصیب مین ہے
نصیب امتِ احمد کو کیون نہو فردوس	کہ جسکے مژدۂ لا تقنطو نصیب مین ہے
کبھی یہ کہتا ہون ملجائیگا درِ مقصود	کبھی یہ کہتا ہون بس جستجو نصیب مین ہے
الٰہی تارِ نظر ہو ہمین ادر دہ زر دامِ در	جو چاکِ دامنِ دل کا رفو نصیب مین ہے

فراقِ آپ مدینہ مین دیکھیے کب تک — ہماری پینی کو اپنا لہو نصیب ہے
اٹھا کے اسکو مدینے مین چل کہین لیچلن — جو جسم کی ابھی ایجان تو نصیب ہے
حلاوتِ یدِ غلمان ہی گرد مینے مین — وہ دورِ ساقی سی آب سبو نصیب ہے

۳۵۷ — الٰہی اب تو یہ ہو گردنِ فقیر سی دور / غمِ وطن کا جو طوقِ گلو نصیب مین ہی — ۱۱

محمد پر وہ جودِ کبریا کا کارخانہ ہے — کہ مخصوص ان کیلیئے ارض و سما کا کارخانہ ہے
اثر مین وہ محمد کے دعا کا کارخانہ ہے — کہ گویا آپ رہی قضا کا کارخانہ ہے
جو ہر مومن ہی انکی زیر سایہ بادشاہِ خلد — لوا الحمد کس جود و عطا کا کارخانہ ہے
رسالت کا تو دنیا مین شفاعت کا قیامت مین — دو عالم مین محمد مصطفٰے کا کارخانہ ہے
عجب کیا آئینہ خانہ حلب کا سنگ سے ویران ہو — جو وہان حجاج کی ہر نقشِ پا کا کارخانہ ہے
یہ محبہ وچم زیارت جس ہوئی نفس نی کھلا — سنو اہی اخضیا وہ اک ہوا کا کارخانہ ہے
جہان کی کارخانون مین کہان ہی ذکر کا خیر — جہان نسیان غفلت کی بلا کا کارخانہ ہے
وہ نور چشم باطن ہی غبار روضہ خضرا — کہ ہر ذرہ مین وہ ان الشمس الضحیٰ کا کارخانہ ہے
دو عالم مین سراسر خیر ہی خیرِ دو عالم سی — وہ خیرِ دو سرا خیر الوریٰ کا کارخانہ ہے
جلا کا ہی مین دنیا کی ہیچ جابری کارخانی سب — جو ہی تو بندا اس دل کی جلا کا کارخانہ ہے

۳۵۸ — خزانہ مدح کا رشکِ خزائن ہی فقیر اپنا / وہ رشکِ اخضیا اس بینوا کا کارخانہ ہے — ۱۱

بھی یا نبی مدینی سی آ کر لگی ہوئی — کب بھی وہ جان جسم کے اندر لگی ہوئی
مسجد سے شانِ روضۂ انور لگی ہوئی — ہے جا بی شمع قبیلِ منبر لگی ہوئی

چوبِ ستون سی نالۂ عشاق سن لیا
جس دن نتھی وہ پشتِ مطہر لگی ہوئی

جو تالی اس تلاوتِ مدحت مین محو ہی
تالو سے وہ زبان رہے کیونکر لگی ہوئی

کیونکر جدا جمالِ مدینہ نظر سے ہو
آنکھون مین ہی جو خوبیٔ منظر لگی ہوئی

یہ امتِ نبی ہی مقدم نجات مین
گو ذیلِ خاص سی ہی مؤخر لگی ہوئی

سندس سی کیون نہو تنِ عشاق ہیرا
خاکِ مدینہ ہو جو میسر لگی ہوئی

اصحابِ کہف سنتی جو افسانۂ رسول
رہتی نہ اُن کی آنکھ بھی دم بھر لگی ہوئی

پہنچی جو ایک موی شفیعِ اہلِ نار تک
رکھتی نہ آگ بال برابر لگی ہوئی

ہی حج کعبہ مین جو غنی پائمالِ مال
کس کی دعائی بد ہی یہ ان پر لگی ہوئی

۲۵۹ نعتِ رسول کشتیٔ کاغذ مین اے فقیر
ہی نظم یا کہ سلکِ جواہر لگی ہوئی ۱۱

یون ہی نگاہِ سترِ دل اُس پر لگی ہوئی
جالی ہے چشمِ دل سی مقرر لگی ہوئی

عشاق کو ترابِ و حجارِ درِ رسول
رفرف ہی یا کہ مسندِ عنبر لگی ہوئی

دیکھا ہر اک صراحیٔ آبِ مدینہ پر
گویا سبیل ہی لبِ کوثر لگی ہوئی

کیا جائین گے حرم مین جو قطارِ رال سی
پائی نگاہِ دل کو ہی ٹھوکر لگی ہوئی

سجدی مین قطعِ راہِ حرم سہل ہی اگر
ہو تجھسے راہ اے قدمِ سر لگی ہوئی

جو محو ہی حلاوتِ حمد و صلوۃ مین
کب وہ زبان رہتی ہی دم بھر لگی ہوئی

پہنچیگی پھر نگاہ جو دریائے اشک مین
یہان کشتی آنکھ کی ہی برابر لگی ہوئی

لبریزِ غم پھر آبلہ پائی دل ہی کا ستی
ہو نوکِ خارِ طیبہ مکرر لگی ہوئی

ہی دفترِ رسالت و توحید کی امان
پشتِ نبی پہ مہر منور لگی ہوئی

خاکِ عرب سی قندِ مکرر مین ساری تخم ۔۔۔ ہی جسکے منہ سی آج وہ شکر لگی ہوئی

۳۶۰ ۔۔۔ ارحم علی الفقیر ایا غافر الذنوب
اس سی تو معصیت ہی سراسر لگی ہوئی ۔۔۔ ۱۳

جسدن شہو یہ روح محشر لگی ہوئی ۔۔۔ یارب ہو ریج طیبۂ اطہر لگی تو ہوئی
لازم ہی دنا ای صفِ مژگان کہ لحہ مین ۔۔۔ آنکھون کی آگی ہی صفِ محشر لگی ہوئی
کیا ہجر طیبہ سے ہی طبیعت عذاب مین ۔۔۔ گویا تہی ہان بہشت کے اندر لگی ہوئی
دوزخ ہی اہلِ عشق محمد سی سرد ل ۔۔۔ جنکو یہان تپ ہی سراسر لگی ہوئی
یارب کہان وہ روضۂ علیا کہان یہ دل ۔۔۔ طوبیٰ سی اور یہ شاخِ صنوبر لگی ہوئی
معمورِ نعت قصرِ دل ای نفس چاہیی ۔۔۔ جبتک کہ ہی یہ عمرِ معمر لگی ہوئی
تہی شل بوسۂ لبِ حورِ جنان لذیذ ۔۔۔ منہ سی وہان صراحیِ اطہر لگی ہوئی
ہوینگی فرشِ مسجدِ احمد سی کبہ خاک ۔۔۔ کب درمیانِ حجرۂ و منبر لگی ہوئی
یارب یہ میرے آنکہہ کبھی جو لگے نہین وہان ۔۔۔ اون جالیونمین جالی ہی پیکر لگی ہوئی
بوجہل و بولہب کے نوالی کی شوق مین ۔۔۔ دوزخ کو ہوگی بہوک سنقر لگی ہوئی
اور حضرتِ بلال کی مشتاق حورِ خلد ۔۔۔ ہی منتظر بہشت کی در پر لگی ہوئی
یارب ہے ہمیشہ قنادیلِ عرش مین ۔۔۔ آشہرتی سی روحِ مظفر لگی ہوئی

۳۶۱ ۔۔۔ یہ بات میری دل سی لگی پوچھا ای فقیر
دل کو کسو سی ہوتی ہے کیونکر لگی ہوئی ۔۔۔ ۱۱

تصور جب مزارِ مصطفے کا دلمین آتا ہے ۔۔۔ وہ کچھ ملفوظ ہو سکتا نہین کیا دلمین آتا ہے
خیالِ لیلیِ مدینہ بہی کہا کر قیس کو پوچہو ۔۔۔ کہ پہر بھی جلوۂ رخسارِ لیلا دلمین آتا ہے

غنی ہی شوق پنہچ جان پر ظالم نکلنا ہو مین
کہ یہ فشوقِ زیارت تو دلِ عنا دل مین آتا ہے

عامی دین دل یہ عموم حرص ہے ای نفس
وہ فہم دین کہان حبِ متا دل مین آتا ہے

مدینی مین براہِ چشم و گوش آنکو نہا جتاب
وہان آنکھو نسی کی زنبی کہ یہ ایسال مین آتا ہے

حدیثِ مصطفے جس مردِ دل کے دل مین آتی ہے
تو گویا لوحِ اعجازِ مسیحا دل مین آتا ہے

ہوا خاک حرم سے صاف ایسا دل کا آئینہ
کہ یہان بادِ صبا دم سی ہوا دل مین آتا ہے

عجب کر مدینہ سی گذرتی ہی مجالس مین
کہ شہر باتین ہین آنکھین ہین اور رونا دل مین آتا ہے

بیان وصفِ محمد کا بکیون ہو جامعِ باطن
کہ ذکرِ اسمِ اقدس سی سما دل مین آتا ہے

نصیبِ اغنیا کب ہے نبی کی عشق مین رونا
کہ یہ دریا ہی رحمت چشمِ دریا دل مین آتا ہے

۳۶۲	فقیر انسا کی لاکہون عیب چہپ جاینگے محشر مین اگر اللہ سے مشرمندہ ہونا دلمین آتا ہے	۹

وہ چاہی گویا کہ ہمکو جنت سی دو جہانمین عدیل ہوتے
جو مولد و مدفن اپنا ایدل وہ ارضِ ذات النخیل ہوتے
یہ دردِ عصیان سی پہر یہان کیون طبیعت اپنی علیل ہوتی
جو روح و ریحان کو رحلت روح وہانسے وقت رحیل ہوتے
جو امرِ دارین مین اطاعت نبی کی بی قال و قیل ہوتے
خدا کی رحمت کفیل ہوتی خدا کی رحمت کفیل ہوتے
جو ثقلِ میزان وہان نہ ہمکو کتاب سب جلیل ہوتے
تو کب زبان خفیفِ انسا نکو تا سبو قولِ ثقیل ہوتے
ہمیشہ راہِ مدینہ ای کاش بہر فوزِ عظیم مجکو

دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی

فضائی غارِ حرا امان ہے جو حجرِ قعرِ سقر سے ایدل
تو کاش جائی ہبوط اپنی وہ مہبطِ جبرئیل ہوتی

جو مین بھی سب جسم اشک بنکر نبی رحمت کی غم سے روتا
تو اک جہان کو نمونہ کوثر کا چشمِ تر کی سبیل ہوتی

وہ صرفِ اموال و محنت راہِ عشق کچھہ نظر نہ کہتی
جو محمل حبِ نبی رحمت سے چشم دل کچھہ کفیل ہوتی

٣٦٣	یہان جو عمرِ قصیر پر بھی ہیشہ طولِ امل سے طول فقیر کیا قصہ طول ہوتا جو عمر کچھہ بھی طویل ہوتی	١١

بی زیارت روشِ دل کبھی ایسی تو نتھی — لذت ایمان کی حاصل کبھی ایسی تو نتھی
ہوئی نعوار پہ جو بعدِ نزولِ طیبہ — رحمت اللہ کی نازل کبھی ایسی تو نتھی
دیکھکر روضے کو ہر بار کیے شکر ہزار — کہ یہ آسانیٔ مشکل کبھی ایسی تو نتھی
تھا جو گلزارِ مدینہ میں صبا کا عالم — کہیں وہ جوشِ شمایل کبھی ایسی تو نتھی
بزمِ فردوس تھے کیا روضۂ انور کے حضور — ہمنے دیکھی کوئی محفل کبھی ایسی تو نتھی
پھر نظر جا لگی کیا اس درِ دریا و ہان — چشم گریان مری ایدل کبھی ایسی تو نتھی
حالت دیدہ و دل آہ و بکا سے دم بھر — تھی جو اس روضہ کی منزل کبھی ایسی تو نتھی
جیسے اب دیدۂ طالب کی نظر تیز ہوئی — ہو گی جالی کے مقابل کبھی ایسی تو نتھی
ہمسے جون جون ہوا نزدیک مدینہ واللہ — جو خوشی تھی سرِ محمل کبھی ایسی تو نتھی
یہ زیارت کا اثر ہی کہ میری جان حزین — نعتِ محبوب مین تھی مائل کبھی ایسی تو نتھی

۳۶۴ جب نقصان ہوا مدحِ محمد سے فقیر (آگمان ۱۲)
کہ طبیعت مری کامل کبھی ایسی تو نہ تھی (درشعر ۱۲) ۱۴

سترِ حق جو کہ مصطفٰے سمجھے — عقلِ کل بھی وہ رمز کیا سمجھے
غمِ سنت کو جو غذا سمجھے — راحتِ جان ہر بلا سمجھے
ہے بجائے حجاز ہند وطن — کیا ہی بیجا کو ہم بجا سمجھے
اہلِ امراضِ دل شبانہ روز — صلواتِ نبی شفا سمجھے
نظر آیا جو خواب مین فردوس — ہم مدینہ رسول کا سمجھے
ہیبتِ مصطفٰے سے سب کافر — مورِ طیبہ کو اژدہا سمجھے
دو جہان مین وہ تیرہ بخت نہین — جو وہان زاغ کو ہما سمجھے
اہلِ ایمان حرم کو ہر غم کا — مثلِ فردوس انتہا سمجھے
افتخارِ نبی یہ مدح نہین — فخر اپنا یہان ثنا سمجھے
آج جس مین سما رہا ہی وہ نور — ہم تو اُس ارض کو سما سمجھے
حجِ کعبہ ہے اغنیا کی اجل — اس ادا کو وہ کیا قضا سمجھے
نفس کو اس سفر سے صاحبِ دل — جو بُری سمجھے وہ بُرا سمجھے

۳۶۵ سبحۂ حمد و نعت مین ہے قلم
الفقیر اس کی ہم ادا سمجھے ۱۱

عشقِ جانان کو جو اس جان مین رکھ لیتا ہے — نقدِ عرفان کو ہمیان مین رکھ لیتا ہے
پنبۂ عطر ہے گویا سخنِ نرمِ رسول (حدیث ۱۲) — اسکو جو سنتا ہی وہ کان مین رکھ لیتا ہے
تختِ شاہی پہ وہ پاپوش بھی کبھی کبھی — جو قدم طیبہ کے میدان مین رکھ لیتا ہے

عاشقِ حسنِ رسول آنکہ کے آگے ہر دم
خلد کو رونقِ ایمان مین رکھہ لیتا ہے

کس ہی بیچ ہی سمجھان انس و فتنہ فسوس
دلِ انسان کو نسیان مین رکھہ لیتا ہے

پنجگانہ مین جو رکہتا ہی نہین خاکپہ سر
کیا وہ سر پنجۂ شیطان مین رکھہ لیتا ہے

نالۂ عشق الٰہی نہین اس لئے مین تو کیون
ہر نویسندہ قلم کان مین رکھہ لیتا ہے

وزنِ قسطاس محمد ہی یہان جسکو نصیب
ثقلِ ہر فعل کو میزان مین رکھہ لیتا ہے

جس غنچے کو ہی یارب کی حکایت بکافی
فرض و سنت بھی وہ شعبان مین رکھہ لیتا ہے

بحرِ دنیا مین سفینہ ہی غمِ عشق رسول
دلکو محفوظ جو طوفان مین رکھہ لیتا ہے

۳۶۶	دور ہی تلخیِ دوران سی جو یہ نظمِ فقیر شکلِ شکر دہنِ جان مین رکھہ لیتا ہے	۱۴۳

کب کیکو حور و غلمان کا مزا جنت مین لیجائی
نہین ہی شوقِ دیدارِ خدا جنت مین لیجانے

کہین یہ عشق بیت اسد کا جنت مین لیجائی
حسین بندہی کی کہربا جنت مین لیجانے

حرم کے خاکِ سجدہ قصرِ سیم و زر بناتی ہے
ہوس لے وہی جو کیمیا جنت مین لیجانے

نلیجائینگے جبتک مصطفےٰ امت کو جنت مین
نہین ممکن کسیکو دوسرا جنت مین لیجانے

عطا ہی حق محمد ہین تو بس امید ہی ہمکو
خطاکارونکو مولی کی عطا جنت مین لیجانے

نمونہ بسترِ عشاق کا رضوان کی خدمت مین
مدینی کا کوئی اک بوریا جنت مین لیجانے

کہین جذب یہ کھینچ لی اس ناتوان کو بھی
اوڑا کر مجھکو جنت کی ہوا جنت مین لیجانے

یہ خوف ہی قیامت ہی کہ دیکہا چاہیے اوسدن
یہین دوزخ مین لیجائی وہ یا جنت مین لیجانے

عجب کیا ہی بقیع خاص کا ہر متقی مومن
گنہگارون کو دامان سے لگا کر جنت مین لیجانے

زغم گلزار دنیا ہی جو ہر دم ای غنی تجکو
تو شوقِ جنتِ شداد کیا جنت مین لیجانے

حرم مین لیلئی تہی ہمکو یہان تقلیدِ حق جسطور
وہین لیجا کی کاش اب پہر قضا جنت مین لیجائے
جو اتارہ رسول اسد دکہلائی تو کیا حیرت
کہ مجکو میری تاثیرِ دعا جنت مین لیجائے

فقیر امیدہی دیوان تیرا دیکہکر تجکو
کہین گے دیکہنے والے خدا جنت مین لیجائے

۲۶۵ ۱۵

مدینہ اسقدر آرامِ دل ہے
کہ وہان ہر ذرہ قصرِ کامِ دل ہے
حضورِ دل ہوا دشوار ہمکو
خدایا کیا ہے عالی بامِ دل ہے
جو چلتے ہی مدینے کو تو چل ہی
یہ میری جان سی پیغامِ دل ہے
کہان ہین زمزم و نہرِ مدینہ
بہت مدت سے خالی جامِ دل ہے
سمجہتا کچہ بہی ہی اسرارِ احمد
ہمیشہ مجسے استفہامِ دل ہے
یہ بی احرامِ حج اے اغنیا ہان
علاقت غافلی احرامِ دل ہے
وہان فردوس مین اونچی ہی گردن
یہان حاصل جو استسلامِ دل ہے
جو ہی خطِ سویدا نورِ روضہ
تو صبحِ عید میری شامِ دل ہے
خطوطِ دستِ حور اوسپر فدا ہین
جو نقشِ بوریا وہان دامِ دل ہے
جو بے عشقِ نبی ہی نفسِ انسان
تو ننگِ جان ہی دشنامِ دل ہے
نسیمِ ہند مجکو یون ہے ناساز
شمیمِ طیبہ سے اشمامِ دل ہے
یہ دالِ دل ہی ہر دم دین پر دال
عیان اس لام سی اسلامِ دل ہے
ضمیر سونکیون ہو راجع خاص
کہ آخر یہ بہی اک ہمنامِ دل ہے
یہی ہی نفس کو الہامِ تقوے
اگر نعتِ نبی الہامِ دل ہے

اگر لازم ہوا عشقِ محمد

۳۶۸ | فقیر اسد ہے بالالتزام دل سے | ۱۱

جس قلب کو قالب کی ہوا بھی نہیں آتی / رفتار ہے جو مرضی باری نہیں آتی
ہے عشق محمد جو محدث ہے جہان میں / کیا ہے یہ بخاری کو بخاری نہیں آتی
یکدم قدم سے ہے درم رخصت طیبہ / آفاق میں منزل کی بہاری نہیں آتی
مجکو ہمہ تن دیدہ تر رکھ جو حسد آیا / رحمت تری ہی گریہ وزاری نہیں آتی
آسان ہی مومن کو بشارت سے و [illegible] / آیان اجل اچھی و نا ری نہیں آتی
ایسا نظر آتا ہی مدینہ ہمین جسطرح / کچھ چیز نظر جان سی پیاری نہیں آتی
کیونکر مجھی پھر بھی نظر آجاتی مدینہ / پھر جسم میں جان جیکے سدھاری نہیں آتی
جو فرقت محبوب میں جی سی گذر جاتی / کچھ ہجر کی اوقات گذاری نہیں آتی
وصاف حسن طیبہ ہو کیونکر حس خامہ / حسن کو صفت سرو بہاری نہیں آتی
اشعار محامد کوئی کچھ سمجھے تو سمجھے / ورنہ مجھے کچھ نیک شعاری نہیں آتی

۳۶۹ | آسان بھی ہی مشکل بھی فقیر اپنے سخن پر / کب رغبت مراقی وقاری نہیں آتی | ۱۱

وہ رفع عظیم جان و ہر تحفہ مدینہ ہے / کسطرف مدینہ ہی کسطرف مدینہ ہی
پر نور معارف ہی جس سی ہی گلشن دل / وہ صدف مدینہ ہی وہ صدف مدینہ ہی
کا تھائی ہفت اقلیم سنگ [illegible] سجدہ میں / وہ نجف مدینہ ہی وہ نجف مدینہ ہی
ذرہ ذرہ آسکا ہو کیون نہ سنگ و نی بدر / بی کلف مدینہ ہی بی کلف مدینہ ہی
ذاتی اسکا شرف رکھتی نہیں ہی مان تو بطحا پر / ذو شرف مدینہ ہی ذو شرف مدینہ ہی
جو شرکے ان [illegible] میں ستا وصحان میں / وہ کشف مدینہ ہی وہ کشف مدینہ ہی

ہی حیات موت اُسبین قبر خلد ہی کیا کچھ ہہ
ہی تلف مدینہ ہی ہی تلف مدینہ ہی

بحرِ رحمتِ حق وہ جوش زن ہوا ہمپر
جسمین کشف مدینہ ہی جسمین کشف مدینہ ہی

جو صفوف ناجی ہین امتِ محمد کے
پہلی صف مدینہ ہی پہلی صف مدینہ ہی

ہان مدینہ کافی ہی گو جہان ویران ہو
وہ خلف مدینہ ہی وہ خلف مدینہ ہی

۱۰۷
اب تو دل کی آنکھین کھول اُٹھ فقیر جلد ہی دیکھ
کسطرف مدینہ ہے کسطرف مدینہ ہے
۱۲

جو نورِ ذاتِ نیرِ آفاق رہین ہے
وہ نور بوقبیس کے ادنیٰ قبس مین ہے

آنکھون کو دل کو دور سی بیتاب کردیا
کیا تاب برج سبز کی عالی کلس مین ہے

اید دستو وطن سی نکل جانے دو کہین
بس کچھ نہ کہو مجھسی کہ دل کسکی بس مین ہے

بہولینگے کب نمارقِ مصفوفہ سی وہ لطف
جو سنگ آستانِ محمد کی مس مین ہے

کیونکہ ہجومِ شوقِ مدینہ ہو مختفی
فریادِ دل جو قافلہ بے جرس مین ہے

داخل ہی روحِ حور مدینے کی جسم مین
یا کسکی بو وہان وہ ہوا کے نفس مین ہے

کیا پیش و پس ابن ہی کہ اب پیش و پس نہین
چل ای غنی مدینے کو کیا پیش و پس مین ہے

کیون زخم نشترِ گل و سنبل بہی کھائی وہ
بستر جسے نصیب وہان خار و خس مین ہے

جو چھٹ ہی ہجرِ شہرِ محمد مین حالِ دل
کب وہ فغان و نالۂ بلبل قفس مین ہے

عاشق ہون مین جو حسنِ گلو سوزِ مدح کا
پروانے کا سا عشق یہ روح مگس مین ہے

شاہ محدثین ہین وہ عاشقِ رسول
مخدومِ جہان نصیبِ انس مین ہے

کیون مجتسب سمجہین مجہی ساری بدعتی
جو جو رہی جہان مین وہ رعبِ عسس مین ہے

ڈھو ڈال اسکو زمزم تو بہ سے ای فقیر

ع
انس بن مالک
صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible]
[illegible]
منقول [illegible]
رضی اللہ عنہ ۱۲

۹	آلودہ تیرا دامنِ دل کس قدر پاپ مین ہی	۳۷۱

یہان سبھی دو عالم کی سرفرازی کا نمونہ ہی	یہ ہستیٔ رفعتِ شانِ نمازی کا نمونہ ہی
مدینہ دور سے بھی یہ محض اک ظاہری دور ہے	تماشائی دو عالم کی د ر ا زی کا نمونہ ہی
رسول اللہ کی دربان ہین بابِ خلد کی خاطر	کہ وہ بھی اک درِ شاہِ حجازی کا نمونہ ہی
مزا ایمان کا ہر دم تازہ ہوتا اہلِ ایمان کو	رسول اللہ کی الفاظِ تازی کا نمونہ ہی
شوی لاستی عشقِ لیس شئی تلا ایدل	کہ یہان جانبازی اور عشقبازی کا نمونہ ہی
کہلا رہا دیرِ فردوس عرفان کا مدینے مین	رسول اللہ کی مہمان نوازی کا نمونہ ہی
سنوا ای اغنیا شداد کا نمرود کا قصہ	کہ اوس قہار کی اک بے نیازی کا نمونہ ہی
بیان رازِ عرفانی کو ارشادِ رشید احمد	جہان مین آج امامِ فخرِ رازی کا نمونہ ہی

۹	بیانِ تحسین بھی ہی تیغِ ہند کا فردن پر آج فقیر اپنا قلم سیفِ مجازی کا نمونہ ہی	۳۷۲

جب رسائی زیادہ ہوتی ہے	پارسائی زیادہ ہوتی ہے
بے ریائی زیادہ ہوتی ہے	تو صفائی زیادہ ہوتی ہے
ناآشناسای دین کی دنیا سے	آشنائی زیادہ ہوتی ہے
زاغِ شہرتی سے حظِ ہما	کب ہمائی زیادہ ہوتی ہے
آہ کیا ضبط ہو مدینے مین	لب پر آئی زیادہ ہوتی ہے
کاش مٹ جاؤن ہین تم مین جہان	جبہ سائی زیادہ ہوتی ہے
چشم مدہوش مین کب حضورِ شباک	دلربائی زیادہ ہوتی ہے
اغنیا کیون روانہ ہوتی نہین	ناروائی زیادہ ہوتی ہے

۳۷۳	تجکو کہکر سگِ مدینہ فقیر خودستائی زیادہ ہوتی ہے	۹

کیا ہی نادم اغنیا پیشِ اجل ہوجاین گے
طالبِ جنت خدا سے بی عمل ہوجائینگے

وزنِ کوہِ زر کی طاقت سے مگر اے اہلِ زر
دامنِ کعبہ پکڑکر ہات شل ہوجائینگے

ہوتی جاتی ہین مری ملفوظ اگر نقشِ قلوب
ضربِ درہم کیطرح ضرب المثل ہوجائینگے

بی محل ترتیبِ قصر و بام ہے جنکو بلا
قبر مین جاکر وہ کیا ہی بے محل ہوجائینگے

ہی علمِ توحید و سنت حرصِ دنیا کا علاج
بی عمل کسطور بی طولِ امل ہوجائینگے

ہند مین آئین مبینی کی مہاجر کس طرح
اہلِ خیبر کیا ہوا اخواہِ تصل ہوجائینگے

قرب یک خرمای طیبہ ہو جو حظِ اغنیا
انکو یہ انگور سے شہد مثلِ بصل (پیاز ۱۲) ہوجائینگے

دیکھیے کس دن لبِ شہرِ رسول اللہ پر
صبر کی جو زہر کھائی ہین عسل (سرکہ ۱۲) ہوجائینگے

۳۷۴	ہی سخن مجذوبِ احمد کا تو عالم مین فقیر جاذبِ ہر دل یہ اشعارِ غزل ہوجائینگے	۱۱

ہی راحتِ جان یہ غمِ پنہان کی اسیری
آزادی ہی دامِ غمِ جانان کی اسیری

ہان وسعتِ فردوس سے ایمانکی اسیری
بلبل کی رہائی ہی گلستان کی اسیری

آزادیِ دارین کا سامان ہی واللہ
یہان شبکۂ طاعات مین انسان کی اسیری

افسوس غنی بی سفرِ کعبہ صد افسوس
قیدِ زر و سیم (جال ۱۲) اور مسلمان کی اسیری

تھی قیدِ کنیزی سے پرے خاتونِ زلیخا
تھی حضرتِ یوسف کو جو زندانکی اسیری

دکھلادو کہین صورتِ خاشاکِ مدینہ
ہو جسکو کبھی پنجۂ مژگانکی اسیری

انسان بنایا تھا تو ایکاش جہان مین
انسان کو نہوتی کبھی نسیانکی اسیری

سنت بہی عجب راہبر نفس ہی گویا — آدمی ہی یہ اس جن کو سلیمان کی اسیری
جس دل مین سما جاے بیابان مدینہ — ممکن نہین یان نالۂ فغان کی اسیری
درد نبوی دل کی لیئے عین شفا ہے — اس درد کا مردود ہے درمان کی اسیری

۲۷۵
سر دم ہے یہ مژدۂ فقیر اب تو یا رب
بہجر حسینین اور یہ حرمان کی اسیری
۱۱

عشق محبوب خدا ہی خود رضا کی عاشقی — یعنی عشق مصطفےٰ ہی کبریا کی عاشقی
ہای غنی تاب جمال روضۂ انور کہان — دیدۂ خفاش اور شمس الضحیٰ کی عاشقی
آئی جو آیہ سدرۃ واللہ مازاغ البصر — اسعد السعدا وہ خدا اسی مصطفیٰ کی عاشقی
یون خبر دیتی ہین قرآن خیر اول سی ہی — حسن خیر الانبیا پر انبیا کی عاشقی
ایک وہ ہین جو شہید ہوین حرم مین اہدن — ایک وہ ہین جنکو ہی زلف دوتا کی عاشقی
ایک کا خون شہادت سے گریبان سرخ رنگ — ایک کو ہی دست رنگین حنا کی عاشقی
ایک کرتی ہین ادا ہر وقت احکام رسول — ایک کو دلبر کی انداز و ادا کی عاشقی
ایک دم دیتی ہین جنت کی ہوا پر ہر کہین — ایک ہین اور بدعت حرص و ہوا کی عاشقی
عشق باقی عشق باقی ہی گر نکلی جو دم — یہان فنا کی عاشقی ہے پھر فنا کی عاشقی
ایک ہین جو دشنام سہجر تسلیم و رضا — ایک ہین اور نفس کی ہر آشنا کی عاشقی

۲۷۶
سیا یہ حسن قدم ہے حسن محبوب الفقیر
عشق محبوب الٰہی ہے خدا کی عاشقی
۱۳

حب احمد سے جو انسان ہین یا جن خالی — آن سے دور جا ہین سکے جنت کی بساتین خالی
ظاہر آباد مگر الٰہی ہین جو باطن خالی — رہتی ہین رونق ایمان سے وہ مومن خالی

تجکو جس شغلِ عمارت مین سفر یاد نہین — چھوڑ جائیگا یہ ای فاسقِ معلن خالی
خیر طیبہ سے لازم رہون یارب جسطور — وہان نہین خیر اولی الکہف سے تامن خالی
لازم ذل ہے محمد کا ترنم گویا — نہین تنوین سے بسم متمکن خالی
مصطفیٰ قرب ید حق حجرِ اسود ہے — کسدم احسان سی ہی وہ یدِ محسن خالی
پھر ہی گذری کوئی لحظہ ہی بی حمد و صلوٰۃ — اور یہ کیا معنی گذر جای کوئی دن خالی
یون خبر دیتا ہی دم شیشہ ساعت کیطرح — تا ئی کیون رہتی ہو ساغا نگوں گن خالی
لیکی امت کو محمد کہین اوّل آجائین — اسلیئی رکہتی ہین فردوس کو خازن خالی
طن بدات مرحومہ سے جو رکہتے ہین — کیا سمجھتے ہین وہ رحمت کی خزائن خالی
حق معبود کہان اور حقِ نفس کہان — حسنِ اخلاق سی رہتی ہین اماہن خالی
کس طرح نارِ جہنم سی رہین گے محفوظ — رہگی یہان حفظِ امانات سی خائن خالی

۳۷۷	ایک گھر خالی ہوا تجھسے تو کیا غم ہے فقیر ہو گئی شوق مدینہ سے مدائن خالی	۱۳

مدینہ جسکو پائے کیون بجائے — ادھر دل کیون بجائے کیون نجائے
حرم کا شوق سجدہ یہان فرمائین — مری گردن جھکائے کیون نجائے
بدن کو چھوڑ کر شہرِ نبی مین — جو جان آرام پائے کیون نجائے
عجب مرغوب ہے وہ دارِ محبوب — دل اُس پر کیون نآئے کیون نجائے
یہان ہر کورِ ظاہر کورِ باطن — وہ خاکِ در لگائے کیون نجائے
غبارِ روضہ سی شمیر نظر مین — یہ دل سُکّر ملائے کیون نجائے
بڑہائی اشتہا طیبہ تو عاشق — گلِ طیبہ بھی کھائے کیون نجائے

شفاعت دمبدم وہان ہوگی قبول	لب احمد ہنسائی کیون بنجائے
بہت تردامنی سے اپنی امت	یہان آنسو بہائی کیون بنجائے
تنزل رحمت رحمان ہم پر	گناہون کو چھپائی کیون بنجائے
عجب شے لائی ہے شان نبوت	جہان یہان لائی کیون بنجائے
میسر جس کو ہو خاک مدینہ	وہ عطر گل بسائی کیون بنجائے

۳۷۸	فقیر اللہ شوق مصطفےٰ ہین	غزل ہردم ستائی کیون بنجائی	۹

یہان آرزوئ دل تو جدھر لیچلی سے چلے	ای اغنیا حرم کی طرف ہی کبھی سے چلے
رہ روکی یہان مقید بدعت ہزار ہا	دوزخ مین گویا بندھی ہوئے ہو دوزخی سے چلے
ہردم تبھی یہان جو سنت عالی کی مقتدی	گویا وہ راکبین جمل جنتی سے چلے
طوبی کی روح آئی نخیل مدینہ مین	مکے سے جب حیات دو عالم نبی سے چلے
کیا دور کی بلال ہوئی عارف رسول	بوجہل بولہب قریب اجنبی سے چلے
کیا اہل مسکنت کی درم کی طرح کہین	ان اغنیا کو لیکے ادھر فربہی سے چلے
شوق شرای ذرہ شوق رسول مین	گردون چلائی گردش مہر مشتری سے چلے
ای نفس اپنی چلنی کی دار فنا سی جیت	حسرت ذرا نہین کوئی آئی گئی سے چلے

۳۷۹	چلنی کی دن اب آگئی اسکی تو بس نہین پھر یہ فقیر سوئے عرب یا غنی سے چلے	۹

گل کعبہ ہی خندان ہو قمیص پاک دامن سی	گل فردوس جہان گرچون تماشکی خاک دامن سے
رفو ہوجائین سارے معصیت کی چاک دامن سی	جو بیت اللہ دی انکا اپنی پاک دامن سے
سمائی کعبہ سی جو مہر یکتا ذرہ بھی تابان ہو	تو آر جائی ہم تردامنی کی خاک دامن سے

بہت مدت سے ہات آیا نہین جو لانِ بیت العد — نہ کہی بط کیونکر دین نمناک دامن سے
قبائی سرخ کیا ہی بی زیارت آگئی گویا — نگار کہا گیا اپنا خون بے اشفاک دامن سے
بنائی لیکی رضوان کیا عجب نو باو نا سے خلد — اگر جہاڑ ہی احد ہی خس و خاشاک دامن سے
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر یون ہین زیب دین — کہ ہوتی ہی جو زینت بینت پوشاک دامن سے
نچہوڑون ذیل سنت یا الٰہی ظاہر و باطن — رہی یون ہی قبا خاص کا اکرا دامن سے

۲۸۰	علائق نی فقیر العد ر کہا ہے بند مین تجکو جو یہ دامن تہو تو کیون نہو بیباک دامن سے	۹

نہ خلوت اور نہ تنہائی بلا ہے — یہان تو جلوت آرائی بلا ہے
جہان سی صبر ہے انعام مولٰے — مدینی سی شکیبائی بلا ہے
خلاف دین حق مین نیکنامی — یقینی مثل رسوائی بلا ہے
مطیع مصطفٰے ہے شیخ آفاق — یہان خاقی و مرزائی بلا ہے
یہ ہر دم یوسف سنت پر ای نفس — ترا عزم زلیخائی بلا ہے
جو ہین یہ قائل تثلیث ان پر — وہ اعجاز مسیحائی بلا ہے
یہ کیونکر قدر دان دین ہو جائین — کہ ہر نادان کو دانائی بلا ہے
خدا یا مہدی موعود آجائین — بہت آفاق مین آئی بلا ہے

۲۸۱	فقیر آثار احمد پر فدا ہو خیال رسم آبائی بلا ہے	۱۲

قلم مدح کی جب تک ہی روانی باقی — گویا کفار سی ہی حرب سنانی باقی
ہی ضعیفی مین جوانی کی یہ ثانی باقی — یعنی ہی حرص کبیری مین جوانی باقی

خشکیٔ زہد مین تر دامنی نفس نے ہائے · بحرِ عصیان مین چھوڑا کہین پانی باقی

لکھ چکے تیرے سب اعمال فرشتے ای نفس · رہگیا تجکو بس اظہارِ زبانی باقی

لائی جب ام کتاب ام قمری مین امی · نرہی کچھ بہی کسی کی ہمہ دانی باقی

چہوڑ کر سنتِ خیر محمد کو جو یہان آتی ہین · باقی ان کی لیئی فانی ہی تو فانی باقی

اب تو سستی ہین بہت تارکِ سنت مبطوس · نہین رہتی یہ ہمنا زری تیغ فانی باقی

کیون نہو مثلِ زلیخا دلِ عالم بیتاب · مدح محبوب ہی یہان یوسفِ ثانی باقی

دیدۂ ذرہ بطحا سی جو چشم ہوا · اس کو پہر کس سی رہی آنکھ لگانی باقی

اب کہان کعبی کی وہ صحبتِ اوقات صلوات · رکہی حالتِ آہی دفعانی باقی

باقیاتِ عمل اہی کاش مری ساتھ رہین · غیر باقی نہو جب مونسِ جانی باقی

نظمِ عشقِ نبوی سی مری یا رب تا حشر · رقتِ دل کی رہی فیضرسانی باقی

۳۸۲	جان دی مدحِ نبی کہتی ہوئی تو نے فقیر حشر تک کیون نرہی تیری کہانی باقی	۱۱

حضورِ روضہ گویا جان ہی انسان رخصت ہے · کہان دیدار کی ای دیدۂ حیران رخصت ہے

مدینی مین یہ کہتی تہی کہ آج ارمان رخصت ہے · ہوئی رخصت تو یہ نکلا کہ تن سی جان رخصت ہے

مشتاقی اعتدال اب دردِ عشقِ مصطفےٰ ہی بس · یہ دردِ دل ہی دوا اس ہر درمان رخصت ہے

اسیرِ حضرتِ یوسف کی تہی ملتی زیرِ لب خندان · کہ خاتونِ زلیخا کی سی زندان رخصت ہے

نکالا جائی جنت کو نہ ناجی تو کیا گذری · کہان شہرِ رسول اللہ سی آسان رخصت ہے

وارثِ خیر بہین کا سا رتبہ تو افضل ہین · مدینی مین عزیمت کیطرح ذی شان رخصت ہے

ہوا ہی کوثر احمد کا جب سی تشنہ کام شوق · خضر سی ہی خیالِ چشمۂ حیوان رخصت ہے

غبا سی ہین جو تر دامن یہان بڑے دامن گیر
قیامت مین بھی اونھین کی دامان رخصت ہے

حضور رد ضہ میری گو نہ دل مین تھی مدا خاص
ہماری قرب کیا تجکو اب شایان رخصت ہے

غبار روضہ انورسی کیونکر اذن حاصل ہو
کہ منہ دھو جا مین آگر کوثر و رضوان رخصت ہے

۳۸۳ فقیر مضطرب کو کاش ارشاد مدینہ ہو
کہ پہر جلیں کے آ ای کشتہ ٔ حرمان رخصت ہے ۱۱

ہماری امر اوسط سی ہر اک طغیان رخصت ہے
ہماری کشتی سنت پہ طوفان رخصت ہے

اگر نسیان ہے جنس انسان نسیان رخصت ہے
تو پہر دنیا سی کس سالان سی نسیان رخصت ہے

غبار طیبہ بھی وہ ابر رحمت ساری عالم کو
کہ جس سے آبروئی چشمہ حیوان رخصت ہے

چلو ای غنیاتم چل چکی جو یون سمجھتے ہو
ابھی ہی جان رخصت جو زر ہمیان رخصت ہے

یہان ہر آرزو ممکن سمجھکر ہم تو غافل ہین
کوئی دم مین سیار عالم امکان رخصت ہے

ہجوم شرک و بدعت ملتزم ہی جس ہیولی مین
تو اس سے پہر قبول صورت ایمان رخصت ہے

یہ نجم شرع وہ ہی رہنمائی راہ علیین
کہ سبکی رجم سی جنّ کو شیطان رخصت ہے

یہ قرآن کی منازل مین ستارہ ہی شبانہ روز
کہ ہمت کو ورود منزل عرفان رخصت ہے

دل عمن ہو کیون ہکی مدینی سی کبھی غافل
دل رعیل سی کہ مصر کنعان رخصت ہے

بشکل شرع جان تھی وہان رخصت حبیبی مین
فرزدر کی ندا آئی کہ ہر مہمان رخصت ہے
(نام زلیخا ۱۲)

۳۸۴ یہ ہجو شرک و بدعت کا بیان نظم مجکو بھی
فقیر الله طفیل حضرت حسّان رخصت ہے ۹
(رض ۱۲)

یون دل مین وصل طیبہ بھی تو پر پڑہ گئی
گویا صلوٰۃ عید مین تکبیر پڑہ گئی

تعزیر نیت مین جو دل ازادہ سی ہین
فکّ رقاب سے مری تحسہ پر پڑہ گئی

ہر ذرہ جسکا قصرِ زمغفرت ہے آج — کیا خاکِ طیبہ سے کہیں اکسیر بڑھ گئی
کب عکسِ وجہِ ذرہ روضہ ہوا نصیب — جس سے کی بیاضِ وجہ طباشیر بڑھ گئی
دستِ دعائی وصلِ مدینہ دراز ہیں — کیا دستِ غیب میں بھی عرق گیر بڑھ گئی
چل کر حرم میں سجدۂ سہو آ ہو کر ادا — ای نفس یہان قعود کی تاخیر بڑھ گئی
ہمکو بڑھی مدینہ سے اصحابِ کہف سے — دارین میں سعادتِ قطمیر بڑھ گئی
ہی خطِ سبز عارضِ انور پہ پاکر وہ — قرآن کی بیان کو تفسیر بڑھ گئی

۳۸۵	تیری غزل کچھ اور ہی عالم میں ای فقیر یہان ہر غزل سے گو غزلِ میر بڑھ گئی	۹

جب رحمتِ رحیم کی تصدیر بڑھ گئی — ہی ہی ہماری اور ہی تقصیر بڑھ گئی
ویران ہی دل جو فکرِ عمارت میں ای غنی — افسوس عمر گھٹ گئی تعمیر بڑھ گئی
اہلِ ہوا کو یاد نہیں نفخِ صورِ حیف — کیا لذتِ صدا سے مزامیر بڑھ گئی
اک وہ ہیں مشتِ خاکِ مدینہ سے شاد ہیں — اک وہ ہیں جنکو حبِ فطیر بڑھ گئی
ہی رفعتِ قصور یہان پست فطرتے — جتنے قصور بڑھ گئے تقصیر بڑھ گئی
جاتی ہیں میری نظم کو سنکر وہان بہت — کچھ آبرو میری آہ کی تاثیر بڑھ گئی
وہ اک بقائی نفس یہ اسلام کی حیات — آبِ بقا سے آپکے شمشیر بڑھ گئی
دونون جہان میں کون مسخر نہیں ہوا — عشقِ محمدی کی وہ تسخیر بڑھ گئی

۳۸۶	عطرِ دماغِ گل ہی مری نظم ای فقیر عالم میں میری عود کی تجمیر بڑھ گئی	۱۳

یہ دل اس شوق میں ہی پا ہی پای بیتابی — لبِ کوثر ہے ہوا اور رہی تشنۂ فرو ای بیتابی

جو دنیا کی محبت مین ہین یہان رسوائے بیتابی
بہن انکی علتِ غائیہ ہی غوغائی بیتابی

محبانِ آخرت جو ہین وہی بیتاب رہتی ہین
کہان دنیا کی یارونکو کہین یارای بیتابی

مبارک ہو وسیلہ رحمتِ فردوس کا انکو
رسول اللہ کی جسد مین جسے یہان جا ہی بیتابی

ہزارون گوشِ دل سی نام ہی جسکا ہی عنقا آج
وہ قافِ قلب مین مخفی ہی یہان عنقائے بیتابی

مطافِ کعبہ مین بنکر غبار ای کاش رہ جائی
یہ میرا جسم ہی اس غم مین زیرِ پای بیتابی

وہ ارضِ فراتِ نخل ایسی طبا شیر تپ دل ہی
کہ وہان عرقِ عرق ہوجاتی ہی حمای بیتابی

سکونِ رعشۂ سیماب کا آئینہ ہی گویا
وہ دیوارِ مدینہ قلب کو اقصای بیتابی

سنو یہ مسئلہ ای جمعِ عشاقِ رسول اللہ
کہ میرا سترِ دل ہی مفتیٔ فتوای بیتابی

جو وقفِ بیقراری ہین یہانکی ساز و سامانین
تو محض انکو سیاہ جیسے دلکی ہی کالای بیتابی

نسیمِ اضطرابِ عشق ہی آفاق مین جس سی
وہ اپنا غنچۂ دل ہی بہار آرای بیتابی

مری اشعار مدحیہ سی دل بیتاب ہوتی ہین
مری اخبار بیتابی مین ہی انشای بیتابی

۳۸۶

فقیر اپنی نئی کلک سی وہ افغانِ سیرِ عالم ہی
کہ مثلِ نی جہان ہی پر فغان ہی نامی بیتابی

۱۱

کہین اک شبنمِ طیبہ سی ہو امحای بیتابی
زمینِ دل مری یارب جسے پر عنبرای بیتابی

بیابانِ احد کی یاد میدانِ قبا کا غم
مجھی کہتی ہین یہان آوان صحرای بیتابی

طوافِ روضۂ اقدس مین جیسے دیکھو شبانہ روز
مہ و خورشید سی آفاق مین افشای بیتابی

خیالِ وقتِ رخصت سے تہ و بالا ہی دل ہردم
مدینے مین جو بیتابی تہی وہ بالا ہی بیتابی

مدینی کا غبار آرامِ جان جیسے دل طپیدون کو
وہ مثلِ ابرِ رحمت ہی عجب سقای بیتابی

کہان شوقِ سفر ہی سیم و زر کی بت پرستونکو
کہان مُردون کو طاقتِ احیای بیتابی

جو دل بیتاب ہے اُس بحرِ رحمت کی جدائی مین	لب آج اپنی ہی آب ہی ہمتا ہی بیتابی
تمنائی راحت دنیا بلائی جان نکیو نکر ہو	یہان ہی جب فوادِ خاص مین القائی بیتابی
سکون وصل جو رہتا فدا جو عشق احمد مین	نگاہِ دل ہی دیکھی چہرۂ زیبائی بیتابی
زیادت کا زیادہ اُنپر احسان الٰہی ہی	جو ذرّی آسمان مین ہین تجلی حسنائی بیتابی

۳۸۸	یہ ہمکو تا ب رویت کی بشارت ہی فقیر اللہ جو بیتابی فدائی دل ہی دل شیدائے بیتابی	۱۳۰

محمد مصطفیٰ کی مہربانی	سراسر ہی خدا کی مہربانی
یہان تو ابتدائی شکر و شوار	وہان کس انتہا کی مہربانی
بنائی پاک مین جو کہ نظر پوش	رہی ایسی بلا کی مہربانی
النسب ہی نہو کیون خیر بین	کہ ہے خیر الورا کی مہربانی
نکار حرت دل عشق نبی مین	یہ اس ابن بقا کی مہربانی
غبار طیبہ سی ہی کشت دل سبز	یہ اس آب بقا کی مہربانی
وہ گویا غمزۂ حور جنان تھا	مدینی کی ہوا کی مہربانی
خدا اور مصطفیٰ ہی مہربان ہین	رہی جسپر حیا کی مہربانی
یہ کاہ جسم اُڑجائی حرم کو	جو ہو اُس کہربا کی مہربانی
یہ عالم مین اثر ہی مصطفیٰ کا	جو ہی صدق و صفا کی مہربانی
بنائی تعمیر دو برج قصر فردوس	شفیع مجتبیٰ کی مہربانی
رہی قدمین یا رب ثانی اثنین	تری جود و عطا کی مہربانی

۳۸۹	دعا مین ہی فقیر اللہ یا رب	ہوا پھر مدعا کی مہربانی	۱۳۰

یہ نفس یا اولی الالباب کس خیال مین ہے
خدا کی یاد سی کس حجاب کس خیال مین ہے

مطیع جنبش ابروی مصطفےٰ جو نہین
اسیر مسجد و محراب کس خیال مین ہے

دکھا دو ان سکو مدینی کی ہو جو پاش اکرم
جہان مین شب مہتاب کس خیال مین ہے

حلو چزن سفر ہی خلاف حضرت رسول
جہان مین فرحت شراب کس خیال مین ہے

نہ گر پڑی کہین گردون گناہگارون پر
یہ خوف ہے کہ یہ دولاب کس خیال مین ہے

ہماری آبلہ پائی دکھا دے اسکو غنی
تیر احد لقد اعناب کس خیال مین ہے

سکون دل ہی وہ آئینہ جدار رسول
یہان یہ معدن سیماب کس خیال مین ہے

حیات دل نہین ممکن بغیر خاک حرم
یہان یہ ماہی بی آب کس خیال مین ہے

سراب براہ مدینہ تو دیکھی چل کی ذرا
وطن مین ہر دل بیتاب کس خیال مین ہے

جو دود شمع مدینہ ہی دلکش آفاق
وہ زلف حور کا قلاب کس خیال مین ہے

دکھا دو یہ در الفاظ بحر شعر اسکو
جمال آب در نایاب کس خیال مین ہے

غزل سرائی مدحت ہی کاسہ مزمار
یہ کہدو ناخن مضراب کس خیال مین ہے

۳۹۰	خیال خاطر محبوب چاہیئے ہر دم فقیر خاطر احباب کس خیال مین ہی	۱۴

جدائی مین ہماری چشم تر لبریز رہتی ہی
ہمیشہ لین آہ بے اثر لبریز رہتی ہے

یہان حب نبی یون نور دل ہی ظاہر و باطن
کہ جس طرح آب گہر لبریز رہتی ہے

طواف مرقد انور سے دیکہو مقتبس ہو کر
ضیا سے پیکر شمس و قمر لبریز رہتی ہے

غبار شہر احمد سطرح پہرتا ہی آنکھون مین
کہ گویا شیر مین ہر قم شکر لبریز رہتی ہے

وہان نہر رگ جان و جگر کس بحر رحمت سے
ادہر لبریز رہتی ہے ادھر لبریز رہتی ہے

کہاں تاب مدینہ سے کہ دل کو ضبط کی طاقت	کچھ ایسی آہ و زاری سے تر لبریز رہتی ہے
ہجوم درہم و دینار میں ہیں اغنیا ہر دم	یہ کیا انپر ہیں نامہ مقصر لبریز رہتی ہے
جو ہر دم ہے یہ جام زندگی لبریز ہونی کو	تو پیمانہ کیوں نہیں پھر کیوں عمر لبریز رہتی ہے
جمال نخل بیدائے طیبہ پھر تو کہا یا رب	اگر ظلمت ہے یہاں میری سحر لبریز رہتی ہے
وصول نخل طیبہ جو نہیں کوثر تلک نا قند	کہاں سے ہر صراحی ثمر لبریز رہتی ہے
رہیگی یاد جنت میں رسول اللہ کی مسجد	کہ یہاں نہر رحمت جن بشر لبریز رہتی ہے
کتاب مدح سے وصل جہاں ہے کا غذا بری	تو رحمت او ہمیشہ کی مطر لبریز رہتی ہے

۳۹۱	فقیر اکسیر ہی نعت رسول اللہ میری پاس فقیری میں بھی میری کان زر لبریز رہتی ہے	۹

غزل مثلث ہندی بتتبع رسول عربی علیہ صلوات من اللہ العلی

رسول اللہ کی جس دل میں ہر دم بیقراری ہے — قرار جنۃ الفردوس کی تدبیر ساری ہے
وہ دولتمند دین ہے جسپہ انعام باری ہے

دیس نبی کی جا رہوں اور ڈھول بجیر ہوں کیر — راکھوں من میں اپنا سدا فقیری بھیس
دیار شاہ میں عزت گدا کی خاکساری ہے

جاکے من میں رچ رہی احمد جی کی پیت — دہن جن کے دکھ میں رے او سنگہ ہو واکی ریت
وہی عاشق ہے جو مثل ابی ذر غفاری ہے

سانچی واکی بات ہے سانچا ہے وہ نبی — واکی بات مدھ بولن کہہ وا ارُو پیا جی
کلام مصطفے بھی ان کلام پاک باری ہے

دیکھوں دیس رسول کا تو سدھ بدھ جاؤں بھول　　جسکا من ہی گرہوں واکی دھول میں ہو ل

مری حق مین تو بیہوشی وہاں کی ہوشیاری ہے

ہای مدینہ دور ہی تم چین کہاں سی ہوئی　　اِت پہلوں کی یوں بہی تنہیا دی کہوئی

کہ مثلِ زلزلہ یہاں جنبشِ بادِ بہاری ہے

بسترِ وِیہ سجاے گئے جو اترا ے آج　　نیہ نبی کے کانبلی اوڑہے آوت لاج

یہاں ہر اہلِ زینت اس لباسِ دین سے عاری ہے

پوری ہو من کامنا اور نت ہووے موہی چین　　یارب نبی مسیت مین ہاکروں دن رین

مجھے اوس معبدِ مختار کی بی اختیاری ہے

تج کر بات رسول کی جو کرتے ہین پاپ　　سُن سُن میری بولیاں اون آوت ہے تاب

۳۹۲ فقیر اس ملک مین اک تو ہی تلمیذِ بخاری ہے ۱۱

آنکھوں مین اپنی پھرتی ہے شکلِ مدینہ کیا بھلی　　شکرِ خدا ہزار بار امرِ خفی ہوا جلی

ہو گئی وداع جان کو یہاں شکوہ ہجر کیوں ہے یہ　　جسم کی قید چھوڑ کر راہِ مدینہ کیوں نہ لی (وداع ہو کر ۱۲)

عشقِ نبی سے تم دل حج ہے اوسی مدینہ مین　　بسترِ سنگ و خشت سے غیرتِ فرشِ مخملی

بوسہ حور تھا نصیب گو یا مدینہ مین جو تھین　　منہ سے لگین صراحیاں جنکا ہے رنگ صندلی

نخلِ مدینہ کی ثمر بات لگے ہزار شکر　　شاخِ امیدِ دل مری غربِ مدینہ مین پہلی

صورتِ بوے گل اوڑا ہوش و خردِ بہیر اودہر　　پائی اگر گلِ مدینہ کی تجکو صبا جدھر گلی

گھستے ہی گھستے ہو تی محو جالیو نمین کبہی تو یہ　　اسقدر آنگاہِ شوق آنکھ وہان نہ کیوں ملی

پھر مدینہ سے مدام گر یہ دل ہو مستفید　　پھر تو یہ قلب پُر گناہ عکسِ نبی سے ہو ولی

نالۂ دل مرا رسا کیو نکی ہو برجِ سبز تک　　ایسی دنی کو کس طرح سہل ہو رتبۂ علی (بلند ۱۲)

ابتو ہزارون غنچیا چلتی نہین مدینے کو	پہر یہ کہین گے ہائی ہائی ہمکو تمنا ہی چلی

۳۹۳

ہو کے مدینے سے جدا دل سے وہ کیا نکل گیا
کیا کہون ای فقیر ہاے رہتی ہے مجکو بیکلی

۱۳

بے مدینہ آہ و زاری رہگئی	کیا ہی دل کو بیقراری رہگئی
پہر وہ دل ہوگا جہان مین کسکا	ایک کے جس دل مین یاری رہگئی
اب کہان نظارۂ گوہر نصیب	ابتو باقی اشکباری رہگئی
اب کہان طیبہ مگر آنکھو نہین وہ	یاد صورت پیاری پیاری رہگئی
خاکساران مدینہ وہ ہوئے	اس مین جنکی خاک ساری رہگئی
ہم چلے آئے مدینے سے تو کیا	جان گویا وہان ہماری رہگئی
کشتی نظارہ جائیگی جو یون	چشم ترکی نہر جاری رہگئی
ہند سے بچکر جو ہم پھر آ گئے	کاہیکی پرہیزگاری رہگئی
یا تو آتا تھا نظر شہر حبیب	یا وہ ہے پھر انتظاری رہگئی
کسوت اپنی خاک طیبہ دیکھکر	اس تن عریان سے عاری رہگئی
حسرت دیدار صحرا و احد	دلپہ میرے سل ہی بھاری رہگئی
کسقدر احسان مولی کی رہی	پر زبان سے حمد باری رہگئی

۲۹۴

آہ دل وہان کے لیے بس ای فقیر
جان بیکس کی سواری رہگئی

۱۴

تشکل مدینہ آنکھ سے دل مین اتر گئی	کیا چیز تھی کہ دونون کو سیتاب کر گئی
جب یہ نگاہ شوق در روضہ پر گئی	کیا دم کی دم مین کلفت راہ سفر گئی

گذری جو روزِ ہجر مدینے مین کیا کہون
گویا دمِ وداع قیامت گذر گئی

عمرِ دراز کی جو تمنا تھی خلد مین
ایجان تو بھی کیون نہ مدینے مین مر گئی

اُن جالیون مین جھانک کے کہتی تھی چشمِ دل
مین کیا کہون کہ میری کہانتک نظر گئی

جب یہ خبر ہوئی کہ مدینہ قریب ہے
کب میری دل تلک مجھی اپنی خبر گئی

خوف و رجا کی ہین وہی آثار شکر ہی
گو عمر بھر یہ آہ مری بے اثر گئی

مجنون کی شکل پھر دلِ مفتون ہی بیقرار
لیلی جمالِ لیلِ مدینہ کدہر گئی

روتا تھا کہ کحلِ بصیرت یہ ہے بجائی
خاکِ مدینہ جب مری آنکھون مین بھر گئی

تھا دل کو صبحِ وصلِ مدینہ مین کیا مزا
قربان جب پہ لذتِ خوابِ سحر گئی

ہر گل سی اُسکی تھا رخِ گل کا چراغ گل (گل مزار ۱۲)
ہر راتِ شمعِ روضہ عجب گل کتر گئی

وہان ہر طرف جدارِ مقدس پہ ہی غلاف (دیوار روضہ ۱۲)
یا ہر نگاہِ شوقِ زیارت بکھر گئی (زائرین ۱۲ یعنے اُس دیوار منور پر ۱۲)

۲۹۵	چل اب تو رہ گذر ہین محمد کے دن گذار یہان اِی فقیر عمر بہت سی گذر گئی (پسند مین ۱۲)	۱۷

یہ آنکھون مین نبی کی کہین تصویر پھرتی ہی (شاید ۱۲)
جو پُتلی آنکھ کی ہر لحظہ بی تاخیر پھرتی ہے

پیان آبِ مدینہ کی حلاوت کا ہو کیا مجسی
کہ لذت کو وہ دِلمین مثلِ جوئے شیر پھرتی ہے

کہان وہ روضۂ خضرا کہان ہے اک وہان دل کا
عبث برجِ فلک مین آہ بی تاثیر پھرتی ہے

مدینے کی ہوا خوشبو سہی یون چلتی ہی اِترا کر (۱۲)
کہ گو یا ناز سہی اک حورِ با توقیر پھرتی ہے

مہوس چل مدینے مین زرِ خالص بنا دل کو
بجائی خاک وہان اُڑتی ہوئی اکسیر پھرتی ہے

سفیدی پھرتی ہی تعمیر پر ہر جا کے دیکھو تو
سفیدی مین مرے آنکھون کی وہ تعمیر پھرتی ہے (یعنے تعمیر مدینہ کی ۱۲)

مدینے مین جو آن پہونچی تو یہ روحِ ضعیف اپنی
زلیخا مصر کے گلیون مین گویا پیر پھرتی ہے

مدینہ غافلو تمکو بھی جتا دیتا ہے ہر انجام — وہاں گویا تلاش خواب میں تعبیر پھرتی ہے
ہمارا بھی قیام دل کبھی وہ قبر و یہ صحن سبز — ہماری بھی مقامات جانب تدبیر پھرتی ہے
نگاہیں جا لگیں یوں جیسے جاتیں میں پھر پھر کر — کہ گویا انکو ہردم ڈھونڈھتی تسخیر پھرتی ہے
مدینے کا سفر پھر بھی مقدر ہی کبھی یارب — مجھے تو ہند میں ہر سو تقدیر پھرتی ہے
لا دو جا کے میں اک ذرہ یا اللہ میری خاک — کہ جسکے جستجو میں خاطر دلگیر پھرتی ہے
نگاہ محو نظارہ پھری کیونکر مدینے سے — یہ کہہ سکتا ہی کوئی گر دل تصویر پھرتی ہے
قصور اپنا ہی تھا میں شہا کے جا سے دوری — نگاہ رحمت حق کس بے تقصیر پھرتی ہے
کماندار نبوت سے نکیوں ہو کفر دیا غرق — کہ مثل بحر وہاں آب سنان تیر پھرتی ہے
رواں ہی ہند میں مدح محمد میں قلم میرا — تو گویا گردن کفار پر شمشیر پھرتی ہے

۱۳	بہت ملک رقابت لکو قید شرک و بدعت سی فقیرانہ تو مجالس میں کے تحریر یہ پھرتی ہے	۲۹۶

تری احسان خدایا میرا جی جانتا ہے — جو دیکھیں دیکھا یا میرا جی جانتا ہے
یہاں نصیبی میں بھی لذت نہیں مجکو کوئی دن — جو مزا تجھ میں آیا میرا جی جانتا ہے
سایۂ روضہ لائے زمزم حجر کو وہاں — کیا ہی ٹھنڈا ہی وہ سایا میرا جی جانتا ہے
دل ہی جا لگی وہاں آنکھوں میں بس جیبین لیا — جس اشارے بلایا میرا جی جانتا ہے
میں نے سوتا تھا یہاں اتنا کمی سے بھی کبھی — وہاں جو بیشی کی جو رٹا یا میرا جی جانتا ہے
آب خرمای مدینہ کی جدائی میں یہاں — زہر غم میں جو کھایا میرا جی جانتا ہے
جوش حیرت نے تو گویا کہ مدہت مجکو — نہ کہا یا نہ سنایا میرا جی جانتا ہے
اوس تنہا یاسی تنہا یا وہ زبان جاں پہ نور — لذت مدح ثنا یا میرا جی جانتا ہے

ضبطِ گریہ کی مجھی اب کہین طاقت نہ رہے | کب تلک مینی چھپایا میرا جی جانتا ہے
چشمِ حیران سے رہی جنبشِ مژگانِ ہردم | وہان جو آنکھون مین سمایا میرا جی جانتا ہے
وہان جو دیکھا ہی کبہی ہو نہ سکا کچھ ملفوظ | وہ زبان تک نہین آیا میرا جی جانتا ہے
کیا کہون مین دمِ رخصت جو وہان تہی حالت | جو معلم نے پڑھایا میرا جی جانتا ہے

۳۹۷ | ای فقیر اوس درِ محبوب سے اوٹھکر مینی
دلپہ جو صدمہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے | ۱۳

حق نے دیکھا عنایتون سے مجھے | کیا مقررون ہدایتون سے مجھے
یاد آتی ہے صورتِ محبوب | شکل قرآن ہی آیتون سے مجھے
ایکدم یہان روا نہین غفلت | مصطفےٰ کی روایتون سے مجھے
دل مین حبِّ رسول یا کافی | مکتفی ہو کفایتون سے مجھے
یا خدا رکھہ جحیم سے محفوظ | وہان نبی کی حمایتون سے مجھے
منتہا ہے بقیع مین ہو فراغ | غایتون سے نہایتون سے مجھے
شکر یک دید نے کیا فارغ | کیا سفر کے شکایتون سے مجھے
رکھے رائے صفت خدا نزدیک | سنتون کی رعایتون سے مجھے
آنکھ کہتے ہے کیا کہون جو کہا | جالیون نے کنایتون سے مجھے
کچھہ ہو ذکرِ مدینہ ہو یا رو | شوق ہی ان حکایتون سے مجھے
سینہ مین کافرون کے کافی ہے | قلمِ نعت رایتون سے مجھے
اب کہان جو درِ رسول پہ تھا | قرب دین کی درایتون سے مجھے

۳۹۸ | ای فقیر آگیا مدینہ پسند | بخدا سب ولایتون سی مجھی | ۹

ایسے کو ایسے قاصر ہمت تو جیسا چکے — فرعون کی سی قصر یہان جو بنا چکے

اس قعر ہند مین جو مدینی سی آچکے — بام بقا سے نفس کو اپنی گرا چکے

حاضر ہی نقد جان مگر آتی ہی مجکو شرم — ذمن لقیع مین کہین اس مال کیا چکے

ای حب کعبہ و در محبوب اغنیا — تکلیف حب مال نے آرام پا چکے

یہان جنکی دل مین قبل مدینہ ہی جا دین — دل کو مدینی ہی وہ مقر لگا چکے

دنیا سے آخرت کے مزے لیگئے وہی — جو رنج و درد سنت احمد اٹھا چکے

جن عاشقون کی موت مدینی مین آگئی — گویا وہ زندہ ہوگئی جنت مین جا چکے

اکدن ہماری جان ہوا ہو ادھر تو پھر — جھگڑا ہی مشتون کا تری ای صبا چکے

۳۹۹	کیسے گناہگار ہین وہ لوگ ای فقیر جو اس سفر کو تہمت حرمت لگا چکے	۹

جو نفس کو مدینی کا پانی پلا چکے — وہ اپنی تشنہ کامی محشر بجھا چکے

کیونکر مدینہ دیکھیے آرام آچکے — لب چشم و دل مین حسن مدینہ سما چکے

خاک مدینہ دونون جہان مین ہی آبرو — ای اغنیا یہان تو بہت خاک اڑا چکے

آن جالیون مین آپ ہی معشوق مین اسیر — زلفون مین جنکی دل کو ہزارون پھنسا چکے

کیا ان کو آفتاب قیامت کا دغدغہ — جو دل کو داغ عشق نبی سی جلا چکے

مجروح تیغ جادۂ راہ مدینہ ہین — تیغ نگہ سی جنکی بہت زخم کھا چکے

طفلان اشک کیون نہ ہین اسکی غمگسار — جس طفل دل کی غول جدائی ڈرا چکے

ہو کاش پھر مدینہ مین یہ عرض ناتوان — کیا آپ ایکبار رہی مجکو بلا چکے

	تو پھر بھی ہند مین نظر آتا ہی ای فقیر	

۹	تجکو تو ہم مدینے کا رستا دکھا ہے چلے	۴۰۰

وہ خبر دل کو محمد کے خبر دیتی ہے — بے خبر غیروں کی اخبار سی کر دیتی ہے
سایۂ حسن قدم حسن محمد ہی تو صاف — حسن باقی کا پتا شکل بشر دیتی ہے
وہان ان آنکھون مین جو بیدار رہے روضہ تھی لذیذ — وہ مزا شیر مین کا ہیکو شکر دیتی ہے
کیا مدینے کی صراحی ہی وہ فردوس کے حور — ساغر قلب کو لذت جو بھر دیتی ہے
کیا کہون مرقد احمد کی تجلی کیا کچھ ہے — جلوۂ قربت حق تدر نظر دیتی ہے
بحر رحمت ہے نہان روضہ مین لیکر دم چشم — جسمین غوطہ تہہ مین وہ آب گہر دیتی ہے
بوسۂ حور مین یا میوۂ فردوس مین ہو — جو مزا دل کو مدینے کی تمر دیتی ہے
بی اثر کیون نہو ہم عاصیون کی آہ بلند — سدرہ کی شاخ یہان کسکو ثمر دیتی ہے

۱۵	راہ جنت نظر آتی تھی مدینے مین فقیر خاک اس شہر کے وہ کحل بصر دیتی ہے	۴۰۱

کہان ہے چین یہان ہو دل تپان کیلئے — کہ تھا سکون مدینہ سکون جان کیلئے
مزا ہی مدح محمد کا حسن زبان کیلئے — جہانمین اسنی مزی میوۂ جنان کیلئے
فدای راہ مدینہ نہون جو مرجائون — تو قبر مری ہو اس راہ مین نشان کیلئے
رہیگا وسعت جنت مین بھی مدینہ یاد — الہی اسکا ہی نقشہ ہو ہر مکان کیلئے
بیان لذت آب مدینہ کیونکر ہو — کہ چاہیئین لب کوثر مری بیان کیلئے
شفا ہے گوشۂ طیبہ مین جلوۂ مرقد — مریض گوشۂ چشم رخ بتان کیلئے
لب رسول خدا کی حدیث سے ہمکو — ملا ہے آب بقا عمر جاودان کیلئے
حضور مرقد جان جہانمین کا سن اپنا — نقاب جسم نہوتا حجاب جان کیلئے

زبان کو وہان یہ تمنا ہی کہ بن جائیون
زبان وہان صراحی کی زبان کے لیے

ہمین مدینہ مین تھا جس سے نکلا کہ یہ چشم
کسی کی کب یہ مزی خنخ وتاگے لیے

ستائی روح فلاطون جذام گفہ سے ہو
جو لائے خاک مدینہ وہ امتحان کے لیے

بنو نہین شیر بیابان عشق اگر کہلجائے
وہان کلب ہان سحر استخوان کے لیے

عزیز و لیلوان آنکہون کو لحظہ لحظہ بصر
یہی مدینہ سی لایا ہون ارمغان کے لیے

مقام امن رسول خدا کا شہر ہے بس
وہی ٹہکانا ہے ایمان کی امان کے لیے

۴۰۲

سودا درود کی نیاری فقیر ہے تو تیر
مدینہ ہو سکی اوس شاہ دو جہان کے لیے

۱۵

دل ہی یون معمور شوق اوس پاک عمران کے لیے
جیسے کوئی مرتی دم عمر فراوان کے لیے

آب حیوان ہے حدیث احمد انسان کے لیے
مضطرب حیوان صفت مین آب حیوان کے لیے

کیا دل انسان ہو یہان مسرور عرفان کے لیے
ساغر عمر روان ہے طاق نسیان کے لیے

خار صحرائی مدینہ سی رفو ہو جاتین وہ
جنکے دل پر زخم ہین مژگان جانان کے لیے

بین مدہوش آپ محو گوشۂ چشم سیاہ
اک جہان مفتون ہے جنکے چشم فتان کے لیے

ولین عشق مصطفے تن پر لباس اتباع
چاہیے ہمکو لپیٹ او تو مہمان کے لیے

وہان تجاوز مین ہے امر سہل سنت بہی تقبیل
یہ سکہایا ہی کانی نقل میزان کے لیے

گوشۂ شہر ہی پائی اگر عاشق مزاج
لب ہو شیدا گوشۂ چشم حسینان کے لیے

کس مزے کی تہی مدینی کی ضیافت کیا کہون
میں تہا خوان شفاعت مہمان کے لیے

اون جبین پاک پر قطرہ عرق کی وقت وحی
رشک آیات طلا مین ہے قرآن کے لیے

اونکو سمجہا کہین دو دو مدینہ منتشر
جو پریشان ہین گیسے زلف پریشان کے لیے

اڑ کے لیجائی کوئی چاہ نبی پر جو یہاں	ہیں عزیزِ معصیت چاہِ زنخدان کیلیے
کون کہلائی زنانِ مصر کو مصرِ عرب	ہو گئیں بیہوش جا وہ کنعان کیلیے
یا خدا جاکر وہاں آئی کی پھر طاقت نہو	چاہیئی در ماندگی وہاں میری ارمان کیلیے

۳۰ ۴	سر بسر ذکرِ مدینۂ طیبہ ہے اے فقیر چاہیئں اوراقِ طوبیٰ میرے دیوان کیلیے	۹

شرف کیوں مکان ذاتِ رسولِ عربی	افتخارِ دو جہان ذاتِ رسولِ عربی
کیا ہی گنجینۂ اسرار ہے سبحان اللہ	ہی جو برزخ میں نہان ذاتِ رسولِ عربی
جرمِ افلاک سے بہتر ہے وہ ارضِ پر نور	ہی جہاں جلوہ کنان ذاتِ رسولِ عربی
عینِ اعیانِ دو عالم ہوئی روشن جسدم	ہوئی تکی ہی عیان ذاتِ رسولِ عربی
نازہی نورِ جہان ہوئے جو ڈالے او سین	نظرِ نور فشان ذاتِ رسولِ عربی
ذکر سی اوسکی ہر اک جا مین جان آتی ہے	جانِ عالم کی ہی جان ذاتِ رسولِ عربی
کیون نہو شکلِ محمد کا نمونہ قرآن	جسکو فرمائی بیان ذاتِ رسولِ عربی
کسطرح امتِ عاصی کو عذاب ہی کہ ہی	باعثِ امن و امان ذاتِ رسولِ عربی

۴۰ ۴	وصفِ احمد ہو بیان ترکِ ادب ہے یہ فقیر تو کہان اور کہان ذاتِ رسولِ عربی	۹

ای میری رب مدینۂ انور دکھا مجھے	وہ پُر طرب مدینۂ انور دکھا مجھے
بیدار دونوں آنکھوں سے خوابیدہ تو ابین	یوں روز و شب مدینۂ انور دکھا مجھے
میری دعا قبول نہیں ہے تو یا خدا	تو ہی طلب مدینۂ انور دکھا مجھے
کہتی ہی چشم زار کہ ای دل وضو کے ساتھ	چل با ادب مدینۂ انور دکھا مجھے

الٰہی مجھکو کعبۂ اطہر پہ کر نثار — پھر اس سبب مدینۂ انور دکھا مجھے
عشاق تشنہ کام کو ریان ہین آپکی باب — ہون تشنہ لب مدینۂ انور دکھا مجھے
یارب دکھا دیا تھا وہ جب جس طرح کبھی — جلدی پھر اب مدینۂ انور دکھا مجھے
حق سی زیادہ مال کا سائل تو ہی غنی — کہتا ہے کب مدینۂ انور دکھا مجھے

۴۰۵ | فکر معاش و رنج عیال اے فقیر تو — بس چھوڑ سب مدینۂ انور دکھا مجھے | ۲۱

رسول ہدیٰ کی توصیف کب مقدور انسان ہے — کہ جس موصوف کے اوصاف ذات پاک رحمان ہے
کہاں ظرف سخن اپنا فقیر اور تنگنائی فکر — سمائی جس مین نعت مصطفیٰ جو رشک عمان ہے
صحیفے شیث کی اوصاف احمد سی مزین ہین — صحف مین جو لکھی ادریس اخلاق انکی زبان ہے
ہوئی جو جو صحیفے حق سی ابراہیم پر نازل — رسول ہدیٰ کی نعت ان مین کہ ایام مین جان ہے
نہین کچھ پہ توریت مین ظاہر نبی سی یہ — نزول اس امر کا الواح مین مانند قرآن ہے
روایت اسکی عبداللہ ابن عمرو کرتے ہین — کہ وصف مصطفیٰ توریت مین ہم شکل فرقان ہے
کہ تو مرسل ہی شاہد ہی مبشر ہی نذیر خلق — محمد حرز امیین تو ہی یہ بیان و ناں ہے
مرا بندہ ہی تو میرا رسول اور ہی تیرا نام — کیا اہل توکل جو توکل کار پاکان ہے
نہین ہے درشت خو ہے لا نہین وہ سخت دل ہرگز — نہین بازار مین وہ غل مچاتا کیونکہ عصیان ہے
بدی کو وہ بدی سی دفع کرتا ہی نہین ہرگز — خطا کو عفو کرتا ہی وہ اور خواہان غفران ہے
نہ ہوئیگا وہ مقبوض اس جہان سے یہ نہ جب تک — کہ دیکھو ہر طرف ہر ملت کج رو مسلمان ہے
بہت اسکی سبب کھل جائینگے آنکھین جو اندھی ہین — بہت سے گوش کر سنتے ہوجینگے اسکی یہ شان ہے
بہت سے دل غلاف کفر مین جو حق سی غافل ہین — مشرف ہوئینگے ایمان سی وہ اسپر ایمان ہے

زبورِ حضرت داؤد علیہ السلام میں ہی مداح احمد کے
وہ ممدوحِ خدای پاک ہے ممدوحِ خاصان ہے

بیانِ انجیلِ عیسیٰ میں ہی تجیل محمد کا
بشیرا تیان احمد کا وہ روح القدس بیان ہے

وہ ختم المرسلین ہیں رحمۃ للعالمین ہیں وہ
وہ اخلاقِ عظیم ان کے ہیں قیم آن انپہ برہان ہے

سراپا ہیں وجیہ ظاہر و باطن ہیں خیر الخلق
مری تصدیق کیا شی ہی مصدق اسکا قرآن ہے

غلط ہی نعت میں دعوی ترا ای نفسِ امارہ
غضب ہے جو خدا کے کام کا انسان خواہان ہے

رسول اللہ کے اوصاف ہیں وہ بحر بے پایان
کہ جو کچھ ہو بیان خاشاکِ دریائی فراوان ہے

خطا ہی طاقتِ انسان کو دعوی مدح احمد کا
کہ اس تقصیر پر چون طوقِ گردن طوقِ انسان ہے

(دعوی ۱۲ — یعنی طاقت ۱۲)

فقیر اس سی کلامِ نفسِ فانی کو کہان نسبت
کلامِ نفسیِ اقدس محمد کا ثناخوان ہے

(یعنی نعت مدح سے ۱۲ — قدیم غیر حادث ۱۲)

۴۰۶ ذکر اسمائے مقدسہ مدینہ منورہ طیبہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما ۲۹

مدینہ کثرتِ اسمای آسنی سی مسما ہے
یہ تشریفِ مسمی کی دلالت جلوہ آرا ہے

مدینہ اثرب و یثرب ہے ارض اللہ ہے بیشک
کہ قرآن اسکا ناطق ہی یہ قولِ حق تعالی ہے

مدینہ طیبہ موسوم ہے اکالۃ البلدان
وہ یعنی غالب ہر مصر و ہر اعلی و ادنی ہے

مدینہ طیبہ موسوم ہے بالدار و الایمان
اور اسکا بارہ ہی نام بالتشدید آیا ہے

تو کیا معنی کہ اسکا بر و احسان عمومِ فیض
ہمیشہ اہل پر زوار پر اس کی مہیا ہے

اور اسکا نام بحرہ بحیرہ ہی بحیرہ ہے
وہ یعنی بحرِ رحمت ہے اور اس وسعت میں یکتا ہے

مدینہ وہ بلد ہی جسکی کھاتا ہی قسم مولی
وہ خود بیتِ رسول الہدی سی ہی جان مسما ہے

مدینہ طیبہ ہی جابرہ جبار و جبارہ
وہ یعنی جبرِ نقصانِ دو عالم کو مہیا ہے

(حاشیہ: والذین تبوؤا الدار والایمان ۱۲)

جزیرہ ہی عرب کا وہ جبیبہ اوسکو کہتے ہیں
حرم بہی اُن حدیثِ مصطفےٰ مین نام اوسکا ہی

مدینہ طیبہ موسوم باثیرہ بہی ہے اثور
کثیر الخیر یعنے شہر خیرِ خلقِ مولی ہی

مدینہ دار ہی ابرار کا اخیار کا بے شک
مدینہ دار ایمان دارِ سنت خود سراپا ہی

وہی دار السلام اور اوسکو دار الفتح کہتے ہین
وہ ذات النخل ہے اور شافیہ ہی اوسکو لکہا ہی

تو کیا معنے کہ نخلستان وہ ارض اللہ ہی بیشک
شفا اوس شافیہ کے خاک مین ہے راحت افزا ہی

مدینہ طابہ ہی طائب ہے طینہ طیبہ سے ہے وہ
وہ یعنے طیب و طاہر ہی اور پاکیزہ تر جا ہی

مدینہ عاصمہ ہی یعنی عصمت ہر مہاجر کی
مدینہ فاضحہ ہی یعنی بد دین اوس مین رسوا ہی

مدینہ قاصمہ ہی یعنی ہر جبار و ظالم کو
سکونت سے وہانکی توڑ کر ٹکڑے ہی اوڑاتا ہی

مدینہ قبۃ الاسلام ہے اور قریۃ الانصار
مدینہ قریۂ خاص رسول اللہ اعلیٰ ہی

مدینہ قلب ایمان ہی مدینہ مومنہ ہی ہے
جہانسے منتشر ایمان و دین اہلِ دنیا ہی

مبارک ہے محبہ ہی وہ ہے محبوبۂ احمد
وہ محبور ہے یعنے وہان سرور قلب پیدا ہی

وہ محروسہ ہے محفوفہ ہی یعنے حق تعالےٰ نے
فرشتونکی حفاظت مین ہمیشہ اوسکو رکہا ہی

وہ محفوظہ ہی ہر طاعون سے دجال سے یعنی
وہ مختارہ ہی یعنی احمدِ مختار کی جا ہی

وہ مرحومہ ہی اوسمین رحمتین ہین ہر دم نازل
وہ مرزوقہ ہی یعنی رزق و ان سبکو مہیا ہی

مدینہ کا علم ہی مسجد اقصیٰ ہی اسے ہمدم
نہو کیونکر کہ مسجدگاہ خیر الانبیا کا ہی

مدینہ طیبہ کا نام مسکینہ بہی ہے منقول
کہ ہی کنز و خزائن خود وہ کنزِ خیر جتا ہی

وہ مسکینہ ہے ان مسکن مساکینِ صحابہ کا
قیامت تک وطن اہلِ خشوع و مسکنت کا ہی

مدینہ مضجعِ خیر الوریٰ ہی وہ مقدس جا ہی
تراب اوسکی فراشِ مصطفےٰ ذی شانِ والا ہی

مہاجر ہی رسول اللہ کا وہ بلدۂ طیب
قیامت تک منور مرقدِ انور سے وہ جا ہی

مدینہ ناجیہ ہے ہر بلا سے کرب سے غم سے | نجیونکہ یہ ہو کہ مسکن رحمۃ للعالمین کا ہے

۴۰۷ | فقیر العبد ہی ہو یا غنی ناجی دو عالم مین
مدینہ طیبہ ہو اوسکا مدفن یہ تمنا ہے | ۹

یارب مدینے سی نبدل اب یہ دیار دی | دل مین اوسی اوتار یہ دلسی اوتار دے
ہوجائے کحلِ چشم زحل ہان مرا غبار | مٹی مجہے جو شہر نبی کا غبار دے
امید ہی عذاب سے ہوجائے سدِ راہ | کوہِ احد جو اک مجہے سنگِ مزار دے
ای نفس کچہہ بہی فکر ہے تجکو جواب کا | جس ن جواب زندگی مستعار دے
یاد آئیگا حصیرِ مدینہ بہشت مین | شوق اپنا جسکو شہر نبی یادگار دے
کیون غیرت اسکی گاوِ زمیندار کو نہو | یون نور پر نبی کو مکان جبہ غار دے
زیر ہفت زمین ۱۲ | جبل ۱۲ نور ۱۲
پر نورِ مدح وہ ہے یہ دیوان کہ ہے بجا | اپنے ورق پہ مہر جو آج اشتہار دے
روزِ اجل بشکلِ مظفر حسین کاش | وہان سپہرِ روضہ جانِ حزین جان نثار دے

۴۰۸ | نوبت اخیر آئی مدینے کو چل فقیر
جو عمر رہگئی وہین رہکہ گزار دے | ۹

غزل در توحید و عشق رب مجید جل جلالہ و عم نوالہ

جسد لمین یہان اس طرح سی ہیبت نہین ملتی | کچہہ بارگہ خاص کی قربت نہین ملتی
خود ارض و سما و در و دیوار ہین مشتاق | مشتاقو نکو اوسکی کہین خلوت نہین ملتی
گو پہر چکی ہر جائی پر ای عاشق دیدار | دلکی ہی کہین جا ہی زیارت نہین ملتی
جو عالم دل مہر محبت سے ہے پر نور | وہان شمس و قمر کو کبہی شہرت نہین ملتی

مقدور نہین حضرتِ رضوان سے بھی تو ان
مقدورِ بشر ہی جبتک وہی قدرت نہین ملتی

الفت مین ترے ترین کو نہین جان سے الفت
ان کو الفتِ حق سی کوئی الفت نہین ملتی

دل جو ہر فرد اپنا غمِ فرد مین ہو کاش
خوبی کوئی بے خوبیٔ قسمت نہین ملتی

ہر شغل مین آجاتی ہی پرای غمِ ہجران
کیا موت کو یہان ہجر مین فرصت نہین ملتی

۴۰۹	کب طالبِ جنت ہے فقیر اُسکا طلبگار یہان عاشقیٔ خاص مین شرکت ہی نہین ملتی	۱۱

افسوس مدینے کی اقامت نہین ملتی
ہان سچ ہی خطاکار کو جنت نہین ملتی

کب بیخودیٔ ہیبت و حیرت نہین ملتی
کب ہان کی حضوری مین جمعیت نہین ملتی

الدم بھی ملی جسکو وہ تسکین مدینہ
سینے مین پھر آ دل کو سکونت نہین ملتی

آسائشِ دل جو نگہِ شوق نبی کی وہان
مشاطۂ دنیا کو یہ صنعت نہین ملتی

کیا اذنِ اقامت ہو یہان جسم مین جانکو
جبتک وہ اذان اللہ وہ اقامت نہین ملتی

جو محو ہین یہان شوکتِ دنیا مین افضل ہین
بے ذلتِ طاعت کہین عزت نہین ملتی

جو حکم محمد کی ہین محکوم کب اُن کو
افواجِ ملائک پہ حکومت نہین ملتی

آہ غمِ محبوب ہے یہان راحتِ ارواح
کب تلخیٔ افغان سے حلاوت نہین ملتی

ای کاش جو مل جای جو لب ایک تو بس ہے
تسلیم کی کو نہایتِ مدت نہین ملتی

ای منعمِ غافل تری یہ بندگیٔ نفس
کیا حج زیارت کو بھی رخصت نہین ملتی

۴۱۰	جو خاک نشین ہے غمِ سنت مین فقیر آج کس بے زری سے اُسے لذت نہین ملتی	۱۹

ملیح سنت خیر کائنات علیہ الصلوات و ذم بدعات اہل سیئات

بدعت کو کہین عزتِ سنت نہین ملتی
ہرگز متنبّی کو نبوت نہین ملتی

الکملت لکم دینکم ارشادِ الٰہی
ہی پر تمہین توفیق اطاعت نہین ملتی

ای اہل بدعت ۱۲
اکمالِ خداوندہی کافی نہوا حیف
ہی بدعت واحداث جو راحت نہین ملتی

سنت کا عمل کوئی بہی باقی نرہاتھا
کیا کیجی کوئی شغل کی صورت نہین ملتی

ایجاد کیا محفلِ میلاد کو ناچار
گو اسکی کہین شرع سی رخصت نہین ملتی

گو بدعت واشراک کی وہ بھیڑ ہی اسمین
وہان راہ کہین بہرِ شریعت نہین ملتی

گو فرض نمازین بہی قضا ہوئین تو کیا ہی
اور یہ تو بلا ہی کہ جماعت نہین ملتی

ہین مقتدی بدعت وکفران ہزارون
کس کس کی وہان انکو امامت نہین ملتی

گو معرفتِ حق سی یہان کچہہ نہین نسبت
گو کچہہ سندِ اہلِ طریقت نہین ملتی

گو وسوسۂ سرکشِ شیطان یہ عمل ہے
گو اسکی حقیقت سے حقیقت نہین ملتی

گو اسکی صداقت نہین منقول کہین سے
گو اسکی بجز کذب روایت نہین ملتی

گو اہلِ حق اسکو تو سبہی کہتی ہین مذموم
پر نفس کی اصرار سے مہلت نہین ملتی

ہر سنتِ مرضیّہ کو کر دیتی ہین رخصت
جب تک کہ یہ بدعت کے عزیمت نہین ملتی

ایمان بہی جائی تو بلا سی مگر ای نفس
ہی نرم نجات اب کسے صورت نہین ملتی

مولود ۱۲
دنیا مین ملی خلد کی منزل یہی محفل
جنت تو ابہی قبلِ قیامت نہین ملتی

گویا یہ سمجہتی ہین وہان قعرِ جہنّم
دنیا مین جہان نفس کو فرحت نہین ملتی

کب شانِ عنایاتِ الٰہی سی ہی نزدیک
جبتک کہ یہان شانِ اطاعت نہین ملتی

اُس حضرت مہداۃ کی طاعت نہو جبتک
کونین مین رحمان کی رحمت نہین ملتی

ہی نشتر سنت تو فقیر آج بہت تیز

نعت فارسی

۴۱۱ | پر ازل ہوا کی مرگ عبرت نہیں ملتی | ۹

ز تن جانم روان بودی چه بودی — مدینه جسم جان بودی چه بودی
مصلای ز شان مسجد خاص — بچرخم کہکشان بودی چه بودی
ز حال دل حضور مرقد پاک — زبانم ترجمان بودی چه بودی
غمی در ناید بند از عشق طیبه — خریدار جنان بودی چه بودی
بجشن ذوق اسرای زیارت — نصیب ان زبان بودی چه بودی
دل من با میل وطن بہوسلے — ز نعم بدگمان بودی چه بودی
نصیبم با شہیدان احد کاش — حیات جاودان بودی چه بودی
زمین شعر مدح مصطفیٰ را — قبولش آسمان بودی چه بودی

۴۱۲ | گدائے باب سلطان مدینه
قمر مدح خوان بودی چه بودی | 15

جو سرمہ غبار آستان معلوم ہوتا ہے — علاج چشم دل ایسا کہاں معلوم ہوتا ہے
مدینہ ہمکو وہ رشک جنان معلوم ہوتا ہے — کہ گلزار ارم برگ خزان معلوم ہوتا ہے
وہ شان مسجد محبوب ہے صد غیرت افلاک — کہ جسکا ہر مصلا کہکشان معلوم ہوتا ہے
اشارہ ابروئے احمد کا میدان قیامت میں — کلید قفل جنت ہمکو ہاں معلوم ہوتا ہے
اگر اشک ندامت باعث رحمت ہوا ہمکو — تو تر دامن یہ ابر آسمان معلوم ہوتا ہے
عجب ہے رحمۃ للعالمین کی وسعت رحمت — کہ دامان ہم سیہ ملجا پناہ جہان معلوم ہوتا ہے
رسا وصف علو مصطفیٰ تک کیا ہو فکر اپنا — پر جبریل جب ناتوان اپنا معلوم ہوتا ہے
جو عسر کم عقبیٰ ہے حفظ عالم عقبیٰ — نصیب عالم دنیا کہاں معلوم ہوتا ہے

ہان وہ جہان سمجہا وطن اغنیا افسوس — امان دارِ غضب یہ الامان معلوم ہوتا ہے

تھو دِ مسجدِ احمد میسر ہو تو پہر دیکھو — مقابل مین سبک کوہِ گران معلوم ہوتا ہے

پہی خورشید ذرّی مین اگر تابان ہو نور اسکا — یہ گو تاریک سجدیکا نشان معلوم ہوتا ہے

وہ بحرِ شور کی یاد آگئی شیرینیٔ انجام — کہ پہر یہ سینہ پر شور و فغان معلوم ہوتا ہے

یہ شاعر ہند مین ہان بدعتی ہین کہ جسے مشہور — جو مدحت مین مرا ہمہ تن ستان معلوم ہوتا ہے

ملا فقرک ولی ہم عصر ۱۲

ہوا دل عشقِ سلطانِ دو عالم مین غنی ایسا — فقیر اللہ سپہر مین جو ا ن معلوم ہوتا ہے

۱۳۱۴ — دیارِ مصطفےٰ کو جب سے دیکہا ای فقیر اللہ — مقام قہر یہ ہندوستان معلوم ہوتا ہے — ۱۱

طاعتِ ناقص بہی کامل ہی ہمارے واسطے — ہان وسیلہ ایسا حاصل ہی ہماری واسطے

انہماک اسکو جو ہر دم ہے خیالِ غیر مین — دل ہمارا ہی تو کیا دل ہی ہماری واسطے

پارہ پارہ سنگِ اسود کا ہی وہ مرغوبِ دل — حور کی رخسارہ کا تل ہی ہماری واسطے

کشتیٔ سنت اگر ہی بحرِ دنیا مین نصیب — جنۃ الفردوس ساحل ہی ہماری واسطے

جو علاقہ ہی خدا اور مصطفےٰ کے غیر کا — بہرا غلال و سلاسل ہی ہماری واسطے

مجلس آرا ہین جو ہم توحید و سنت کے یہان — منتظر حورون کی محفل ہی ہماری واسطے

گر سفر مین یا درکہین حملِ وزرِ آخرت — ابلہ پائی بہی محمل ہی ہماری واسطے

بیم و امید اسطرف مین نار و جنت اسطرف — دیکہیی وہان کیسی منزل ہی ہماری واسطے

وہان کرامت رحمتِ غفار سی بہرِ نجات — شاہدِ عہدِ الست انا ل ہی ہماری واسطے

رحمۃ للعالمین وہ امتِ مرحومہ ہم — رحمتِ رحمان وہ نازل ہی ہماری واسطے

دفن ہونا کی مدینی مین تمنا ہی فقیر

۱۴۱۴	سہل ہی اوسکو مشکل ہی جما نا دلی	۱۱

بی مدینہ جسم سی جان حزیں گہبرا گئی — رہتو اس خلوت سی یہ خلوت نشین گہبرا گئی
بیقرار مصطفٰے کا ہی اثر آفاق مین — میری گہبراہٹ سے گویا سب زمین گہبرا گئی
ابتو یہ تسکین دل وہ گوشۂ چشم شفاک — اس جہان تنگنا طرانہ دہ مکین گہبرا گئی
خندۂ لیہا ی رحمت مصطفٰے پہ دیکہکر — چہرۂ محشر کی سب چین جبین گہبرا گئی
عقل کل بی طاقت شان محمد کیون ہو — جس سی شان طاقت روح الامین گہبرا گئی
صاحب معراج پر روح القدس تہی بیقرار — خلوت جنت سی حور شرمگین گہبرا گئی
آپ نی محشر مین اوس بار شفاعت کو لیا — جس سی روح الاولین آخرین گہبرا گئی
کیا علو معنوی ہر ذرۂ طیبہ مین ہی — دیکھ دل کی نگاہ دور بین گہبرا گئی
ابتو روشن ہو خدایا سنت احمد کی شمع — ظلمت بدعت سے بزم اہل دین گہبرا گئی
سنکے ذکر حسن الکونین میری نظم مین — اب نہین تاب ہے ہر جان حسین گہبرا گئی

۱۵۱۴	ای فقیر الدین در احمد پہ آجائے یقین ہند سے میری طبیعت بالیقین گہبرا گئی	[illegible]

زمین طیبہ گر ریحان نکالے — تو پہر ترما یہ حورستان نکالی
مدینے سے نہ پہر رحمان نکالے — نکالی یہان سی وان اور جان نکالی
احد کی سنگریزی جو وہان ہین — صدف کیا کو ہر غلطان نکالی
زمین شعر مین وصف لب خاص — عجب کیا چشمۂ حیوان نکالی
نکالی راہ جنت کو مدینہ — عجی کیونکر زرہ بستان نکالی
کہین یہ ہند تیرہ چہوڑ دی دل کو — کہین یوسف کو یہ زندان نکالی

فقیر احمد حسن خامہ سے تو نی
عجائب سنبل و ریحان نکالی

اللہم صل علی سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ

یا لطیف ادرکنی بلطفک الخفی — صل علی سیدنا محمدن النبی
وسلم علی رسولک الامین العربی — صل علی سیدنا محمدن النبی
و تبارک علی حبیبک الرحیم السمی — صل علی سیدنا محمدن النبی
و تفضل علی الشاہد المبشر الصفی — صل علی سیدنا محمدن النبی
یا علیم علمنی بجاہ الامی — صل علی سیدنا محمدن النبی
اکرمنی بطوعہ الخفی والجلی — صل علی سیدنا محمدن النبی
اللہم حبب لی ہدیۃ السنی — صل علی سیدنا محمدن النبی
ادخلنی المدینۃ بجاہ المدنی — صل علی سیدنا محمدن النبی

تقبل الدعاء من فقیرک الدنی
صل علی سیدنا محمدن النبی

تمام شد غزلیات دیوان فقیر در مدح حضرت بشیر و نذیر علیہ صلوات من اللہ القدیر

تخمیس غزل علامہ نامی مولوی عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی

مجکو یہاں گرمی ہجران سے لگی یوں آئی غشی — کر چکا کوثر وصلت سے ہوں میں آب حسیتی
کیا کہوں کسکی لگی ہے میری بیتاب وشی — لے حبیب عربی مدنی قرشی

کہ بود درد و غمش مایۂ شادی و خوشی

تھا سکندر کی لبی بہی یہ کہان آبِ حیات | پی چکی ہی جو مدینی سی یہ جان آبِ حیات
یعنی تھا وصلِ حبیبِ دو جہان آبِ حیات | مصلحت نیست مرا سیر از ان آبِ حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

مین تو مجنون ہون کہ دیوانۂ لیلی ہون یہان | مین نہ وامق ہون کہ عذرا کیلیے ہون نالان
نہ زلیخا ہون کہ ہون عاشقِ ماہِ کنعان | ذرہ دارم بہوا داری او رقص کنان

تا شد او شہرۂ آفاق بخورشید وشی

لطفِ یکدیدنِ رویش ز من ست مپرس | ذوقِ بوی خوشِ مویش ز من ست مپرس
لذتِ نطق و کلامش ز من ست مپرس | صفتِ بادۂ لعلش ز من ست مپرس

ذوقِ این می نشناسی بخدا تا نچشی

مین تو مدینی مین وہ سلطانِ عرب شاہِ امم | اور مین ہند مین ہون ارذلِ مسکینِ عجم
ذرۂ خاک ہون مین اور وہ مہرِ عالم | گرچہ صد مرحلہ دورست ز پیشِ نظرم

وجہہ فی نظری کل غداۃ وعشی

فہم کونین ہی گو فہمِ محمد کا سہی | اسکی رتبی کو ہی اوس فہم کی رتبی سی کمی
چشمۂ دل مین کب اوس نور کی مقابل ہی نمی | فہمِ رازش چہ کنم او عربی من عجمی

لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی

مرغِ دل کیونکی رہی اب بقفسِ ہند مین بند | رہ چکا باغِ مدینہ مین جو رہ کر خرسند
ای فقیر اپنے سفر مین نہین کچھ خوف و گزند | جامیِ ارباب وفا جز رہِ عشقش نروند

سر مبادت کہ ازین راہ قدم باز کشی

تخمیسِ غزل فارسی قدسی من فقیر ہندی عربی

قد نجی من غضب اللہ محبُّ لنبی ۔۔۔ زیّد اللہ لنا حبّ رسولٍ عربی
الذی قال لہ کل کبیر و صبی ۔۔۔ مرحبا سیّدِ مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

لامعٌ نورک فی الدہر کما لا یخفیٰ ۔۔۔ ولقد آثرک اللہ علیٰ ما فیہا
لیس فی الخلقِ نظیر لک یا سیدنا ۔۔۔ نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

انما شرفک اللہ باعلی الدرجات ۔۔۔ فائز فی الخلق یا بلاغک کل البرکات
سیدی انت رؤف و رحیم لعصات ۔۔۔ ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

ولقد ارسلک اللہ بعلم و حِکَم ۔۔۔ انت من کل شریفٍ و کریم اکرم
و انا احقر بل ارذلِ کل العالم ۔۔۔ نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم
ز انکہ نسبت بسگِ کوئی تو شد بے ادبی

انت من اَعطی بن نورک نور لبصر ۔۔۔ کنتَ ارسلتَ رحیما و کریما لبشر
لیتنی کنت لانظارک جزر المنظر ۔۔۔ چشمِ رحمت بکشا سوی غریبی بنگر
اے قریشی لقبے ہاشمی و مطلبی

انت من کل حسین و جمیل اعظم ۔۔۔ ولقد زینک اللہ بما لا نعلم
لا نری مثلک یا سیّدنا فی العالم ۔۔۔ من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم

الله الله چه جمال است برین بوالعجبی

سر مصر احبک لا یوسع طوق الادراک | و هو الحق فلا شک عصی قیل الشاک
انت من اسری یا احمد قلبی لفداک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامیکه رسیدی نرسد هیچ نبی

جار فی وجهک من خالق بیت المعمور | کل امر بلسان عربی ذی النور
فمن الصدر اماماک فی کل امور | ذات پاک تو درین ملک عرب کرده ظهور

زان سبب آمده قرآن بزبان عربی

سیدی اکرمک الله باکرام تمام | رحمة انت من الله لعمری لا تام
مزرع الدهر بانهارک فی الادهام | نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام

زان شده شهرهٔ آفاق بشیرین رطبی

لیس فی امتک اکثر ذنبا منی | اطلب بدلی العفو بامی و ابی
جئت فی حضرتک الآن فقیرا اسمی | سیدا انت حبیبی و طبیب قلبی

آمده سوی تو قدسی پئے درمان طلبی

ترجیع بند مسدس بتضمین شعر عربی از شاہ مولوی قطب الدین صاحب دہلوی

لیا باد صبا نے آ ہوا اپنی ہوا ہر صبحدم | لائی ہی گل سی بوی گل کی بن پھبی ہی جا بجا بوم
انا میسر مجکو ہی گلگشت گلزار عجم | باغ مدینہ دیکھہ تو کس گل سی ہی رنگ ارم

ان تلیت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم

صد غیرتِ باغِ عجم ہی خاک و خاشاکِ عرب — کیونکہ میسر ہو مجھی وہ مسکنِ پاکِ عرب
اک ناتوانِ ہند مین اور دل ہوسناکِ عرب — مین ذرہ خاکِ عجم وہ مہرِ افلاکِ عرب

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

پھر ہلاکِ عاد تھی معمورِ قہرِ حق دیور — محفوظ اپنی قہر سی رکھی ہین ربِ غفور
جو نصرتِ احمد مین تھی یادِ صبا کے پہ سرور — ہی اوس سے میری التماس اب پھر معروضِ حضور

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

تسلیم میر حضرتِ سلطانِ خوبان کے لیے — لیجائی کوئی کس طرح یہ تاب کس جانکی لیے
لاؤن کہانسے دام مین مرغِ سلیمانکے لیے — یہان سے لیجے مینے قدم بادِ گلستانکی لیے

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

لاکہون صلوٰۃ اوس پر ہون اور لاکہون سلام اوس پر ہوے — یہ شغل یا مولیٰ کبھی دم بھر مجھی فرصت نہ دے
ہو جائی کافی ایک ہی سب کا جواب اونکی مجھے — کہتا ہون اس امید پر ہر دم نسیمِ صبح سی

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

الکدن وہ تہا حاضر تھی ہم شہرِ رسول اللہ مین — مصروفِ صد تسلیم تھی ہان مسجدِ ذیجاہ کے مین
محوِ جمالِ روضہ تھا دل اوس تجلیگاہ مین — اب ہند مین کہتی ہین ہم دردِ فراقِ شاہ مین

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

یہ جان میری خود ہوا ہو کر بلطفِ کبریا
ہردم فقیر اب تو یہی درگاہِ حق میں ہے دعا

ترجیح مدینہ میں رہی اور پائی راحت کا مزا
مقبول ہو جائے تو یہ کیوں ہو صبا سی التجا

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مناجات فقیر عرض حاجات فقیر در شوق زیارت حرمین شریفین زادہما شرفا وتعظیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لسامع المناجات + والشکر علی اقتضاء الحاجات + صد الف صلوٰۃ بر محمد + ہردم صلوات بر محمدؐ اما بعد این مناجات وعرض حاجات از نتائج ابتدای اشتغال فکر نظم حمد ذات کبریا جل علاء ومدائح حضرت خیر الورےؐ است در ان زمان که والدین مرحومین این فقیر در قیدِ حیات بودند و باستماع این نظم دعا ہائیکہ در حق فقیر فرمودند نتیجہ اش بدنیا رو نمود و ذخیرہ آخرت آرزو دارم علیہما الرحمۃ والرضوان الحمد للہ علی احسانہ کہ بدیدن وشنیدن فیض قلوب الکثری از عباد الرحمن آنچنان ہجوم اشتیاق افزود کہ باب زیارت حرمین شریفین ہم را نہا کشود و فقیر را از دعای خیر محروم نفرمود پس ہمین سان از جملہ حضرات ناظرین وزائرین امید وارم ورا جی رحمت آمرزگارم +

الٰہی یہ تمنا ہے حرم کی راہ کو دیکھوں
کہیں اوس نور عالم کی زیارتگاہ کو دیکھوں

جو تو چاہی تو مین اوس خانۂ دلخواہ کو دیکہون ‌ ‌ ‌ نہین جی چاہتا دنیا کی عز و جاہ کو دیکہون

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

جہانکی سیر سی دل سیر بس مین ہو چکا یا رب ‌ ‌ ‌ نہ رکھہ دنیا کی رنج و غم مین مجھکو مبتلا یا رب
کہین اب تو حریم خانۂ کعبہ دکھا یا رب ‌ ‌ ‌ قبول اس خستہ حال و خستہ دلکی ہو دعا یا رب

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

عجب دیکہی خوشی دیکہی بہلا دیکہا برا دیکہا ‌ ‌ ‌ نہ تہا جو دیکہنا ہی سو وہ اس دنیا مین آ دیکہا
یہہ دنیا مینے یہان آکر تماشا خوب سا دیکہا ‌ ‌ ‌ نہ دیکہا خانۂ کعبہ ان آنکہونسی تو کیا دیکہا

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

یہی جی چاہتا ہی بس کہ مین ہر کام کو چہوڑون ‌ ‌ ‌ اور اس دنیائی دون کی ہر خیال خام کو چہوڑون
ملا کر خاک مین دنیا کی ننگ و نام کو چہوڑون ‌ ‌ ‌ چلا جاؤن مسافر بنکے اور آرام کو چہوڑون

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

تمنا ہی کہ میرا ہاتہ ہو کعبی کا دامان ہو ‌ ‌ ‌ تو عرض حال دل مولی سی ہو اور چشم گریان ہو
نکالون دل سی حسرت جو کہ حسرت دل مین پنہان ہو ‌ ‌ ‌ یہ دیکہا چاہیی کب ہو تو تسکین دل و جان ہو

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

جو جاتا مر رہا عاجز کہ جاؤں بیت طاہر میں | خدا لی اوسکو پہنچا یا لگا پایی کیو ترمین
تو تب ہو رہین ہی نا توان ہون خلق اور میں | خدا جلدی سی پہنچا دی مجھی بھی یہ دن ہیں

تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

عظیم اس خرمن گیتی سی ہی یکدانۂ کعبہ | مشرف لاکھ ہو وین یک ویرانۂ کعبہ
بڑا ہشیار ہی وہ جو کہ ہے دیوانۂ کعبہ | بہت دلمین میری ہی اشتیاق خانۂ کعبہ

تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

بیان کیا ہو سکی اوس بیت اطہر کی شرافت کا | کیا حضرت نے جب یثرب کو دنیا سے عزم ہجرت کا
تو پہر پہر دیکہتی جاتی تہی تہا یہ حال حضرت کا | بہلا کیونکر نہ ہووی دلکو شوق اسکی زیارت کا

تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

تمنا ہی ان میں طاعت مولی کروں دن رات | پکڑ کر دامن کعبہ کو بس پایا کروں دن رات
کچھ ہی ہو سکی تو بس یہ طور اپنا کروں دن رات | ادب سے خانۂ کعبہ ہی کو دیکھا کروں دن رات

تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھوں
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھوں

پسند الٰہی محبت انسان کو افزایش دنیا | بگڑ جاتی ہی عمر کی تمام میں سب آرایش دنیا
الٰہی ہی یہ دامن گیر ہو دور آلایش دنیا | نہو دلمیں سے مگر کچھ خواہش مال یا پیش دنیا

تمنا ہی اب ان آنکھوں سی بیت اللہ کو دیکھوں

پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

خوشا حالِ غریبان جو حرم کی راہ چلتی ہین — حرم مین جاکے صورت عاشقونکی سے لپٹتے ہین
غبار آلودہ اونکو دیکہکر بس دل مچلتی ہین — ہماری دیکہی ارمان دلکے کب نکلتے ہین

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

نسمجہو تم کہ ملکِ ہند مین مین آرمیدہ ہون — نہایت دل طپیدہ ہون بڑا آفت رسیدہ ہون
بہت حالاتِ بیدینی سے یہانکی غم کشیدہ ہون — بہت ہی اتیون مین دیدارِ کعبہ کا ندیدہ ہون

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

دکہا ہی میرے مولی تو مجہی بیت العتیق اپنا — یہانکی رہنی ہی ایک ایک دم پاتا ہی ضیق اپنا
الٰہی جو ترا فضل و کرم ہووے رفیق اپنا — تو پہر کیونکر نہو آسان سامانِ طریق اپنا

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

الٰہی سب تیری حامد ہین اور محمود تو ہی ہی — عبادتخانہ کعبہ مین ہی مقصود تو ہی ہی
بسوئی قبلہ سجدے ہے مگر مسجود تو ہی ہی — خداوندا ہمین اس قصد سے مقصود تو ہی ہی

تمنا ہی اب ان آنکہونسی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

خدایا تیری رحمت سے نصیب ایسا زمانہ ہو — فقیر خستہ جان و خستہ خاطر بہی روانہ ہو
گلستانِ حرم مین جاکی میرا آشیانہ ہو — پہرون لبیک کہتا یان اور صورت عاشقانہ ہو

تمنا ہی اب ان آنکہون سی بیت اللہ کو دیکہون
پہر اوسکو دیکہکر بیت رسول اللہ کو دیکہون

دیگر در شوق زیارت مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالی

عجب کیا عالم برزخ جو مثل روز روشن ہو ۔ جہان سہر سپہر کا رشتا اور گل کا احسن ہو
تجہکو نکر گلشن دنیا اوسی مانند گلخن ہو ۔ کہ جسکا آج نخلستان یثرب مین نشیمن ہو

یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

اگرچہ مین یہان ہون پر ہی جی میرا ابہی مدینی مین ۔ مجہی کر کاش پہنچائی خدا جلدی مدینی مین
نکالون پہر نہ کیا کیا حسرتین دلکی مدینی مین ۔ شہادت سی خدا پاؤن تو ہو میری مدینی مین

یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینہ ہی زمین پر کیا ہی جا پاک صلی اللہ ۔ کہ کہی ہین جسی سب سکان افلاک صلی اللہ
زیارت اوسکی تسکین دل غمناک صلی اللہ ۔ شفا ہی سب بیمار احمدی کی خاک صلی اللہ

یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی کب وہ دن ہو گا کہ جو مین سیر گہر جاؤن ۔ مشرف ہو کی تجہ سی مدینی کو گذر جاؤن
مدینی کی درخت آئین نظر جہٹ ٹہر کر جاؤن ۔ نہ نکلون پہر وہان سی اور وہین مر کی گڑ جاؤن

یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو

رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

کوئی زائر مدینے کا کہیں جب مجھسے ملتا ہے
تو آنکھیں دیکھ دیکھ اوسکی یہ ہوتا حال دلکا ہے
کہ اسنے اپنی ان آنکھوں سے اوس روضے کو دیکھا ہے
دکھا مجھکو بھی یارب بس یہی میری تمنا ہے

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

زمین پر جنت الفردوس ساں ہے روضۂ احمد
ذرا سمجھو تو تم کسکا مکاں ہے روضۂ احمد
کوئی رستا بتا دے مجھکو کہاں ہے روضۂ احمد
الٰہی تو وہاں لیچل جہاں ہے روضۂ احمد

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینے کی مدارج کا بیاں کچھ ہو سکے کیونکر
کہ اس درجے کی تھی اوس شہر کے مشتاق پیغمبر
سفر سے جب کبھی تشریف لاتے تو قریب آکر
چلاتے تھے بہت جلدی سواری کی تئین سرور

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی تیری رحمت سے سفر سوئے محمد ہو
زیارتگاہ میرا شہر دلجوئے محمد ہو
نصیب اوس سے دماغ جانکو خوشبوئے محمد ہو
تمنا ہے خدایا میں ہوں اور کوئے محمد ہو

یہی ہے آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہاں اور بقیع پاک مدفن ہو

ستاتی ہو کی رخصت جب مدینے سے نکلتے ہیں
تو مشکل سے وہاں لوگوں کے پانوں آگے کو چلتے ہیں
بہت سوز فراق مصطفیٰ میں دل پگھلتے ہیں
نکلتے آہ و نالے ہیں جگر بس غم سے جلتے ہیں

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

نہین پاتا ہون نہین اب کچھ مزا اپنا رہ کے جینے مین
خداوندا مجہی تو ہی قدرت کے سفینے مین
مدینے کیلئے ہر دم پہڑکتا دل ہے سینے مین
بہا لیجل کہین دریائے فرقت سے مدینے مین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

یقین ہے دور سی جو روضۂ احمد نظر آئی
نکل کر بیقراری سی جسد کو چہوڑ کر جائی
پہنچتے تک مجہے وہان جان میری تاب کب لائی
سوا اللہ کے کون اس مرادِ دل پہنچائی

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی یہ تمنا ہی دیارِ مصطفٰے دیکہون
الٰہی یہ تمنا ہی مزارِ مصطفٰے دیکہون
الٰہی یہ تمنا ہی جوارِ مصطفٰے دیکہون
وہان اپنی تئین پہر جان نثارِ مصطفٰے دیکہون

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

فراقِ مصطفٰے مین جان و دل بیتاب رہتی ہین
مدینے کیلئے دیدی میرے پر آب رہتی ہین
یہ ادین فتح کی ہی وہان فتح الباب رہتی ہین
ہمیشہ روتی ہین اور رات دن بیخواب رہتی ہین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان و بقیع پاک مدفن ہو

وہ ہین پیغمبر اعظم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر
جو ہین شاہ نبی آدم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر

طفیلِ سرورِ عالم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر
خدایا جابکاریں ہم صلوٰۃ اونپر سلام اونپر

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سہی وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

وہی جیتا رہا جو مرگیا عشقِ محمدؐ مین
مجھی کامل بنا دی یا خدا عشقِ محمد مین
مزی مین ہے لا جسکو مزا عشقِ محمد مین
فقیرِ خستہ دل ہون کر فنا عشقِ محمد مین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہوں ایمان سے وہان اور بقیعِ پاک مدفن ہو

عرضِ حاجاتِ فقیر بحضرت علیم قدیر عشق بیت اللہ الکبیر

یا الٰہی رویتِ ایوانِ کعبہ ہو نصیب
اب تو ہونا مجکو بھی مہمانِ کعبہ ہو نصیب
طورِ دل کو جلوۂ ہر شانِ کعبہ ہو نصیب
بلکہ دم بھر بھی نہ پھر ہجرانِ کعبہ ہو نصیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس جہان مین آنکر کیا کیا نہ ہات آیا مجھی
سچ تو یون ہے کچھ بھی یہان گو یا نہ ہات آیا مجھی
کونسا مقصودِ دنیا کا نہ ہات آیا مجھی
اب تلک جو دامنِ کعبہ نہ ہات آیا مجھی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سہی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یہ مگر وہ ہات ہین جن سے ہوئی لاکھون گناہ
دیکھیے کل ہووے ان ہاتھوں سے کیا حالت تباہ
یہ مگر وہ ہات ہین جن سے ہوئی کا فرسیاہ
اب یہ دونو پر خطا ہین تیری آگی یا الٰہ

فردای قیامت ۱۲

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جو نہونا تہا ہوا وہ کام میرے ہات سے
ہین یہ قرطاس و قلم بدنام میرے ہات سے
جو نہونا تہا ہوا ارقام میرے ہات سے
روح و دل کو اب تو ہو آرام میرے ہات سے

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا ہوا پایا پہن دنیا جو اوٹہائی ہات مین
ایکدن ان سب ہی نقدِ جدا ہات مین
اور اوسی گردنِ جنت جہکائی ہات مین
حیف ہی جو نعمتِ عقبی نہ آئی ہات مین

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

نعمتِ دنیا نہ کیا کیا کچہہ ہوئی حاصل مجہی
خوب سا لذاتِ دنیا سی کیا خوشدل مجہی
شغلِ خوش عیشی نی رکہا شکر سی غافل مجہی
اب حصولِ لذتِ عقبی ہی ہو مشکل مجہی

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بہی ہین کہ جو دن رات رہتی ہین وہین
ایک وہ بہی ہین وطن جنکا ہی مکّے کی زمین
ایک مین بہی ہون کہ ابتک آنکہ سی دیکہا نہین
ایک مین بہی ہون بڑا محروم ہون بیکس نہین

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بہی ہین کہ جو ہین طائفِ بیت الحرام
ایک مین بہی ہون بہم ہجران سی جگر مین مدام

ایک وہ ہین دامنِ کعبہ کو پکڑے صبح و شام ۔۔۔ ایک مین بہی ہون کفِ فسوس ملنے سے ہی کام

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک کعبے پر نظر ہر لحظہ کرتے رہتے ہین ۔۔۔ ہر زیارتگاہ پر وہ انکے گذرتے رہتے ہین
ایک ہم بہی یہان پڑے دن اپنے بہرتے رہتے ہین ۔۔۔ جیتے ہین امید مین اور ڈر سے مرتے رہتے ہین

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین جنکو ہین وہان ملتی پانچ کی لاکہون نماز ۔۔۔ ایک مین بہی ہون کہ اک سجدہ نہین ہی بانیاز
ایک وہ ہین جنکو وہان رہتی ہوئی مدت دراز ۔۔۔ ایک مین چلنے نہی پاتا ابتک ہون بے سامان و ساز

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ور نکلی ہی ایک لوگونکو تو کعبے کی نصیب ۔۔۔ اور مجہے ابتک نہین میدانِ مکہ بہی نصیب
کاش نزدیکی ہو وہان سے یہان سے ہو دوری نصیب ۔۔۔ یا خدا اب تو زیارت ہو کہین جلدی نصیب

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین زمزمِ اطہر سی جو سیراب ہین ۔۔۔ ایک ہم ہین تشنۂ ہجران کا یہان زہر آب ہین
ایک وہ ہین جو دعا کرتے تہ میزاب ہین ۔۔۔ ایک ہم بے دست و پا اب یہان بڑے بیتاب ہین

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیون نہو محبوب ہر دل کعبۂ اطہر کے جا | کل زمین ہی جسکو قربانی مین ہے مصطفے
اور یہ فرماتے ہین جو خارج نکلتے اشقیا | کب نکلتا چھوڑ کر مین تجھکو اے بیت خدا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

قدر کعبہ کسقدر اللہ نے کی ہے جلیل | ہین جلیل حق محب اوسکی عدو اوسکے ذلیل
ہین محب دیکھو خلیل اللہ اور ابن خلیل | اور عدو جیسے کہ تھے بد خدا اصحاب فیل

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

لاکھ سیرابی سی بہتر اس سفر کی تشنگی | دور ہو وی جس سے روز محشر کی تشنگی
مجھکو بھی اوس زمزم پاکیزہ تر کی تشنگی | یا خدا جلدی بجھا دل اور جگر کی تشنگی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر کے خار مین آتا ہے خرمی کا مزا | پیاس مین اسکی ہی ہے آب بقا کا سا مزا
سیب جنت کا بھی اسکی بھوک مین کھایا مزا | عیش جنت کا یہان بھی ہے جیسے چکھا مزا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمان کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین عاشق بیدل اگر پیدل سے چلے | کیون نہون محمل سے بھی بہتر اوسکو چھالے پانون کے
دھوپ بھی مستی مین ہوا اوسکو تجلی کا نور سے | کاش ہو جائے یہ میرا حال اے مولی مرے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامان کعبہ ہو نصیب

سلہ خلیل سے مشہور ابراہیم علیہ السلام ہین اور ابن خلیل سے اسمعیل علیہ السلام

حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اللہ اللہ رحمتِ حق ہی شعارِ قافلہ — ہین حرم کے رہنے والے انتظارِ قافلہ
کوئی بتلا ناکدھر ہی رہگذارِ قافلہ (رستا ۱۲) — خاک میری ہی چلی بنکر غبارِ قافلہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہو نجاؤن اس دیارِ پُرغضب مین زیرِ خاک (یعنے ہند ۱۲) — یا خدا کرنا مجھے ملکِ عرب مین زیرِ خاک
کاش ہومین تیری ہی رنجِ طلب مین زیرِ خاک — ہون قریبِ کعبہ ہون جس روز و شب مین زیرِ خاک

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہائی اب تک یہان سے تو ای نفس نکلا کیون نہین — ای قدم افسوس اوس جانب کو چلتا کیون نہین
حیف ہے آنکھون مین دیدارِ کعبہ کیون نہین — دامن اوسکا ہات مین ہیہات آیا کیون نہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ دور اپنا غمِ پنہان کرون — دل مین جو جو کچھ ہے یہان آ اوسکو حاصل وان کرون
جان و دل اپنی منا ئی قرب مین قربان کرون — کاش سامانِ سفر مین بے سر و سامان کرون

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

پاک ہے قدوس ہے طیب ہے تو یا ذوالجلال — کہہ عطا اس ہند مین سب پاک طیب مجکو مال
مجھپہ ہو دوزخ حرام اور حرام سبھی ہو کر حلال — ہات پاؤن سے سلامت ہند سے جلدی نکال

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجہہ پہ کچہہ باقی نہو وقتِ سفر حق العباد
خیر سی کس دن کہونگا مین وطن کو خیر باد
دشمنونکو دوستون کی شکل جاؤن کرکی شاد
دیکہیے کب ہوسکے وہ خالی الت مین نقدِ مراد

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین ہوئے میرے سر سے فرضِ والدین
جانب کعبہ کہین جلدی ہو تعمیلِ والدین
مین بہی اک خادم چلون ہمراہ تحصیلِ والدین
حجِ اکبر ہو نصیب اپنے طفیلِ والدین

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اب کہین جلدی سی کر مجہکو بہی دریا مین سوار
جب وہ ان سی وصل کے دن کی سحر ہو آشکار
حضرتِ جدہ کی مرقد کو دکہا ای کردگار
کسقدر ہو جوش مین شوقِ دلِ امیدوار

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اب تو منزل یا خدا میدانِ مکہ ہو مرے
عمر جو باقی ہی مسجد بانِ مکہ ہو مرے
اور زیارتگاہ ہردم شانِ مکہ ہو مرے
اور جائے دفن گورستانِ مکہ ہو مرے

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حدسے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہو عروسِ ذکرِ کعبہ جس جگہہ جلوہ فروش
پردہ نمائی مین بجائے کیونکہ نقدِ صبر و ہوش

کاش عاشق کا سماعت کے لیے ہر مو ہو گوش
جست شوق بیت مین بجاے یہ خانہ بدوش

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب تسلی ہوگی دو آنکھون سی میری یا اِلٰہ
کاش بجای مرا ہر موے تن تارِ نگاہ
رات دن دیکہون جمالِ کعبہ کو مین پر گناہ
اور یہ قدرت مین تیری ہی کہ ہر شام و پگاہ

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

باعث حسرت ہے مجکو چرخِ اخضر کا طواف
اوسکی وسعت مین ہے حرم بیتِ اطہر کا طواف
ہو نصیب اپنی بہی اکدن یون ہی اوس گہر کا طواف
اور قبولِ حق ہو اس بیتاب مضطر کا طواف

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین طوافِ کعبہ مین استرا کی جلتا ہی ہون
معصیت کو اپنی توبہ سی بدلتا ہی رہون
یون نہو یارب کہ مین یہان حکم سے جلتا ہی ہون
ہجرِ کعبہ مین کفِ افسوس ملتا ہی رہون

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا کہون بیتِ خدا کی اور اسود کی مثال
دونون ہین نزدیک جیسی مصطفی سی تہی بلال
یا ہی بیت الله کی وہ چہرۂ تابان پہ خال
یا خدا دکہلا مجہی ارمان میری بہی نکال

یارب ان ہاتہون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یہ تمنا ہے کہ ہوں قربان کعبہ دمبدم | اور میں لیتا رہوں اسود کا بوسہ دمبدم
سب گناہوں سے وہاں ہو توبہ توبہ دمبدم | ہو مرے آنکھوں کو خدا کی قدسی گریہ دمبدم

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مسجد بیت الحرم میں جا رہوں میں بھی اگر | اسقدر سجدے کروں پتھر میں ہو جائے اثر
اور پتھر نشاں ہوں سر میں میرے جلوہ گر | بلکہ سجدے کرتے کرتے رب کو سجائی یہ سر

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہے یہی ذہن میں دلِ بیتاب و مضطر کو لگی | چشم حیراں ہو مرا دن بیت اطہر کو لگی
استخوان سر بھی ہو سجدہ میں اوس گھر کو لگی | اور وہ دیوار پر انوار ہو سر کو لگی

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جسطرح جنت میں جا رہنا ہی جی کی آرزو | خانہ کعبہ میں یوں ہی داخلی کی آرزو
دی الٰہی اس قدر مجھکو اوسی کی آرزو | جسطرح بیمار کو ہو زندگی کی آرزو

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اندرونِ کعبہ حمد رب ہو استغفار ہو | اور نگاہ دیوار اطہر سے مرا رخسار ہو
توبہ ہو زاری ہو ہر جانب یہی کردار ہو | اور دعا ربِ اجرنی من عذاب النار ہو

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا دردِ دل درمان کعبہ ہو نصیب

رب کو سجدہ ہو صلیٰ علیٰ رسول اللہ پر — اور ہو وردِ صلوٰۃ اوس خیرِ خلق اللہ پر
داخل و خارج نظر میری ہو بیت اللہ پر — ہے حصولِ آرزو موقوف فضلِ اللہ پر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ جاؤن چشمۂ زمزم کی پاس — شوق مین پینے لگی اوسکی ہووے شدت کی پیاس
اضطراب اتنا کہ باقی ہون نہ کچھہ ہوش و حواس — تب مجھے پینی سی اوسکی ہوش ہووے بیقیاس

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کاش مین ہون اور وہ میزابِ رحمت سر پہ ہو — اس یتیم دل کو گویا دستِ الفت سر پہ ہو
ابرِ وباران بھی جھکا یارب عزت سر پہ ہو — آب سقفِ پاک سی نازل بکثرت سر پہ ہو

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو رکھہ اوس بیت کی تعظیم مین تکریم مین — گہ حطیمِ پاک مین گہ رکن کے تلثیم مین
گاہ سجدے مین مقامِ پاکِ ابراہیم مین — دیکھیے رہتا ہون یہان کبتک امید و بیم مین
(چھونا بوسہ دینا ۱۲)

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین بھی ہون احرام مین جب ہو ترا لطف و کرم — نعرۂ لبیک ہووے اور میدانِ حرم
اور صفا مروہ پہ بھی ساعی رہون با چشمِ نم — جھانکتا ہون خانۂ کعبہ کو وہان سے دمبدم

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جب محبانِ خدا مرتے پہ ہو وین سنگبار ۔ اور شیطانِ لعین کو کر بھی ڈالین سنگسار
مین بھی اون بندون مین ہون تیری خداوند شمار ۔ اب تو میری اکو بیتابی ہے یا پروردگار

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یا الٰہی ہین وہان جتنے منعت ہائے دعا ۔ اور مجھ تا تو رہین الفاظ وقابت دعا
مجکو ہو اون سب مین توفیق قرابات دعا ۔ اور مصباح اجابت ہو مشکوٰۃ دعا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو ہو وے حجِ کعبہ حجتِ محشر تو سے ۔ عمر سب بھر ہی لائی مین گذر جائی مرسے
سر منڈا کر جو جھمبیر سر سے گر جائین سبھی ۔ عاشقون کی شکل ہو اور خاک ہو مجھپر پڑے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جسکو ہو جائے وقوف اوس جائے اطہر کا نصیب ۔ اوس سے میدانِ محشر مین الٰہی تری رحمت قریب
یا الٰہی جا رہون اک روز وہان مین بھی غریب ۔ جو بھی میرا دردِ دل اوسکا تو ہی ہے طبیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

وہان منا مین رہی قربانی کا مجھکو ڈھب بھی ۔ پائے شکستہ کو جو راہ تیز پر مرکب بنے
استرلی مرادہ

یا الٰہی

یا الٰہی جیسی میری کام یہان کے سب بنے / دستِ کوتہ اب ہانکا طالبِ مطلب بنے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سی گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مسجدین مکّے مین ہین اب جسقدر نزدیک و دور / دی الٰہی مجکو اون سب کے زیارت سے سرور
ہر جگہہ یہ سر رہی سجدے مین تیری یا غفور / کیون نہ سب آسان ہو یہ جب اس دعا کا ہو ظہور

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اور زیارت ہو مجھے بھی دارِ خدیجہ کی حصول / کاش ان آنکھون سے دیکھون جا میلادِ رسول
ہو مزارِ عتیق اور دارِ ارقم مین نزول / یا خدا یہ سب دعائین کر طفیل اسکے قبول

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یا خدا مجکو دکھا غارِ حرا اور غارِ ثور / اور غارِ مرسلات اور سب زیارتگاہ اور
اور قبورِ جنتِ معلا کو مین دیکھون بغور (بنظر تحریر ۱۲ — مقبرہ در مکہ معظمہ ۱۲) / سب دعاؤن کا وسیلہ یہ دعا کرتی ہی دور

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بیقرار ای رب ہین سبکے جان و دل تیرے لیے / خاک مین شاہ و گدا جاتے ہین مل تیری لیے
ہجر مین کعبے کی سب ہین مضمحل تیرے لیے / ہے فقط کعبے سے ہونا متصل تیری لیے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

زید اللہ بہا زوارا فی کل یوم — تزداد ہا عزا و شرفا ہٰذا فی کل یوم
یحزن قلبی نفسی ہجرا ہجرا فی کل یوم — استجب ما قلتہ یا ربنا فی کل یوم

یارب ان ہاتہون کوبہی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درماں کعبہ ہو نصیب

آید این شکم بہر آسمان کین ہر زمان — جلوہای طلعت کعبہ ہمی بیند عیان
میشود در سایۂ پرنور کعبہ جای آن — عرض این تشنہ ہوں نم بی صبری تاب و توان

یارب ان ہاتہون کوبہی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درماں کعبہ ہو نصیب

پہر رہی ہی یہ تمنا اس دل غمناک میں — ہو کبھی عریاں میں یوں سلطان والی جا کہیں
لوٹ کر ہو جاؤں شاید پاک جا پاک میں — اور یوں خاک شمیم عطر گل پوشاک میں

یارب ان ہاتہون کوبہی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درماں کعبہ ہو نصیب

جب مشرف ہو کے وہاں آیتو آتے ہیں — اور غلاف پاک سے وہاں تبرک لاتے ہیں
سب کو دکہلاتی ہیں آنکہوں سے وہ کر تحفہ ہیں — کیا کہوں جو دیکہ کر ارمان دل میں آتے ہیں

یارب ان ہاتہون کوبہی داماں کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درماں کعبہ ہو نصیب

نیست ہجرت یا مولی مجہے یہاں سے نکال — ہند کی الفت سبہی پہیر دل و جان سے نکال
اس دیار پر غضب کے قید زنداں سے نکال — جانب کعبہ سلامت دین و ایماں سے نکال

یارب ان ہاتہون کوبہی داماں کعبہ ہو نصیب

له ترجمہ یا اللہ زیادہ کر اس گھر کی [illegible]

حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا سفر مین جائینگے وہ جو سفر کرتے نہین
ہو چکا ہے فرضِ حجِ بیت جن پر بالیقین
اونکو توفیق سفر دے یا الٰہ العالمین
اور خادم قافلے والونکا ہو یہ دل حزین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جنکو سامانِ سفر حاصل ہوا اور زادِ راہ
اور نہ دیکھا خانۂ کعبہ اونہونے واہ واہ
وہ یہودی یا کہ نصرانی مرینگے روسیاہ
نقدِ طاعت سے نہ خالی ہات ہو یہ پر گناہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

وہ جو کہتے ہین کہ جانیکی ہمین فرصت کہان
اور فرصت بھی ہوئی تو جسم مین طاقت کہان
اور طاقت بھی ہوئی تو اسقدر دولت کہان
اونسے کہدو یہ بہانے ہین تو پھر جنت کہان

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

عیشِ دنیا مین جو بے اندازہ اوڑاتے ہین مال
کیا پڑی خیرات یہان لیکے ہم کہاتے ہین مال
اللہ اللہ کسقدر اسراف مین آتی ہین مال
پر سفر کے نام کو بالکل نہین پاتے ہین مال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کوئی کہتا ہی تجارت سے نہین فرصت مجھے
کوئی کہتا ہی نہین ہے کار سی رخصت مجھے
کوئی کہتا ہی کہ گھر سی ہی بہت الفت مجھے
مرتی دم ہر یک کہیگا کاش ملتی مہلت مجھے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہر گھڑی پھیلا رکھہ دستِ دعا کو اے فقیر
چاہتا ہی تو اگر اوسکی عطا کو اے فقیر

کیون نہ تجھپر رحم آئیگا خدا کو اے فقیر
ایکدم مت بھول اپنی التجا کو اے فقیر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

عرض حاجات فقیر بحضرت قدیر در شوق مدینہ طیبہ حرسہا اللہ تعالی

ہو جبھی تسکین دل حاصل مدینے کی قریب
اب نہو جاتا مجھے مشکل مدینے کی قریب

خاک مین یہ خاک جا پہنچے مدینے کی قریب
جا دہنسے یارب یہ آب و گل مدینے کی قریب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے بہیل قرب پیغمبر مدینے کا سفر
ہووی تسکین دلِ مضطر مدینے کا سفر

گر نصیب ہے اے خالق اکبر مدینے کا سفر
اور بہت آسان ہو مجھپر مدینے کا سفر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیالِ دل مدینے کے قریب

اس سفر مین یا خدا اخلاصِ نیت دی مجھے
بے ریا رکھہ مجھکو اور خالص محبت دی مجھے

حاجی اور زائر کہا جائے سی نصرت دے مجھے
اور بہت جلدی پہنچ جانیکی ہمت دے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب کہین جلد مجھے دن دکھلائے رب العالمین
اور کہین قسمت ملا دے قافلے وہ کہ بسے آدل حزین
دور ہو جاؤن وطن سے اور مدینے سے قرین
اب کوئی منزل نہین کی سوا باقی نہین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نخل طیبہ کا تبرک دے اگر پنکھا کوئی مجھے
اوس سے ہو وے راہ کی گرمی سے میری زندگی
ہو ہوا اوسکی مری جنت ہوا فردوس کی
خاک جا پہنچے کہین یہ ریزِ نخلستان مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کسقدر پُر نور ہے نامِ خدا ملکِ عرب
کیون نہو جب ہو مقامِ مصطفے ملکِ عرب
اور سراسر ہے مطیعِ کبریا ملکِ عرب
یا خدا جلدی دکھا جلدی دکھا ملکِ عرب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

شرک ہین طاعات اور خیرات ملکِ ہند مین
کیا برا اندھیر دن رات ملکِ ہند مین
ہین غلامِ شہوت و لذات ملکِ ہند مین
یا الٰہی ہین بہت آفات ملکِ ہند مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مثلِ مکہ ہے مدینے کو جہان پر احترام
آنکہ جسمین رسول اللہ فرمائین قیام
طیبہ طیب کا ایسا کیون نہو عالی مقام
مجکو بھی یارب دکھا دے مسکنِ خیر الانام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہی دوا آدرو بیماران مدینے کا غبار
میری سر آنکھوں پہ ہو فیضان مدینے کا غبار
ہی علاج روح ہر انسان مدینے کا غبار
بلکہ ہو پیراہن عریان مدینے کا غبار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

کیوں نہ اترائی پہر خوشبوی طیبہ کی ہوا
جسکے آگے عطر و مشک و عود و عنبر چیز کیا
جسکے ہمدم ہو دے خوشبوی محمد مصطفے
گرد باغ جان معطر و بس ہے میرا یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

گر مدینہ جا رحمت ہے تو احمد کے سبب
اور جگہ مقبول طلعت ہے تو احمد کے سبب
خاک میں دیکھے جو صحت ہے تو احمد کے سبب
مغفرت ان بہ نہایت ہے تو احمد کے سبب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

یا خدا راہ مدینے کی مساجد کو دکھا
دوڑتا جاتا ہوں ننگے پاؤں اور روتا ہوا
ہر جگہ اس سر کو میرا ہی سجدوں میں جھکا
پہر بہی فرط شوق ہے ہو قدم بہی میرے صدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثل خیال دل مدینے کے قریب

مرقد میمونہ بہی یارب دکہا نا راہ میں
طفل دل رم نا ہی آمد امین کی چاہ میں

جی پڑا ہی مسجد و بیت رسول اللہ مین — اب کہان تاب اتنی جو جاؤن مین بالواہ مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

فتح الابواب یا ربنا من رحمتک — انت مطلوبا بالمملوک فقیر یا ملک
اہدنی ربی الی البیت فدار مرسلک — ثم ادخلنی الہی مصرہ من بلد تک

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

چون شود حالم چو برج سبز را بینم ز دور — بر زمین افتم چو برج سبز را بینم ز دور
کے بود صبرم چو برج سبز را بینم ز دور — چون ہوا گردم چو برج سبز را بینم ز دور

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب رسول اللہ کا مسکن نظر آئی مجھے — غسل کر ڈالین نہ کیون آنکھین یہ آب اشک سے
پاک ہووین دیکھنے کو اوس مزار پاک کے — اب تو یا رب میرے یا مولی مری ہادی مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہند سی جاؤن مدینے مین تو ہو اتنی خوشی — جسقدر ہو نار سی جنت مین جانیکی خوشی
اب تو یا رحمن میرا ہی کہین ہووے جی خوشی — کیونکہ ہو میرے خوشی جبتک نہو تیرے خوشی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مسکنِ طیبہ الٰہی مثلِ جنت ہو سب مجھے
بلکہ دم بھر جیتے جی وہاں سے رخصت ہو نہ مجھے
اور وہاں ایک ایک دم رہنا غنیمت ہو مجھے
شہرِ احمد میں کہیں مرگِ شہادت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یوں رسول اللہ فراقِ میں میں بیزار ہوں
کافرانِ ہند میں بیکسی یارب دل ہی جون
جو مسلمان ہو کی اہلِ شرک میں کبھی سکون
حالِ دل کو جانتا ہی تو تو بس میں کیا کہوں

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا ہی عالی منصبِ باب السلام
ہو سلام اس لب پہ یا مولیٰ الیٰ باب السلام
روز و شب روشن ہے بہتر ہر شب باب السلام
مجکو پہنچا دی سلامت جانبِ باب السلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نام ہی جس باب کا مشہور بابِ جبرئیل
ہو کی اوس تک رسی میں بھی فیضیابِ جبرئیل
شاید اب بھی آتی جاتی ہوں جناب جبرئیل
داخلِ مسجد ہوں ہمراہِ رکابِ جبرئیل

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جب نہ روز و شب اوس مسجدِ عالی میں ہو
کیوں نہ ایسی حالِ خوش میں دل ہی خوشحالی میں ہو
چشمِ حیران کی نظر ہر لحظہ اوس جالی میں ہو
التجا و امدادِ خدا اس طاعتِ عالی میں ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

درمیانِ حجرۂ منبر ہو جب میرا قیام
اور جب ہون مین بصحنِ مسجدِ خیر الانام
وہان نظر کو ہو وے ہر دم حجرۂ انور سی کام
دیکھتا ہون قبۂ انور کو ہیبت سے مدام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

روضۂ انور مین بھی مجکو میسر ہو نماز
وقت اس خلوت کا یا اللہ ہو جاوے دراز
اور استغفار و تسبیح و ثنا ئے بے نیاز
ہین مری سبکام تیرہی سپرد اے کارساز

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

با ادب ہو مین کبھی بالینِ اطہر کی قرین
اور کبھی ہون چہرۂ تاباں کے آگے مین حزین
اور خیالِ روے روشن دل مین ہو نقشِ نگین
کہتا ہون صلِّ علیٰ روحِ شفیع المذنبین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

روحِ احمد پر تو حاصل ہی یہان عرضِ سلام
منہ تو دیکھو میرے قسمت مین کہان عرضِ سلام
پر ضرور اجب ہے کہ جا کیجے وہان عرضِ سلام
ہان اگر آسان کرے رب جہان عرضِ سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

حضرتِ حق سی ہی نازل وہان کامل صلوٰۃ
اوسمین ہر مخلوق سی یا رب ہے شامل صلوٰۃ
اور فرشتی بھی سبھی کرتے ہین نازل صلوٰۃ
ہو بآوازِ حزین مجکو بھی وہان حاصل صلوٰۃ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بھیجتا ہون یون تو مین یہانسے بھی احمد پر درود
پر حضور مین خدایا ہو محمدؐ پر درود
اور پہنچ جاؤن مین قافلے کے مقصد پر درود
ہوکے حاضر جا کہون اوس پاک قدر پر درود

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مجسے ہو وین وہ ادا الفاظ و مضمونِ سلام
یعنے جو مسنون ہین دستور و قانونِ سلام
جو کہ ہین اصحاب سی ماثور و مسنونِ سلام
دیکھیے کسدن ہو یہ محروم مقرونِ سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

رات دن یارب وہان تسلیم کا ہو اتفاق
کیا سرورِ وصل اور کیا شکوۂ دردِ فراق
تا کہون کسی کا جو جو کچہہ بنی مین اشتیاق
اب نہین کی جدا ہے جدا یا مجہہ تما ق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور کہان قسمت کہ وہان سیر تو ہون لکہون سلام
جب حضورِ شاہ مین حاضر ہون مین مثلِ غلام
ایک بہی ہو وین جو اب دلکا مجہے خیر الانام
غرض حالِ دل بہلا کیونکر رہے بہر تمام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

غرض یہ ہو وے کہ دردِ ہجر نے مارا مجہے
آپکے در تک مقدر نے نہ پہنچایا مجہے

یعنی سامانِ سفر ہر سون سے ہات آیا مجھے ۔۔۔ آپ ہی کی شوق مین شوق اصلا کا تہا مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یارسول اللہ جو کچھ مجھپہ گذری کیا کہون ۔۔۔ یارسول اللہ دل کی بیقراری کیا کہون
یارسول اللہ جو حالت تھی میری کیا کہون ۔۔۔ اور دعا یہ جسقدر ورد زبان تھے کیا کہون

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یارسول اللہ مرے مان باپ تمپر ہون نثار ۔۔۔ مجکو ملکِ ہند کا رہنا تھا مثلِ قیدِ نار
اب مدینا آپکا ہی جنت الفردوس وار ۔۔۔ یارسول اللہ کہا کرتا تھا یون مین بیقرار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یارسول اللہ مین مشتاق تھا دیدار کا ۔۔۔ مسجد و محراب کا منبر کا حصہ آثار کا
روضۂ انور کا یہان کی ہر در و دیوار کا ۔۔۔ اول و آخر یہ تھا ہر دم میری گفتار کا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یارسول اللہ لاکھون شکر مولی کے لیے ۔۔۔ آپکے اب جو حرن مینی یہی یہان آکے لیے
اب مبارکباد میری چشم بینا کے لیے ۔۔۔ آرزو یہ تھی اسی محو تماشا کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب مبارک میری آنکھون کو جمالِ طیبہ ہو
اب مبارک مسجدِ احمد مین سر کو سجدہ ہو
اب مبارک میرے ہاتھون کو شباکِ روضہ ہو
اب اثر مجکو مبارک اس دعا کا کیون نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ اب مجکو ہوئی اتنی خوشی
کیا عجب جو مین شادی مرگ ہو جاؤن ابھی
اور تیرا ہو کر عجب کیا روح یہان آئی مری
مجتبیٰ ہی کی سفر مین بہی یہی فریاد تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب سرورِ وصل سی بیخود ہون مین یا مصطفیٰ
ہی یہی حیرت کہ مین اور روضۂ خیر الوریٰ
خواب مین ہی یا کہ بیداری مین ہی یہ ماجرا
کیا مرا کہنا وہ سچی مچ خدایا ہو گیا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نفس ظالم ہون استغفار ہی رب سے مری
آپ ہی میری شفاعت کیجئے حق سی یا نبی
تاکہ پاؤن مین بھی تواب رحیم اوسکو ابھی
یہ تمنا ہی تو لازم اس تمنا ہی مین تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا نبی ڈرتا ہون مجکو پھر نہو دردِ فراق
پھر نہو وہ اشکِ سرخ و چہرۂ زردِ فراق
پھر کہان منہ پر پڑی پھیر نہو گردِ فراق
یون کہا کرتا تھا مین بھر کر دمِ سردِ فراق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

[illegible]

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بس وہان سی یا خدا دم بھر مجھے رخصت نہو
جان رخصت ہو بدنسبی پر مجھی رخصت نہو
دیکھکر وہ روضۂ انور مجھے رخصت نہو
حیف ہے اہتک وطن سے گر مجھے رخصت نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

حضرتِ صدیق کو بعد اوسکی ہو عرضِ سلام
جو ہین صادق یارِ غارِ حضرتِ خیر الانام
سب سے بالاتر ہی بعد از انبیا جنکا مقام
انکا مشتاقِ زیارت ہے بہت یہ مستہام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

پھر تحیہ عرض ہو فاروقِ اعظم رضؓ کے تئین
قول سی جنکی موافق آیا قرآنِ مبین
جنکے باعث سارے دینون پر ہوا غالب یہ دین
اب طفیلِ دوستانِ رحمۃ للعالمین
صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیا ہی عالی شان ہین دیکھو تو احبابِ رسولؐ
کیون نہو وین جو کہ تہی قربانِ آدابِ رسولؐ
عالمِ برزخ مین بھی ہین دونون ہمخوابِ رسولؐ
یا الٰہی اب طفیلِ قربِ اصحابِ رسولؐ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہین مدینے مین محمد مصطفٰے کے جتنی چاہ
گرد ہون مثلِ سگِ کہف اونکی مین بھی یا الٰہ
چاہ مین پانی کی اونکی تشنہ لب یہ دل ہی آہ
ہو نہ یارب میرے بی سامانی اب تو سدِ راہ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا نصیب اُس کوچہ و بازار کے
پڑتی تھی ہر دم قدم واں سیدِ ابرار کے

جو شرف میں ہوں بڑھی رفتار سے
یہ دعا ہے تو قمیں اُس خیرِ آثار کے
پہنچنے سے قبر کے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

باز آتا میں نہیں تقصیرِ اندازہ سے
خاک میری پاک ہو پہلے تو قربِ مکہ سے

کوئی باندھے مجکو لیجا کر ستونِ توبہ سے
پھر خدا الطیب بنا قرب خاکِ طیبہ سے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے جو نزدیکِ مدینہ مسجدِ پاکِ قبا
پھر مدینے سے بھی آتی تھی واں خیر الورےٰ

رونق افزا اُس جگہ اوّل ہوئی تھی مصطفےٰ
اُس میں دو رکعت ہیں عمرے کے برابر یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدیں جو دو ہیں اور ہیں ٹیلی کی قریب
کیونکہ اُن سبکو قیامِ مصطفےٰ سی ہی نصیب

خاک میں اُنکی جو ملتی ہے بھلا سر میرا یا مجیب
دیکھیے کب یہ مقیم خستہ دل ہوگا غریب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جاتی حنانہ کوئی ای کاش دکھلائی مجھے
اور ستون ابو لبابہ تک بھی لیجائے مجھے

تجھ سے ان توبہ ہوا اور رونا بہت آئے مجھے
بس ہوا حد کے ہاں کون پہنچائے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مرقدِ انور پہ ہو عرضِ تحیت صبح و شام
پھر بقیعِ پاک کا دیکھوں میں جلوہ صبح و شام
(مدینہ طیبہ کے مقبرہ کا نام ہے ۱۲)
اور میں اہلِ بیت کا دیکھوں قبہ صبح و شام
کر دعا مولیٰ سے اپنی کر کے گریہ صبح و شام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

قبۂ عثمانؓ ذی النورین بھی مجھکو دکھا
قبۂ پر نورِ ابراہیم ابنِ مصطفیٰ
اور قبابِ دخترانِ حضرتِ خیر الوریٰ
ہیں یہ سب آسان تجھے گر بلطفِ کبریا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

امہاتُ المومنینؓ کا قبۂ عصمت دکھا
جن سے طفلِ روح پائے دوشِ مادر کا مزا
اور بھی قبے وہاں موجود ہیں جو یا خدا
ہو شرف سب کی زیارت سے مجھے جلدی عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور خصوصاً روضۂ زہراؓ بھی دکھلانا مجھے
با حیا اوس مرقدِ عفت پہ لیجانا مجھے
وہاں جنابِ سیدہ میں جلد پہنچانا مجھے
تو بنا یا رب مدینے کا سے دیوانہ مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدِ زہرا مین بھی سجدہ ہو میرے لئے گو قرا
اس لیے بیت الحزن نام اونکی مسجد کا ہوا
وہان فراقِ مصطفےٰ مین روتی تھین خیر النسا
دلکو رقت رونا آنکھونکو مری ہان ہو عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یاالٰہی مجھکو دکھلانا صحابہؓ کے مزار
اور بن دیکھے رسول اللہ کے تھے بیقرار
جان و دل سے آل سے بھی جو کہ حضرت پر نثار
بیقراری ہے وہان کی مجھکو یا پروردگار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور شہیدانِ اُحدؓ کی بھی زیارت ہو مجھے
سبزہ یار نگاہ سی حاصل شرافت ہو مجھے
ہر جبل کی نخل کی وادی کی رویت ہو مجھے
دیکھیے اب رنج ہجران کتنی مدت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور یہی ارمان ہی میری دلِ صدچاک مین
خاک میری پاک ہو ملکر وہانکی خاک مین
مرکے مین بھی خاک ہو جاؤن بقیعِ پاک مین
اب تو بس یون ہین سمائی ہی دلِ غمناک مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

دلکو یون طیبہ سے اُلفت ہے تو احمدؐ کے لیے
اور مین مرجاؤنگی تو نسبت ہے تو احمدؐ کے لیے
اوسکی ہر شے سے محبت ہے تو احمدؐ کے لیے
آرزو یہ بے نہایت ہے تو احمدؐ کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

[illegible]

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیون عدو کی حرمت مین نہو ہر کام دین	یہ چمکین نام مدینہ کی ہی دیکھو نام دین
کیون نہ آدمین در دمندِ دین کو آرام دین	جسمین حاصل کام دین ہو اور سب احکام دین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

سوچتا کیا ہی کہین چل بھی یہانسی اے فقیر	کام کر سب اپنی مولی کی حوالی ای فقیر
اپنی کہنی کو ذرا سچ کر دکھا دی ای فقیر	اب تو مدت ہو گئی یہ کہتی کہتی ای فقیر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد یکہ پر گہر بود از وی دکانِ جان	شکر یکہ پر شکر بود از وی دہانِ جان
بادا نثار بارگہِ واجب الوجود	بستایدش بگر دل من از زبانِ جان

در حمد حسن الخالقین خالق حسن رحمۃ للعالمین از دانش ہای پسندیدہ و کنش ہای گزین انسان آنست کہ پیش از آنکہ کار بہ بیساختگی کشد خود را الکن نماید چہ کہ اگر خون جگر بر قرگانِ دو زبانِ خامۂ شنجرفی بسازد و از کتاب ثنایش سرحی سر داستان نگارد ذیر گرہ از کار نکشاید اندیشہ محمدش بہ سر سودا سود می ندہد و بی سر ائیدن این رباعی از دام خیال محال نہد

رباعی + انجا کہ دلیل عقل را مدخل نیست + مقصود ز جہان مطلب از علم یکی است +
این عرصہ صفحہ نیست درگاہ خدا ست + ای خامہ بدست باش و بر نامخن ایست + و نعت
حضرت وجیہ دو جہان احسن حسینان کون و مکان مہبط جبرئیل پیشوای سبیل افتخار آل خلیل
اعنی نبی اسمعیل محمد رسول اللہ علیہ و علیہم صلوات من اللہ الجلیل کار نیست مفوض بقدرت
رب غنی و قدیر نہ بدست و قلم بندۂ حقیر و فقیر رباعی + ممدوح خدا ست ذات مقبول
رسول + ہان در صفتش کلام ربی است نزول + کاری کہ فقیر کار اسلام و غنی است + در مدحت
او فکر جہول است فضول + اما بعد راجی رحمت رب قدیر مداح بشیر و نذیر
بندۂ حقیر محمد حسین فقیر بخدمت مومنین مشتاقین خیر الانبیاء عرض رساست کہ چون
دیوان نعت نیر البشیر علیہ صلوات من اللہ الاکبر موسوم بسفینۂ عشق مدینہ بختم رسید تمنای
آن نا سخن بدل زد کہ مدح سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیز ضمیمۂ این سازم و بتشفیع
قلوب احباب دین پردازم فلله الحمد کہ تیسیر آرزو گردید و شمول دیوان از قوہ بفعل رسید
دیباچۂ نعت جناب سید المرسلین علیہ صلوات من رب العالمین ازین پر قصور باعث چہ آید فلہذا زبان قلم می آرید
اشعار بین بسی کہ چون کاسہ تہی ماشم + کہ در سلک خریدار این باشم + قطعہ سپاس تا سخن آید چہ جنبش
حرف خاموشی چہ نیکی بین با افتادن است + حرف توصیفش فقیر از من نویسد بہ تکلف خامہ زین تکلیف بین اینکہ پا افتادن است +
وصلی اللہ تعالی علی حبیبہ و رسولہ محمد و اصحابہ و ازواجہ و ذریتہ و اہل بیتہ اجمعین + +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

١

للہ الحمد کہ سلطان نبی مہمانِ فقیر
دافعِ حزن ہے اب کلبۂ احزانِ فقیر

آج کس قرب سے ذی شان ہوئے مہمانِ فقیر
بن گیا کنجِ حرم گوشۂ احزانِ فقیر

رتبہ اوس قول کا مصداق یہ اب میرا ہے
ابن مسجود ملائک جو لقب میرا ہے ۲
(یعنی ابن آدم ۱۲)

ظل طوبیٰ ہی عیان سایۂ دیوار اپنا | گل سے زخم دل گلزار ہی ہر خار اپنا
ہے گلیم اب شرف کسوت ابرار اپنا | بوریا آج ہے استبرق اخیار اپنا

آج یہاں نقش حصیر اپنا ہے جو حسن زمین
حسن وہ حور کی ہاتھوں میں لکیروں سی نہیں ۳

کیوں حصیر آج نہو رشک حصار شاہان (قلعہ ۱۲) | جلوہ فرما ہی جہاں اصل فخار شاہان
کیوں نہو دار حزن غیرت دار شاہان | ہر خس خانہ ہی صد رشک منار شاہان

کیوں نہ ہر زحمت دل صورت رحمت بن جائے
جلس بیت آج نکیوں سندس جنت بن جائے ۴
(ٹاٹ — ریشم)

آج یہاں ہر خط ساغر ہی دلیل اسرار | ذرہ درد ہی خورشید سماوات فخار
ہوگیا آہن دل رشک زبردست افشار | داغ دل شمع حرم وار ہے نور الابصار

بیت ویران مرا کس نور سے معمور ہے آج
لیلۃ البدر نبھے دریوزہ گر نور ہے آج ۵

کیا محل حسنات آج ہوا حال اپنا | ثقل میزان قیامت ہوا اثقال اپنا (یعنی پلے ۱۲ — بارگران ۱۲)
رشک شمشاد بنا سبزہ پامال اپنا | کاسۂ فقر ہوا کیسۂ اقبال اپنا

اب مرا قریہ اوس اقبال سے آباد ہوا
کہ سراسر غم ادبار سے آزاد ہوا ۶

خشک لب دید تر تھی جو رفیق اپنی مدام | جلوہ بحر و برادن سی ہوا اب حظ انام (جہان ۱۲)

دودِ دل آج ہوا کاکلِ محبوب مرام ‖ ہی دم سرد مین بادِ سحری کا اشمام

۷ غم دارین سے مجھے ہوا آج اپنا غم
زلفِ معشوق تمنا ہوئے زنجیرِ الم

ای فقیر آج وہ سلطانِ جہان مین ہان ‖ نہین آفاق مین ہوتی جو نصیبِ شاہان
خاکِ منزل پہ تہا مقدمِ اعلی کا گمان ‖ جذبۂ دل تیرا کہان اور کہان وہ ذی شان

۸ کیون غزل خوان لہ الحمد نہون مین ہر دم
غزلِ تحفے ہوا دام غزالان حرم

آج کس روح سی ہی یہ تنِ بیحس حساس ‖ ابر رحمت کو ہی کیا آج مری خاک کا پاس
جسکا ہر قطرہ ہوا حضرِ ترقیِ حواس ‖ بن گئی ہر بن مو دین امرار شناس

۹ شبحاتِ ابدی سے یہ کیا کس نے ظہور
بھر دیا دیدۂ دل مین مری اک غیب سے نور

آج دردِ متالم کے دوا حاصل ہی ‖ آج امراضِ دروبی کی شفا حاصل ہی
آج امیدِ دلی یاس کی جا حاصل ہی ‖ آج مین کیا کہون ہمدم مجھی کیا حاصل ہی

۱۰ امرِ ذوقی کا بیان کون سی الفاظ سے ہو
غیر ملفوظ بیان کون سی الفاظ سے ہو

آج بالیدگی قامتِ سینہ ہر محزون ‖ تنگ ہوتی ہی بہت مین کلاہِ گردون
منہ اشمس سے قمر کا مقیب سے موزون ‖ نور انوار جہان آج ہی اس مین مکنون

۱۱ بوصلِ محبوب سے کیا آج نزول
حاصلِ دولتِ ہین ہیں حق نگر ہو مین قبول

اطلسِ چرخ بنا جنکے لیے فرشِ براہ	ہو لئی جلوہ گرِ جلسِ فقیر آج وہ شاہ
جوش زن دل مین وہ شوقِ سُرورِ دلخواہ	فرطِ شادی ہو عجب کیا مجھی مرگِ ناگاہ

۱۲ یہی حیرت ہی کہ یہان اورشہ دین آجائی
بالیقین دل کو یقین ہو تو یقین آجائی

قابِ قرب آج ہوا قافِ اعظم میرا	یعنی ذکرِ صفتِ شاہ سے ہے ہمدم میرا
امرِ اوسط ہے جو توصیف مین مبہم میرا	دل نہین مدحِ محمد مین مذمم میرا

۱۳ مجکو اترانے سے اطرا رسے بچائے اللہ
مدحِ غنا لے کا مجھے منہ نہ دکھائے اللہ

کیا ہی او تری صحفِ نعتِ رسولِ مختار	بن گئی ارضِ حرم آج زمینِ اشعار
آئی اشباحِ مضامین وہ عطائی غفار	مظہرِ نورِ قدم مین جو سراپا انوار

۱۴ یعنی ہے شانِ سراپائے محمد نازل
آج مجھپر ہے وہ خیریت سرمد نازل

بحرِ اشعار ہی یہان بر و کشِ کوثر گویا	وزن ہر شعر مین ہی نقلِ ترازوی جزا
نقطہ ہر حرف کا ہے مردمِ چشمِ بینا	ہی سخن ناسخِ طغیان و غلوِ شعرا

۱۵ حاصلِ قریۂ گفتار کچھہ آج ایسا ہے
دخلِ صد ملکِ سخن دیکھکے شرماتا ہے

چیزی ہی در وصفِ سخن کہ محلِ اوصافِ نبوی ہم اوست گوید

یہ سخن رشکِ گلستانِ جہان کیونکے نہو	یہ سخن نورِ شبستانِ جہان کیونکی نہو

روئیِ شانِ سخن شانِ جہان کیونکی نہو
سامی اس بات سے سامانِ جہان کیونکی نہو

۱۶
گر سخن کاشفِ اسرار نہوتا واللہ
قل بھی قرآن مین بتکرار نہوتا واللہ

یہ سخن وہ ہی کہ جو معجزۂ عیسیٰ ہے
یہ سخن وہ ہی کہ اسرارِ شبِ اسرا ہے
اس سخن کے لیے بیتابِ دلِ موسیٰ ہی
یہ وہ شاہد ہی کہ در پردۂ ما اوحی ہی

۱۷
طورِ دل کے لیے عالم مین تجلی ہے سخن
دیکھلو آئینۂ صورتِ معنے ہے سخن

ہر مسافر کے لیئے کشتیِ کعبہ ہے سخن
ہر خطاکار کو یہان عذرِ خطیئہ ہے سخن
رات دن رہبرِ عشاقِ مدینہ ہے سخن
قابل التوب کے درگاہ مین توبہ ہے سخن

۱۸
شرفِ انسان کو ملک پر ہی سخن کی باعث
نازمین ارض فلک پر ہی سخن کی باعث

بیکسِ عشق کو خود مونس و ہمدم ہی سخن
صاحبِ زینتِ مدحِ شہِ عالم ہی سخن
داغِ دل کے لیئے کافورکا مرہم ہی سخن
ہان قبیح اوس کو کہو جو کہ مذمم ہی سخن

۱۹
کچھ نہین جای سخن یہان کہ سخن ہی وہ رفیق
جذبِ مطلوب مین سہل اوسکو ہی ہر فتحِ عمیق

خود سخن کے لیئے ہین چار کتابین تفسیر
ہی حدیثِ نبوی خاص سخن کی تصویر
اور سخن سی ہوا کاشانۂ عنصر تعمیر
سخنِ مدح سی ممدوح ہوئی ذاتِ بشیر

اس سخن مین ہی سراپای محمد کا بیان
اب یہ لکھتا ہے قلم جس کو بعونِ الرحمان

چیزی در وصفِ قلم کہ وصافِ رسول الرحیم است گوید

۲۰ کیون نہو وصفِ قلم کاتبِ لوحِ محفوظ
ہوگیا جس سے یہ ماکان و یکون سب لفوظ
کب نہین دفترِ کونین قلم سے محفوظ
یہ وہ یکتا ہی کہ ہی ضابطِ ہر حظّ و حظوظ

۲۱ اس نی جو دلکھی ہی آیاتِ قِدَم کی تفسیر
یہ قلم وہ ہے کہ ہے نون و قلم کی تفسیر

کون ہر دم ہی وہ اس نے ہین الٰہی نفّاخ
واہ کیا کچھ یہ قلم کی بھی قلمرو ہے فراخ [قلم ۱۲] [سلطنت ۱۲]
کہ صریر اسکے دو عالم مین ہے ہو قرعِ صماخ
لکھ رہا ہی یہ زمین پر بھی تو سترِ یہ کاخ [آواز قلم ۱۲] [کوبندہ گوش ۱۲] [آسمان ۱۲]

۲۲ سرو کس باغ کا ہی رونقِ گلزارِ قلم
شاخ کس نخل کی ہی پر گُلِ اسرارِ قلم

بی زبانی پہ بہی اللہ رے اسکا وہ بیان
کاشفِ رازِ دلی ہی یہ مگر کیا ہی نہان
کہ یہان طوطیٔ ہر نطق ہی فی ہی طی لسان
گوشِ دل مین ہی کہدیتا ہی چپکی سی کہ ہان [پیچیدگی زبان ۱۲]

۲۳ نہین ناکس کی سزاوار یہ شانِ اسرار
بادب چاہیئے اسطور بیانِ اسرار

صورتِ خضر سرِ چشمۂ تاریکِ دوات
خامہ سکو نہ ہو کیونکہ یہ خامہ دن رات
کہینچتا مُردہ دلونکے لیئے ہی آبِ حیات
پختہ ساز اونکا ہی جو جو ہین یہان خام صفات

۲۴ گردنِ دل کے لیئے سلکِ جواہر ہے یہ کلک
اس سیاہی مین وہ انوار ظاہر ہے یہ کلک

یہ قلم وہ ہی کہ خود جس نی باذنِ الرحمان
لکھی توریت اور انجیل و زبور و قرآن

کہاتب نے جی حدیث اس کا لقب ہے شایان
کر انہین نے جو کی لیی انکو لبین بین زبان

۲۵
صورتِ دستِ دعا اب یہ سراپا ہے دراز
کہ سراپائے محمد کا یہی ہون نقشِ طراز

بارک اللہ ہوی مقبول دعائی خامہ
تو ہوا مجھسے یہ آغازِ طرازِ نامہ
اور ہوا نفس جو پہولی وہی سبب علامہ
کیا ہی گرم آمدِ مضمون کا ہوا ہنگامہ

۲۶
چشم بد دور وہ مضمون ہین ماشاء اللہ
اپنی قدرت کا دکہاتا ہی تماشاء اللہ

ہی دلیل آج تو اوصاف محمد پہ رقم
یہ وہ مضمون ہی کہ ہو لوحِ زبرجد پہ رقم
لیجے کیونکر اسی قرطاس تلبد پہ رقم
قلمِ زر سے ہوا لوحِ زمرد پہ رقم

۲۷
بلکہ سطور ہون اسطور سراپا کے سطور
قلم نور ہو قرطاس ہو رخسارۂ حور

چاہیے صرفِ قلم ایسا ہو شاخِ طوبیٰ
اور سیاہی ہو سویدای ضمیرِ حورا
کاغذ مشق ہوا اسکا ورقِ شمسِ ضحیٰ
نقطۂ حرف بنی مردمِ چشمِ بینا

۲۸
اور ہین خطِ شعاع اس کے خطوطِ سطر
دمبدم صرف مداد اس مین ہو آب کوثر

اور سرخی کی لیی اس مین ہو تحریرِ شفق
ات آجای مجہی کاش جو قرطاسِ فلق
اور پہلی جذب مداد مین ہو صوف استبرق
ہون آج اسکی وہ نورانی ورنگین ورق

۲۹
دیکہکر رنگِ شفق روی افق فق ہو جائے
ورقِ شمسِ ضحیٰ طالبِ رونق ہو جائے

در ردِ دشنام‌گویان اہلِ طغیان کہ در ضمن نعت محمدیہ علیہ الف تحیہ تحقیر شانِ حضرت جبرئیل و دیگر انبیا علیہم السلام کفر می ورزند گویند

ظاہر الحاد ہوا اونکی سخن سی و اللہ
وہ ملکین ہین وہ امین ہین جو ستائے ذی جاہ
جسکا جبریل کی تحقیر سی ہی نامہ سیاہ
آپ جنکے لیے رہتی تہی نبی چشم براہ

۳۰ دلِ احمد سی تو پوچہی کوئی کیا ہین جبریل
جسمین خود ملتی اسرارِ خدا ہین جبریل

وصف جبریل کا مزدور جو مذکور ہوا
کسقدر رحمتِ رحمان سی وہ دور ہوا
ملحدانہ سخن اوس کا ہی مشہور ہوا
کسقدر خالقِ جبریل کا مقہور ہوا

۳۱ کیون نہ ایسا ہو کہ وہ ایسی مکرم ہین رسول
وصف قرآن مین کریم اونکا ہی ظاہر منقول

خوب کہل جائیگی وہ آنکہ تہ سنگِ اجل
تو بہ ہی یون ہو کہین علین نبی مستعمل
نظر آتا ہی جسی دینِ یعقوب کہرل
کوئی تشبیہ نہتی اور نصیبِ اجہل

۳۲ اس مین تعظیم رسولِ عربی کا ہیسکو ہے
مدحِ احمد کہین تحقیر نبی کا ہیسکو ہے

ذکر ہی حضرتِ یوسف کا تو کیا ہی تعظیم
کس اہانت سے ہی ذکرِ زکریا و کلیم
جنکو فرماتی ہین منعوت کریم ابن کریم
کیسی تحقیر سی ہی وصفِ مسیحائی مخیم

۳۳ یون ہی اخوان محمد کا جو موہن ہے کوئی
کس کی اخوان سی کیا جانیی وہ جن جیسے کوئی

الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم

ہین مانا کہ بشر طبع کا موزون کوئی ہو
شعرا مین وہی بہ سر کردہ عالی دون کوئی ہو
فکر رسا ہے مین بھی جسے ہستی گردون کی ہو
خاطر مرفع تو اوس کی ہو جو مجنون کوئی ہو

٣٤
استعارات و مراعات کی بسیاری ہے
ہجو مین خوب جنون کی ادنی بیاری ہے

گنگ ہوئی وہ زبان جس سے ہو پیدا رسول
یا کہ مخلوق مین جو قبل نبی آئی رسول
ذم جبرئیل ہو اور ما وثین تو لائی رسول
اونکی تحقیر ہو اور آپ ہے برگشتہ رسول

٣٥
اپنا دیوانہ نہی ہستی نبی کب وہ ہے
ایک ہشیار ہے دیوانہ مطلب ہے

جسکا مقصود فقط شعر ہو کیا اوسکو شعور
کوئی وادی ہیمون مین کو ہو مسرور
کیونکہ نہی ہوتی ہے جان لعنت رسول مغرور
جو کہی ذام رسل وہی نبی کا مقہور

٣٦
ایسی احسان ترشیدہ کا تحسین ہے مستثنیٰ
اپنی نزدیک وہ حسان ہو لیکن ہے ہنسی

قصہ کوتاہ کہان پہنچی طبیعت میری
مدح حسان سی ایکاش ہو قربت میری
حسبت خاص ہو اور ہو بیعت میری
محسن احمد کی ثنا گوئی ہو راحت میری

٣٧
محو اس نظم کا ناظم ہو بہ تحسین رسول
یون فقیر اب مترنم ہو بہ تحسین رسول

بیان حسن و جمال محمدی صلی اللہ علیہ وسلم با جمال

ظاہر و باطن محبوب سے وہ حسن عیان
کہ بیان ہو سکا نہین طاقت جن و انسان

اوس محاسن کے حسین ہین وجہ دو جہان	کہ شریک اونکا نہین ہے کوئی ارض بین ہان

یعنے احسن بین ۱۲

۳۸
جوہر حسن رسول آمدہ آن جوہر فرد
کہ خدا با وگرش و عدہ تقسیم نہ کرد

کس سے موصوف ہو وہ ذی شرف حسن جمال	ہی جہان بہ صفت خدام صف حسن جمال
یعنے وصاف ۱۲	
ذات احمد ہی وہ دُر صدف حسن و جمال	سایل حسن ہے وہان سبکی کف حسن و جمال

۳۹
کیونکہ معقول بشر ہو رمق حسن مخیم
جلوہ فرما ہوا جس حسن پہ خود حسن قدیم

صفت حسن نبی ہی صفت مہر منیر	کہ بیان باعث تصغیر ہی اور وہ ہے کبیر
دیکھ وصف سے اکبر نظر آتا ہے صغیر	دعوی وصف سراپا ہے سراپا تقصیر
	ہجو ۱۲ ہمارے ۱۲

۴۰
شدہ مفہوم دلم کہ بجمال اکرم
مہر در وصف صغیر است و محیط عالم

ہمسے ہوتا نہین کچھ وصف جمال مرسل	یعنی آنکھوں مین جو پھرتی ہی مثال مرسل
خاص کیا ہو سکے تفصیل جمال مرسل	ہی یہ مجمل صفت فضل و کمال مرسل

۴۱
کہ فضایل ہین محمد کی ہے تطویل فضول
قدر مرسل سے عیان ہوتی ہی خود قدر رسول

خدا ۱۲

خالی حکمت سے نہین فعل حکیم و علام	حسن محبوب کا عالی کیا وہ سب سے مقام
کہ جو ہوتا نہین ظاہر ہی وہ عالم مین تمام	مستطیع اوسکی نہوتی کبھی یہ چشم انام
	طاقت ور ۱۲

۴۲
اللہ
لایکلف کا یہ مصداق ہے پے نفس ہوا
نہ دیا وہ جو یہان شاق ہے پے نفس ہوا

قدرِ طاقت ابصار دکھایا ہمکو — تو ہوئی ہیچ مجسّد کی تمنا ہمکو
صورت مدح ہوئی تبصیر معنا ہمکو — حسنِ احمد ہوا دارین میں جچنے ہمکو

٢٤٣
حسن وہ مطلعِ انوار الٰہی ہے یہ
کہ ہمین وعدۂ دیدار الٰہی ہے یہ

الله الله الفِ قامت آغاز انام — یا دآتا ہی جسے دیکھئے الله کا نام
سر بلند اوسکی بلندی سی ہین کونین مدام — قدِ محبوب ہے وہ سرو ریاضِ اکرام

٢٤٤
رشک قمری ہوئی جان و تنِ ملک و ملکوت
طوقِ عشق اوسکا ہی اور گردنِ ملک ملکوت

متوسط قدِ موزون ہی وہ سر تا پا نور — کیونکہ منصوص ہی اوسط صفت خیر امور
کیسی ہی ذی قدِ بالا رہین ہمراہ حضور — سب سے عالی نظر آتی تہی ہر وقت مرور

٢٤٥
قدِ بالای محمد مین وہ اعجاز ہے واہ
نظر آتی ہین وہان قامتِ بالا کوتاہ

بارک الله تعالیٰ قدِ سلطانِ ورا — رفعتہ چون در شبِ معراج بعرشِ اعلیٰ
لام زلف و قدِ او حرفِ صدقِ اسرا — انما ہیست بتاکید و بتحقیق بہا

٢٤٦
لَمَّا لَقَدْ فَازَ مَعَ الْجِسْمِ عَلٰی نُوْرِ الْعَرْشِ
سَمِعَتْ سَمْعَ قَبُوْلٍ لَہٗ آذَانُ الْعَرْشِ

زیبِ تشریفِ رسالت ہے قدِ پیغمبر — خلعتِ اذنِ شفاعات بہی روزِ محشر
راست آئیگا اسی قد پہ حضورِ داور — راستی آتی ہی کیا راست اسی قامت پر

راست ایسا قدِ یکتائی نہ بے ٹیک آیا

٤٧ کہ نظر دیدۂ احول سی بہی جو ایک آیا

وہ جمالِ نبوی ہی اثرِ نورِ جلال
اور جس سایۂ نی وہان پیرِ قدم پائی مجال
اس لیی اوس قدِ پرنور کا سایہ ہی محال
گویا اوس ظل کو بہی لی آئی قضا کی عمال

٤٨ مردمِ دیدۂ انسان بنایا اوس کو
نور سے وہ نہ نکہتا کہیں پایا اوس کو

سرِ عالی ہی حبابِ یمِ رضوانِ خدا
ہو اگر نقدِ سجودِ دو جہان اوسپہ فدا
تاجِ ہر سجدہ ہی اوس سر کا وہ ذرِّ رضا
تو بہی ارزان ہی اوس تاجِ منوّر کی بہا

٤٩ کیا بیان ہو صفتِ اس رئیس الابرار
جسکا ہر سجدہ یقینی ہی قبولِ جبّار

لیلِ اسرا ہین وہ موی سرِ شاہِ دو جہان
شبِ طاعت متہجّد کو نصیب ایسے کہان
اور ہر اک تار مین ہے فیضِ شبِ قدر نہان
جو تعلق مین ہے حظِّ دلِ بیدار یہان

٥٠ زلفِ لیلِ سعادات ہین وہ زلف کے تار
زلفِ دل کے لیئے زلفی ہے حضورِ غفّار

دلکشا ایسی ہی اللہ وہ پرنور جبین
دیدۂ کاذب کا قرا وسی دیکھی تو ہین
صبحِ صادق ہے کہ آفاق مین ہنستی ہی مبین
سجدۂ خالقِ ایمان مین ہو سر بزمین

٥١ جلوہ فرما جو وہ پیشانی فائق ہو جائے
دیکھکر ناصیۂ کاذبہ صادق ہو جائے

شجرِ طور ہی گویا قدِ زیبای رسول
جنکو پیش آگئی پیشانی عظمای رسول
جلوۂ طور کی لمعات ہین سیمای رسول
ہمہ تن چشم رہی محوِ تجلّای رسول

۵۲
یکنظر خواب مین اب بہی جو وہ دلکش آجای
دلِ مشتاق کو موسی کی طرح غش آجای

کس قدر ہی سی قرین ہین دو کمانِ ابرو
سورۂ نون ہی خود وصف بیانِ ابرو
قاب قوسین کی تصویر ہی شانِ ابرو
قبلتین آج ہین عالم مین نشانِ ابرو

۵۳
یا درِ کعبہ ہے وہ جبین دعا ہی مقبول
بال بال آپکا کیا نامِ خدا ہی مقبول

وصفِ ابرو مین قلم میری قلم کی ہی زبان
کہ سلامت ہے جہان رکہی یہ شمشیر بیان
ایسا عالم مین سرِ فکرِ سخنور ہی کہان
ہی محالات سے اوصافِ خمِ ابرو کا نشان

۵۴
نقشِ ابروی نبی کہنچ نسکے جو کہینچے
کس کی طاقت ہے کہ اس قوس و قزح کو کہینچے

آئی اوس ابروِ عالی پہ اگر چین عتاب
کیونکہ عالم مین عتابِ نبوی ہی قہرِ مجاب
الحذر گو کہ ہی فرح مین ہی گرچہ عذاب
کہ نہان جس مین ہی قہار کی خود نار عقاب

۵۵
جہانکتی ہی دلِ کفار کو اس پردے سے
اونپہ پر غیظ کیا نار کو اس پردے سے

ایک گ آپکے ہین وہ ابرو ہی نہان
مسقطِ نبض جہان ہو وہ اگر ہو جنبان
غیظ فی اللہ مین ہولی ہی کیونکہ عیان
ہمسر جنبشِ عرش اوسکی صفت سے شایان

۵۶
اوسکی مغضوب پر ایسا غضب مولی سے ہے
جسکی ہیبت سے دلِ عرش ہی کانپتا ہے

فرق سر جادہ حسن دو جہان ہی دیکہو
استوا چرخِ رسالت یہ عیان ہی دیکہو

وہ جو ابرو سی قرین انکی شاہ ہی دیکھو — معنیٔ نون و قلم جلوہ کنان ہی دیکھو

۵۷
حاجبین ایسی ہین وہ غایتِ عینی حسنین
قاب قوسین ہین یعنی رہ قابِ قوسین

سورۂ صاد ہی وہ عینِ حیا مندِ نبی — گوشۂ چشم ہی اک ملکِ جہانسے مغنی
ہی نظر سوئے زمین اس لیے اکثر اونکی — کہ رہین کنجِ عدم مین بھی تو مرحوم سبھی

۵۸
رحمتِ خاص ہین اوس نورِ ہدی کی آنکھین
کیون نہون دیکھنے والے ہین خدا کی آنکھین

کیا ہو کیفیتِ عینِ نبوی کا اظہار — کحلِ مازاغ ہی اور چشمِ رسولِ مختار
آنکھین ہین عالمِ دیدارِ خدائے غفار — اور سیاہی و سفیدی ہین وہان لیل و نہار

۵۹
سمع موسیٰ کو ملا قربِ مقالِ بے کیف
چشمِ محبوب ہے اور شانِ جمالِ بے کیف

مژۂ چشم ہے تارِ رگِ ابرِ رحمت — نہرِ خلد شارِ رگِ ابرِ رحمت
کیون ہو جنبش سی قرارِ رگِ ابرِ رحمت — رحمِ کونین ہی کارِ رگِ ابرِ رحمت

۶۰
یا کہ محسوس ہین وہ تارِ نگاہِ رحمت
کیونکہ دارین ہین یہان چشم براہِ رحمت

صفِ مژگانِ پئے کفار ہی صفِ پیکار — تیر باری کو ہی اعدا پہ وہ ابرِ مدرار
جس سے ہوتا ہے مغازی مین یہ اعجاز اظہار — مینہ برستا ہی مگر ہوتی ہین کافر فی النار

۶۱
ہیبت اوس جنبشِ مژگان مین ایسی ہے
ہیبتِ زلزلۂ ارض کہان ایسی ہے

صدف گوہر آیات خدا گوش رسول
ماہ و خورشید ہی بانیٔ تشبیہ آفول
صورت نور و دہان عارض و گیسو مقبول
یہی مضمون رخ انور سی ہوا دل مین نزول

٦٢
ہے وہ رخسارۂ تابان لب خندان کے پاس
یا کہ نازل ہی قمر سورۂ رحمان کے پاس

صورت سورۂ قرآن وہ رخ روشن ہی
عرش پر نور درخشان وہ رخ روشن ہی
صفت کعبۂ رحمان وہ رخ روشن ہی
یا قد شاہ پہ تابان وہ رخ روشن ہی

٦٣
وصف مین ہمکو جو کالنور کی عادت ہے یہ
کاف تشبیہ نہین کاف زیادت ہے یہ

از بس پہلون مین محبوب دو عالم واللہ
وصف جسم بھی یا ہی مذکور لسان و افواہ
ابیض اللون الخلق ہی یا مرج عرب مین وہ شاہ
گندمی رنگ لیے وہ رخ غیرت ماہ

٦٤
اللہ اللہ جو شبہ رخ نور حق ہے
نقل تشبیہ سی گستاخ کا بھی سینہ شق ہے

وہ دہن وہ لب جان بخش وہ خط رخسار
کعبہ رخسار ہی خط طائف کعبہ زوار
مین قرین کیا ہی قرین ہی بجمع الغفار
یا خط سبز و لب و فم سی ہوا وہ اظہار

٦٥
طبع غواص جو لی آئی ہی در مضمون
لب کوثر پہ ہوی خضر و مسیحا مقرون

در دندان ہین درون لب خندان رسول
ہی وہ پشت لب جان بخش پہ خط مقبول
یا کہ ہی قلب شفق مین یہ ثریا کا نزول
یا کہ آب در دندان ہی اثبات حصول

سبزۂ آب تو ہر جا سے نمایان دیکھا

۶۶ سبزۂ آب گہر آنکھ سے بس یہان دیکھا

دہنِ پاک مین اسرارِ نہان ہین محفوظ — اور خفیاتِ قِدَم نوکِ زبان ہین محفوظ
لوحِ اعلیٰ مین جو رازِ دوجہان ہین محفوظ — دیکھ لو اوسکا نمونہ وہی یہان ہین محفوظ

۶۷
لوحِ محفوظ مین مکتوب ہے سین یاسین (محفوظ — سورہ ۱۲)
یہان ہین محفوظ وہ دندان مبین یاسین (نام رسول اللہ ۱۲)

فکرِ توصیفِ دہن مین ہوئے گم میرے حواس — کہ تشبیہ نہین وہ لائی جو تشبیہ قیاس
دلِ راجی کو یہان جب ہوئی امید سے یاس — وَصَفَہُ الّٰلہُمّ لَیْ فِیہِ شِفَآءٌ لِلنّاس (وصف اول ۱۲)

۶۸
ذاتِ باری تھی جن اشیا کی لیے خود ساتر (وصف ثانی ۱۲ — پردہ دار ۱۲)
دہنِ پاکِ محمد سے ہوئین یہان ظاہر ﷺ

اللہ اللہ نبی کی وہ زبانِ عَرَبی — طفلِ مکتب ہین جہان پیر و جوانِ عَرَبی
سنکے اوس افصحِ عالم سی بیانِ عَرَبی — رنگئی سن ہی فصیحانِ لسانِ عَرَبی

۶۹
صادِقٌ فِیہِ لِسانٌ عَرَبِیٌ اَفْخَمٌ ﷺ
قَولُہٗ کانَ شِفاءٌ لِصُدُورِ العالَم

وہ زبان موردِ قرآن ہی سبحان اللہ — ماہیِ کوثرِ عرفان ہی سبحان اللہ
ساقیِ چشمۂ حیوان ہی سبحان اللہ — خاتمِ حجتِ سبحان ہی سبحان اللہ

۷۰
آیت اللہ است کہ در شہرِ حدوث آمدہ است
ترجمانِ قِدَم از بہرِ حدوث آمدہ است

کہ ہی محشر کو جب اللہ کی قدرت پیدا — تو تکلم سی وہان سکو ہو ہیبت پیدا
اس معانی کی وہان صاف ہے صورت پیدا — اسکی جو ہر سے ہی الٰہی عرضِ شفاعت پیدا
مراد زبان مبارک ۱۲ — حضور رب العالمین ۱۲

۱
اذنِ رحمان سے شفاعت کیلیے ہے گویا
وہ زبان یومئذٍ فلا تسمع الا ہمسا

سحر بہرِ نطقِ ہوا سے وہ زبان خاموش
ذکرِ رویت مین جو وہ بحرِ بیان پُرجوش
(دیدارِ الٰہی ۱۲)

کلماتِ ابدی سنتی ہی گویا بے گوش
ہوئین موسیٰ کی طرح اہلِ سماعت بیہوش

۲
محض نہی حاشیۂ ذوق نہین وہ زبان
قوتِ سمع و بصر بھی تو نمایان ہی وہان

لذتِ شربتِ دیدارِ حق اوس سے پوچھو
لطفِ کیفیتِ اسرارِ حق اوس سے پوچھو

ذوقِ روحانیِ گفتارِ حق اوس سے پوچھو
ذکر مین غیر پہ اشارِ حق اوس سے پوچھو
(مرکز ن ۱۲)

۳
حق تو یون ہی کہ جو حق گوئی اوسیکا حق ہی
حق محسوس مین پوشیدہ یہ گویا حق ہی
(زبان ۱۲) (پوشیدہ ۱۲)

صدق ہر لحظہ تصدق کیلیئے ہے موجود
اسطرح کذب سیہ رو ہے وہان سے نابود

مہبطِ صدق ہی ہر دم وہ زبانِ محمود
صبحِ صادق سی ہی جسکو ہی کاذب مفقود
(صبح کاذب ۱۲)

۴
ینطق الحق علیہ بجہار للناس
قولہ الحق ومن اصدق من بین الناس

بالیقین ہی سخن ربِ کریم اوسکی حدیث
کیا بیان کرتی ہی اسرارِ قدیم اوسکی حدیث
(زبان کی ۱۲)

واہ کیا کچھ ہوئی ذی شانِ عظیم اوسکی حدیث
بحرِ معنی سی ہی دُرِ یتیم اوسکی حدیث

۵
کہ جہان ہی درِ قلبِ دو جہان حلقہ بگوش
ہو بحر و صدف گوہر و کان حلقہ بگوش

اب وامیری ہون قربان زبانِ امی
اللہ اللہ ہی کیا رفعتِ شانِ امی

۱؎ اشارہ بآیت خشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا ہمسا ۱۲
۲؎ [illegible] ۱۲

ہوئی جبریل سی تعلیم بیانِ امی | کیون نہ دارین مین اعلیٰ ہو مکانِ امی

۷۶
ملکِ اُمم قری آج وہی امی ہے
موردِ امّم کتابِ ابد ہی امی ہے
(مکہ معظمہ ۱۲ — فاتحہ ۱۲)

پست ہے فکر کی اوس گردنِ عالی سی نظر | وہ سرافرازی کونین ہے زیبا او سپہر
سرنگون وہان ہین سلاطینِ جہانِ داور | طوقِ تسلیم مین اوسکی لیئی رکھی ہوئے سر

۷۷
اللہ اللہ وہ عالی عُنقِ احمد ہے
عُنقِ کون و مکان جسکی طرف ممتد ہے
(دراز ۱۲)

حسنِ گردن وہ گلو سوز ہی سُبحان اللہ | شب کا کل مین عیان روز ہی سبحان اللہ
وہ بیاض ایسی دل افروز ہے سبحان اللہ | سِرِّ علم و حِکَم آموز ہے سبحان اللہ

۷۸
کیون نہ اوس گردنِ مینا کا جہا مین غل ہو
قل ہو اللہ جہان زمزمۂ قلقل ہو

صبح دیباچہ ہی یہ بسر بیاضِ گردن | شمعِ کافور کہان اوسکی مقابل روشن
سوختہ رشک سے ہے شمعِ حرم بھی ہمہ تن | سَحَرِ جنتِ فردوس ہے گویا اَبْیَن
(روشن ۱۲)

۷۹
شانِ حسنِ نبوی ہی صفتِ جنتِ عدن
فخرِ عدنانِ ہی محسوس جہان صورتِ عدن
(بلاد)

ہوئی سر آگئے گردن پہ تو ظاہر ہوا صاف | کہ پڑا کعبہ پر نور پہ مشکین یہ غلاف
یا کہ ہی طور کی چوٹی مین معنبر ہو باف | نور و ظلمت مین یہان ہے یہی قولِ وصّاف
(راج ۱۲)

۸۰
رات دن جمع ہین کیا حسن کا اعجاز ہے یہ
جمع اضداد مین ہر حسن سے ممتاز ہے یہ
(بلا — معجزہ ۱۲)

ع — عنوان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جدا کلام ہے اس جگہ ... عنوان سے ... بیان ہوا ۱۲

ع — یعنی قرینہ ضمیر جمال ... لیکن معجزہ حسن ... معجزہ اجتماع ... صفت ہوا ۱۲

صفت مہر نبوت ہو تو کیا ہو رقم ہوئی اوس مہر کی تشبیہ اگر اوس سے میں موسوم		رمز مہر ید قدرت ہو کہاں سے معلوم ہو روان پیش خطابہ سے رحیق مختوم
۸۱	زیر تحت جلد کی تشبیہ اوسکو اگر کیجے بیان موز پر رشک ہے چشم عروسان جہان	
مصرعی چرخ رسالت ہے وہ مہر مبین اوس کو بیان جس ل کا فریہ لگی مہر یقین		قلب مومن میں ہے صدق اوسکی نقش نگین طبع اللہ کا مصداق ہے وہ قلب لعین
۸۲	دفتر دل میں قبول اب اس مہر لتعبیر ہے سند جس خط اعمال سب اس مہر بغیر	
کیونکہ اوس مہر سے ہر رنگ ہو مہر انور کونسی مشک سے ہوئی وہ مداد اطہر		روشنائی ید قدرت نے لگائی جبکہ بس گیا بوئی قدس سے جو وہ مہری دفتر
۸۳	دیکھو جس راہ سے محبوب گزر جاتے ہیں اوسی خوشبو کو دماغ سر وجہان پاتے ہیں	
اب یہی راہ سعادت نظر آتی ہے فقیر ہے یہاں ترک ادب ہستہ سین کی تفسیر		صفت ساعد مسعود یہی ہوئی تحریر کر کہاں منتہٰی خلق کہاں صنع قدیر
۸۴	آستین جلوہ ساعد سے ہے خوانۂ نور یا کہ روشن ہے وہ فانوس میں شمع کافور	
دست قدرت سے نبی دست نبی کیسی خوب دست گل ہے تو رگ گل سے نہیں منسوب		اور خط دست مبارک ہیں عیان ایسی خوب بات لکھتا ہوں کہ کیا لکھدون وہ ہیں جیسی خوب
	لوح محفوظ کف رشک ید بیضا ہے	

۸۵ پایۂ جود و سخاوت پہ یہ کف آیا ہے

کیا کہوں خوبیٔ انگشتِ درازِ احمد
اخذِ مضمون سے ہوا ہے قلم کا شَلّ ید
رنگیٔ گردنِ فکر اوسکی طرف کو ممتد
این بگفتم صفتش کاشکے مقبول افتد

۸۶ ہیں وہ انگشت وکفِ دستِ رسول ایسی قرین
یدِ قدرت سے ہوی لوح و قلم جیسے قرین

رفعِ سبابہ جو ہی عادتِ محمود خصال
عیدِ سنت کا ہی وہ ناخنِ انگشتِ ہلال
تو عمل کو بھی سنو ہے آج اوس کی مثال
اور دکھاتا ہی ہمیں طوعِ محمد کا جمال

۸۷ مائلِ دید ہوا ایک جہان اوس کی طرف
ہیں تشہد میں اشاراتِ بنان اوسکی طرف

اور جو لکھوں صفتِ سینۂ صافی بنیاد
سینہ ہی اوجِ جہان حولِ خدا آئی یاد
آبِ آئینہ رواں آئی پی صرفِ مداد
یا کہ عرش اوس ہی ہوی شرعِ جہاں میں ایجاد

۸۸ حولِ رحمان ہی قلب صفتِ اوسلئے ہین
شرعِ ایمان ہی قلب صفتِ اخر سے ہین

ہی وہ آرامِ دل و سینۂ انسان سینہ
زندگی بخش ہی چون چشمۂ حیوان سینہ
ہولِ دل کی لیئی ہی آیتِ رحمان سینہ
خطِ اسود سی ہی یا صفحۂ قرآن سینہ

۸۹ خطِ باریک سی مقرون ہے وہ صدرِ انور
یا کہ کھنچے جدولِ مشکین ہی الم نشرح پر

بالیقین مطلعِ انوارِ الٰہی وہ سے ہے
مورد و منظرِ الطافِ الٰہی وہ ہے
سر بسر مخزنِ اسرارِ الٰہی وہ ہی
حاملِ شوکتِ دیدارِ الٰہی وہ ہی

٩٠ آمد و رفتِ نفس ہے یہ اوسکی تمثیل
شیشۂ ساعتِ اوقاتِ تجلی جلیل

اس ید کلک مین وصفِ کمر آئے کیونکر ۔ رشتۂ جان کی یہ تصویر بنائے کیونکر
عجب نخلق کے اسرار کو پائے کیونکر ۔ رمزِ بیچون کو یہ چون جانے بتائے کیونکر

٩١ ہو سکا اوسکی ثنا مین بہی مصرع موزون
کام اوسیکا ہی دو تائی حضورِ بیچون

ساقِ والای محمد ہی وہ بالائے قدم ۔ یا ستایم قدمِ صدق مین عالی ہے علم
ہی قیام اوسکا وہان بہرِ شفاعاتِ امم ۔ ہیبتِ یکشنبہ عن ساق جہان سے اور ہم

٩٢ یارب اوسکی سبب آسان ہو قیامت مین قیام
اور نصیب اپنی ہو یہان بہ من خاف مقام

اب ہے نعتِ قدمِ پاک کی تقدیم اہم ۔ ظرفِ خیرات و سعادات ہے جسکا مقدم
قدمِ صدق ہی محسوس میانِ عالم ۔ اقدم ہر متقدم ہے بدرگاہِ قدم

٩٣ پا سکے اوسکی حقیقت کو کبہی خاص و عوام
اوسکو اقدام ہو جب یوم تنزل الاقدام

ملی تعویذ جو نقشِ اوس قدمِ اکرم کا ۔ نہ ہوا ت کو کبہی پہر مرضِ لغزشِ پا
ناخنِ پائے نبی آج ہی وہ عقدہ کشا ۔ ناخنِ عقلِ فلاطون کو جو ہو یہ دعوا

٩٤ شرف اوس ناخنِ پا کا نکبہی پائی وہ عقل
ناخنِ شیر اوسیکے لیے تیجائے وہ عقل

کیونکی خاموش ہو یہان نطقِ نخامہ کی زبان ۔ آئینہ ہی قدمِ صاف نبی جسپہ عیان

وہان ہی ہر ذرّہ خاکِ قدم ایسا ذی شان
درّۃ التاج شہان ہے لقب اوسکا شایان

٩٥
آج کس سر کی نصیب ہوئین ہے یہ اوجِ عروج
فرش پایا ہے جو محمدؐ کے لیے ذاتِ بروج
(یعنی آسمان ۱۲)

شمع کاشانۂ عالم ہین مقرر دونون
(یعنی قدم مبارک ۱۲)
اونپہ قربان یہ سر ہوے دیدی ہوا اور سر دونون
اون سی بطحا و مدینہ ہین منور دونون
بوسہ گاہِ لبِ مشتاق ہون کیونکر دونون

٩٦
حاش للہ کہ بود رتبۂ خاک وخاشاک
کہ بشوخی بودش قربتِ آن عالمِ پاک

بارک اللہ سراپا کا جب اتمام ہوا
مرحبا تب مری ہر موئے زبان نکلی کہا
خواب مین مینے جمالِ نبوی کو دیکھا
فرطِ شادی تھی مگر پھر مجھی سونے ندیا

٩٧
للہ الحمد کہ جو دیکھ لیا کافی ہے
یہی دنیا مین سراپا کا صلا کافی ہے

ہوئی امید کہ ہو میرا سراپا مقبول
مین تو گوآج سراپا ہون یہان نا مقبول
خواب مین مجکو دکھایا یہی جو اپنا مقبول
اس سراپا ہی کو فرمائے وہ ہو مجھے مقبول

٩٨
جسکے باعث کہین مین نار سے محفوظ رہون
زیرِ قصرِ نبوی خلد مین محظوظ رہون

یہی باقی ہی قمیر اب تو تمنا میری
ختم ہو جائے مدینے مین یہ دنیا میری
خاک ہو شہرِ مقدس مین سراپا میرے
زیرِ اعقابِ محمدؐ رہے عقبےٰ میرے

٩٩
ہو وہان میرے لیے صفتِ نعالِ احمد
چشمِ مشتاق رہے محو جمالِ احمد

اربعہ اصحاب جلیل و زوج رسول الثقلین — و علی آلہ الاخیار بتخیر الدارین
جنکی تمثیل مین ہے ماتی ہیں بجاہ کونین — کشتی نوح ہین گویا یہ مرے قرۃ عین

١٠٠ ہو مرکوب اونکی اطاعت کی سفینے مین نصیب
قربت اونکی مجھی یارب ہو مدینے مین نصیب

اور اصحاب پہ نازل ہو تحیات و سلام — ناموَر صاحب ہین جنسی ہوا نام انام
اونکی توصیف مین وارد ہی نجوم الاسلام — اقتدا اونکی ہدایت ہی پی خاص و عوام

١٠١ گو مجھی آج ہی گرداب جہان اپنے لیے
یہ نجوم اور وہ کشتے ہے امان اپنے لیے

یا خدا شہر نبی کا شرف اور افزون ہو — جو محب اوسکا ہی فردوس وہ مقرون ہو
اور جو دشمن ہی مدینے کا تو وہ ملعون ہو — حجن ہین کا عشق ہین وہی مسجون ہو

١٠٢ بعضے کہدیتے ہین ایسا بھی تو بے عقل و شعور
کہ مدینے کی زیارت نہین کچھ ایسی ضرور

لا تشدوا کی حدیث آئی ہی بیشک مرفوع — مگر اوس سے نہین یہ قصد زیارت ممنوع
جنس مذکور سی محذوف یہان ہی شروع — تو ہوا وسوسۂ کل میو نسوس مدفوع

نہی شارع مین مقرر جو یہ استثنا ہے
فارغ اس وہم سی مقصود مین دل میرا ہے

مورد وحی ہی اور منزل تنزیل ہی وہ — راحت روح ہی اور مہبط جبریل ہی وہ
جای تسبیح ہی اور موقع تہلیل ہی وہ — مصدر تعظیم ہی اور محل تبجیل ہی وہ

مصطفے کا جسد پاک ہے اوس تربت مین

١٠٤ وہ حبیبِ صمدِ پاک ہی اوس تربت مین

ہی خسِ راہ وہان قفلِ تمنا کی کلید
عود اوسکا ہو جو ہر روز تو ہر روز ہی عید

خشتِ بام اوسکی ہی خورشیدِ سمائے [آسمان ۱۲] تمجید
کیون نہ اوسکی لیی ہو دلکو یہان شوقِ فرید

١٠٥ موقفِ سرورِ عالم سے ہے مدینہ واللہ
قدر مین مکّہ سے کیا کم ہی مدینہ واللہ

ہی وہ آباد تو ہر جسم مین ہی جان آباد
کعبۂ [مدینہ ۱۲] دل مین ہی اوسکی سبب ایمان آباد

اوسکی تعمیر سی ہی ہر دلِ ویران آباد
یا الٰہی رہے وہ خانۂ احسان آباد

١٠٦ اور وہ معمورہ ہو معمور تری رحمت سے
دُورِ طیبہ [خانہا ۱۲] نہ ہین دور تری رحمت سے

کیونکے ہو مدح نبی سرزد دلو نسی مرقوم
کیا ہو آب مین آیا بھی اگر عکسِ نجوم

وہ تو ممدوح ہین اور اپنا بیان ہی مذموم
عالیہ سافلہ [شے ۱۲] ہو جائی نہین یہ مفہوم

١٠٧ یہان محیط اسکا کوئی بار خدایا کب ہو
فکرِ ادنے مین محاط آج وہ اعلی کب ہو

جو بیان مجھسی سراپا مین ہوئی شبہ و نظیر
کیونکہ اون سبکی مشبّہ ہی یہان ذاتِ بشیر

تو کہلا یہ کہ مشبّہ بہ ہین ذرے تو فقیر
مدح مین مجھسی سراپا رہی تقصیرِ فقیر

١٠٨ خالقِ حسنِ محمد سی یہ مستغفر ہون
عفوِ تقصیر ہو یارب مری مین قاصر ہون

ربّنا صلِّ علی مخزنِ سِرّ الاسرار
ربّنا صلِّ علی روحِ حبیبِ الغفار

ربّنا صلِّ علی مطلعِ نورِ الانوار
ربّنا صلِّ علی مرقدِ خیر الاخیار

[illegible]

۱۰۹
لا تناہی ہے جو یارب تیری نعمت کا عدد
ہو نبی پر وہی تنزیل میں رحمت کا عدد

دم بدم ذاتِ نبی پر صلوات و تسلیم
ہاشمی مطلبی پر صلوات و تسلیم
اوس رسولِ عربی پر صلوات و تسلیم
شانِ عالی نسبی پر صلوات و تسلیم

۱۱۰
جیسی اوس سرورِ عالم کی ہے مقدار عظیم
ویسی اوس روح پہ ہو رحمتِ غفار عظیم

وہ نبی جو کہ ہیں نورِ یدِ ربانیہ
وہ نبی اشرفِ ہر صورتِ جسمانیہ
وہ نبی اکرمِ نوعیتِ انسانیہ
وہ نبی موردِ ہر رحمتِ رحمانیہ

۱۱۱
کیوں نہ خود ظلِ جلالِ احدیت میں ہیں
انبیا تحتِ لوا جنکی قیامت میں ہیں

ہو فقیر اور تحیات کشیدہ یارب
عفو ہو جائیں جو ہیں میری صغیرہ یارب
عرض تسلیم رہے میرا ذخیرہ یارب
اور جو ہیں میری معاصی کبیرہ یارب

دو جہان میں مجھے کافی ہو تحیاتِ رسول
میری ہر درد کو شافی ہو تحیاتِ رسول

تمام شد سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع ردِ مزخرفات محسن کاکوروی

قطعہ تاریخ ختمِ تالیف سفینۂ عشقِ مدینہ یعنی دیوانِ مدیحہ فقیر

ہے محض فضلِ ربِ قدیر و کبیر کا
قیدِ جدید سے حرز دو بر نہ وہ تھی
مداح میں بھی ہوں جو بشیر و نذیر کا
ہوا اذنِ سیر وسعتِ نعتِ بشیر کا

یہ محض لطفِ حق ہی جو تحریرِ مدح مین / مین ہون محرّرِ آج رقابِ اسیر کا
مافی الضمیرِ مدحِ نبی ہے الٰہی شکر / حاضر ہے خود ضمیر مین مرجع ضمیر کا
مقبولِ بارگاہِ سلیمان مرا سخن / ہو اور یہ اقتدار ہو مورِ حقیر کا
سلطانِ دوسرا کا ثنا خوان ہو فقیر / ذرّہ غزل سرا ہوا مہرِ منیر کا
شبنم کو وصفِ چشمۂ خورشید کی مجال / وصاف قطرہ ہو سکے بحرِ کبیر کا
ہان رحمتِ خدا سے یہ امید ہے مجھے / رتبہ ہو آبِ شور کو بھی جوئے شیر کا
اپنے رسول تک وہی پہنچا دے اسکو بس / عالم مین ملتجی رہون مین کس سفیر کا
جو یہ تحیہ حضرتِ احمد مین ہو قبول / ہو باعثِ قبول جنابِ قدیر کا
دیوان مدح ختم ہوا آج اے فقیر / اب کہیئے کیا ارادہ ہے قولِ اخیر کا

یہ ہے کہ تجکو تیرے نبی کو جہان کو
یا رب قبول ہو یہی تحفہ فقیر کا
۱۲ ۹۱

مثنوی نالۂ فقیر در تشویق ضمیر الی حضرت رب قدیر جلّ جلالہ و عمّ نوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نطقِ باز از عہدۂ حمد و ستایش چہ بر آید قلزم در نفسِ قطرہ چگونہ در آید و شمس بازنہ جوہرِ عالیہ خود در احسانِ ذرّہ جلوہ گر نماید لہذا رباعی عشقیہ می سراید و لطیِ لسان می گراید ۔ رباعی

اے آنکہ ستایشِ تو قوتِ دلِ ماست / بل کوثرِ زندگی جو تبِ دلِ ماست
در زمرۂ عشاق کسی محشورم / در حضرتِ عالیت قنوتِ دلِ ماست

ونعت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم چطور منظوم و منثور گردد آن ازان مبرہست کہ بنظم
و نثر کسی محصور گردد **رباعی** + نعتِ نبوی چو قولِ ذاتِ باریست + بیحرف ازان عجزِ صدقِ تو باریست
شد تنگ درو قافیۂ نظمِ ہمہ + نثرِ ہمہ از بیانِ وصفش عاریست + امّا بعد فقیر
حقیر کثیر التقصیری گوید کہ بعد ترتیب دیوان شوق این کلمات شکستۂ در سہ چید بحولہ و قوتہ
از قوہ بفعل رسید و موسوم **نالۂ فقیر** گردید اینہمہ از نتائج برکات زلہ ربانی حضراتِ
اساتذہ و مرشدین کاملین ارباب نفسِ مطمئنہ و اصحاب مقامات عالیہ ہست و تصدق
علیہم الکلمات الاتیہ* اولیاءہ مغرقون فی بحور تفکرہ و تمناہ* و احباءہ محرقون فی نار ہواہ*
لوکانت الجنۃ نصیب العاشقین بدونِ جمالہ فوا ویلاہ* ولوکانت السقر نصیب المشتاقین مع وصالہ
فوا شوقاہ* ورنہ من آنم کہ من دانم ستر اللہ الستار عیوبی* و غفر اللہ الغفار ذنوبی +
از حضرات ناظرین دعاے مغفرت آرزو دارم وصلی اللہ تعالیٰ علی محمد و آلہ و اصحابہ و ذریتہ وسلّم +

حمدِ حق سے کیا ہی پر لذت ہی ذکر — گو بشر سے خارجِ طاقت ہی ذکر
سب ہین گو لبریزِ حمدِ کبریا — بحر و بر و جوف و ہر ارض و سما
پر یہ اوس قلزم سے اک قطرہ نہین — قلبِ کل بیان قابلِ خطرہ نہین
بالیقین ہی حمدِ رب العالمین — رنج و راحت مین کمالِ ناقصین
حمدِ مولیٰ فرض ہی مقرونِ شکر — ہین زیاداتِ نعم مخزونِ شکر
حمدِ قولی حمدِ فعلی فرض ہے — حمدِ سری حمدِ جہری فرض ہے
حمدِ باطن حمدِ ظاہر ہے ضرور — حمدِ اوّل حمدِ آخر ہے ضرور
دمبدم وہ حمد نذرِ کبریا — جو کہ ہے دارین مین بے انتہا
فرض ہے وہ حمدِ طیب دمبدم — شانِ حق جس کی ادا حق ہی ابی قلم

پر قلم سے اسے قلم تیری زبان — بلکہ ہر ہر جن و انسان کی زبان
پھر بھی مقطوع اللسان جو کر سکے — حمد کر تجکو سکے جب تک رہے
حمدِ حق ہین جو کہ ہی جانبازِ شکر — گویا اوس نے کر لیا احرازِ شکر
سنگریزی ریگِ صحرا و نبات — ہین یہ گویا کمترینِ کائنات
حصر انکا طاقتِ انسان نہین — پھر کہان تحمیدِ رب العالمین
اور کہان یہ آدمی اک مشتِ خاک — جو زمینِ عجز سے انگشتِ خاک
جو تواتر نعمتون کا ہے یہان — وہ تواتر شکر کا ہم سے کہان
حمدِ مولے احمد کی توفیق پر — فرض ہی اس ارذلِ تخلیق پر
کیون نہو تقدیمِ نظم و نثرِ حمد — سکے ہمین تعلیمِ نظم و نثرِ حمد
حمد ہمکو ہے وسیلہ لطف کا — قربِ حالاتِ جمیلہ لطف کا
حمدِ حق ہر لحظہ بشری ہمکو ہے — خیر اولے خیر اخری ہمکو ہے
یا الٰہی حمد مین رکھ مشتغل — قالب و قلب و لسان و سرِّ دل
کسقدر انعام و احسان ہین تری — مبدلِ ہر عمر ہین جو ہر سی
ہم پر آسان ہوئی استغراقِ حمد — خالق حماد و یا خلاق حمد (یا ۱۲)
حمدِ ذاتِ کبریا ہے وہ عمل — جس سے حامد کا ہے ہر ذرہ جبل
حمدِ ذاتِ کبریا ہے یہ وہ شے — قطرہ حماد رشکِ بحر ہے
حمدِ ذاتِ کبریا کا ہے اثر — جس سے حامد کا ہے ہر کوکب قمر
اور قمر حماد کا ہے رشکِ شمس — اوسکا نورانی ہی یہان الیوم دراس
حمد کا ہر حرف ہے صد ظرفِ خیر — جالب ہر خیر و دفعِ کل ضرر

سلیم نقصان ۱۲

بالیقین ہے ہر قلیل اوسکا کثیر — محو اوسکا ہے وجودِ بے نظیر
اور فنا اوسکے لیئے ہے وہ بقا — جس بقا سے پھر مبائن ہے فنا
شانِ حامد کا تحرک ہے ثبات — مرضیِ حق کا تمسک ہے ثبات
حمد تیری یا الٰہ العالمین — ہر بلا سے مجکو ہے حصنِ حصین
کیون نہ محو اسمین رہون یا کردگار — تونے میرے عیب ڈہانکے بے شمار
حمد تیری کیون نہو طاعت مجہے — تونے دی اقران پر رفعت مجہے
مصطفےٰ کا مدح خوان مجکو کیا — رشکِ ابنائے زمان مجکو کیا
مدح شرکیہ مین وہ ہین مبتلا — مدح خالص ہوگئی مجکو عطا
کردیا ہے خاص مجکو عام سے — محض اپنی لطف سے اکرام سے
نعمتِ مولی کا بس اظہار ہے — خودستائی سے یہ دل بیزار ہے
یا الٰہی ڈہانک رحمت سے مجہے — دی تنعم خاص نعمت سے مجہے
کر قوی ہمت کو میری یا قوی — دمبدم ہو ضعفِ دل میرا قوی
عمر میری ہو محبت مین دراز — عشق کامل ہو عطا ای بے نیاز
مجکو اپنا عاشق اے احد رکہہ — ہر دم اپنے عشق مین اوّاہ رکہہ
نالہائے دل رہین میرے رفیق — رہزنِ غفلت سے ہو امنِ طریق
عشق سے ہون باعشا بہرِ فقیر — جسم وجان روح ودل بہرِ فقیر

ذکر لذاتِ آہ وزاری در عشقِ حضرت باری عز اسمہ و کلماتِ عشقیہ

نالۂ دل ہے علاجِ دردِ دل — کیونکہ ہے عشق امتزاجِ دردِ دل

نالۂ دل ہے عجب تسکینِ جان — چاہیے یون روز و شب تسکینِ جان
نالۂ دل ہے سرورِ ہر حزن — نالۂ دل دافعِ رنج و محن
نالۂ دل ہے ذہابِ ہر الم — نالۂ دل ہے دوائے درد و غم
نالۂ دل مخبرِ اسرار ہے — نالۂ دل کاشفِ استار ہے
آہ و زاری راحتِ جان کیون نہو — عشقِ باری راحتِ جان کیون نہو
آہ و زاری ہے رفیقِ کاروان — جو یہ ہو تو رہزنِ غفلت کہان
عاشقون کو یہ تپِ دل کا نبیذ — ہے شرابِ خلد سے افزون لذیذ
آہ و زاری فرحتِ کامل ہے یہ — بیقراری کیا قرارِ دل ہے یہ
بیقرار اوسکا نہین جو دل یہان — مستقر دیدہ پہر منزل کہان
اشکبارِ عشق ہے جو آدمی — سب جہان مین اوسکو سمجھو آدمی
جو کہ ہے بے عشق کالانعام ہے — آدمی گو آدمی کا نام ہے
اشکباری ہے تپِ دل کا علاج — خاص رحمت کا یہان ہی امتزاج
ہے جبلت مین جو حرص و اضطراب — کیون ہے حرص و بیقراری پر عتاب
حرص پر ماخوذ انسان یون ہوا — تہی یہ نعمت محض بہرِ کبریا
اسنے رکہا اسکو صرفِ حظِّ نفس — منتہا سمجھے دو حرفِ حظِّ نفس
اسکو عشقِ ذاتِ باری چاہیے — اوسکی حرص و بیقراری چاہیے
کیون رہی ہر لذتِ دنیا کی حرص — چاہیئے تہی خالص اک مولیٰ کی حرص
ہے رو ادنیا و ما فیہا سے صبر — پر حرام اسکو ہے اوس معلیٰ سی صبر
آہ و زاری بیقراری جو کہ ہو — ناصبوری اشکباری جو کہ ہو

نبیذ ... پینا ... سنت ہے ۱۲

خاص ہو اوس ذات بیچون کے لیے — اور نہو اس فانی و دولت کے لیے
جو نہین اوس کا حریص و بیقرار — غیر پر ہے کیا حریص و بیقرار
زندہ ہے جو عاشق معبود ہے — مردہ ہے بے عشق جو مطرود ہے
ہنس کر جو ہو گیا کامل ہوا — کشتہ ان سے فتح باب دل ہوا
ہو کے تیغ عشق سی مذبوح دل — کوچۂ جانان نہین ہے مطروح دل
خاک کوی یار مین غلطان ہی جان — مائل خاک در جانان ہے جان
اس لیی محبوب ہے انسان کو جان — اس مین جانان کی محبت ہی نہان

بیزاری از عشق حاجات لاعشقیہ بحضرت ربّیہ جل جلالہ و عم نوالہ

کیا ہی نعمت ہے الٰہی تیرا عشق — فقر مین ہی بادشاہی تیرا عشق
قوت دل تسبیح تیری اسم کے — عشق تیرا جان ہی ہر جسم کی
عشق مین تیری ہی ہر دریا کو جوش — ساری گو ہر مین تیری حلقہ بگوش
ذرہ ذرہ عشق سے ہے رشک مہر — کیون نہو روی زمین رشک سپہر
تجھسے ہے لعل بدخشان سرخرو — اور یہ تجھسے ہے چمن کو رنگ و بو
رنگ تیری عشق کا ہر گل مین ہے — ذکر تیرا لحن ہر بلبل مین ہے
تیری ہی غم مین سیہ ہے رنگ شام — چاک جیب صبح تجھپر ہے مدام
شب تری سودای غم اندوز مین — روز ہے ہر روز تیری سوز مین
دل مین رکھتا ہی ہمیشہ آفتاب — آتش غم سی ترے یہ التہاب
ماہ کی صورت مین روشن ہے جو نور — یہ بھی ہے داغ غلامی کا ظہور

صید تیرے عشق کا ہر دل ہوا
کشتۂ دل ہر ملک تیرا بسمل ہوا

عشق کا دم مارتے ہیں بحر و بر
اور سبھی حور و ملک جن و بشر

ماہ سے ماہی تلک ہی تیرا عشق
شورشِ ارض و فلک ہی تیرا عشق

غیر پر بھی ہے یہاں جو دل فدا
وہ بھی ہی اک ظلِ عشقِ کبریا

جو ترے عشاق کا مشتاق ہے
وہ بھی ہاں یارب ترا مشتاق ہے

حبِ احمد ہی محبت ہے تری
اونکی طاعت جیسے طاعت ہے تری

ذاتِ احمد پر تحیات و ثنا
دمبدم یا ربنا یا ربنا

مناجات ببارگاہ حضرت قدس با حمد و ثنا ملبوس

حمدِ فانی ذاتِ باقی کے لیے
ہی بقا انسانِ فانی کے لیے

جنکا ہے سبحانک اللہم وِرد
آئی پھر کیون نوشِ دنیا اونکی گرد
(آلودگی ۱۲)

شکر نعمت کا تری ممکن نہین
کر سکے کامل کوئی ممکن نہین

نطق ذاکر ہے تری رحمت سی بس
قلب حاضر ہی تری رحمت سی بس

دل سی اب یارب نہ دوری ہو نصیب
قلبِ حاضر سے حضوری ہو نصیب

تری ستاری خطا کا ردنہ ہے
شانِ رحمت ہم جفا کار و نہ ہے

لطفِ رحمانی سے جو ہے حظِ عام
کہ ہماری دل سے کشفِ ہر غمام

تیرا در وا رزہ ہے پئے امید وار
کھل رہا ہے ہر دم اِی آمرزگار
(درگزر کرنے والا ۱۲)

کب ہے احسان محض ہر مانوس پر
بلکہ ہے ہر تا لظ و مایوس پر
(نا امید ۱۲)

ربنا یا فاتِ سیم رزقِ وریٰ
(مخلوق ۱۲)
ربنا یا فالقِ حب و نوی

فالقِ اصباح و خلاقِ نجوم | رہبرِ ہر مفرد و اہلِ ہجوم
ربنا ذی وصفِ حیِ لایموت | زیبِ تسبیحِ بحر یا رزاقِ حوت
مونسِ ایحاشِ دائم یا خدا | مونسِ وحشِ البہائم یا خدا
حاصرِ اعدادِ اوراقِ شجر | عالمِ امواج و قطراتِ مطر
محصئے ذراتِ ریگِ ہر نبات | حاصرِ ہر پارۂ سنگ
مانگتے ہین تجھسے ہم تیری پناہ | ہر بلاسے دمبدم تیری پناہ
تجھسے ہم تیرا توسل کرتے ہین | تیری رحمت پر توکل کرتے ہین
یا غفور یا غفور یا غفور | بارِ عصیان ہو خطاکارون سے دور
عفو ہو جائین ہمارے سب گناہ | پھر نہو بھولے سے بھی یارب گناہ
امن ہو دل کو بلائے نفس سے | قسوۃ و زیغ و ہوائے نفس سے
اور ہمارے دل کو حق محبوب رکھ | باطلِ ہر شئے کو نامطلوب رکھ
اور ہمارے دشمنون کو کر ہلاک | لا تذرنی ہمنا مما سواک
جبکہ ہو ہنگامۂ کشف الغطا | ہو وہان سترِ خطا ہمکو عطا

مدح شانِ حضرت مہداۃ خیر کائنات علیہ الصلوات والتسلیمات

جب سے آئے رحمۃ للعالمین | ہو گئی رشکِ فلک روئے زمین
رحمتِ مہداۃِ حق مقبولِ حق | خفتن و بیداریش مشغولِ حق
جنکے باعث گلستانِ روزگار | مہرِ تابان سے کھلانے گل ہزار
جب سے گلزارِ جہان مین ہو وہ گل | عطر بیان ہو رہا ہے جزوِ کل

جنتِ ہر وعدو نارِ ہر وعید | امر و نہی مصطفےٰ سے ہے پدید
امر اونکا ہے یہان جنت نما | نہی دروازہ کہلا ہے نار کا
سبزۂ زار اونکا طوبیٰ سے بلند | نخل اونکا ملک بالا سے بلند
پیکرِ پاک اونکا ہے ملبوسِ نور | کیا عجب سایہ ہو اوس قامت سے دور
کاشفِ اسرارِ روحانی ہین وہ | موردِ اخبارِ رحمانی ہین وہ
گر نہوتا اونکے باعث کشفِ غیب | عقل کل مین رہتا نافہمی کا عیب
ذاتِ احمد پر تحیات و ثنا | استجب منی الدعا یا ربنا

شگفتن گلِ نعت بشیر و نذیر در زمین شعر فقیر بعون ربِ قدیر

بہ رنگ دیگر

مشرقِ طیبہ مین ہے وہ آفتاب | شمس کو ہر ذرہ جسکا صد حجاب
یعنے انوارِ ضریحِ مصطفےٰ | شانِ اسفارِ ضریحِ مصطفےٰ
عرش سے تا فرش روشنگر ہی وہ | ایسے عالی ایسے روشن تر ہے وہ
رحمتِ مہداۃ ہین خیر البشر | جامعِ خیرات ہین خیر البشر
حبذا اخلاق اونکے وہ کریم | جو کہ ہین ممدوحِ خلاق عظیم
خیرِ کلی باطن و ظاہر ہین وہ | خیر بادی خیرِ ہر حاضر ہین وہ
انشقاقِ بدر اونکا معجزہ | ہے وہ عالی قدر اونکا معجزہ
معجزہ ہے آپکا ظلِ سحاب | تا کہ ہو محجوب تابِ آفتاب
معجزہ ہے سجدۂ ظبی[۱] و جبال | آپکا اعجاز ہے وہ باکمال
معجزہ ہے ذی شمیمِ مشک کا | چیخنا فرقت مین چوبِ خشک کا

ستون حنانہ ۱۲

ایسے روتا تھا ستونِ چوبِ خشک — غمزدہ ہو کر درونِ چوبِ خشک
سنگریزون کی جو وہ تسبیح تھی — شانِ اعجاز اونکی بالتصریح تھی
جب عنا کرتے تشنہ لب تھی خستہ حال — تھا انامل سی روان آبِ زلال
جب دیا اونکو یہودیہ نے سم — اونسے بولا سم بریانِ غنم
سم بیجان اسے ہو دے جاندار — تم سے جاندارون سی بہتر لاکھ بار
مصطفےٰ سی آئی اوس بیجان مین جان — پر نآئی جانِ بی ایمان مین جان
آپ جن اشجار کی طالب ہوئے — پہر وہ یون رفتار مین غالب ہوئے
گویا فوقِ ہر مبادر ہو گئے — ایسے جلدی چل کی حاضر ہو گئے
یومِ خندق آپ کا اعجاز تھا — جب وہان سیر ایک لشکر کو کیا
ہو گیا اشباعِ لشکر کو کثیر — بیت جابر مین وہ یک صاعِ شعیر
چلکے مکے سے نگذرا آپ پر — مسجدِ اقصےٰ تلک بس لمح بصر
ہو گئی اوس مسجد مین جب خیر الانام — انبیا کی اور فرشتون کے امام
پہنچے پہر جس موقفِ بالا تلک — کون جا سکتا ہی اوس والا تلک
قدرتِ قادر سے وہ رفعت ملے — کسکو اس رفعت کی وہان قدرت ملی
آپکی ہمراہ گو جبریل تھے — پر وہ اوس موقف تلک کب جا سکے
تاجِ فخرِ دو جہان اون کو ملا — قربِ رحمانی وہان اونکو ملا
خاص وہان جو شہدِ احمد ہوا — کب نصیبِ غیر وہ مشہد ہوا
قاب قوسین اونکو جو قربت ملی — غیر کو ایسے کہان قربت ملی
غوطہ زن جس نور مین تھی مصطفےٰ — غیر کو ممکن نہین وہ منتہیٰ

آپکو وہ داد احسان نے دیا — جام حب خاص رحمانی دیا
خاص کا ہی پرظہور قرب رب — ہے وہ ملحد جو کہے عصر عنب
اس عطا مین اونکو فوق عرش سی — کب ہے ہمسر کوئی عرش و فرش سے
رتبہ فوق الانبیا ہے آپ کا — کون ہمتا ہو سکا ہے آپ کا
خاص حق وہ سید الکونین ہین — ذی خصوصیات فی الدارین ہین
ہر شہادت آپ کی مقبول حق — ہر شفاعت آپکی مقبول حق
ذی لوا الحمد و کوثر ہین رسول — ساقی ظمآن (تشنگان) محشر ہین رسول
یا سمیع یا سمیع یا سمیع — حشر مین احمد کو کر میرا شفیع
عفو کر مداح سے یا کبریا — فعل نہی و ترک امر اس سی ہوا
مین ہی یا رب عامل حسنی رہون — تارک دنیا و ما فیہا رہون
مجھپر اپنے خاص نعمت کر تمام — اور جو میری نوی رحم ہین خاص و عام
اور مری اشیاخ پر احباب پر — اور مری جیران دار و باب پر
ربنا صل علی خیر البشر — جب تلک ہین رعد و ابر ذی مطر
ربنا صل علی خیر الورا — جب تلک عالم مین ہی ریح الصبا
ہر صلوۃ خاص مین ہو فیض عام — بہر آل و بہر اصحاب کرام

ترشح ابر قلم بر کشت دلہای عالم بتوصیف ختم رسل ہادی سبل صلعم

جو کمالات انبیا مین تھی وہ کل — ہین نصیب حضرت ختم الرسل
جبکہ آئی وہ رسول انس و جان — غرق بحر شرک تھا سارا جہان

کفر کی ظلمت مین تھے سب کور دل — اور کنارہ نار سے تھے متصل

اونکا یہی طوع ہوا مسعود بقا — مسلک رشد و ہدی نابود تھا

خلق ارشاد اونپہ وہ ڈالا دھناز — ہوگئی وہ سب عبید بے نیاز

اور کیا محکم وہ اسباب نجات — ہوگئی مشغول اہل سئیات

کسقدر جبریل لائے معجزات — وحی حق بے قیل لائے معجزات

لائے وہ اور انبیا پر چند بار — آپ پر چوبیس کی کا ال ہزار

وحی قول شاعر و کاہن نہین — وحی قول ساحران و جن نہین

تھی جو اہل کفر اونپر مفتری — سب سے رکھا حق تعالی نے بری

پاک حمر و میسر و ازلام سے — محترز انصاب سے اصنام سی

خیر ملت اونکو ملت مل گئی — ساری اہل شرکو ذلت مل گئی

ہوگئے بینا جو ہر چشم سقیم — خوب دکھلایا صراط مستقیم

نور حق نور بصر مین مل گیا — پھر نظر آئے نکیون راہ ہدی

وہ دکھائی راہ رشد و ہر صواب — یوم راحت ہوگیا یوم احتساب

دار ہجرت جب مدینہ ہوگیا — اور مہجور اونسے مکہ ہوگیا

ارض طیبہ پھر تو مشہد ہوگئی — کیونکہ وہ فرش محمد ہوگئی

خاک طیبہ کیون نہو عالی جناب — بے رضائے حق جہان مس تراب

خاک طیبہ ہوگئی خاک شفا — ہوگئی ہر درد عصیان کی دوا

زیر پائے مصطفی جو آگئے — کیون نہوئی اوسکو ایسی برتری

جب ہوا مسکن رسول اللہ کا — افضل مکہ مدینہ ہوگیا

تربتِ محبوب ہے جس خاک مین | اوس سے ہے کیا برتری افلاک مین
ارضِ آثارِ نبیِّ ہاشمی | کیون نہو لی مہدِ خیرِ دائمی
یَدا ای ریح الصبا وقتِ سحر | ہو اگر تیرا مدینے مین گذر
اَلْمِغَن لِرَسُوْلِنَا اَسْنَی السَّلام | مِن فقیرٍ ذی غرامٍ مستہام
ہو سلام اعدادِ قطرات المطر | اور شمارِ گلِ اوراق الشجر
اور اعدادِ نباتِ ارض کل | اور شمارِ ریگ بر ختم الرسل
کر زیادہ اوسکی عشرات ومئات | الف سبعین یا آلہِ کائنات
الف تسلیم وتحیات آپ پر | الف سے صد الف ونرات آپ پر

عرضِ حاجات بحضرت واہب العطیات عزّ اسمہٗ

یا خدا ایسے محبت دے مجھے | جو بنادے بے خبر مجھسے مجھے
مجکو اپنا عاشقِ بیتاب رکھہ | اپنے غم مین بے خور وبیخواب رکھہ
ہر دم اپنی بیقراری دے مجھے | اپنے غم سے اشکباری دے مجھے
ہو خدایا تیری رحمت سے شتاب | عشق کی آتش سے میرا دل کباب
بھول اس دنیا کی سب دہن جاوے دل | تیری سوزِ عشق سے بہہن جائے دل
میرے دل مین محض اپنا درد رکھہ | اپنے ڈر سے رنگ میرا زرد رکھہ
یا الٰہی مجکو دے میری خبر | کچھہ نہو یہان کا غمِ نفع وضرر
مجھسے ہو میری خودی کارہ سیاہ | ہو ہرا ہر موئے تن تارِ نگاہ
اپنی برقِ عشق سے یا کبریا | خرمنِ طولِ اَمَل میرا جلا

مجھکو کھینچ اپنی طرف کو یا غفور — اپنی رحمت سے نہ رکھ یک لحظہ دور

ایسی نار عشق رکھ یہان مشتعل — شمع سان جل جائی دل جل جائی دل

شمع کی صورت منور دل رہے — صورت فانوس آب و گل رہے

گنج غم کے بادشاہی پر رہون — داغ ہای دل سی نیک اختر رہون

قوت جان پر دی قناعت نفس کو — دی خدایا شوق طاعت نفس کو

اسکو یارب بانٹ نان کی حضور — ہو ہلال عید سے افزون سرور

غم مین تیری یا خدای ذوالمنن — خانۂ دل ہو مرا بیت الحزن

رکھ گلیم فقر مین مجکو شکور — کسوت فخر و غنا سے رکھ نفور

مجسے رکھ مہجور سنجاب و سمور — ہو مرا مرغوب دل خواب تنور

تیرا سودا ہووے میرا تاج سر — آنسوؤن کا دی مجہی گنج گہر

بزم اہل شرک سے رکھ مجکو دور — مین تہون پروانۂ شمع قبور

حب دنیا ہو نہ میری سد راہ — دور رکھ مجسے الٰہی حب جاہ

مین تو محو عشق تیرا ہو رہون — تجسے غافل ستر دل کا ہو رہون

ای خدای خالق دید و شنا — درد دیگر تو ہی ہو اوس کی دوا

طوطی جان ذکر کا گنجینہ رکھ — داغ دل اوسکے لیئے آئینہ رکھ

غیر کے دل مین نہ رکھ کچھ آرزو — ہو مرا مقصود دل بس تو ہی تو

اپنی لطف و مرحمت سے یا ودود — جیسے بن مانگے دیا ہمکو وجود

یون ہی دی یارب کمال معرفت — کر دی عارف بے سوال معرفت

تو ہماری کام بس ہمپر نہ رکھ — بار ای فریاد رس ہمپر نہ رکھ

مجھکو حیرت ہے کہ ہو مغفور رجان ۔۔۔ اور مجھسا ہو خطا کارِ جہان

پہر یہ حیرت ہے زیادہ یا غفور ۔۔۔ تجھسا غافر ہو رہون رحمت سے دور

ہو سکے مجھسے نہ کچھ بھی بندگی ۔۔۔ بندگی دی جس سی ہو خرسندگی

ورنہ جب عصیان مین گذری زندگی ۔۔۔ بہی بڑی شرمندگی شرمندگی

آخرت کا مینے کیا توشہ لیا ۔۔۔ نقدِ عمر اپنا گنا ہون مین دیا

یا الٰہی اب تو مستغفر رہون ۔۔۔ اور پشیمان باطن وظاہر رہون

آنکھین اب فرصت نہ پائین اشک سے ۔۔۔ داغِ عصیان دہوئی جائین اشک سے

میری اس قالب کو یارب غفور ۔۔۔ سب سے خالی کرکی بہردی اپنا نور

سُنّتِ احمد کا عامل رکھہ مجھے ۔۔۔ عمر بھر سُنّت سے خوشدل رکھہ مجھے

کعبے کی جانب مجھے ہجرت نصیب ۔۔۔ اِس دیارِ ہند سے فرقت نصیب

رات دن کرتا رہون اوسکا طواف ۔۔۔ تاکہ ہوئین میری تقصیرین معاف

بوسہ اسود میسّر ہو مجھے ۔۔۔ داخلی کعبے کے اندر ہو مجھے

اور مقامِ پاک ابراہیم مین ۔۔۔ سر ہو تیرے سجدۂ تعظیم مین

دامنِ کعبہ مری ہاتھون مین ہو ۔۔۔ توبہ توبہ میری سب باتون مین ہو

آنکھین دریا دل مری ہوئین وہان ۔۔۔ خوب میری حال پر روئین وہان

سجدۂ بیت الحرم مین روز و شب ۔۔۔ تیری آگے گھسکے مٹ جائین سب

دمبدم ہون زمزمِ اطہر کی پاس ۔۔۔ اور بجھاؤن اس دلِ سوزان کی پیاس

رات دن حاضر ہون عمری کی لیے ۔۔۔ حلقِ راس اپنا کرون تیرے لیے

ہو مرا عرفات مین یارب وقوف ۔۔۔ خاک وہان کی ہو تپِ دل کا سفوف

میری صورت عاشق شیدا کے ہو — اور صدا لبیک یا مولی کے ہو
اوس ثنای قرب مین یا کردگار — جان و دل میری ہون قربان و نثار
پہر نکلے جسے وطن کو ہو سفر — ہو تو نکلے جسے مدینے کو سفر
جب نظر آئین مدینے کے درخت — دل مرا بیتاب ہوئے لخت لخت
ورد میرا ہو وہان وقت نزول — ربنا صل علی روح الرسول
ہو تحیات اوس شہ مخلوق پر — بعدہ صدیق پر فاروق پر
ہو نصیب اپنی خدایا صبح و شام — درمیان روضہ و منبر قیام
اور دکہانا مجکو رب العالمین — روضہائے امہات المومنین
مجکو دکہلانا صحابہ کے مزار — جس جگہہ وہ ہوئین یا آمرزگار
وہان بقیع طیبہ مدفن ہو مرا — خاک اوسکی خاک مین تن ہو مرا
جب جدا ہو جسم سے یہ میری جان — روح و رضوان مین رہی یا مستعان
جب نکیرین آئین یارب قدیر — قول ثابت پر رہے ثابت فقیر
فتح ابواب جنان ہو قبر مین — ریح شاداب جنان ہو قبر مین
یا خدا ہول قیامت سے امان — شدت محشر کی ہیبت سے امان
عاصی اوس میدان مین رسوا نہو — عیب ظاہر کچہہ وہان میرا نہو
رحم یا ستار یا دانائے غیب — حشر مین مخفی رہین سب میرے عیب
پردہ پوشی جیسی اس دنیا مین کی — آبرو رکہیو قیامت مین مری
جنت فردوس اعلی ہو نصیب — اور ہمین دیدار تیرا ہو نصیب
توہی غفار و غفور اے کبریا — ہم نہین رحمت سے دور اے کبریا

تیری رحمت سے آلِ العالمین | مصطفیٰ ہین رحمۃ للعالمین
جسقدر ہین وہ رحیمِ انس و جان | مر رحمت قلبِ اب و اُم مین کہان
جسقدر ہین وہ حریصِ مغفرت | کس مین ہے ایسی شفاعت کی صفت
مہربان امت پر اپنی ایسے ہین | ہے یہ شہرت دو جہان مین جیسی ہین
عمر بہر کیا کچہہ غمِ امت رہا | نفس اقدس طالبِ رحمت رہا
عالمِ برزخ مین ہین ہمبر رحیم | خاص روزِ مظہرِ امید و بیم
دیکہنا رحمت پہ رحمت آپکی | اور شفاعت پر شفاعت آپکی
اب حکایت مین جو لکہتا ہون یہان | خاص ہے اک اہلِ طیبہ کا بیان

حکایت حجاج مساکین و زوار رحمۃ للعالمین و ظہور رحمت ختم المرسلین

زائر آئی تہی مدینے مین کثیر | جنمین اکثر تہے مساکین و فقیر
پر نتہی دریوزہ گر وہ بینوا | تہی فقط مشتاقِ شانِ مصطفیٰ
اک تو اہلِ مسکنت تہی وہ سبہی | اور وہ آئے تہے سفر سے بہی ابہی
جسم و جامہ پر لگی خاکِ سفر | موی سر مین خاک و خاشاکِ سفر
مسجدِ احمد مین جب حاضر ہوئے | مرقدِ محبوب کے زائر ہوئے
وہان حضورِ افتخارِ کائنات | جب ہوئی مصروفِ تسلیم و صلات
یک بیک وہان مل گیا قربِ حضور | کیونکے ہو بیتاب کو تابِ سرور
اسقدر دوری مین وہ روئی نہتی | جو حضوری مین وہان دلی رہی
فرش قالین مسجدِ احمد مین سبے | ہر طرح کی زینت اوس معبد مین تہی

جب نمازون مین وہ میلی ہوگئی | پھر وہ قالین اون سے میلی ہوگئی
اتفاقاً اور وقت اوس جای پر | تھا رئیس شہر طیبہ کا مقتدر
لگ گئی کپڑون مین مسکینون کے خاک | پھر تو سرہنگون نے ہوکر قہرناک
کہدیا جو ایسی خاک آلودہ ہین | اونکو پھر اس فرش پر دیکھون نہین
وہ بجا لائے تبھی حکم امیر | جای مسکینون کو دی صف اخیر
جب وہان تک وہ نہ حاضر ہوسکے | فرقت محبوب مین روتی رہے
رات بھر روکر ہوئی وہ نیم جان | موت ہے بیخ فراق دلستان
کیا قیامت دلپہ گذری ہای ہای | وصل مین اور یون جدائی ہای ہای
رات بھر جب گذری اونپر اسطرح | جوش مین رحمت نہ آئے کس طرح
خواب مین کیا دیکھتا ہے وہ امیر | خود جمال غیرت مہر منیر
ذرۂ ناچیز پر ہے جلوہ گر | اور تھا بین حضرت خیر البشر
اور یہ فرماتی ہین اوسکو ای کہین | ہمکو اس زینت کی کچھ حاجت نہین
ہان اوٹھالی اپنی قالینون کو تو | منع کیون کرتا ہے مسکینون کو تو
یہ تو سب ہر دم رہین گی میری پاس | حال دل اپنا کہین گے میری پاس
میری مہمان جو کہ یہ مسکین ہین | رونق اسلام و زیب دین ہین
یون جو انکو کر دیا ہے مجھسے دور | تونے یہ سمجھا ہے کیا ای پر قصور
کیون ہٹایا انکو میرے پاس سے | کیون یہ شیشے توڑے سنگ یاس سے
کیون نہین اکرام ضیف ای بیخبر | اس سے تو غافل ہی حیف ای بیخبر
کھل گئی آنکھ اوس کی اس کی متصل | ہوگئی بیدار پھر تو چشم دل

کانپتا تھا سر بسر ہیبت سے وہ
تھا قریب مرگ تب دہشت سی وہ

تھا وہ گریان صورتِ ابرِ مطیر
پہر تو بینا ہو گئی چشم ضمیر

پہر تو مہمانی مین اونکی جبہدم
ہو گیا مصروف خود وہ محترم

پہر تو حاضر کردیا وہان مائین
اور کیا اکرام اوس سے زائین

اون کی خدمت مین رہا خود عذر خواہ
ہای مجہسے کیون ہوا ایسا گناہ

تم تو اے حجاج و فداللہ ہو
تم تو اضیاف رسول اللہ ہو

مین تمہارا کمترینِ خادمان
ای عزیزو تم کہان اور مین کہان

واقعی اوسکی عنایت ایسی ہے
خاص مسکینون پہ رحمت ایسی ہے

ذاتِ پاکِ کبریا یہی ہے رحیم
اور شانِ مصطفےٰ بہی ہے رحیم

للہ الحمد ایسی ہین ہم خوش نصیب
رہنی والی دور حیمون سی قریب

حاجیون کے مہمانان ۱۲ — حجاج و فداللہ ۱۲

مناجات بندای اسماء اللہ الحسنیٰ عز اسمہ الاعلیٰ

یا رحیم یا رحیم یا رحیم
درد عصیان سے نہ رکھ مجکو سقیم

یا غنی یا غنی یا غنی
رکھ فقیری مین تو دل میرا غنی

یا ولی یا ولی یا ولی
مجہپہ ہو لطفِ خفی لطفِ جلی

یا رشید یا رشید یا رشید
راہ عرفان مجہپہ ہو جاوی پدید

یا شکور یا شکور یا شکور
رکھ مجہی ہر حال مین اپنا شکور

یا سمیع یا سمیع یا سمیع
کر میسر میری حاجاتِ جمیع

یا عزیز یا عزیز یا عزیز
مجہپہ کردی سب سے عشق اپنا عزیز

یا مجید یا مجید یا مجید	دے مری قفل تمنا کی کلید
یا کریم یا کریم یا کریم	دو جہان مین رکھہ مجھے بیخوف و بیم
یا بصیر یا بصیر یا بصیر	کر تو اب دیدۂ مردل کا بصیر
یا لطیف یا لطیف یا لطیف	ہو لطیف اب یہ مرا قلب کثیف
یا عظیم یا عظیم یا عظیم	دور بھاگے مجھسے شیطان رجیم
یا غفور یا غفور یا غفور	بخش جو مجھسے ہوئی فسق و فجور
یا حکیم یا حکیم یا حکیم	دے مجھے ذی علم و حکمت دل سلیم
یا خبیر یا خبیر یا خبیر	کر عطا مجکو مرا ما فی الضمیر
یا رؤف یا رؤف یا رؤف	دی مجھے قہر و عنایت پر وقوف
یا قدیر یا قدیر یا قدیر	مین نہون زندان عصیان مین اسیر
یا علیم یا علیم یا علیم	دے مجھے علم صراط مستقیم
یا جلیل یا جلیل یا جلیل	مین نہون فردا کے محشر مین ذلیل
یا قوی یا قوی یا قوی	دمبدم ایمان ہو میرا قوی
یا ودود یا ودود یا ودود	ہو عطا ہمکو بہشتون مین خلود
یا حلیم یا حلیم یا حلیم	در گذر فرما بہت ہون مین اثیم
یا معز یا معز یا معز	ذلت دارین سے رکھہ محترز
یا مذل یا مذل یا مذل	نفس میرا ہو ذلیل و منفعل
یا حسیب یا حسیب یا حسیب	حشر مین ہو مجکو حساب آسان نصیب
یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ	وصف ہے جن جن فرشتون کا حفیظ

اوسسے مین تیری حفاظت مین ہون
یا شہید یا شہید یا شہید
یا قدیم یا قدیم یا قدیم
یا رقیب یا رقیب یا رقیب
یا محیط یا محیط یا محیط
یا وکیل یا وکیل یا وکیل
یا ملیک یا ملیک یا ملیک
یا مقیت یا مقیت یا مقیت
اسقدر قوت میرے بازو مین ہو
یا حمید یا حمید یا حمید
یا غنی یا رحیم یا کبیر
من فقیر مذنب کل الدعا

یعنے ہون مغفور جنت مین رہون
ذکر مین تیری ہو دل میرا شہید (ہوکر / حاضر ۱۲)
مجھسے ہر رنج حوادث ہو عدیم (نابود ۱۲)
ہو نگہبان بلائے مہیب
ملک طاعت پر ہو دل میرا محیط
ہر مراد دل کا میری ہو کفیل
رکھہ مجھے خالص غلامون میں شریک (یعنے خاص بندون مین ۱۲)
یا ممیت یا ممیت یا ممیت
ماردون اپنے ہات سے کفار کو
ہمکو وہان آسان کیجو اپنا دید
رحم فرما رحم بر حال فقیر
استجب یا ربنا یا ربنا

چیزی از بیان آداب تصوف و تصفیہ دل از تکلف

حمد ہر حامد حق نذر آلہ
پہر صلوۃ حق رسول اللہ پر
ہر سعادت کا ہے تقوی پر مدار
ہی طریق حق شریعت ای عزیز
ہان شریعت ہے سفینے کی مثال

شکر ہر شاکر نثار بارگاہ
آل پر اصحاب عالیجاہ پر
ہے شقاوت طوع نفس نابکار
یا طریقت یا حقیقت ای عزیز
او رطریقت بحر زخار کمال

پہر حقیقت ہے یہ مروار ید بحر / ہی سفینہ کیون کے ہوتا ہے عبر
ہی شریعت اخذ دینِ حق مدام / اور امر و نہی مولے پر قیام
ہی طریقت وہ سراپا احتیاط / ہی عزیمت سی جہان بعض اختلاط
ہی طریقت وہ ریاضت سر بسر / جس سی اتقی الناس ہین یہان بہرور
پہر حقیقت ہی وہ مقصد کا وصول / قلب پر یعنی تجلی کا نزول
جب ہوا غواصِ بحرِ بے کنار / کیون نہ حاصل ہوئی درِّ آبدار
مان طریقت یا حقیقت بالیقین / بی شریعت حشر تک ممکن نہین
جسکو کرتا ہی فزون اسکی شغل / ظاہرِ نورِ شریعت نورِ دل
جبکہ دل سے دور ظلمت ہوگئی / پہر تو وان جای طریقت ہوگئی
پہر تو تسخیرِ حقیقت ہوگئی / منزلِ دل خاص خلوت ہوگئی
مستقل جب یون شریعت ہوگئی / معرفت سے پہر تو قربت ہوگئی
عزم جسکا ہو طریقِ اولیا / یہ وصیت یاد رکھے دائما

وازاداب تصوف ست توبہ نصوح خزائن فتوح

ترکِ عصیانِ الٰہی توبہ ہے / جلبِ غفرانِ الٰہی توبہ ہے
گذری عصیان پر ندامت چاہیے / نفس کو ہر دم ملامت چاہیے
ترکِ ہر عصیانِ حق ہر حال مین / عزم ترکِ ذنب استقبال مین
اور حقوق الناس سی فارغ ہو تو / تاکہ ذی مقبول تام بالغ ہو تو
رکھ حفاظت مین زبان و چشم و گوش / اور سبھی اعضا کو اے ذی عقل و ہوش

پہر تو توبہ ہے یہ ایسی خوب شے | ہر اطاعت کی کلیدِ قفل ہے
پہر تو یہ ہر خیر کی بنیاد ہے | ہر دلِ ویران یہان آباد ہے
پہر کہین جو مبتلا ہو جائے تو | پہر محلِ ناروا (یعنے گناہ کا) ہو جائے تو
یعنے غافل صحبتِ بد مین کہین | تجسے پہر ہوئے قصور اے دلِ حزین
بے تامل توبہ استغفار کر | پہر وہی نیک اپنی سب اطوار کر
مژدہٗ التائبون العابدون | یاد رکہ اے تارکِ فعلِ زبون

اشارہ بسوئے آیت التائبون العابدون الآیۃ ١٢

وازانست فضل البضاعت اختیار صبر قناعت

فخر ہے جو چھوڑے نفسِ قانعہ | مطعم و ملبوس و مسکن فاخرہ
شغل بالایعنی وہ افسوس ہے | جس سے مایعنے ہزارون کوس ہے
یعنے شغلِ بی ضرورت ہی جہان | شغلِ افعالِ ضروری پہر کہان
جسکو یہان صبر و قناعت ہے نصیب | رحمتِ خاص اوس سے ہر دم ہی قریب

وازانست زہد دنیا و رغبت عقبیٰ

زہد ہے قطعِ تعلق مال سے | تاکہ ہو طاعت فراغ بال سے
زہد فی الدنیا ہی وہ ای ہوشمند | بعد تقوی جسکا رتبہ ہے بلند
حبِ دنیا مین ہی ہی کا سانشا | اور محب گم کردہ راہِ ہدے
اہلِ ایمان راغبِ عقبے ہو بس | تارکِ دنیا و ما فیہا ہو بس
بی اطاعت جس رجل سے زن ہی | چاہیئے وہ مرد یہان بی زن رہے

شہر تسبیر دنیا پر آفت رہتی ہے — چار خصلت سے سلامت رہتی ہے
عفو کر دینا جہالت جس سے ہو — منع کرنا جہل سے خود نفس کو
بے ریجارہ خلق کی احسان سی — مستعد سب کے لیئے اپنی احسان سے
کچھہ نرکھہ غیرون کی بخشش پر نظر — اپنی بخشش ہر دم اونپر صرف کر

واز نسبت آموختنِ علم شرعی اصلی و فرعی

علم شرعی ہے ضروری ای فصیح — جس سے اعمال اور عقیدہ ہو صحیح
صیقلِ مرآتِ دل ہو جای علم — نور بخشِ آب و گل ہو جاے علم
ہے حصول اوس علم کا ہان فرضِ عین — دو جہان مین جس سبب ہو حاصلِ چین

واز نسبت اتباعِ سنت سیدنا خیر البریہ علیہ الصلوۃ والتحیہ

تجکو سنت کی حفاظت ہے ضرور — شانِ احمد کی اطاعت ہے ضرور
لیجئے جو آدابِ خیر المرسلین — ہین یہ ماثوراتِ عالم بالیقین
سارے آدابِ تصوف ہین یہی — اور عوارف بے تکلف ہین یہی
بارگاہِ قدس مین ممکن وصول — کب ہے ای انسان بے طوعِ رسول
حال ہی یا قال یا اعمالِ خاص — ہے یہان طاعت سے حاصل اختصاص
ہان مشایخ کا طریق ای باخبر — ہے کتابُ اللہ (القرآن) اعلی یا خبر (حدیث)
دیدۂ دل سے رہا حق صاحبین — دیکھہ کیا کیا کھل رہا وہان خندان مین
اور وہی ہین صاحبین ای ماسبقا — عمر تفسیر ہین جو مطیعِ مصطفے

اہتمامِ فرض تجہیزِ فرض ہے — منتجی جو ہر ہے یہ وہ عرض ہے
(منتجی: نجات دینی والا ۱۲)

جو ہے قربِ بالفرائض کا علو — کب وہان تک ہے مجالِ گفتگو

کیونکہ قربِ بالنوافل کا ثبوت — کر رہا ہے قولِ حیّ لا یموت

وہ حدیثِ قدسئے قدوس ہے — یہ شرف جسکی سبب محسوس ہے

یعنی جب بندہ نوافل سے قریب — ہوکے ہوجاتا ہے منزل سے قریب

دست و پا بندی کا ہوجاتا ہون مین — پہر تو جود سمع و بصر اوسکا ہون مین

جب نوافل مین یہ ہی ای حق شناس — کیجیے قربِ بالفرائض کو قیاس

کب ہے یہ بے سنتِ خیر الورا — کب ہے یہ بے اتباعِ مصطفےٰ

قربِ نفل و قربِ فرض آئینک پے — قربِ شانِ سنتِ احمد سے ہے

وار نسبت توکل علی اللہ ذی المن والآلاء فی السراء والضراء

ہان توکل پر بس اے مخلوق رہ — وعدۂ رازق پر اب مرزوق رہ

ہان مجرد سے ہو جب تو ذی عیال — کر توکل اور کچھ کسبِ حلال

دیکھکر اہلِ جہان کا جاہ و مال — خاک اپنی آبرو پر تو نڈال

جو کہ ذی شانِ توکل ہوگیا — دو جہان مین بے تذلل ہوگیا

رنج و راحت مین توکل ہے ضرور — آدمی کو یہ تجمل ہے ضرور

جاے فلیتوکل المتوکلون — ایہا الناس اذکروہ واسمعون

وار نسبت اخلاص فی العمل لذات اللہ لم یزل

فرض ہی مومن پر اخلاص عمل — تا نا لی قرب مولے مین خلل
قصد دنیا کچھ بھی طاعت مین نہو — مدح کی رغبت عبادت مین نہو
یہ ریا ہے باعث حبط عمل — فرض ہی اخلاص سے ربط عمل
اہل دنیا کی نظر پر کیا نظر — رکھہ حضور حضرت مولی نظر
دل مین ہی گر ہیبت شان علیم — کیا ہے علم غیر سے امید و بیم
اپنا اظہار فضیلت کچھ نکر — رغبت جاہ و وجاہت کچھ نکر
اوسکو کیا ایمان کامل کی خبر — جو نسمجھے غافلون کو جانور
مدح و ذم غیرون کی تو یکسان سمجھ — ہے اگر اخلاص کی کچھ ہان سمجھ
مرضی مولے کو بس منظور رکھہ — خلق سی خوف ملامت دور رکھہ
جو عمل غیرون کی دکہلانی کو ہے — شرک ہی دوزخ مین لیجانی کو ہے
دیکھتے ہے خاص قدرت کے نگاہ — چہوڑ شرک اخلاص سیکھہ ای مرد راہ
جاہ دنیا نے کیا جسکو تباہ — وہ نرکھی کچھ وہان امید جاہ
رتبہ عند اللہ ہونا چاہیے — جاہ عند الناس بس کیا چاہیے

در ازالت شرک صحبت اشرار و اختیار عزلت و صحبت سعداء

صحبت اہل شقاوت ہے بلا — قرب ارباب جہالت ہے بلا
جن سے ہے متروک فکر امر دین — تو نہو زنہار اون کا ہمنشین
جبکہ ایسا ہو زمانے مین فساد — لائین فتنہ دین مین اہل عناد
یاد وقوع حرمت وعصیان کا خوف — ہو کہین ہی ہان چاہیے رحمان کا خوف

اونکی

اون سے عزلت مین سعادت ہے تری — اونکی صحبت مین شقاوت ہے تری
اشقیا سے دور رہ تو اے سعید — اور نہ رہ اہلِ سعادت سے بعید
تو رہا کر مجمعِ ابرار مین — جمع کر خیرِ دو کون اخیار مین
یہ بھی کب جب کر سکے اظہارِ حق — اور ہو کچھ نہیِ منکر بھی اشق
کیونکہ منکر سے کوئی محفل کہین — ابتو بس آفاق مین خالی نہین
صبر ہر رنج و بلا پر ہے روا — معصیت پر صبر ہے قہرِ خدا
معصیت جس بزم مین آئی نظر — صبر وہان زنہار اے ناہی نکر
اس لیے فرماتے ہین متاخرین (یعنے علمائے متاخرین ۱۲) — ابتو ہر صحبت مین ہی نقصانِ دین
اب ہے ہر صحبت مین سمعہ یا ریا — اب ہے ہر صحبت مین غیبت بر ملا
ابتو وہان ایسی ہی غفلت ہوگئی — نیکبختون کی بھی عادت (غیبت کی ۱۲) ہوگئی
رونقِ ہر بزم غیبت ہوگئے — فخرِ صلح و رزم غیبت ہوگئے
جو کہ خصلت ہی زنا سے بھی اشد — ہوگئی ہی عادتِ ہر نیک و بد
خود فروشی نیکبختے اب تو ہے — اسقدر ہر دل کو سختی اب تو ہی
آج کل گوشہ نشینی خوب ہے — کیونکہ اس مین حفظِ دینی خوب ہی

وازانست حفظِ اوقات و ساعات در خیرات و مبرات و طاعات

صرف کر طاعت مین ساری وقت کو — یاد رکھہ ہر دم خدا کی مقت (غصہ کو ۱۲) کو
نیک نیت سی ہو ہر فعلِ مباح — تا کہ ہو دنیا بھی عقبے کی فلاح
خیر مین اوقات کو تقسیم رکھہ — ہر دم امرِ دین کی تعظیم رکھہ

صبح صادق جبکہ ہو تو کر رجوع — کر ادا سجدہ ہمیشہ پر خشوع
دل نماز دن مین کبھی غافل نکر — کیونکہ ہے اللہ کے دل پر نظر
دل کو حاضر رکھہ جہان تک ہو سکے — جمع خاطر رکھہ جہان تک ہو سکے
اور نکر ترکِ جماعت با نیاز — کیونکہ بست و ہفت ہے یہان اک نماز
جو تساہل مین رہا حاضر یہان — اور نہ رکہا نفس کو حاضر یہان
علم سے کیا منفعت اوسکو ہوئی — جو نہ حبِّ مغفرت اوسکو ہوئی
بعد اوسکے روبقبلہ ہو کے تو — ورد کن تسبیح او تہلیل او
کے یا نور قلبک من نورہ — و یحرک من غیرہ لحضورہ
تاکہ روشن چہرۂ دل ہو ترا — تجھسے ہر مذموم زائل ہو ترا
کیون نہو تو صاحبِ کشف و شہود — نعمتِ عظمی ہے وہ ذکر و درود

واز انست آداب نماز اشراق لرضی بعد انخلاق غرامہ

آفتاب اک نیزہ جب ہوئے بلند — پڑھ نماز اشراق کی اے ارجمند
مار نیزہ سینۂ شیطان مین بس — تا نہ اوس ملعون کو ہو پہر دسترس
لے وطن مین حج و عمری کا ثواب — اگر پہر اس کام سے ہو کامیاب
رکھہ تلاوت کو بڑا دستور ورد — حزب اپنا رکھہ تو ہر ماثور ورد
با حضورِ قلب پڑہ قرآن کو تو — نفس سے محفوظ رکھہ اس جان کو تو
ادویہ ہین خمسہ اس دل کا علاج — معتدل ہوتا ہے تب دل کا مزاج
ہے تدبر سے تلاوت ایک تو — غیر سے خالی ہو دل جو ہو سو ہو

اور قیام لیل ہے ثالث دوا | صبحدم ہو محو فریاد و بکا
صالحین و اتقیا کا شعار جلیس | تاکہ ہو یہ نفس امارہ نفیس

آداب القاری فی الحافظ والعالم والناصح والواعظ

حافظ و قاری کو رب ذو المنن | کاش فرمائے عطا خلق حسن
عالمین کو واعظون کو یا خدا | اتباع سنت ایسا ہو عطا
زہد فی الدنیا شعار اونکا ہو بس | ہو نہ قرب اہل دنیا کی ہوس
اونکی جو ہو خصلت مرضیہ ہو | ظاہر و باطن سبھی شرعیہ ہو
چاہیئے عادات مین جود و سخا | اور سب اخلاق حمیدہ با صفا
حلم ہو اور صبر ہو پرہیز ہو | اوس سے یہان جوش تحمل خیز ہو
پر سکینہ دل ہو اور جائے نیاز | صفحہ جان اور شریعت کا طراز (نقش۱۲)
دل ہو اور اخلاص کا مضمون ہو | صورت ظاہر بھی سب مسنون ہو
جسم و جامہ بھی ہمیشہ ہو نظیف (پاکیزہ۱۲) | دور مکر و بات سے ہو اور لطیف
مضحکات و ہرزہ کی عادت نہو | یعنے خوش طبعی کی بھی کثرت نہو
ہاں ہی یہ عجب و ریا کبر و حسد | غیر کی تحقیر ہے ہان فعل بد
جو دعا یا ذکر ہو ماثور ہو | داعی و ذاکر بھی تا مغفور ہو
کیونکہ ماثور رسول اللہ شی | ہر مس عصیان کو بس اکسیر ہے
چھوڑ کر ماثور تقدیسات کو | اب بہت پڑھتے ہین تصنیفات کو
قول مرشد کو ہزارون بو الفضول | جانتے ہین قول اللہ و رسول

گو خلافِ کبریا وہ قول ہو … گو خلافِ مصطفےٰ وہ قول ہو
ظاہر و باطن ہو ہر دم پر خشوع … وہ بہ دم معبود کی جانب رجوع
یہ قلیل آداب یہاں سے یاد کر … باقی اور استادوں سے دل شاد کر

وازانسبت صلوٰۃ الضحےٰ رشکِ مہر و زسیما

پھر نمازِ چاشت بھی گر ہو سکے … کر ادا اور ہو نہ غافل موت سے
جو عمل یا ذکر ہے بے یادِ موت … بالیقیں ہی شانِ تاثیر اس سے فوت
پھر ہو شغلِ علم یا طاعات اور … یا کہ ہو شغلِ معاشِ نیک طور

فضیلتِ علمِ دین و عالمین بر عابدین

پیشِ عالم ہی یہی عابد کی قدر … جس طرح جاہل کو اک پیشِ جلد تر
ایک عالم سخت ہی شیطان پر … الف عابد سے یہ ہے حکم خبر
فضلِ عالم عابد اوپر ہے پیر (حدیث ترمذی) … جیسے فضلِ مصطفےٰ اصحاب پر (حدیث ۱۲)
پر ہو عالم عالم ہو پیشانی نہیں … عالمِ عقبےٰ ہیں ایسے بالیقیں

فضیلت معلمین و طالبین علم دین

ربِ اعلیٰ اور جتنے ہیں ملک … جن سبھی آباد قصرِ فلک
ہر زمین ہر ایک ماہی آب میں … مور چی بھی سب ہیں اس کی یاد میں
بھیجتے ہیں رحمت اوس پر بالیقیں … جو سکھاتا ہے جہاں میں علمِ دین

علم کی راہون مین ہین جو مستہام — سہل ہے اونکو رہِ دار السلام
پر بچھاتے ہین فرشتے راہ مین — ہین وہ محسود اپنی عز و جاہ مین
سیکہنا اک بابِ علم ای باشعور — ہے فزون سو نفل رکعت سے ضرور

تصحیح نیت در علم و عمل و اخلاص للہ عز و جل

کب ہے یہ جب قصد ہو مرضی خاص — ورنہ یہان کب ہے ہلاکت سے خلاص
جو نہو گی اس طرح نیت صحیح — ہوئیگی پہر کب کوئی طاعت صحیح
جو نہوئیگی یہان نیت بخیر — پہر کہان وہ جلبِ خیر و دفعِ ضیر
بالاخانے پہر بہشتون کے کہان — پہر تو قعرِ نار ہی وہان الامان
یہان جو اپنی بالاخوانی مین رہی — پہر کہان وہ بالاخانے خلد کے
بے عمل عالم کو ڈالا جائیگا — نار مین اور پہر نکالا جائیگا
جو شکم مین اوجھ اوسکا ہوئیگا — اوسکے آگے اوسکا ٹیلا ہوئیگا
گرد پہرتا ہوئیگا یون نابکار — جیسے گردِ آسیا دورِ حمار
پہر تو ناری اور بہی پاس آئینگے — آپکو سب اس طرح فرمائینگے
تو نصیحت خوان ہمارا تھا ضرور — کیا ہوا کیونکر ہوا تو پُر قصور
یہ کہیگا یون ہی تھا ای قوم ہان — پر عمل کچھ ہو سکا مجھسے کہان
حکم کرتا تھا جو تمکو مین نیکی — خود عمل کرتا نتھا اوسپر کبہی
منع کرتا تھا مین جس بدفعل سی — آپ تھا محفوظ کس بدفعل سے
علم سی جو غیرِ حق مقصود ہے — اوس برائی کا عمل نابود ہے

اوسکو کیا قدر ثواب آخرت — بندۂ درہم ہے یہان جو بدصفت

علم جس عالم کو یہان نافع نہین — اوسکا محشر مین کوئی شافع نہین

یہان ہوئے علم وعمل جسکو نصیب — اوس سے ہے ایزد کی رحمت قریب

یہان نہوئیگی اگر نیت بخیر — حشر مین ہو جائیگا بس حال غیر

دانستن این معنی که مقصود از علم چیست طالب علم حقانی کیست

علم کا طالب جو ایسا ہے کوئی — نفس کی خواہش کا بندہ ہے شقی

کسر شہوت سے بہت نالان ہے وہ — نفس کی مرغوب ہے شادان ہے وہ

اور وہ ایسا پست ہمت ہے دنی — کچھ نہین ہے مال نفس اوسکا غنی

کچھ بھی فاقون پر تحمل وہان نہین — نام کو صبر و توکل وہان نہین

چھوڑکر علم ضروری سے حزین — بے ضروری علم سے ہے اوسکو چین

رغبت معقول پیشہ اوسکا ہے — نفرت منقول شیوہ اوسکا ہے

ان قرینون سے یہ ظاہر ہوگیا — غیر حق مقصود ہے اوس شوم کا

ترک ہے اوسکی جماعت سے نماز — اسقدر ہے نفس امارہ کا ناز

جب جماعت ترک ہے لیل و نہار — کیون نہو ترک نوافل کا شعار

ترک ہر نفل و سنن پھر سہل ہے — خود تساہل مین جو وہ نااہل ہے

ہو نصیب آئی کیش اخلاص عمل — تا ہو مقبول جناب لم یزل

علامات علمای آخرت و بدترین ارباب مفاخرت

عالم دینی وہی ہین بالیقین
علم سے جو طالب دنیا نہین

آخرت والے جو عالم ہین بیان
ہین علامات اونکی پیا وریہ نشان

فعل اونکا ہے موافق قول سی
اور صداقت ہے مطابق قول سی

اجتناب نہی مولیٰ اونکو ہے
رغبت طاعات وتقوی اونکو ہے

علم سے حاصل نہے اونکو یہ صفت
نفرت دنیا وحب آخرت

اونکو ہے اوس علم سے نفرت کمال
جسمین ہین قیل وقال ہی کبر وجدال

اور مساکن اونکی مسکینون کی ہین
مطعم وملبوس درویشون کی ہین

زینت دنیا سے ہین وہ مجتنب
نفس امارہ سی ہر دم مجتنب

قلت دنیا پہ مائل ہین وہ بس
آخرت کی حرص سے سائل ہین وہ بس

اونکا یہان صبر وقناعت پیشہ ہے
آخرت کا رات دن اندیشہ ہے

قرب سلطان وامیر اونپر ہے قہر
اغنیا کا شربت قند اونکو زہر

سخت بزم اغنیا سے ہین نفور
اونکی دنیا سے اور اونسی ہین وہ دور

ہان اگر غرض نصیحت ہو ضرور
یا کوئی مظلوم ہو وہان بے قصور

پھر تو وہ اوسکی شفاعت کی لیے
جائین گے احقاق حق کرتی ہوئے

وہ بہت فتوی سے ساکت رہتی ہین
وہ یہ ہر سائل سے اکثر کہتے ہین

جاکو پوچھو اوس سے یہ جو اہل ہو
تاکہ جو مشکل ہے تمکو سہل ہو

اور نہین کرتے وہ ہرگز اجتہاد
مسئلہ ہوتا نہین جب اونکو یاد

قول لا ادری درایت اونکی ہے
ہان رفیق ایسے ہدایت اونکی ہے

وقت لا علم لی شئے وہ کامیاب
کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

اونکو ہی واللہ اعلم ہین علم — دقت علمی یہی ہی زین علم

آگیا جب دل مین اخلاص عمل — کیون ریاکاری سی وان آئی خلل

علم سے قصد سعادت اون کو ہے — مرضیٔ مولیٰ کی عظمت اونکو ہے

کب عمل مین جب رخصت اونکو ہے — رغبت شان عزیمت اونکو ہے

علم باطن کا ہے اونکو اہتمام — گردن دل قید محنت مین مدام

اونکی اس مین جو ترقی ہوتی ہے — ہردم افزون خاکساری ہوتی ہے

شرع کی تائید پر ہوتی ہین وہ — معتمد تقلید پر ہوتے ہین وہ

ہین مقلد حضرت نعمان کی وہ — شافعی یا مالک ذی شان کی وہ

وہ مقلد مجتہد بنتے نہین — جہل پر وہ مستبد بنتے نہین

جیسے جاہل مجتہد ہین آج کل — ہین جہالت کی تقلد سے خلل

آخرت والے ہین ایسی شان مین — انما یخشے ہے اونکی شان مین

ہین خصال ستہ اونمین بالیقین — طاعت و زہد و صلاح و علم دین

یعنی علم نافع رضوان حق — اور فقاہت امر دین مین ہی قلق

اور عزم مرضیٔ مولےٰ ہو بس — امر دنیا ہی پی عقبیٰ ہو بس

سن ہے اگر شوق تصوف ای فتا — رغبت ان اعمال سے رکھہ پیر یا

پھر جو ہوئی شوق افزون دمبدم — دیکھہ احیاء العلوم اے محترم

میسر کوئے اہل حال ہو — اوس سی مل اور تو بھی اہل حال ہو

یہ جو ہے پرہیزگاری کی طلب — ہے رضائے ذات باری کی طلب

طالب مولےٰ کو یہان ای محترم — دین کا غم ہی نکہہ دنیا کا غم

محض اوسکے غم مین جو دل رہگیا — وہ غمِ دارین سے فارغ ہوا

حکایتِ ولیُ اللہ در عشقِ الٰہی او وّاہ کہ بشام می رفتند

کوئی مقبولِ الٰہی نامور — شام کو جاتی تہی وہ رشکِ سحر

مل گئی دنیا بہت زینت کے ساتھ — اور کہا لیجے ذری ہاتھون ہاتھ

سخت نفرت سے کہا ای فتنہ گر — دور ہو یہ مکر تو مجھسے نکر

تو ہی وہ مکارہ زوجہ پر نفاق — دیچکا ہون جسکو مدت سے طلاق

پھر تو وہ مکارہ ایسے گم ہوئی — سامنے گویا کہ آئے ہی نتھے

پھر جو کچھ آگے بڑھے وہ مردِ راہ — دیکھتے کیا ہین کہ فردوسِ الہ

سامنے ہے سب نعیم اپنے لیئے — بوی ریحان و نسیم اپنے لیئے

اور دکہائے اپنے سب حور و قصور — لطفِ انہار و ثمارِ پُر سرور

اوس سے بہی اعراض فرماکر کہا — ہین تو ہون مشتاقِ دیدارِ خدا

تب ندا آئی یہ اوس مسعود کو — ہوئیگا تو فائز اس مقصود کو

تو ہمارا ہے تو ہم تیرے لیئے — ہین مقرّب قربتِ دیدار کے

اور یہ سب دنیا و عقبےٰ کے مزے — سب سے اوّل ہوئین گے تیرے لیئے

(یعنے تجکو دیکر دینے والے ۱۲)

کیونکہ جو طالب ہمارا ہوگیا — بے طلب پایا مزا دارین کا

ہمکو بھی یا ربنا یا ربنا — سب سے کر آزادِ خاص اپنا بنا

کاش ہو سلطانِ ذکر ایسا نصیب — ہو تسلط ملکِ عرفان کا نصیب

فوج ذکر ایسی ملے اخلاص معج — دور بھاگے نفس اور شیطان کی فوج

کچھہ غم دنیا نا ہی دل کی پاس — اور نا ہی زینت آب و گل کی پاس
یون رہی لبریز ذکر و شکر دل — غم حوادث کا نا آنے متصل
بعض تیرا غم رہے میرا رفیق — اور رفیق اپنا رہے اعلی رفیق
خود رسول اللہ بھی وقت وفات — تھی رفاقت خواہ جل اعلی کی ساتھ
ہمکو تیری وہ محبت ہو نصیب — جسکے باعث وہ رفاقت ہو نصیب
جیسا دل اوس صالحہ لونڈی کا تھا — ہم غلاموں کا بھی دل ویسا بنا

حکایت زنی صالحہ امۃ اللہ مصروف طواف بیت اللہ

صالحہ تھی ایسی اک محو طواف — دیر تک فارغ نہ تھا اوس سے مطاف
وہان جو تھی اوسکی مناجات و دعا — بارگاہ قدس میں جس سے ہم ہدا
دیکھکر سنکر کسی نے کہہ دیا — ہی عجب عورت کوئی بینیا مرسا
دین و دنیا کا کچھہ اسکو غم نہین — اسکو یہان در ماندگی اک دم نہین
رہنے والی عیش و عشرت مین ہی یہ — اور ہمیشہ ناز و نعمت مین ہے یہ
یہ طواف و ذکر سے تھکتی نہین — یہ کسی کو اب بجا رہی نہین
یہ نہین صدمہ سے بیدہ غمزدہ — ہے یہ جو رنج و الم سے بے شبہ رغبہ
ذکر مولی مین قوی آواز ہے — اور تو انائی کا بہر انداز ہے
آ گئی یہ بات اوسکی کان میں — جب ہوئی فارغ وہ بھی جس شان میں
کی ندا ای بھائیون وہ کون ہی — جو کہ فرماتی تھی ایسا کچھ مجھے
تب وہ خود حاضر ہوئی اور یون کہا — مین وہی ہون جو یہ کہتا تھا ہوا

ا پ

اب سنو اوس عمر سبیده کا بیان
رہتی والی شام کی تھی مین غریب
مین بھی اک مسکینہ عورت ای فتا
چار بچے میرے تھے رشکِ قمر
وہ جوان دختر تو ہان منکوحہ تھی
شیر خوارہ تھا مرا طفلِ صغیر
تھا مرا شوہر جو مردِ پارسا
جو میسر ہمکو آتا ما حضر
چند مہمان ایکدن جو آگئے
دودہ کی بکری جو اک بچون کی تھی
گوشت اوسکا مجکو دیکر یون کہا
بھوک سے مہمان ہین سب ناتوان
مین تو شغلِ دیگدان مین ہوگئی
باپ نے ای بھائی آپ ہی ہے ستم
تب کہا اوسط نے اکبر سے کہ ہان
تب بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا
ماجرا پورا دکھانے کے لیے
جب ہوا اوس سے بہت سا خون روان
تھا ہمارا قریہ کوہستان مین

جو سنائی اوسنے اپنی داستان
آگئی یہان میری اچھی تھی نصیب
اور مرا شوہر بھی تھا مسکین سا
ایک دختر تھی جوان اور سہ پسر
تینون لڑکے تھے وہ نابالغ ابھی
وہ بھی تھے نادان جو کچھ تھے کبیر
آنا جانا تھا بہت مہمانون کا
تھے مدارات اونکے بس شام وسحر
کچھ نتھا اوسدن ضیافت کی لیے
بے تامل ذبح کر ڈالی وہی
لو پکا کر دو ابھی بہرِ خدا
ناتوانی دیکھلاون سے عیان
تب بڑی بچون نے ملکر بات کی
ذبح کر ڈالی جو بھی گھر مین غنم
بکری کو
کسطرح کردی فنا بکری کی جان
آ دکھا دون تجکو شکلِ ماجرا
خود چھری سے ذبح کر ڈالا اوسے
ہوگیا صحرا کو وہ مجنون سوان
یعنی ذبح کرنے والا
تھی درندی بھی وہان میدان مین

ڈر کے بھاگا جبکہ وہ شوئی جبل ... باپ بہی پیچہے گیا گہر سے نکل
گرگ نے اوسکا بہی لقمہ کر لیا ... جان سے یہ بہی گیا وہ بہی گیا
بہاگتے مین مرد کو ٹہوکر لگے ... سر لگا پتھر مین جان ایسی گئی
گویا جان کو کام تن سے کچہہ نتہا ... روح نے ایسا سفر جلدی کیا
پہر جو مین آئی قریب دیگدان ... تازہ آفت کا نمک چکہا وہان
طفل نادان گشتیون چل کر گیا ... مات بندیا مین جلا کر مر گیا
مین ہجوم غم مین کیسہ کر گئی ... گویا جان آنکہون کے رستی بہگئی
پہرسنا دختر نے جب یہ ماجرا ... گر پڑی غش کہا کے بے کیا ہوا
بالا خانہ پر سکونت اوسکے تہے ... غش مین نیچے گر کے وہ بہی مر گئے
پہر تو مین تہی اور صبر و ذکر حق ... ذکر مولی ہے دوائے ہر قلق
ذکر حق ہے اہل دل کا قوت دل ... ذکر حق ہی سلسبیل حوت دل
اور فارغ ہوگیا دل بہر ذکر ... ہوگیا مفتوح دل پر شہر ذکر
دیکہکر اب شکل بیت اللہ کو ... عیش کی حاجت ہی کیا اوّاہ کو
ہمکو ہے کیا حاجت عیش و نشاط ... دل کو ذکر اللہ سے ہی اختلاط
ذکر حق سے مطمئن جو دل ہوا ... کب وہ دل ہے پہر ہوا خواہ عنا
جسکا دل عون خدا سے ہی غنی ... بس وہ دنیا کی عنا سے ہی غنی
اللہ اللہ پارسا زن تیرا صبر ... آسیہ بنت مزاحم کا سا صبر

زن فرعون ۱۲

کرتے ہوا سے مرد کیا مردانگی ... سیکہو اس زن سے ذرا مردانگی
کاش ایسا حال ہو جائے فقیر ... کچہہ نہو پہر جز تسلیم بہ تقدیر

چیزے از ذمِّ دنیائے فانی و محبان این خاکدانِ ظلمانی

روحِ انسان کسکی طالب ہو گئے
حبِّ دنیا اسپہ غالب ہو گئے

عقلِ انسان پر ذرا مخفی نہین
دارِ دنیا جائی رہنے کے نہین

محض یہ دارِ فنا ہے بے ثبات
بس تو اس فانی مین ہے خالی حیات

ہر بشر گویا یہان مزدور ہے
کام کرنے پر ہر اک ما مور ہے

دوش پر ہر لحظہ گل بر داشتہ
راحتِ دنیا سے دل بر داشتہ

یہان بہی آرام ہی مزدورون کا
کام کرتے ہین جو موقع مل گیا

چوب تختے پر ذری دم لے لیا
پھر ندا آئی کہ لا جلدی سی لا

طالبِ آرام یہان انسان نہین
ہین بہت انسان ہان انسان نہین

محوِ نسیان کا ہیکا انسان ہے
تو نہ نسیان ہے نسیان ہے

چاہت مد دارِ دنیا پر خطر
ہوئی سامانِ کمالاتِ بشر

اکل و شرب اسکا ہی یا ملبوس ہے
کچھ بہی کار آمد نہین افسوس ہے

یہان عمارت سے بہی کچھ رفعت نہین
یہان امارت سے بہی کچھ عزت نہین

دیکھو یہانکی سلطنت نے کیا کیا
حالِ بد فرعون کا شداد کا

کیا ہوا نمرود مردود اس سی ہان
کیا ہوئی اصحاب اخدود اس سے ہان
کفار خندق کھودنے والے ۱۲

اس سی ہامان اور قارون کیا ہوئی
مثلِ دقیانوس ملعون کیا ہوئی

آئی مولی کی غضب مین ایسی عام
اونپہ ہی اب لعنتِ خاص و عوام

مال یہان افزون ہوا تو کیا ہوا
مال ہی قارون ہوا تو کیا ہوا

دیکھو ایسا بد ہوا حالِ لعین / تا قیامت وہ ہی اور خسفِ زمین

اب تو ہی خسفِ زمین اوسکی لیے / پھر ہے قعر کا فسرین اوسکے لیے

یہان ہزار دن ہو چکی بیشک ہلاک / اور ہوینگے قیامت تک ہلاک

ہی وہ بے رونق یہ تیرہ خاکدان / بے حقیقت ہے یہان نام و نشان

حبِ دنیا ہے تو پھر رحمت کہان / جسکو یہ لذت ہی وہ لذت کہان

قبلۂ ہمت ہے جسکا یہ جہان / بندۂ دنیا ہی وہ ناکس یہان

مال و اولاد و زراعاتِ زمین / تخمِ عیشِ جاودانے کا نہین

باعثِ قربِ الٰہی یہ کہان / اور حیاتِ لاتناہی یہ کہان

رات دن اس آخرت کے غم مین تو / خوش نہو اس خانۂ ماتم مین تو

جبکہ ہے یہ ساری دنیا چند روز / سمجھ اپنی اے سعادتمند روز

چھوڑ جائیگی یہ ہمکو اسکو ہم / کیون خدا سے پھر ہین ہم ہی ستم

یک بیک آجائیگا پیکِ اجل / ہائے پھر ہم اور وہی طولِ امل

جب کسیکی موت آتی ہی قریب / ہوتی ہین دانا بہت نادان طبیب

گو مہیا ہوئین وہان لاکھون علاج / معتدل پھر ہو نہین سکتا مزاج

ہو سکے کیونکر شکست یہ کس مین ہی / کر سکے کچھ مقدرت یہ کس مین ہی

گو شفا کے سارے طالب آتی ہین / سب پہ عزرائیل غالب آتی ہین

دیکھتے ہین اوسکو سب گردِ سریر / اور وہ زنجیرِ اجل مین ہے اسیر

دخل کیا ہے متفق ہوکر جہان / جنبشِ مو پھیر لائے پھر وہان

دستِ دنیا ملجانے کا تو ذکر کیا / ایکدم پھر آنے کا تو ذکر کیا

ہے یہ دنیا کفر کی آرامگاہ　　مومنون کو ہے مصیبت روسیاہ

ابتدا سے انتہا تک سب جہان　　شرق سی تا غرب یہ فانی مکان

کو مسخر ہوئے ایک انسان کا　　کب ہو ہمسر ایک حس کی شان کا

بلکہ افزون اس سے شانِ مشتِ خاک　　بلکہ شانِ یک سرِ انگشتِ خاک

یعنے وہان پیشِ حضورت آلہ　　ہے ذلیل ایسے یہ دنیا روسیاہ

پیشِ رضوانِ آلہ العالمین　　سب جہان انگشتِ خاکستر نہین

مالِ دنیا سے جو ہین مسرور حال　　مال کر ڈالیگا اونکو پائمال

سیم و زر سے جو رہے عالیجناب　　سیم و زر ہین اونکے آلاتِ عذاب

کیون ادای فرض زکوۃ سی غافل رہی　　کیون کسیکے قرض سی غافل رہی

کیون حقوق الناس واجب کھ لیی　　کیون حقِ خویش و اقارب کھ لیی

نفس کی مرضی مین کرڈالا ہلاک　　اونکو کر ڈالیگا مال اون کا ہلاک

جن اقارب کی مقدم تھی رضا　　اور زن و فرزند و دختر کی رضا

جنکے باعث مرضیٔ حق ڈال کر　　یہان پسِ پشت اوسکی پھر کب بے خبر

سب یہ تجھسی بھاگ جائین گی وہان　　اپنا فدیہ بلکہ تجکو لائین گے وہان

کو سپر تجکو بنائین گے وہان　　نفس کو اپنی بچائین گے وہان

پر وہ یون کب بچنے پائینگے وہان　　گر سعادت لیے بچائین گے وہان

کیونکہ جسپر آگیا قہر و غضب　　وہ شقی حیلے سے بچ سکتا ہی کب

جسکی جان و دل بصد رضا پر ہین فدا　　کیون تجہ فدیہ پھر اوسکو ہوئیگا

زیب بزم فسق ہین جو یہان فیق　　نار مین دکھلائین گے قعرِ عمیق

عمر بہر کا عیش و بہر آرام جان — ہوئیگا مانند یکساعت وہان

جو رضاے خاص کی ہین ملتمس — ہین وہ انوار ابد کی مقتبس

جنکی ہمت اس ہین عالی ہو گئی — اونکی شان لا ابالی ہو گئے

اونکو دنیا کی حلاوت زہر ہے — لطف اس فانی کا اونکو قہر ہے

جبکہ ایمان کی حلاوت آگئی — لطف حق کی دل کو لذت آگئی

پہر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی — اونکی شیرین کام مین کڑوے مزی

یہان جو اونکا بطمع مطلوب ہے — گو وہ ہمت اقلیم ہو مغضوب ہے

اونکو بہی باغ ارم برگ خزان — گنج قارون اک خذف ریزہ وہان

سلطنت فرعون کی شداد کے — اونکی لونڈی ہو تو بس آزاد کی

عمر بہر کا درد و غم رنج و محن — جس سے حاصل ہی رضاے ذو المنن

راحت و آرام ہی اون کی لیے — نعمت و انعام ہے اون کے لیے

اونکو یہان محنت مین جو راحت ملے — ایسے کب بہرام کو راحت ملے

بشکیہ بہرام و صید گور خر — شکر یا و رضا مین بسر بسر

جاتی ہین جو ایسی ذی شان عزیز — ہوتی ہین مولی کے مہمان عزیز

پہر تو ہی والدہ بے خوف و خطر — نعمت و لذات خفی لمح البصر

یا الٰہی ہو عطا وہ عقل و کیس — ہمکو حاصل ہوئین اخلاق اویس

زہد فی الدنیا ہو ہمکو بہی نصیب — مرضی مولی ہو ہمکو بہی نصیب

اس لیے حال اویس اب کچھ یہان — ہین بیان کرتا ہون بہر حفظ جان

نور سماعت اہل دین ذکر خیر التابعین ممدوح حضرۃ سید المرسلین

بیان یعنے اویس قرنی رضی اللہ عنہ بروایات صحیحہ

سنے ہے یہ مسلم کی حدیث اے اہلِ کیس | جس مین ہے مذکور توصیفِ اویس
ہے عمر سے نقلِ قولِ مصطفےٰ | ایک مرد ایسا یمن سے آئیگا
نام جسکا ہے اویس اے خوش خصال | پاس اوسکی کچہہ نہین اہل و عیال
ایک مان اوسکی ہے ہان جسکی لیے | رہگیا مجبور وہ یہان آنے سے
اور سفیدی جو بدنمین تھی عیان | ہوگئی اوسکی دعا سے بی نشان
اور جو درہم کی برابر رہ گئی | یہ دعا ہی تہی جو کمتر رہگئی
تاکہ اوسکو دیکہکر عبدِ ذلیل | یاد رکھے نعمتِ ربِّ جلیل
یہ بہی ہے ارشادِ خیر المرسلین | وہ رجل ہوئیگا خیر التابعین
جسکی تم مین سی ملاقات اوس سے ہو | وہ نبہولی اوس سے استغفار کو
اور یہ فرمایا ہی حضرت نے پیام | اوسکو کہنا اے عمر میرا سلام
گرچہ خود رکہتا ہی وہ حالِ سقیم | پر خدا کی قرب مین وہ ہے کریم
وہ اگر اللہ پر کہائے قسم | رست اوس بندی کی ہوجائی قسم
وہ بہت لوگون کا ہوئیگا شفیع | شان اوسکی حق دکہائیگا رفیع
ہی سیوطی سی روایت اے خبیر | جسکے راوی ابن جابر ہین اسیر
ایسا کوفی مین محدث تھا کوئی | وہ بہی دینِ حق کا وارث تھا کوئی
ہمسے کرتا تھا روایاتِ حدیث | تہی بلند اوسکی بہی رایاتِ حدیث
جب وہ تحدیث اوسکی ہوتی تہی تمام | اور جدا ہوتی تہی وہان سے خاص و عام

بعد اوسکی بہی وہان اک جائے پر — اک جماعت رہتی تہی شام و سحر
مرد صالح ایک ایسا اون مین تہا — اہل دل ایسا نہین دیکہا سنا
اوسکی ایسی بات دل سی آتی تہے — سنتے ہی بس اون کی اندر جاتی تہی
مین بہی خود رہتا تہا حاضر جو وہان — جب نہ دیکہا ایکدن اوسکو وہان
مین نے یارون سے کہا وہ کیا ہوا — کون تہا جو خوب تہا وہ کیا ہوا
کوئی بولا وہ اویسی مرد تہا — جو کہ ایسا ایسا کامل فرد تہا
تب کہا مینے وہ رہتا ہی کہان — ہان بتا دیجو کوئی اوسکا مکان
جا ہلائی مینے جب زنجیر در — نکلے تاریکے سے وہ مثل سحر
پہر کہا مینے تم آئے کیون نہین — بولے عریانی سی ہون خلوت نشین
دیکہکر یہ خاکساری سادگی — یار اونکی اونسی کرتی تہی ہنسی
جس گلی سے آپ جاتے تہے کہین — چہیڑنے والے ستاتے تہے وہین
سب تہے یون موئی کی ستانی کی گرد — جسطرح اطفال دیوانی کے گرد
تب کہا مینے یہ لو میرے ردا (چادر ۱۲) — رد نکیجے اوڑہیے اس کو ذرا
بولی یہ کپڑا بدن پر دیکہکر — لوگ ایذا دینگے مجکو بیشتر
الغرض اصرار جب مین نے کیا — اوڑہکر ناچار نکلے وہ ردا
تب یہ کہتی تہی سب اونکی آس پاس — ای فریبی کس سی چہینا یہ لباس
پہر یہ فرمانے لگے وہ خوش خصال — تونے کچہہ دیکہا ہی اب لوگون کا حال
پہر تو مینے بہی کہا اسے جاہلو — کیون تم ایذا دیتی ہو مسکین کو
آدمی ہوتا ہی گاہی بے لباس — اور کبہی ہوتا ہی پاس اوسکی لباس

ستر

ستر عورت مختص ہی گا بے نصیب
اتفاقاً اہلِ کوفہ جب کہین
قافلے مین تھا کوئی وہ شخص بھی
اوسنے وہان فاروق نی پوچھی یہ بات
لائے وہ اوسکو عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے
کی حدیثِ مصطفےٰ اوسپر بیان
پھر یہ فرمایا کہ یون سنتے ہین ہم
وہ یہ بولا یا امیر المومنین
تب امیر المومنین نی کچھ نشان
خستہ و مسکین سا اک مرد ہے
نام اوسکا ہے اویس ایمحترم
پھر یہ فرمایا کہ جاؤ اور اوس سی مِل (عمر نے رضی ۱۲)
پر مجھے امید تجھسے یہ نہین
جاکے وہ اول وہین حاضر ہوا
تب اویس آئی یہ حیرت مین کہ ہان
تب کہا اوسنے اکہ ہان اے مردِ دین
مینے اوسنے ایسا کچھہ سنا
بخشد و للہ میرا سب قصور
کیجئے استغفار اب میرے لیے

اور کبھی ملبوس زینت ہی عجیب
ہوگئی فاروقِ اعظم (رضی ۱۲) سی مستدرین
جو کیا کرتا تھا خاصِ الونسی ہنسے (یعنے اویس ۱۲)
تم مین ہی اہلِ قرن سی کوئی سات
جبکہ آیا وہ نظر کے سامنے
شان اوسکی (اویس کی ۱۲) جسمین تھی خوشتر بیان
ہی تمہاری کوفے مین وہ محترم
وہان کوئی اِس شان و شوکت کا نہین
اوسکی فرمائی تو وہ بولا کہ ہان
خاکساری اوسکی رشکِ گرد ہے
سب ہنسی اوس سے کیا کرتے ہین ہم
قربِ حق ہی اہلِ حق کے متصل
جائے تو ایسے مکرم کے قرین
اہل مین پہلے نہین حاضر ہوا
تیری عادت سے میر الفت کی کہان
ہین تری وصاف امیر المومنین
جسکو سنکر خوف سے سن رہ گیا
مینے ایذا مین کیا ہی کب قصور
تب کہا کہ تا ہون ہان اس شرط سی

جو سنا ہے تو نے وہان فاروق سی — وہ ہو ظاہر ترسے (کلام) منطوق سی
اعنی اللہ ہوتے ہین جو ذی کمال — رکہتے ہین وہ سب یون مخفی کمال
پر ہی جنکا قلب ہے شمس آفتاب — غالب آتا ہے کبہ اونپر کچہ حجاب
پہر تو وہ کوفی مین ظاہر ہو گئے — خلق مین مرغوب خاطر ہو گئے
یہان ملاقات عمر مین اوس سے ہان — سب ایات اب یہ ہوتی ہین بیان

روایت یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ عنہ

نقل ہے یحیی سے یہ قول سعید — جب سے سنکر مصطفیٰ سے یہ خبر (اویس)
کی حیات مصطفیٰ مین ہی طلب — پر کوئی نہ یو وقت ملسکتا ہی کب
پہر خلافت جب ہوئی صدیق کے — اوس مین بہی ایسی بہت تحقیق کی
پر نہ پائی قدرت اوسکی وصل پر — پہر بہی مین حاضر رہا اک فصل پر (جدائی)
جب خلافت کا مری وقت آگیا — ڈہونڈتا تہا قافلون مین جا بجا
اور یہ کہتا تہا ان ای اہل یمن — کوئی تم مین ہی قرن والا اویس
کوئی بولا یا امیر المؤمنین — میرا ابن عم ہے وہ اک کمترین
وہ تو ہے اک خستہ و خوار و ذلیل — آپ طالب اوسکی ہین ای جلیل
تب کہا مینے یہ ہو کر خوفناک — تو یہ کہکر ہو ہوا ہے ہلاک
(قول عمر رضی اللہ عنہ)
تہی یہ بات اوس سے کہ دیکہا ناگہان — اونٹ پر کوئی نظر آیا وہان
سر بسر کہنہ ہی پالان شتر — اور سوار اوسکا ہی اوس سے خستہ تر
پہر تو میری دل مین یہ بات آگئے — ہی قرینے سی اویس ایسے ہی

کہی ندا مینے کہ تو ہی ہے اویس
وہ جو اک مسکین مخفی ہے اویس

تب یہ بولا وہ کہ ہان مین ہون اویس
وہ ہی ہی نام ونشان مین ہمن اویس

پہر سنایا مینے اوسکو یہ پیام
تجہکو بہیجا ہے محمدؐ نے سلام

پہر تو اوسنے بہی سنایا یہ کلام
مصطفےؐ پر صد تحیات وسلام

اور تمپر یا امیر المومنین
رحمت و رضوان رب العالمین

پہر کہا مینے کہ حکم مصطفےؐ
ہے دعائے خیر کا بہی کردا

بعد ازان ہر حج بیت اللہ مین
شہر مین یا حج بیت اللہ مین

اوس سی ملکر راز دل کہتا تہا مین
سنکے اوسکا راز دل سنتا تہا مین

اظہار وبیان روایت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

ہے سعید بن المسیب کا بیان
تہی عمر اکدن منا مین خطبہ خوان

وہان ندا فرمائی ای اہل قرن
کوئی ہے تم مین اویس نیک ظن

ایک نے اوس قوم مین سی یون کہا
کوئی ہم مین سی نہین اس نام کا

ہان مگر اک شخص دیوانہ سا ہے
جو بیگانہ وسے بہی بیگانہ سا ہے

کچہہ کسیکو اوسکے ساتہہ الفت نہین
وہ کسی کے ساتہہ ہمصحبت نہین

بیشتر صحرا مین کرتا ہے گذر
گویا وحشی کا نہین گہر ہی نہ در

تب یہ فرمایا وہی مطلوب ہے
مجکو تم مین سے وہی مرغوب ہے

جبکہ مکے سے قرن مین جاؤ تم
ہان سلام اوسکو مرا پہنچاؤ تم

اور بشارت سے نبی رسول اللہ کی
اوسپر اہل اع سلام احمد سے

جب وہ نکلے سے قرن میں آگئے — پایا ریگستان میں افتادہ اوسے

اوسکو پہنچایا عمر کا بھی سلام — حضرت خیر البشر کا بھی سلام

تب کہا تھا میں تو اک مہجورِ خلق — کر دیا فاروق نے مشہورِ خلق

السلام علے مجتبئِ منتہی — و السلام بکل من ذرا المبیح

پھر گئی صحرا کو وہ ایسے وہاں — کچھ نہ پایا اونکا مدت تک نشان

پھر خلافت میں علی کی آئی وہ — تھا قتالِ صفین اون کو پائی وہ

ملکے افواجِ علی میں وہ سعید — ہو گئی صفین میں لڑکر شہید

بیان روایت صعصعہ بن معاویہ

یہ وہ ابن صعصعہ کا ہے بیان — جسمیں ہی ذکرِ اویس اکثر دان

حضرتِ فاروقِ اعظم بیشتر — پوچھتے تھے اہل کوفہ سے خبر

جیا تھے ہو ابنِ عامر کو بھی تم — کیا نہیں ملتا کہیں ہمکو وہ گم

کوئی یہ بولا کہ ہاں اس نام کے — رہنے والے کوفہ کے ہم میں تھے

اور وہ مسجد سے نجاتے تھے کہیں — ایک سید سے بڑا بھی اندر وہ کہیں

اونسے کرتا ہے ہنسی جو ابن عم — یا قافلے میں اوسکو بھی لائے ہیں ہم

وہ ہوا حاضر تو فرمایا کہ ہاں — تو ہی وہی کچھ ابن عامر کا نشان

وہ یہ بولا یا امیر المومنین — پوچھتے ہو جسکو وہ ایسا نہیں

وہ کہاں اشواقِ فاروقی کہاں — اوسکو یہ تریاقِ فاروقی کہاں

مرتبہ اوسکا کہاں اور تم کہاں — جوز کہاں اک ذرہ وہ بھی گم کہاں

تاب خورشید صحابیت کہان ذرہ وار اک مومن است کہان
وہ تو مسکین اک درین دلق ہے آدمی اک کمترین خلق ہے
تب یہ فرمایا نجہہ اوسکو مرا وا ہی تجہپر تو ہلاک اب ہوگیا
اوسکو پہر وہ بہی سناٹی تہی حدیث اویسکے حق مین جو کہ آئی تہی حدیث
اور کہا جسدن وطن مین جائی تو ہان سلام اوسکو مرا پہنچائیے تو
جنکے وصلت کی عمر مشتاق ہوئین پہر نکیون وہ شہرہ آفاق ہوئین
سنکے یہ پیغام ایسے گم ہوئے ایک مدت تک بیابان مین رہے

بیان روایت ابو یعلی ابن مشیرہ و ابن عساکر و ابن عباس رض

کہتے ہین فرزند عباس اس طرح مین بیان کرتا ہون تمسی جس طرح
دس برس تک گم رہا حال اویس کچھہ ہوا ظاہر نہ احوال اویس
بعدازان جب موسم حج آگیا پہر تو یون فاروق اعظم نے کہا
قافلے مین جو کہ ہین اہل یمن وہ کہڑی ہوجائین انپہر سخن
جو مرادی[1] تہے وہ قائم ہوگئے غیر جو تہے سبکے سب بیٹھے رہے
تب یہ فرمایا کہ ہان اس نام کا کوئی تم مین ہے کسی نے یون کہا
یا امیرالمومنین مین ہون چچا اور اویس اک ہان بہتیجا ہے مرا
پر مین حیران ہون کہ وہ خوار ضعیف اوسکو پوچہے ایسا تم جیسا شریف
تب یہ فرمایا کہ ہان یہ تو بتا آج کیا وہ بہی حرم مین آگیا
یہ جواب اسکا دیا اوس نے کہ ہان ہی اراک[2] عرفہ مین وہ نیم جان

جس جگہ ہین جیسے پیلو کی درخت | ڈال کر پشت شتر سے بار رخت
حاجیون کے وہان چراتا ہی شتر | تا چرانے والا ہے بیر بشر
اور نسیمے یون کہ یہ بھی کوئی ہے | مظہر شان الٰہی کوئی ہے
یہ خبر سنتے ہی عیان ہو وقت علی | وہان گئے ہوکر سوار اور وہ ولی
تھا عجب لذت سے مصروف نماز | اور نظر آتی جاے سجدہ بانیاز
دیکھکر دونون نے فرمایا کہ ہان | ہو گیا ظاہر جو مطلب تھا نہان
ہان وہی اہل کرم یہ ہو تو ہو | ڈھونڈتے تھے جسکو ہم یہ ہو تو ہو
اون کی آہٹ سے سبک کردی نماز | کیونکہ تھے اہل ادب وہ بانیاز
اونکو جب دونون نے فرمایا سلام | تب جواب اون کو دیا با احترام
نام جب پوچھا تو عبد اللہ کہا | تب علی بولے کہ اسے مرد خدا
جو زمین و آسمان مین ہی کوئی | سب ہے وہ عبد اللہ بہر بندگی
تجکو ہان خلاق عالم کی قسم | خالق بیت محرم کی قسم
ہان بتادی ہمکو تو وہ اپنا نام | رکھا ہے جو تیری ماں نے تیرا نام
تب کہا اوسنے کہ ای خیر العباد | نام میرا ہی اویس بن مراد
پھر کہا پہلو بھی اپنا ہان دکھا | یعنے جو پوشیدہ ہے عریان دکھا
دیکھکر دھبا سفید اوس مرد کا | قصد اوسکے چوم لینے کا کیا
پھر یہ فرمایا کہ اے ذی احترام | مصطفےٰ نے تجکو بھیجا ہے سلام
اور جو تجسے ہے دعا کا بھی سوال | یہ بھی ہے حکم نبی کر امتثال
تب کہا اوسنے کہ میری قوم کی ساتھ | ہی دعا مانگے مومنین و مومنات

پھر یہ فرمایا کہ خاص اپنے لیے ‏ ‏ چاہتے ہین ہم دعا اب آپ سے

کی دعا اونکی لیے بھی تب وہان ‏ ‏ اور برائے اہلِ ایمانِ جہان

پھر جو فرمانے لگے اون کو عمر ‏ ‏ دو نمین اپنی رزق سے کچھہ تجکو زر

بولی دو کپڑے پرانے میرے پاس ‏ ‏ ہین پر اونکے پھٹنے تک بھی سکو آس

اور مری پاپوش ہے گانٹھی ہوی ‏ ‏ چار درہم پاس میرے ہین ابھی

ہوچکین گی یہ تو تان ملیون گا مین ‏ ‏ بے ضرورت اب کہان رکھون گا مین

آرزو ہنسی کی ہوتی ہے تو بس ‏ ‏ دل مین آتی ہے جینے کی ہوس

جب جینے کی تمنا ہوتی ہے ‏ ‏ سال بھر کی دل مین پیدا ہوتی ہے

پھر تمنا کی نہایت کچھہ نہین ‏ ‏ حرص کی دنیا مین غایت کچھہ نہین

پھر وہ دیگر قوم کو اونکی شتر ‏ ‏ جب گئی باہر تو پھر کب آئے گھر

پھر کسی نے اونکو کب دیکھا کہین ‏ ‏ یہ ہے اے دل عشقِ ربِ العالمین

اوپر احسانِ الٰہی دمبدم ‏ ‏ اوپر یہ رضوانِ الٰہی دمبدم

ترکِ دنیا اے دل ایسا چاہیے ‏ ‏ عشقِ مولیٰ اے دل ایسا چاہیے

یا الٰہی ابنِ عامر کے طفیل ‏ ‏ جانبِ دنیا نہو اس دل کو میل

تیری غم مین خاکساری ہو نصیب ‏ ‏ آہ و زاری بیقراری ہو نصیب

شہرتِ آفاق سے مستور ہون ‏ ‏ مجمعِ عشاق مین مشہور ہون

ربنا صلِّ علیٰ روحِ النبی ‏ ‏ ربِّ سلمہ السلام المنتہی

خاتمۂ مثنوی در وصیت فقیر با اہل و عیال و صغیر و کبیر

اتبع یا محمد بہ العظیم — یا لشہادۃ و اتم و فیہم و بینہم

ایسے مستاب ہے روح ذو الجناب — جیسے وہ صاحب رحمت اور اپنا آپ

میں نہ تھا اس خلق میں مذکور شی — جیسے مرا خلاق تو وہ قیوم وحی

اور دیے رزق ذی رزق مجھکو دیا — اور محب اپنا خلیل مجھکو کیا

اور عطا کی عمر بھی مجھکو دراز — تا کہ ہوں طول امل سے بے نیاز

مجھپہ ظاہر امر و نہی اپنا کیا — طاعت و عصیان کا دل میں دیا

دل اگر ہے طالب تحقیق حق — باعث طاعت ہوئی توفیق حق

موجب عصیان تھی شامت نفس کی — یا رب افزوں ہوئی اتباعت نفس کی

معصیت جو مجھسے یہاں اکثر ہوئے — اعتماد لطف و رحمت پر ہوئے

جب گناہوں کا مرا شیوہ رہا — عفو ہونے پر مرا تکیہ رہا

مجھکو اوسکی نقض پر جرأت نہ تھی — اپنی حالت وقت پر جرأت نہ تھی

جرأت لعنت پہ ہوں جب اسی گناہ — کاش ویسی تو نہ ہوتی میری گناہ

ثم اشہد بالرسالۃ للرسول — الذی ضاقت لو سعتہ العقول

ہوگئے تبلیغ رسالت آپ سے — اور ادا کی امانت آپ سے

ساری عالم کو ہدایت ہوگئی — خیر پر امت یہ امت ہوگئی

اخذ سنت پر جو ہے امر رسول — کاش عض بالنواجذ ہو حصول

یہاں تمسک جسکو سنت پر رہا — ختم من جنت میں اوس کے مصطفی

بیت

اب یہ قرآن ہے خلیفہ آپ کا — حبل رحمان ہے خلیفہ آپ کا

تا رہے خیر جن و انسان کا امام — او دیوی کہا تجھے مسکن دار السلام

آپ نے دکھلا کے ہر خیر و طریق
لی وہ راہ قربت اعلی رفیق

ربنا صل علی ختم الرسل
قد ارانا من ہدایات السبل

ہوچکے کچھہ حمد و مدحت کا بیان
اب سنو میری وصیت کا بیان

میری طاعات و نسک صوم و صلاۃ
زندگی میری ہے جو کچھہ اور ممات

ہین یہ سب للہ رب العالمین
وہ جو کوئی بہی شریک اوسکا نہین

جتنے تھے یہ سابقی سلف کے صالحین
صدر اول کی مہاجر بالیقین

پاک جو انصار تھے پھر تابعین
اوسی عقیدی پر ہوئین ای اہل دین

یہان نہین مجکو ہوا انکا اتباع
اور نہ اپنی رای سی کچھہ اختراع

ہے رجائے رحمت رب مجید
اور خوف حق سی بیتابی شدید

مجسے نزدیک آگئے اب ہول موت
یا الہی نیک ہو ہر قول میت

میرا ایمان ہے عذاب قبر پر
اہل ایمان کی ثواب قبر پر

قول ثابت کی طاقت مجکو ہو
قبر مین تلقین حجت مجکو ہو

مجکو ہے قبرون سے اوٹھنے پر یقین
اور یقینی ہے طلوع یوم دین

جبکہ آجاے وہ میرا وقت موت
جسم سی میری ہو میری روح فوت

ای عزیز و نوحہ گر کوئی ہے نہو
مجہپر ایسا فتنہ گر کوئے نہو

اور نہو مجہپر صدائے ہائی ہائی
قہر رب کی ہے بلا ہائی ہائی

امر سنت ہوئے ہے بدعت کچھہ نہو
اور مرے میت کی زینت کچھہ نہو

دہو یا لیکر اکہنہ کافی ہے کفن
وہ نہو خواب پہ واجبی ہے کفن

اور نہ ہو وین جمع ہوکر مرد و زن
مان جائے اسکو بس ہر مرد و زن

اور تو چاہے کوئی اپنے سر کے بال / اور نہ پھاڑین جیب و دامان اہل حال

دفن کر کر بس نہ ہوئین جمع پھر / جس طرح اب اہل بدعت منتظر

رہتے ہین سب حذبی کھانیکو ہان / رسم شادی کی سی ہوتی ہی عیان

موقع دعوت ہی شادی اور سرور / پھر غمی مین کیون بھیجتے ہین چیز و بر

فاتحہ رسمیہ بھی ہرگز نہو / کیونکہ یہ بدعت ہے اسکو جانے دو

بس کفایت ہی دعائے مغفرت / جو ہے بے رسم و قیود تعزیت

وہ نہو جو طوع رحمانے نہو / میرے غم مین دخل شیطانی نہو

جو عمل مین لائینگے کچھ بدخصال / وہ نہین میت کی جانب سے حلال

جو سمجھے ہے زندگی کو مستعار / بدعمل کرتا ہے یہ وہ بدشعار

عاریت اور اوسپر ایسی ہست و بود / یہ تو جسکے ہی زتا ہے اوسکے سپرد

دار دنیا ہے یہین دار جواز / اور ہماری موت ہی جسپر جواز

گو ابھی باقی ہون ایام حیات / مستعد ہر دم رہین بہر ممات

تین کپڑونکا کفن جسکو ملے / حسب سنت ہو وہ مجکو جو ملے

جبکہ رکھے جائے نعش مستہام / سنی الذہب وہان ہوئے امام

مقتدی بھی اہل سنت ہون سبھی / بدعتی مشرک نہو شامل کوئی

ایسی ہو میرے جنازیکی نماز / کاش ہون مغفور پیش بے نیاز

میری میت پر نآئین عورتین / اور نہ رو رو کر رولائین عورتین

جمع ہونا عورتون کا ہے غضب / نوحہ گر ہوتے ہین اکثر بے ادب

ان کے باعث بدعتین ہو جاتین ہین / جب فراہم عورتین ہو جاتین ہین

اب ہی شادی کی مہمانی مین عام — عورتون کا نبیح ہوتا ہے حرام

کیونکہ ان سی ہوتے ہین افعال بد — رکھیے محفوظ ان سے اللہ الصمد

ہو مدینے مین نصیب ایک عی موت — تاکہ ہو بدعت سے بے پرخاش موت

دفن کردی وہان مسافر کو کوئی — اور نہ روئے وہان مسافر کو کوئی

جب رہین سب اہل بدعت مجھسے دور — آئی کیون تجہیز سنت مین فتور

دفن کرنا حسب سنت مجھکو تم — خاک مین ہو جاؤن مین جسوقت گم

بھول جانا میری غم کو سربسر — ذکر حق مین غرق رہنا عمر بھر

ہان دعائی مغفرت میرے لیے — ہو تو وہ بھی ذکر ہے جو ہو سکے

ربنا صل علی روح الرسول — والصحابة کلهم لاب البتول

شروع تواریخ بعض کتب دینیه و مساجد مولفهٔ فقیر

قطعه تاریخ تفسیر جمالی ترکی که از بهر طبعش سفر مصر پیش آمد

صد شکر که در مطبع عالی متعالی — از طبع برون آمده تفسیر جمالی

وقتست که اتراک پی زینت دارین — وا رند باعناق چنین عقد لآلی

کر مورد تعلیم و تعلم شود اینک — مر جوست بکونین دران رتبهٔ عالی

برمرد و زن و پیر و جوان و همه اطفال — فرصت نباشند ازین شغل خالی

(اتراک ۱۲) (یعنے مطالعه این تفسیر ۱۲)

مقبول از و باد که مصروف درین کرد — از طاعت جسمانی و از طاعت مالی

این سکهٔ تسهیل معانی جو بر آمد — شد صورت تاریخ بر آت خیالی

(متکلم ۱۲)

درگوش دلم گفت فقیر این لب هاتف — تفسیر جمالی شده الهام جلالی

قطعهٔ تاریخ مسجد سهارنپور بسعی مالیش مولوی عبد الرب

چو کرد عزم مساکین در سهارن پور	بعزم شاه جهان همسری بعون الرب
بجامعی که خودش جامع حمید صفات	مسجدی که جهانی ز دیدنش بعجب
نظیر جامع شاه جهان چه مدح کنم	سزد نمونهٔ بیت الحرم برای لقب
ندا رسید ز سال عمارتش که فقیر	باین نمونه کن از کعبهٔ خلیل الرب

۱۲ ۹۲

قطعهٔ تاریخ ترمیم مسجد قصبه کاندهله بهمت حافظ الٰهی بخش

عبادت خانهٔ دیرینه نو شد	بعون کبریا خلاق عالم
فقیر این سال تجدید عمارت	مجدد شد الٰهی بخش گفتم

۱۳ ۳

تاریخ مسجد شیخ الٰهی بخش گهڑی ساز بیرون شهر دهلی

مولیٰ نے الٰهی بخش کو آج	مسجد سے کیا جو مظهر فیض
تاریخ فقیر نے یہ لکھی	بابید یہ عام ہے در فیض

۱۳ ۳

تاریخ مسجد یکه در قصبه بجهره بسعی میر محمد حسین بنا شد

بعد احمد سعی شد مشکور	از محمد حسین ذی احسان
سال تعمیر او فقیر بگفت	سجده گاه عظیم این بنیان

۱۲ ۹۲

تاریخ فراخی مسجد وعظ مولوی عبد الرب در دهلی

همت اهل دین و ایمان را	کرد چون رب مستعان محکم
شد بنا مسجدی وسیع و فقیر	گفت عاشش فراخ شد مسجد

۱۲ ۹۲

تاریخ مسجدیکه اهل ایمان در قریه کفّار رهتو دبنا کردند

چون بجهر ستان بشد این صنمکده	خاطر توحیدیان محفوظ باد

فقیر

گفت تاریخش دعائیہ فقیر — سجدہ گاہ عابدین محفوظ باد ۱۲۸۲

تاریخ عیدگاہ شہر کرانہ بصرف مالیش حافظ محمد شاہ

بفضل و رحمت رحمان اندرین بلدہ — چو صبح عید مصلای نو دمید عظیم
قبول باد درین سعی چو دہری امداد — ببذل ہمتش امداد حق رسید عظیم
نثار راحت دارین بر محمد شاہ — بسعی راہ خدا محنتی کشید عظیم
فقیر سال بناخواست از زبان وسش — ندا بر آمدہ کین مسجد و عید عظیم ۱۳

تاریخ باب مصلای مذکور

از باب نظر چو بر مصلا افتاد — ارباب نظر عمارتی ذی شان گفت
تاریخ بنا ز زبان ہاتف بفقیر — دال مدخل عیدگاہ عالی شان گفت ۱۳

تاریخ ولادت خواہرزادہ فقیر

چون تولد گشتہ خواہرزادہ — ہر کہ دیدش ماہ سیما ابن گفت
ہاتفم وقت ولادت سال او — نونہال باغ دنیا ابن گفت ۱۲

تاریخ چاہ میر نجم الدین رئیس قصبہ رتھیڑی

نصر اللہ میر نجم الدین — فیض ہر زندہ را رسید ازو
گفت غواص خامہ بفقیر — چشمۂ فیض کل سحی بگو ۱۳

تاریخ سرای احمد پانی پتی در دہلی

بودہ تعمیر سرایش چو باسلوبی ہا — مشتہر احمد پانی ست بعالم امروز
سال ہجری پی تعمیر چہ خوش گفت فقیر — ای مسافر کرمی کن بسرا یم امروز ۱۲۹۹

تاریخ مسجد مدرسہ حسین بخش واقعہ شہر دہلی

طالبِ علم و طاعتِ حق را	چون شد این موردِ نماز و وعظ
گشتہ الہام سال و بفقیر	زیبِ دین مسجدِ نماز و وعظ

تاریخ نظم تیغ فقیر بر گردن شریر دررد کفارِ ہنود

جو ردِ کفر کی اس نظم سے فراغ ہوا	قبول ہو گئی صد شکرِ حق دعا میری
سنائی رعدِ صدر قلم نے یہ تاریخ	بجی ہے زہر میں تلوار واہ کیا میری

تاریخ توبۂ شخصی از غلو و طغیان لا مذہبی خویش

منتقل ہونے سے تمہارے آج	اہلِ طغیان کا انتقال ہوا
شکر ہے معتدل ہو گئے تم	آج مذہب کا اعتدال ہوا

تاریخ اظہار اسلام شخصے از ہنود کہ مخفے مسلمان بود

صد شکرِ حق بزمرۂ اسلام آمدہ	در پردہ بود از انکہ ہمہ کارِ دینِ حق
تاریخ ظاہرش بگوشِ دلم فقیر	از کنجِ غیب آمدہ اظہارِ دینِ حق

تاریخ طبع تفسیر فتح العزیز مولفہ شاہ عبد العزیز دہلوی رح

آج یہ فتح العزیز ایسی ہی نزول جب جہان	جسکا ہر بیان ہر مطلب ہے ہر دل کو عزیز
عام جبری اوسکا وقتِ طبع یون ملہم ہوا	لکھہ یہ تفسیر عزیز سب ہے ہر دل کو عزیز

تاریخ مسجد صوری و معنوی

کرتی ہین مسجد دل و جہان سرا بنا	یہان محو کار حیر مین جیکے خیال ہین
تاریخ کی عدد کوئی پوچھی تو اسے فقیر	تیرہ سو تین مین بنے اعداد سال ہین

قصائد در مدایح بزرگان دین مدح مرشدنا و مولانا مولوی مظفر حسین کاندہلوی مولدا و مدنی مدفنا نور اللہ ضریحہ

کہان ہین شیخ زمان نائبِ رسول اللہ — تذکرۂ دل و جان نائبِ رسول اللہ
یہ کہتی تہی اولوا الابصار دیکہکر اونکو — کہ ایسی ہوتی ہین ہان نائبِ رسول اللہ
کہان ہے چشمۂ حیوان سے بہی جہان کو وہ فیض — جو تہی وہ فیض رسان نائبِ رسول اللہ
یہ آنکہین رہ گئین حیران قدین کی شکل — کہان ہین قطبِ جہان نائبِ رسول اللہ
جو خواب مین بہی دکہائین تو کور بینا ہو — وہ شکلِ نور فشان نائبِ رسول اللہ
وہ تہی مظفر و منصورِ ملکِ خیر دو کون — سعیدِ کون و مکان نائبِ رسول اللہ
ہنین عمر تہی معمورِ سنت ایسی رہی — وہ جسمِ شرع کی جان نائبِ رسول اللہ
عجب محبِ مساکین تہی وہ عاملِ خیر — حبیبِ خستہ دلان نائبِ رسول اللہ
ہماری آنکہوں مین چہپے ہین وہ جو تہے ہر دم — رہِ خدا مین رَوان نائبِ رسول اللہ
کہان جہان مین مہان نواز ایسی کہین — کہین ہین ایسی کہان نائبِ رسول اللہ
وہ بادشاہِ عرب کی طرف سی مخبرِ خیر — مقیمِ ہند تہی یہان نائبِ رسول اللہ
جہان مین سنتِ مردہ کو زندہ کر گئے وہ — سُنا کی روحِ بیان نائبِ رسول اللہ
الٰہی ہوئین مظفر حسین محشر مین — مقیمِ قصرِ جنان نائبِ رسول اللہ
نصیب مجکو بہی ہو کاش دی گئی جسطور — درِ رسول پہ جان نائبِ رسول اللہ

بقیعِ پاکِ مدینہ مین وہ ہین مین ہون یہان
کہان فقیر کہان نائبِ رسول اللہ

ذکرِ مبارک آیۃ من آیات اللہ حضرۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ

سراجِ سرِّ حق تنویرِ مشکاتِ ولی اللہ — بصیرت چون نباشد قسمتِ ذاتِ ولی اللہ
ز جلائی بدیہیات بین فضل و کمالِ او — ز تلیقاتِ پرہ خیرہ سعادات ولی اللہ

تقی و زاہد و اواہ و ذاکر از صفاتِ او ست — ولی اللہ دار و جملہ آیاتِ ولی اللہ
بنارِ حبِّ دنیا کی بسوزی ای اسیرِ نفس — نگاہِ دل بیاری چون بجنّاتِ ولی اللہ
بظاہر وقفِ تدریس و بباطن محو مقصود ے — تعالی اللہ چہ مستور است اوقاتِ ولی اللہ
دمش در آمد و رفتِ خودش چون شیشۂ ساعت — مہیا بود بہرِ حفظِ ساعاتِ ولی اللہ
قبولِ کار و بارش مخبر است از اجتباے خاص — ببین اے دل مقاماتِ فیضاتِ ولی اللہ
بیکدم مسندش شد بہر ناکفر و خسے از دین — چو شد سلطانِ دین پیدا ساز و لی اللہ
چو تفسیرِ کریمش در لغاتِ ہر زبان پیوست — دلا بعد و فاتش بین کراماتِ ولی اللہ
غلامت رحمتِ وج جہان شد وہی یا رب — بجنّت ہاے روحا مقاماتِ ولی اللہ

فقیرم من ز خدامِ غلامت یا غنی فرد ا
بیتابم کاشش در جنت ملاقاتِ ولی اللہ

در مدح شہید فی سبیل اللہ جلیل مولوی محمد اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

للہ الحمد عطا کی ہمین انسانیت — لم یکن کو یہ دیکی کن سی وجود و قدرت
شکرِ اعطا کی فرصت ہو تو کیونکر جس سی — کذب سے صدق ہی ممتاز غضب سے رحمت
بال بال اپنا ہو منہ اور ہر اک منہ میں ہزار — ہون زبانین تو ادا کچھ ہو شکرِ نعمت
ربنا صلّ علی سیدنا کلّ الآن — باعثِ مغفرتِ کل ہوئی جنکی بعثت
اور اصحابِ نبی پر جو فدا کرنی میں — جان و مال و زن و فرزند کی تہی ہی ہمت
بی ہی عرضِ فقیر اب پس تحمید و صلوٰۃ — اونکی خدمتمین جو دینداریمین اہلِ خبرت
ایکدن میں نی کہا دل سی کہ تائب ہو کر — شکر ہی اب سے ترکِ شعر و سخن کی عادت
تو کہا مجھسے مرے دل نی کہ سنتا ہی فقیر — شرعیت مین ہی ہر شعر سی لازم نفرت

تو بھی تھا ذوق کا شاگرد یہ میں جانتا ہوں
تھا بہت فوقِ سخن اور سخن کی لذت

عاشقانہ تری اشعار ہوا کرتے تھے
اور تخلص ترا جانثار رہا اک مدت

میں نے مانا کہ تجھے توبہ کی توفیق ہوئے
اور یہ راس آئی بہت کچھ علما کی قربت

تجکو ہر شعرِ قبیحہ سے مبارک توبہ
پر جو ہو شعرِ حسن اوس سے نہو بی رغبت

سن لے حدیثِ نبوی صلعم تجھسی کہ ہی شعر کلام
ہی قبیح اوسکا قبیح اور حسن ہی حکمت

آج تو گلشنِ اوصاف میں اہلِ حق کی
دستِ گل چیں قلم اپنی کو بنابی منت

حامیِ دینِ محمد تھی جو نائب اونکے
ہادیِ راہِ ہدیٰ زن غم تمامی سنت

آج کہتی ہیں بہت اونکو مضل اور گمراہ
کیا ہی گمراہ ہیں یہ اہلِ ہوا و بدعت

اور جو سنت ہیں کیا کرتی ہیں بدعت مخلوط
بلکہ ہی بدبختی آفاق میں اونکی شہرت

نائبِ ختمِ رسل اونکو بہت جانتے ہیں
آدمی کا ہیکلی ہیں ایسی بہائم سیرت

پھر تو میں نی بھی کہا دل سی کہ اے دل اہلِ بدعت کو اچھا
طرحِ ابرار میں اب دیکھ تو میری جودت

پھر تو سلطانِ طبیعت کا ہوا اذن کہ آج
آئیں خدامِ مضامین درونِ خلوت

مسندِ فکر بچھی بارگہِ دل میں تو وہاں
ہوا سلطانِ طبیعت کا جلوسِ جلوت

وہیں حاضر ہوئی اتباعِ مضامین مبین
کون ممتاز رہی آج بجشنِ خدمت

تب ہوا حکم کہ اخبارِ عجیبہ سی کوئی
صادق القول سنائی کہ ہمیں ہو فرحت

ایک خادم نی ادب سی کہا بہتر ہی ابھی
عرض کرتا ہی جو فدوی نی اوسی سنی حضرت

ایکدن مشکِ ختن سی جو ہوا میں باہم
ہمکلامی رہی اوس سی بزبانِ حالت

اور کہا میں نی کہ اے مشکِ ختن سچ کہنا
بوئی جان بخش کہاں سی ہوئی تجکو قسمت

اور ترا رنگ سیاہ ایسا ہوا کس غم سی
تو کہا اوسنی یہ افسانہ سراپا حکمت

مجھمین خوبی خطِ معشوق کی نسبت سے نہین
نہ مجھی زلف کی تشبیہ سی حاصل ہے یہ بلا
نہ مرا وصلتِ پوشاک سن بوسی یہ حال
نہ مین ایسا ہوا مستعمل گیسو ہوکر
اس سی رتبہ ہے میرا کہ رسولِ حق نے
یہ عطا مجکو کسی شاعر و کاہن سی نہین
اور کمہی حال سیاہی کا مری مجہسے پوچھو
مین ہی کیون متصلِ جسمِ شہیدان نہوا
مینے پوچھا کہ بہلا وہ شہدا ہین کیا شے
تو کہا شبہ نے وہ ہین جو دیدیتے ہین
ایسی ہجو مین کہ تہی حضرت حمزہ جیسے
اور جس جس نے اطاعت مین رسولِ حق کے
جیسے اصحابِ نبی غازی مین بقتلِ کفار
جیسے فاروق ہین اور حضرت عثمان و علی
ایک دو قرن مین ہی آخر نہون ادھنا اونکے
اور بعد اونکی ہین جیسی کہ حسن کشتۂ سم (رضی اللہ عنہ)
اور حسین بن علی نورِ دو چشمِ زہرا (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہا)
جان دی ہات سی ہرگز نہ دیا ہات مین ہات
قصد ان سے دی اس بیعت و خرابے کے لیے

نہ مجھے جعدِ حسینان کی سبب یہ عزت
نہ مجھے کاکلِ خوبان سی ملی یہ نکہت
نہ کسی خال کی نسبت سے یہ میری صورت
نہ مجھے قدرے عطار کی حاصل یہ صفت
کی عطا مجکو شہیدون کی لہو سی نسبت
بلکہ درگاہِ محمد سی ملے یہ دولت (صلعم)
دمبدم جل مین پہنچ گئی ہی یہ نارِ حسرت
اس جلن سی یہ ہوگئی میری صورت
کیسی ہوتی ہین کہان رہتے ہین کیا اونکی صفت
راہِ مولیٰ مین یہ جان اور متاع و عزت
جنکو فرماتے ہین شاہِ شہدا خود حضرت (صلعم)
مول لی جان کی اور مال کی بدلے جنت
آبِ شمشیرِ اجل پی گئی مثلِ شربت
مثلِ شمعِ شہید شہادت ہین جنکی شہرت
گرچہ لکھتی ہین ہم اونکی صفت بہ جنت
احسن اللہ الرزق بدار الجنت
کربلا مین ہوئی مقبول ترکِ بیعت
فاسق و فاجر یزید نے کی لیے بیعت
سمجھے جان کو جو حیاتِ ابدی کی قیمت

اور نہی جیسے کہ ہر دور مین ہوتے آئے
سب نے ترتیب لیے مولے سے بحسب قسمت

اور جیسے کہ ابہی تہے یہ کوئی دن کی ہے بات
ابہی گذری نہین اونپر تو بہت سی مدت

نام پوچہو تو وہ ہمنامِ ولیُ اللہ تھے
بو عمر تہی وہ اگر پوچھتے ہو تم کنیت

اسم بھی ہین زنن یہان دیکھنے والے اونکے
ہین مصدق جری اخبار کی اہلِ روئیت

عالم ایسے تھے کہ مقدارِ علوم اونکی یہان
تنگ ٹھیرا ہے ظرفِ علما کی وسعت

صرف مین نحو مین وہ رتبہ ہے عالی اونکا
ابن حاجب کے نتہی عہد مین اونکی حاجت

اہلِ معقول بنے اونکے بیان سے معقول
اہلِ ہیئت پہ چھپے راز اونکی ہمیشہ ہیبت

ہر اشارہ تھا اشارات شفا تھا ہر لفظ
بو رسینا کو کلام اونکا سکھائی حکمت

جو ادب مین وہ نہین سکاکی دوران کبہی
شک نہین ہمین کہ ہے بے ادبی کی نسبت

علم تفسیر وہ تھا اونکو گویا حبر دم
ابن عباس سے تہی آپ کو روحی قربت
رضی اللہ عنہ ۱۲

کیا بیان معنیٔ قرآن کیی سبحان اللہ
گویا ان آنکہون کو دکہلا دی نار و جنت

اسقدر علمِ احادیثِ رسولِ حق تھا
نائبِ ختمِ رسل آپکے انسب ہے صفت

تہی وہ بے واسطہ تلمیذ بخاری گویا
ایسے شاگرد سے مسلم کو بہی ہوتی فرحت

خادمِ حضرتِ نعمان وہ ہوتے تو ضرور
اجتہاد اونکو سکہا دیتی بس اونکی خدمت

جو یہ کہتے ہین کہ تہے غیر مقلد وہ بھی
کیا ہی کذاب ہین بطال ہین وہ بدطینت

اور ایسا ہی تو کہدیتے ہین جاہل کتنے
بو حنیفہ کی نتہی عہد مین اونکی حاجت

اونسے یون کہدو کہ تلمیذ ہزارون اونکے
انکی اوستادونکی اوستادونکی تہی ذی نسبت

کیونکہ ذی خیر زمان ہین وہ امامِ اعظم
بعض اصحاب کی حاصل ہوئی جنکو رویت

اونکی شاگردونکا شاگرد جو ہوتا کوئی آج
انکو تھا اوسکا تلمذ ہی تو تاجِ عزت

یعنے امام اعظم کی ۱۲
یعنے اسمعیل شہید کو ۱۲

اونکا رتبہ جو ہی وہ ذلک فضل اللہ ہے — کیوں نہ اوسے ہر اک کہتے ہین یہ خصلت

جنکی تقلید ہے مفخر علمائے آفاق — آنکو کیونکر نہ مباہات ہو اونکی طاعت

طوع نعمان نہو کیون طوع حق و طوع رسول — جسکے ہر اخذ کا ماخذ ہی کتاب و سنت

حاجی ایسے تہی کہ اک خلق طفیلی اون کی — حاجی کعبہ ہوے زائر بیت حضرت

ایسی ترغیب ہے اونکی یہ صعوبات سفر — ایسی آسان ہوئین اونچی ہوئی عالی ہمت

واعظ ایسی تہی کہ کیا اونکی بیان کا ہو بیان — قلب فاسق مین ہے حسن رجا و خشیت

ذکر توحید سی کیا کچہہ نکیا شرک تباہ — ذکر سنت سے کیے دور حدوث و بدعت

ذکر دوزخ کا سنا کر وہ فنا کرتے تہے — برق تخویف سی ہر خرمن خواب غفلت

اور جنت کا بیان اونکی زبان سے سنکر — کافرونکو ہوئی ایمان کی حاصل رغبت

جب کہین ہول قیامت کا بیان ہوتا تھا — مجلس وعظ کی ہوتی تہی وہان یہ صورت

ایک کو دوسرے کی کچہہ نہ خبر رہتی تہی — غالب آتی تہی ہر اک پہ کچہہ ایسی دہشت

ستر کے نزدیک وہ خورشید ہدایت جب تھا — شرم عصیان سے رہی سبکو عرق کی شدت

توبہ تو بہی کا غل بزم مین ہو جاتا تھا — ذکر قہار سی ہوتی تہی وہان یہ ہیبت

سر کو سجدہ مین گرا دیتے بن پڑتی تہے — بے نمازونکی بدلتی تہی وہان یہ حالت

پہر تہجد بہی نہو تا تہا کبہی اونسے قضا — کسقدر فرض نمازون کی تہی عظمت

اکل و شرب اپنا سمجہتے تہی وہ زقوم و حمیم — روزہ خورونکی بدلتی تہی وہان یہ صورت

پہر تو عیدین سی تشریق سے مجبور تہے وہ — صوم دہر اونکو پہر آسان تھا برب العزت

جو نہ دیتی تہی کبہی صورت قارون زکوۃ — صرف کل مال مین کرتی تہی وہ صرف ہمت

مسجدون تک بہی جو عیاش نجاتے تہے کبہی — سفر حج کی پیادہ ہوئی اونکو رغبت

اونکی

ہوگئی سینکڑون بدکار زنا سے تائب — اور میخوار رہی توبہ سی ہوئی نیک صفت
زانیات اون سے قیامت کا بیان کچھہ سنکر — ہوئین منکوحۂ ابرار و مطیع ملت
ہی یہ مشہور کہ دہلی مین وہ اک رات کہین — اپنی ہمراہیونکو ساتہہ سی کرکے رخصت
خفیہ اک فاحشہ کی درپہ گئے مرد خدا — کہ سنائین اوسے کچہہ حال جحیم و جنت
دور دور اوسسے جو تہی اونکی رفیق آخر کار — جا رہی پاس ہی ایک ایک وہ شیدا صورت
اوسکو احوال قیامت جو سنایا تو وہین — وہ بہی تائب ہوے اور سب جو تہین ہمصحبت
اور نکاح اونکی اوسی رات مین ابرار ساتہ — ہوگئی ایسی معاون تہی خدا کی قدرت
پہنچائین ہوئین اکدم مین وہ سب پردہ نشین — اللہ اللہ کہان فحش کہان یہ عفت
مدتون جامع دہلی مین یہ مشہور رہی بات — حوض تک شام کو بازار لگا بی دہشت
خیر کی جای مین ہنگامۂ شر تہا ایسا — کسقدر شہر مین تہی اہل ہوا کی کثرت
بطفیل اونکے وہانسے یہ بلا دور ہوئے — موقع خیر مین افزون ہوئے بس خیر [illegible]
مسجدین ہوگئین آباد ہزارون اون سے — مرد و زن لاکہون نمازی ہوے محو طاعت
گہ یہ طفل کو سنتے ہی نہتی مادر طفل — عصر مین اونکی نمازون مین تہے محویت
مستحاضہ کو رہا غسل کا ہر وقت خیال — حائضہ منتظر طہر تہی مشتاق صفت
اور مزا ایسا تہجد کا ہوا اکثر کو — بستر خار بنا بستر خواب راحت
نوعروس اونکے رہائین تہجد کی لیے — بستر ناز سے رہتی تہی جدا باعصمت
خواب شیرین سحر کا وہ مزا بہول گئی — طاعت حق مین جو حاصل ہوئے دلکو لذت
کسقدر ملت احمد کو فروغ اونسے ہوا — ظلمت دہر مین روشن ہوا نور سنت
دیکہو دشوار تہا کیا کچہہ زن بیوہ کا نکاح — یہ بہی آسان ہوا اونپر ہو خدا کی رحمت

ورنہ اس ہند پر آفات تہین اہل اسلام | تہا اس کا تم رکہتے تہے برہمن کی صفت
کرتی تہی بیوہ زنا ہی تو ذرا عیب نتہا | دوسمی کہتی تہی مردون سے تو کیسی تہی جرت
جب بہی کچہہ شرم نہ آتی تہی ان اشرافون کو | کالا منہ کرتی تہی عورت سے جو کوئی عورت
حاملہ بہی جو زنا سے کوئی ہو جاتی تہی | تب بہی اشرف نہوتی تہی ذرا بے عزت
اک نرا اونکے دائی تکے قدم پر پکڑی | قوم اشرف سے اوٹہا ڈالی تہی ذہبت
قتل ناحق بہی تو ہوتا تہا شہرون کے یہان | قتل کرتے تہے جب اطفال حرامی طینت
بہاگ بہی جاتے تہے بیوہ جو کسی یار کے ساتہہ | تب بہی اشرف ہی مین تہے وسیہی عالی ہمت
کہتے تہے آپ کسو نے یہ کیا ہے جادو | ورنہ یون بہاگتی یہ غمزدہ بہولی عورت
ان بیلے آنسونکو تہا یہ سبہی کچہہ منظور | اپر یہ منظور نتہا عقد ہو حسب سنت
شکر صد شکر الٰہی کہ بہت ہند مین آج | بطفیل اونکے میسر ہوئی یہ بہی حلت
ہو گئین سیکڑون رانڈین بہی سہاگن ابتو | دل سے دیتین ہین دعا اونکو علیہ الرحمت
وعظ تہا ایک جگہہ آپکا دہلی مین کہین | وہان خفا ہو گئی اونپر کوئی بڑہیا عورت
اور وہ کہنے لگی یہ مولوی ایسا آیا | اسنے رانڈون تو آہی ہو گو بہت کہو دیے ست
توانہ بیوی کا جو کہاتے تہے وہ محروم ہوئے | کیونکہ جو رانڈ تہے اب وہ دو خصمی عورت
اونسکو نرمی سی یہ فرمایا خفا کیون ہوتی ہین تم | مجکو ایسی نہین کچہہ اپنی طرف سے جرأت
بلکہ فرماتی ہین یون بیوی کی با واصحاب | مین جو کہتا ہون یہ ہین سارے پیام حضرت
کسقدر چہوٹ گئین آپکے سمجہانے سے | رسم بد شادیون کی اور غمی کے بدعت
اور مہاجر بہی وہ ایسی تہی کہ سبحان الله پہر | ماتہی الله سی تہی اونکو ہمیشہ ہجرت
خاہر امال سے اولاد سے گہر سے اونکو | اسقدر عشق الٰہی مین ہوئی تہی نفرت

سب دیں چھوڑ مگر بات سے چھوڑی نہ کبھی
دین کی حبل متین واہ رے عالی ہمت

غازی ایسی تہی کہ ہنگام غزا مین اونکو
آب شمشیر شہادت تہا مثال شربت

اونکی شمشیر کا زہراب پلا دیتا تہا
فوج کفار کو اکدم مین یم سمیت

یہ سنا ہوئیگا سکہون کو بہت قتل کیا
سکہہ سی پہر رہ نسکے سکہہ ہوئے لینا مرت

مال سی ملک سی اور جاہ سے کچہہ کام نتہا
تہی فقط مد نظر ذوق دین و ملت

راہ مولی مین وہ قربان ہوے واہ نصیب
ہی حیات ابدی اونکو مقام قربت

اب کہان ہین وہ تو یہ اگر پوچہتا ہے
لیجئے یون کر گئی جو راہ خدا مین رحلت

اب وہان اونکی لیی عرش کی قندیلین ہین
قالب طایر سبز اونکو ملا دی قدرت

رزق وہ لحم بقر اونکے لیے حاضر ہے
جس بقر کی ہے چراگاہ ریاض جنت

اور وہ حستان بہشت اونکے لیے ہین موجود
جو ہین پر در وہ انہار جنان پر لذت

اونسے ہر روز کئے بار خدا پوچہتا ہے
(باتی الی)
جو تمنا ہو کہو تمکو ملے بے مہلت

عرض کرتے ہین ملی پہر وہ حیات دنیا
پہر تری راہ مین ہے قتل کی ہمکو حسرت

اور سب ملتا ہے پر وہان نہین ملتی یہ حیات
کیونکہ جاری نہین اللہ کی ایسی عادت

پوچہتا ہے تو صفات اونکی تو سارے شہدا
زندہ ہین مردہ نہین وہ بمکان قربت

زندگی اونکی وہ کیسی ہی خدا جانتا ہے
ہم نہین جانتے اوس زیست کی کیا ہے صورت
(بل احیاء ولکن لا تشعرون ۱۲)

خون اونکا ہی اتی خون سے ہمرنگ مدام
بوئی مشک اوس سے مگر آتی ہی تنگ نکہت

روح اونکی ملک الموت نہین لیجاتی
بلکہ اسکا ہی کفیل آپ وہ دست قدرت

اللہ اللہ شہید ایسے مزے لوٹتے ہین
جان عاشق ید معشوق کہان یہ قسمت

مرتبہ جنکا یہ ہی حشر سے اول تو کہو
کل قیامت مین وہ عطا ہوئیگی کیسی عزت

[illegible]

جو برا کہتے ہین اچھون کو برا کرتے ہین — عیب اپنے ہی بیان کرتے ہین وہ بد طینت
ظاہر ابی ادبی ہی یہ کلامِ حق کے — ایسے حافظ کو برا کہتے ہین جو بد سیرت
ایسے عالم کی مذمت جو کیا کرتے ہین — سخت جاہل ہین وہ گو علم مین ہوون ذی شہرت
اور جو جاہل ہی کہی کچھ تو بقولِ سعدی — قابلِ وارده نا اہل ہی مذموم صفت
ایسے حاجی کے ہی جو ہجو کیا کرتے ہین — قابلِ ہجو وہی شوم ہین ایسے بے حجت
بدگمان ایسے مہاجر سے ہین وہ بندۂ عیش — جنکو ہی قبلۂ حاجات عروسِ خلوت
ایسے غازی کو برا کیون وہ کہین یہ بدذات — سود ہی جنکی غذا اور ہی مالِ رشوت
دیکھنا چاہیے کیسے ہین وہ دنیا کی غلام — ایسے زاہد سے جو کرتے ہین بدی کی نسبت
اسقدر قطعِ تعلق تہا جہان سے اونکو — کیا ہی مشتاق تھے دیدار وہ ذی حیرت
لیگیا کہینچ کے عشق اونکو چہوڑا نہ زنہار — اور پہنچا دیا دم مین بجوارِ رحمت
عادتِ شیعۂ ناپاک ہی اک عالم مین — کہ صحابہ کو برا کہتے ہین وہ بد طینت
یہ مطیعانِ صحابہ کو برا کہتے ہین — وہ برے رافضی ہین چہوٹے ہین یہ بد خصلت
اسطرح قطعِ علائق تو کرین نا اہل — رکہتے ہین نام پہ اونکے جو بدی کی تہمت
کسو زنگی کی حکایت مجہی یاد آئی یہان — دیکہکر انکو خبیث اون کو سیہ طینت
کوئی آئینہ جو پایا وہی افتادہ کہین — دیکھلے اوسمین پہر اپنی حبشی نے صورت
اوسکو پہر مارا زمین پر وہین اور صاف کہا — تو برا ایسا جب تیرے پہنچے نوبت
کیا قصور آئینے کا ہی کہو اہلِ انصاف — سر بسر زنگی احمق ہی بہایم سیرت
یون ہی آئینۂ ارشاد ہی اوس عالم کے — عیب دیکھلا ہے ہزارون کو یہان بے دقت
جو کہ منصف تہے وہ تائب ہوے اور بے انصاف — بن گئی اونکی عدو آئی جو اونکی شامت

اب بھی اللہ ہدایت کری ان لوگون کو
آج ہم سارے مسلمان جو یکدل ہوجائین
ابتو لازم ہے دعائیہ پہ ہو ختم کلام
تربتین تیری شہید و نکے ہین یارب جب جائی
اونکی قبرونمین چلی آئی ہوا جنت کے
بستر ناز پہ سوتی رہین وہ مثل عروس
بطفیل اونکے جو خود ہین وہ شفیع مخلوق
مسلم ۱۲
وقت میزان و صراط اونکو رہی خوشحالی
یا خدا منزل فردوس مبارک اون کو
اور حیات ابدی اونکو مبارک ہوئی
زندگانی کی بہشتون مین مثال ایسی ہی
یعنی خشخاش کو اور بہیجد اک مرغ ایسا
سارے خشخاش وہ کہاجائے مگر کم ہی نہو
اور مبارک عسل و شیر کی نہرین اونکو
جن پیالونمین ہی یارب وہ مزاج کافور
کیونکہ دنیامین بہت تشنہ دہن تہی وہ لوگ
قتل اعدامین وہ گرمی تہی غضب کے اون کو
پوچہو اونسے جو یہان بیٹھے رہین خس خانونمین
جو اونکو تم بیٹھے برا کہتے ہو

تو بھی دل کی تمنا ہی یہی ہی حسرت
کچھہ بھی شر دین مین پھر کیون ہے بجز خیریت
کس نہی ہوسکتی ہی مردان خدا کی مدحت
آب رضوان سے شاداب رہے وہ تربت
زمین ۱۲
ہون فراش اور لباس اونکی حریر جنت
جو اوٹھائی تو اوٹھائی اونہین رب الجنت
حشر مین تیری شہید اپنی شفیع امت
ہو قیامت کی دراز اونہین مثل ساعت
اور مبارک ہون وہ سب حور و قصور جنت
منتہا ہی نہین اصلا کبہی جسکی مدت
یعنے تمام ہونے والے ۱۲
کہ بہری ارض و سما مین جو خدا کی قدرت
کہائی ہر دانہ کو صد سال کی دیکر مہلت
اہل جنت کی حیات ابدی سی ساعت
اور اوس خمر مطہر سے وہ پائین لذت
اونکی ہونٹو ن کو مبارک وہ شراب جنت
راہ میں وہ گذرتی تہی وطن سے ہجرت
اور وہ زخمونکی جلن دہوپ کے اوپر شدت
آب برف اونکو ہی سرگرمی عیش و راحت
کچھہ بھی اللہ سے ڈرتی ہو تم ای بد طینت

راہ مولی مین وہ تکلیف سہا یا اونکے — اور یہان نفس کی تسخیر سے ہو لذت

کیا برا گر ہین یہ چند اونکی نزدیک — بلکہ اونکی لیی عزت ہے تو تمسکو ذلت

یا خدا اونکو مبارک ہون فرشتونکی سلام — اور الحمد کا کہنا یہ دخول جنت

اونکو مبارک ہون اونھین تیرا سلام اے مولی — اونکی آنکھین ہین پر نور ہنوز ہ رویت

اور کیا اس سے زیادہ ہو دعا اونکے لیے — اونسے راضی ہو خدا اونپہ خدا کی رحمت

پہر تو سلطان طبیعت ہے یہ اوس خادم کو — تحت قرطاس ہے یا نظم کا موزون خلعت

اور کہا تحت نشین ہے جو بشکل شاہان — ساری عالم کو دکھا اپنا جلوس جلوت

جا اودکے پہر تو یہی دل کی کر سنتا ہی فقیر — آج ہمکو تری اشعار سے آئی لذت

اونکے ہمراہ تجہے حشر مین رکہے اللہ
جنکی توصیف مین تونی یہ اوٹھائی محنت

تمہید قصیدہ تمین بحج ملک العلما مولانا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ مین الله العاصم
و توصیف سلطان الفضلا نائب رسول الصمد مولانا مولوی رشید احمد
صاحب لازالت شموس فیوضہ طالعۃ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جذب قلوب احبابہ الی حظیرۃ قدسہ واقترابہ و خلصہم بجذباتہ عن ہواہ و الحجب لدیرکن الا الی جنابہ و اذاقہم حلاوۃ شوق جمالہ و شرفہم برفع حجابہ فیا ایہا السکاری تخندیس اتباع الہوی و حبالہ الاغتیار لو خلیتم حانوت الحبیب رایتم و نانن القرب بعیا نیتم رجال لو قاربی حضرۃ الجبار الغفار و الشراب الطہور علیہم بدار و اقداح المحبۃ تغنیہم عن کل الخمور و العقار فاقداحہم اقراحہم و خمارہم اذکارہم و ریحانہم قرآنہم و وردہم وردہم

وشمعہم سمعہم وانہارہم دمعہم والصلوٰۃ والسلام علی من جاء بالکریمۃ من اللہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فیقول العبد الحقیر محمد حسین الفقیر تاملوا یا اولی الالباب کم بین القشور واللباب واعلموا ان محرک غصان القلوب الجامع بین یوسف ویعقوب الہم فی روع الفقیر المکروب ان یجمع قصیدتین فی مدایح القمرین فی فلک الولایۃ المستفیدین من شموس رسالۃ رسول الثقلین نبی الحرمین علیہ الصلوات والتسلیمات من رب المشرقین فتیسر لی متمنای بعون اللہ القدیر المتعال فجاءتا للناظرین من الرجال الذین یحبون محبی اللہ ذی الجلال کانہما جنتان عن یمین وشمال فالرجاء من اللہ ذی الجود والانعام ان یجعلہما مقبولتین للخواص والعوام ویجعلنی فی الدنیا والدین من زمرۃ خدام المحدوحین المقبولین الذین فازوا بتصدیق علمہم والعلم لطریقہم والذوق لمشربہم واحوالہم ومقاماتہم العلیا وغایاتہم الاقصی وہا انا معترف بانی خال عن احوالہم وذوقہم جاہل للعلم بتحقیقہم عاجز عن سلوک طریقہم لکننی من احقر تلامذتہم ومتوفق بصدقہم وحالاتہم وانشدت فیہم

ہذہ الاشعار فی الاعتذار الی معاشر الابرار وانی احبہم ولست منہم

الا ایہا السادات ان طریقکم	علی غیرکم وعر صعاب عقابہ
طریق کحد السیف یشتد من	یکون علی حد السیوف ذہابہ
دلیل من لقی فیکم علی جذب عاجز	شدید القوی سہل علیہ اجتنابہ
الہی الفقیر الدہلوی لیس عندہ	سوی حبہم ذا زادہ ورکابہ
الہی بذاک انفعہ واحشرہ معہم	وعمر بنا قلب تہنا بہی خرابہ
وصل علی المختار من آل ہاشم	غیاث الوری لیث الردا سحابہ

مسدس اقوال و اوصاف مولانا المرحوم علیہ الرضوان من الحی القیوم

بارک اللہ عجب ہے دل انسان وسیع
عقل کل کیلیے ہی کب ہے وہ پایان وسیع
کہ نہین ارض وسماوات کی وہ شان وسیع
کیون نہو جسکو بنائی یہ رحمان وسیع

نور واسع کی جو وسعت ہوی اس دلکو نصیب
کسقدر رفعت وعزت ہوی اس دل کو نصیب

تیرہ باز غبی ہوجاتا ہی آخر پنہان
نور انجم کا بھی فقدان ہے بہر صبح عیان
ماہ روشن کو بھی بار ضعف محاق و کتان
اور کہان کہتی ہین پہر شمع و چراغ پنہان

نور دل وہ ہے کہ جو ہے فنا سے محفوظ
ہے یہ دارین مین واللہ بقا سے محظوظ

ماہ سیہ شمس و قمر تا بہ انجم ہے یہ نور
ہان لب رحمت رحمان کا تبسم ہے یہ نور
بحر عرفان الٰہی کا تلاطم ہے یہ نور
اہل ایمان سے دارین مین کیا کم ہی یہ نور

ہردم اس نور سے کونین مین مانوس ہی روح
شمع کا نور ہی یہ نور تو فانوس ہے روح

مثل اس نور کی مشکوۃ مین مصباح منیر
اور وہ فانوس ہی جو خود کو کب دہر کی نظیر
اور وہ مصباح بھی فانوس کا پر نور ضمیر
زیت زیتون مبارک کی ہی اسمین تنویر

جو منور ہی کبھی نار سے ممسوس نہین
کیون ہو ایسا ہو وہ کب منظر قدوس نہین

ہی یہان روشنی چشم حیات مومن
قبر مین شکل قمر ہے ہی ذات مومن
جلوہ گر روح مین ہے بعد وفات مومن
حشر مین راہنما ہی درجات مومن

نور فردوس مین لیجائیگا یہ نور وہان

شانِ دیدار بہی دکہلائیگا یہ نورِ وہان

شب کیمتاول مین جو پرتو تہا وہ نور الانوار ۔۔۔ تو درخشان ہوئی ہر منزلِ سیر الاسرار

اور نظر آگئی یا سیتِ سر الابرار ۔۔۔ ہوا وجدانِ ضمیر اپنا سفیر الاسفار

گویا ظاہر ہوئی رحمت کی خزانے مجہپر

کہل گئی تیرِ غضب کے بہی نشانے مجہپر

یعنی ایمان مین اسلام مین طاعت مین نہان ۔۔۔ پیکرِ فرض مین سنت مین عبادت مین نہان

ذکر مین فکر مین تقوی مین یا جنت مین نہان ۔۔۔ فقر مین شانِ اسادت مین محبت مین نہان

رحمتِ حق کی نظر آئی کنوزِ مدفون

یم عصیان مین رضوان کی فلکِ مشحون

یہ صغیرہ کی کبیرہ کی تباہی مین خفی ۔۔۔ کفر مین شرک مین عصیانِ الٰہی مین خفی

اور ہر اک مشغلۂ باطل و واہی مین خفی ۔۔۔ لعب و لہو مین ہر بزمِ ملاہی مین خفی

قہرِ حق قعرِ جہنم سے فزون دیکہ لیا

اور عتاب و غضبِ بوقلمون دیکہ لیا

الغرض میرا پردہ رحمت کیطرف ۔۔۔ رغبتِ دل ہی مری یعنی اطاعت کے طرف

رکہنا مولیٰ مجہے رضوان و سعادت کیطرف ۔۔۔ اور نلیجائی معاصی و شقاوت کے طرف

مین نہ مہجور کبہی مخزنِ رحمت سے رہون

یعنے محظوظ عبادات و اطاعت سے رہون

عامل رحمت کی خزائن ہین جو ہیر و حسنات ۔۔۔ مرجِ محبوبِ اونہین ہی علیہ الصلوات

جو منزہ رہی یومین ادسی ہی حاصل برکات ۔۔۔ کیونکہ بے غایتی اونکی ہی اک ادنا صفات

[illegible]

جامی حیرت نہین گر کچھ بھی ادا ہم سے نہو
مدح محمد وح دو عالم تو دو عالم سے نہو

مدح خوانی کی ہماری تو مثال ایسی ہی ہان
بیچ جب مصر مین تھی حضرت یوسف کے عیان

پیرزن بھی کوئی انپر ہوئی تھان شیفتہ جان
ریسمان اپنا کیا پیش بجاے اثمان

اور کہا مشتری یہ ہون مین غلط کارون مین
نام میرا بھی رہے ان کے خریدارون مین

مدحت شمس نبوت کی وہ شانِ انور
اوسکا ہوسکتا یہ ذرہ متحمل کیونکر

مقتبس مہر نبوت سی ولایت کی قمر
جو ہین اونکا بھی کچھ اب ذکر ہی منظور نظر

نور دل راہنما اب تو یہی ہے کہ قمیر
وصف عشاق محمد کا بھی ہو کچھ تحریر

یعنی قاسم کا جو قربانِ ابوالقاسم تھی
قاسم سنت ذی شانِ ابوالقاسم تھی

کسقدر تابع فرمانِ ابوالقاسم تھی
ہند مین نائب دیوانِ ابوالقاسم تھی

اب بقیہ بھی سلف کی تو محمد قاسم
اور جو حجت تھی خلف کی تو محمد قاسم

انکی توصیف بھی گویا کہ ہی توصیف رسول
کیونکہ سلطانِ رسل ہین جو رسولِ مقبول

تو یہ حضرت کی اطاعت مین ہین ذی ید طول
وصف انکا ہی رئیس العالمین معقول

عالم و عاملِ علم نبوی سے تھے جیسے
عالم اب قرب قیامت مین کہان ہین ایسے

آیت بینہ آیات الٰہی سے ہوے
مہتدی شان ہدایات الٰہی سے ہوے

حامیٔ دین حمایاتِ الٰہی سے ہوئی
ایسی مقرون عنایاتِ الٰہی سی ہوئی

حسنِ[1] اسلام مین محفوظ تھی لا یعنی سی (مالایعنیہ ۱۲)
اور وہ محفوظ ہر مرضیٔ و مایعنی سی (مایعنیہ ۱۲)

تھی وہ ہر علم مین کس جود و عطا کی اوستاد
جابجا تھی فضلا و صلحا کی اوستاد
علما مین سفہا و جہلا کی اوستاد
وہ رئیس العلما تھی علما کی اوستاد

اونکو اوستادون سی تھی لفظِ کتابی کی سند
ان سی اوستاد ونکو تھی سرِ معانی کی سند

کہتی ہین انکی معاصر ہین جو یکتا عالم
ابتو عالم مین ہو شاید کوئی ایسا عالم
ہمہ تن محوِ عمل آپ تھی دل تھا عالم
جو مخاطب ہو صحیح انکا نہ دیکھا عالم

کیونکہ علم اور ونکا وحشتی ہی نقوشِ قرطاس
آپکا علم فوٗادی[2] ہی (قلبی ۱۲) وہ بالاستیناس (باللہ تعالی ۱۲)

یعنی علمِ علما کا تو محل ہی مکتوب
کتبِ علم کی یہ محض نقوشِ اسلوب
علّتِ غائیہ یہ اونکی ہی اور وہ محجوب
اونکو کیا ایسا مخاطب کوئی ہو نا مرغوب

موردِ علم یہ منقوش کتابین کب ہین
محض اک حضرتِ دل اسکی تو ذی منصب ہین

آپکی قلب کو وہ علم یقین حاصل تھا
مثلِ محسوس بمسموع یقینِ دل تھا
عالمِ غیب سے تھا دلپہ وہ جو نازل تھا
اونکا ہمعصر کوئی ایسا کہان کامل تھا

کاملین اونکی حضوری مین تھی گویا ناقص
بلکہ تھے اکملِ دوران سراپا ناقص

[1] یعنے بسبب اون عنایات کے حسن اسلام المرء من ترکہ ما لایعنیہ [illegible] ۱۲

[2] یعنے علم اونکا [illegible] کتب بینی اور صحفہ عبارات مکتوبہ سے [illegible] اور علم [illegible] مولانا مرحومہ کے قلبی تھا یعنے اونکا محل علم دل ہے نہ نقوش کتب ۱۲

آنکو روز قیامت کا یقین ایسا تھا
دیدۂ قلب سے فردوس کو بھی دیکھا تھا
نفخ صور اونہہ تو ہیں گویا گذر رہا ہوا تھا
اور جہنم کا عذاب اونکو نظر آتا تھا

راہ جب جو دکھاتی تھی وہ دیکھے ہوئے تھے
اور جو دوزخ سی بچالی ہی وہ نہیں بھولے تھے

حیف یہ ہے کہ جانا وہ یہاں آئی تھی کیون
شرح قرآن و حدیث نبوی لائی تھی کیون
مصطفے کے ہو پیغام کو پہنچائی تھی کیون
بلبل جان مژدہ دینگی ہی کہلوائی تھی کیون

اب نہیں ہیں تو وہ کیا کچھ نہیں یاد آتے ہیں
عمر سب ہاتھ سے گذر جائیگی پچھتاتے ہیں

رکھتا اوس مصری آنکھوں کو ورد تھی محروم
اور کیا جنکو کیا قسمت بد نے محروم
رکھ دیا قرب سے جا سکو حسد نے محروم
اور نہ کیا جسے اللہ صمد نے محروم

آج تک صحبت قاسم کا اثر ہے اوس میں
اوسکا دل بحر ہے اور خاص گہر ہے اوس میں

ایسی اب دین و دل کی کوئی بیدار کہان
اب وہ غفار سے مستغفر اسحار کہان
متجافی جنوب آج وہ ابرار کہان
مغفرت خواہ جہان بین غفار کہان

عابد و متقی ظاہر و باطن وہ تھے
کوئی کم ہوتا ہے جس قصر کی ساکن وہ تھے

یہ بھی اوس عالم و عامل کی کرامت دیکھو
یعنی اب مدرسہ دیں کی اقامت دیکھو
کسقدر دین رہا اور تھے ملاشت دیکھو
اور ظہور فتن قرب قیامت دیکھو

ہوا کام جو موجود ستارہ دلی اللہ تھے

اور نہ ابناے ذوے جاہ ولی اللہ ہے

کرسکے جسکے اقامت نہ شہید اسمٰعیل
میر محبوب علی اور نہ کوئی اونکی عدیل
(عالم دہلوی مشہور ۱۲)

اور نہ اسحاق نہ یعقوب جو تہی جبرئیل
اور نہ اس ہند کے عالم ہوئے اسطور کفیل

تکیا ایسی امانت کا کسیکو وارث
جس کا حق نے کیا اس عبد ضعیف کو وارث

خواب دیکہا تہا کسی نے کہ رسول عربی (صلعم ۱۲)
عرض اوسنے کیا یا شاہ عرب آپ بہی

خود بہی فرماتے ہین الفاظ کلام ہندی
ہندی الفاظ ہین ارشاد تو فرمایا یہی

مجکو رہتا ہے جو اس مدرسۂ ہند سے کام
اس لیے سیکہہ لیا مینے بہی ہندی مین کلام

دیوبند اس سی مشرف ہوا ماشاء اللہ
ہر پیم علم کا وہ کہف ہوا ماشاء اللہ

قریہ امصار کا ہمصف ہوا ماشاء اللہ
مسند دین کا یہ رفرف ہوا ماشاء اللہ
(طاق عالیشان وتخت ۱۲)

کیا عجب وہان جو فرشتے ہون حراست والے (نگہبانی ۱۲)
اوس مین ہین علم الٰہی کی ریاست والے

دیوبند اب نہو کیون ہند مین ذی شان بلند
علما کیلیے بہی آج وہ ہی ماخذ پسند

جا بجا جسکے سبب دیو شیاطین ہوئی بند
یا خدا خیر جو یہ چند ہے وہان ہو صد چند

یہ بہی ہے حضرت قاسم کی کرامت کا جہاز
قریہ اور اوسمین ہو یون مدرسہ عالی مقدار (ظہور ۱۲)

جو کہ اس قریہ مین ہی آج وہ شہرون مین نہین
لکہنو کی بہی محل اور محلون مین نہین
(یعنی فرنگی محل ۱۲)

آج یہ شان تو دہلی کی نصیبون مین نہین
حیدرآباد کی بہی نعل مرصّع پرستون مین نہین

اور وہ بھوپال تو بیچاری ضعیفہ کیا ہے
ایسے پر لطف کی آگے وہ کثیفہ کیا ہے

یہ بہی ہی اونکی کرامات سے دیکہو تو سہی   اوس عناصر مین جو تہا جلوۂ خلقِ نبوی
ہوئی تاثیر قلوبِ فقرا مین ایسے   ہوگیا عزمِ مساکین بہی عزمِ شاہی

کہ فقیرون سے جو یہ مدرسہ شاہانہ ہوا
دیکہو کیا کام غریبون سے امیرانہ ہوا

چشمِ بد دور جو یہ مدرسہ منصوب ہوا   اہلِ امصار و اقالیم کو مرغوب ہوا
ہر کسی نے یہ کہا خوب ہوا خوب ہوا   سبکو شغل اپنی وطن مین بہی یہ مطلوب ہوا

جابجا مدرسی قائم ہوئے اسکے باعث
کسقدر ہند مین عالم ہوئے اسکے باعث

ظلِ طوبیٰ ہو خدایا ادہی ہان درِ جہان   جس سی طوبیٰ کا نمونہ نظر آیا یہ یہان
اوسکی شاخین مین وہان رونقِ ہر دارِ جہان   شاخچین اسکی ہی تو آفاق مین ہین فیض رسان

اے جہان کی لیی سامانِ جنان مدرسہ ہے
ہند مین ایسا کہین آج کہان مدرسہ ہے

سب جہان فقرا و طلبہ کا ہے معتبر   کوئی جاگیر نہین اور کچہہ بہی معون نہ
کر لیا چند مساکین نی قائم مل کر   خاکسارانِ جہان را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
واندرین ابر نہان نعمت بہاری باشد

یہ بہی اوس ذاتِ مکرم کی کرامت ہے عیان   عالمِ علم مین تہا جا بطرفت جو ٹسی جزان

تہی نصیبِ طلبہ ریحِ عقیمِ حرمان
اوسمین سرسبز ہوا گلشنِ علم و عرفان

کس خزان مین ہوا گلزارِ انیقہ سرسبز
رہی تا حشر الٰہی یہ حدیقہ سرسبز

یہ نہوتا تو جو کہتی ہین یہ اربابِ دغل
سرسبز ڈالتی اعمالِ شریعت مین خلل

کہ ہمارا تو حدیث نبوی پر ہے عمل
للہ الحمد یہان آگئی اِن کی بھی اجل

ہر دلِ زندۂ اخلاص کو ہے نہرِ حیات
مردگانِ دلِ پر کبر کو ہے قعرِ ممات

بدعتی نیچری اور غیر مقلد مقہور
اسکی شہرت کی سبب رہگئی جب نامشہور

مولوی سنّی بھی ہین جو کہ حسد سی مجبور
ہوگی پر غیظ و غضب رہتی ہین اپنے ہی سی دور

چشمِ بد دور یہ وہ شمسِ ہدیٰ مدرسہ ہے
جس سی ہر دینِ خفاشِ حسد خیرہ ہے

گویا اس مہرِ جہانتاب کا یہ تابی ہے
رنگ ہر حاسد و بدخواہ کا طلائی ہے

جس سی ہر طالبِ دین پیکرِ نورانی ہے
یہ بھی دیکھو اثرِ قدرتِ ربانی ہے

کپڑا دھویا ہوا جس دھوپ سی پر نور ہوا
رنگ دھوبی کا اوسی سی شب دیجور ہوا

بارک اللہ یہ اوس عالمِ عامل کی عمل
آج کل ایسی کہان ہین کسی کامل کی عمل

ایسی ہوتی ہین اماثت کی حامل کی عمل
یہ کہان طولِ امل ہین کسی آمل کی عمل

این مقامی ز کراماتِ عباد اللہ ہست
ظنِ فاسد نبری ذلک فضل اللہ ہست

علم مین ہمسر ابناے ولی اللہ تہے | بلکہ تالیف مین ہمتا ہی ولی اللہ تہے
داخل خلوت محوائے ولی اللہ تہے | ثانی جلوہ سیماہی ولی اللہ تہے

بلکہ خسرالملۂ وقت اون کا لقب زیبا ہے
کیونکہ اونکا بہی حقائق مین ید طولے ہے

عصر مین حجت اسلام کے یہ بہی ہوتے | تو بہی مونس و ہمراز یقینی ہوتے
اور مخاطب بہی صحیح اونکے نکلتی ہوتے | جالس تکرمۂ خاص مساوی ہوتے

اون کی تالیف کو ہم لوگ جو سمجھ سکتے ہین
ان کے مقصود تک جانے سے بس تھکتے ہین

وہ مفسر بہی کہ جو ایسا ارادہ ہوتا | ملہم غیب سے اون کو وہ افادہ ہوتا
باب تفسیر مین دلچسپ کشادہ ہوتا | کشف کشاف کے رتبے سے زیادہ ہوتا

کچھ بہی قرآن کی معانی جو وہ محرم لکھتے
فخر رازی کی بہی تفسیر سے کیا کم لکھتے

تھے وہ تحدیث مین شیخین کے گویا شاگرد | مستفیدین حدیث اونکی رہی گرد اگرد
حاضر و بادی و ذی شتر حال اونکا گرد | اس طرح چہوڑ گئے کسکو ہی نصیب ایسا گرد

علم قرآن و حدیث اون کا وہ تھا آب حیات
گرد تہی اس لیے آفاق کی طلاب حیات

عہد مین حضرت نعمان کے یہ گر ہوتے | کیون نہ یعقوب و محمد کے برابر ہوتے
مجتہد اونکے تلمذ سے معتبر ہوتے | صاحبین ان سے نہ یہ دونون کمتر ہوتے

صاحبین ان کا اب اس فقہ مین مشہور ہوتا

[illegible]

تثنیہ ان کے سبب جمع کا صیغہ ہوتا

آج کل تارکِ تقلید ہین وہ بدنیّت ۔۔ ترک تقلید ہے محض انکے لیئے سُنیّت
ان مطیعانِ ہوا مین نہین للٰہیت ۔۔ ترک تقلید مین کچھہ ہوتی اگر خیریّت

تارک اس کی بھی وہ علامۂ دین ہوتے ضرور
عمل ان اہل ہوا کا ہے ہباءً منثور

مبلغ علم ہی اون کا وہ معلّے یقین ۔۔ جسکے مدرک علما آج کے زنہار نہین
قابل اسکے ہین جو ہین آج ذکی و فطین ۔۔ عہد مین اپنے تھے بے مثل وہ علامۂ دین

بیعدیل اب جو یہ توصیف ہے اون کے دیکھو
اس کی تصدیق تصانیف ہے اون کے دیکھو

کیا تشبّہ رسل اللہ سے تھا اونکو نصیب ۔۔ کہ بجز دولتِ دین کچھ بھی نہ دنیا تھی قریب
کسقدر زیّ مساکین تھے اونکے وہ مُہیب ۔۔ کہ سکوات اونکا مجالس مین تھا درس تادیب
(دمنغ و لباس ۱۲)

پاس اونکے نہ کبھی جمع کتب خانہ ہوا
علم جوذ شمع کرامات کا پروانہ ہوا

صرفی و نحوی و ہر اہلِ معانی کیا ہے ۔۔ شانِ اقلیدسِ و محورِ ریاضی کیا ہے
اشتقاق آور یہ ردیف اور یہ قوافی کیا ہے ۔۔ اور یہ منطق تو نکالی ہوئی لونڈ کیا ہے

سب کے سب حاشیہ بوسانِ بساط آپکے ہین
ہمصفِ خاک نشینانِ بساط آپ کے ہین

جنکو حق نے کیا ذی لُبّ علوم و عرفان (مغز ۱۲) ۔۔ کیون نہ ہمصفِ نعال اہل قشور آئین ہا ان (پوست ۱۲)
اہلِ منطق کی یہان ہوگئی بے نطق زبان ۔۔ راہ سپور اس سے ہے لبریز جو کرتے تھے گمان

رونق افزا جو وہان وہ اسد اللہ ہوئی
منطقی تحقیقی جنانہ پر وباہ ہوئی

وہ تو بلید بھی ہوں ہو جو فضلِ حق بھی	فضلِ حق سی بہی خالت تھے تو مغلوب ہی تھا
بلکہ ابن الحق گر ہوتی تحسین اور قاضی	آپ اونکو بہی اصلاح مبارک ہوتی

بشارہ منقول خدائی جو بنا یا ان کو
پور سینا بہی یہان مثل گدا کیونکے ہو

وہ کتب ان جہان گو کہ کتب مین بستے تھے	اسپ علم کی کب ولق و شیرین سے تھے
درس و تعلیم مین کب قابلِ تحسین سے تھے	الکب بدیہی نظریات بضاعین سے تھے

ہو نزد ہو ہیبتِ حق وہ دلِ بی عمل تھا
کسقدر منزلِ الہامِ الٰہی دل تھا

جامع دہلی مین اک مانع تقلید شدید	مجتہد جسکو کہا کرتی ہین یہ قوم حسید
اوسی فی التحلیہ تھا سائلِ امرِ تقلید	نسخ فتوا ز سوال اوسکی تہی فی الحکم عنید

پانچ مختصر و سہل سے صرف صرف ہو کر
مثلِ خاشاک سوال اوسکی اوڑ آ سے تکبیر

اکمدت پس مغرب وہ خدا سے غافل	یون بڑا آپکی اوقات مبارک مین مخل
تھوا مبلغ علم اونکا غبی کی منزل	وہان تو تجربات کو تسلیم کیا ہو کی خجل

جب گیا اپنے جنشین مین انکار کیا
غلبہ اپنا ہی مغلوب نے اظہار کیا

مینے دیکھا ہی یہ لکھا ہوا اقرار اوسکا	مرغ بازی ہی وہ کم بخت نبی تکلم مینڈا

ٹوک دُم بھاگ رہی گراب وہ مُرغا ۔ اوس مجادل کو کیا خوب خدائی رسوا

ابتو مُرغی کا لڑائی سے وہ باز آیا ہے
ابتو شہبازوں سی چڑیا کا بہت ڈرتا ہے

پہری نی جو کہا اونسی کہ کرتی پتلون ۔ وضع انگریزی مسلمانو نکو بھی ہو زبون
کیا مسلمانی کاان کپڑوں سی ہو جاتا خون ۔ بولی اوسوقت وہ مشغول خر ہی بیچون

جوڑا گوٹے کا وہ رنگین زنانہ گھر سے
ہان پہنکر تو ذرا آیئے کرّو فر سے

کچھہ پہنکر اوسی عنّین نہو جائین گے آپ ۔ مثل زن مردوں کی تسکین نہو جائینگے آپ
شکل نسوان (نامردنا) نہکین نہو جائین گے آپ ۔ مثل کفار کی بیدین نہو جائینگے آپ

کسقدر جل گیا یہ سنکے وہ بیدین خبیث
اُڑ گیا پھر تو دہوان ہو کی بدآئین خبیث

کسقدر رد نصاریٰ ہوا اونسی واللہ ۔ مبحث شاہ جہان پور دو عادل ہین گواہ
پادری جو تھی ہوئی رنگ سفید او سیاہ ۔ عین تحقیق ہوئی ہو غرق عرق سب ناگاہ

جمع ہر مذہب و ملت کی وہان تھی مخلوق
حق ہی دین نبی ہی کہ ثناخوان تھی مخلوق

پر یہ انصاف کہان تھا کہ مسلمان ہو جائین ۔ ہو گئی مبہوت وہ گو سارے گریزان ہو جائین
منہ سی گو دین محمد کی ثنا خوان ہو جائین ۔ کس طرح دل سی مگر صاحب ایمان ہو جائین

ہاں و لا اُبدیت الرحمۃ فی جبلتہم
ختم القاہر بل ران علی قلبہم

رحمت اللہ تھی مشہور بڑے ماہرِ فن
خاص اس ردِّ نصاریٰ مین تھے یکتائے زمن

دفعۃً آئی جو یہ موردِ صد لعنت مین
حجتِ کفر کی اخگر بھی نہ سمجھے روشن

جب منور ہوئے آفاق مین یہ شمسِ علوم
مختفی ہو گئے سب ماہرِ فن مثلِ نجوم

شانِ اسلام مین طاعن جو دیا تند ہوا
گفتگو کے لیے اوّل تو رضامند ہوا

پھر تو بحثین مین ہیبت کی وہ یون بند ہوا
نجھلا نار کی بے کگٹ مین آسند ہوا

پادریون کا جہان پاد نکل جاتا ہے
دھوتی بندون کی وہان کچھ بھی حقیقت کیا ہے

حامد اک مجتہدِ شیعہ بزعمِ رفضہ
مصدر ماہِ فلکِ علم تھا اس الشیعہ

اور تھا ارض و سما مین کوئی ادس اشبہ
اعلم الناس لنفی مذہبہم والافقہ

آگے اس برجِ اسد کی جو وہ مکسوف ہوا
وہ کسوف آیا کہ اب تک نہین مکشوف ہوا

مسئلہ ارضِ فدک کا جو زبان پر آیا
کہ غنیمت تھی وہ یا فئی بامر المولے

جب غلط گو سے غلط لفظِ غنیمت نکلا
پھر تو او ٹھہ جانا خجل ہو کے غنیمت سمجھا

وہ زبان سیفِ شریعت سے ابو احمد کی
رافضی کش ہی بجا ہی صفت اوس آخر دیکے

پھر تو شاگردون نے گویا کہ حسین چھوڑ کر
تھی ہر دم طلبِ بحث کی سرسنک اوپر

اوسکو کوفے کی زمین ہو گئی میرٹھ یکسر
چھپ رہا وہ عمرِ سعد کی صورت اندر

چرخِ سنت پہ منور تھی جو خورشید حسین

کیا حضوری مین ہو اوس رفض کی خفاش کو چین

کاش میدانِ تکلم مین وہ حاضر ہوتا ... مذہبِ شیعہ جہان سے سبھی آخر ہوتا
رافضی ۱۲
کفر اس قوم کا آفاق مین ظاہر ہوتا ... شمرِ شبیر سے پر کیون کے مناظر ہوتا

پہر تو جب شہرۂ آفاق وہ میدان ہوتا
صورتِ لکھنؤ ایران سبھے ویران ہوتا

ساری ذو ملّتِ واحد ہین جو کافر مردود ... کوئی کافر کسی مذہب کا ہو اجب موجود
سیفِ توحید سے اکرم مین یہان تھا نابود ... کل شیاطین تھی اوس رجم بیان سے مطرود

وہ لسان اور سنان سے تھے مجاہد فی اللہ
زہد و تقوی مین تھے بے مثل منیب و اوّاہ

کسقدر مسقطِ تدبیر تھی تقدیر سے وہ ... دور رہی حضرتِ تقدیر مین تدبیر سے وہ
متوکل رہی کس رفعت و توقیر سے وہ ... دل غنی رکھتی تھی تفویض کی تاثیر سے وہ

زالِ دنیا رہے گو راغمہ ہمصحبتِ فعال
وہ جوان بخت رہے راغبِ درگاہِ جلال

عالم و عامل و عارف تھے شکور و صابر ... خالص و مخلص و مشفق تھے عطوفِ خاطر
حافظ و واعظ و ناصح تھے خفی و ظاہر ... کسقدر حلم کی پابند تھے عبدِ غافر

عوضِ نفس کبھی منتقم اعدا سے نہ تھے
پر غضبناک وہ کس دشمنِ مولے سے نہ تھے

راکع و ساجد ربّ صائم و قائم وہ تھی ... طالبِ راغبِ حق ذاکر دائم وہ تھی
تارکِ رخصت و ذی شانِ عزائم وہ تھی ... خاص مستیقظ فکرت تھی نہ نائم وہ تھی
متیقظ ۱۲

خوب دیکھا ہی کہ تھا آب و طعام اون کا قلیل
تجربہ ہی کہ ہمیشہ تھا کلام اون کا قلیل

کیا حلاوت تھی عبادت مین عطاے رحمان
جبکہ تکی مین وہ قائل تھی برائے رحمان

کیا غذائی دل و روحی تھی ثنائی رحمان
کیا میین اونکا یہ شوق تھا ای رحمان

کیا مناسک کی مشقت مین قوی حالت تھی
اونکی ہر وقت خدا ہی کی کہان دعوت تھی

تھی وہ یکتائی زبان متقی خیر انام
سنت پیوہ فرد مین تھی نی تحسین و قیام

کیا رفیق اونکی تھی مسکنت و فقر مدام
کسقدر نفس پہ ایثار رہا طعام طعام

جبکہ زادِ سفرِ حج تھا توکل اون کا
ہوگیا زادِ مساکین تحمل اون کا

کسقدر تھی فقرا سی غربا سی الفت
کسقدر تھی علما سی فضلا سی رغبت

کسقدر تھی رؤسا سی امرا سی نفرت
کسقدر تھی جہلا سی سفہا سی ہجرت

اولیا کی صفتین اون مین سبھی تھین موجود
تھی ولی ایسی وہ مقبول جناب معبود

نظر انداز تھی سوئی ہمہ تن ذیشا
فکر اونکا کبھی فانی مین نہ مصروف ہوا

اور نکو تھی کبھی اپنی لیئی بیع و شرا
ذکر و فکر اونکو تو بس دائم و باقی کا رہا

نفس پر خوف سی ہر لحظہ محاسب وہ تھی
حضرت قاہر و غافر کی مراقب وہ تھی

راحت جان تھی تو خوری طاعت اونکو
تھی کس قلت دنیا پہ قناعت اونکو

ماسوی اللہ سی تہا شغل شناعت اونکو — تہا نہ غم رزق نہ کچھ فکر زراعت اون کو

مال و اسباب کے دنیا مین وہ مالک نہوئے
کسقدر مسلکِ رضوان کے سالک نہوئے

مہرِ عید آپکو دنیا سی رہا کسرِ رغیف [پارۂ نان ۱۲] — جسم دیکھو تو نحیف اور دلِ پر نور لطیف
سرِ دل شاغلِ حق اور نظرِ چشم عفیف — عَلَمِ علمِ عظیم و جبلِ قدرِ منیف [بلند ۱۲]

قَلْبُہٗ اَصْبَحَ فِی اللّٰہِ کَبَیْتِ الرَّحْمٰنِ
ہُوَ اَخْلَاہُ مِنَ الْغَیْرِ لِحُبِّ الْمَنَّانِ

غالبِ مملکتِ دل ہا سلطان الذکر — حرکات و سکنات اونکی تہی برہان الذکر [دلیل قاطع]
اونکی ملفوظ و مقولا تہی دیوان الذکر [دفتر ۱۲] — اللہ اللہ رفیع اونکا وہ ایوان الذکر

شغل فی اللہ مین تہا آپکی محروس انفاس
ہو گئین ذکر سے ہر لحظہ تہی مانوس انفاس

خیر تہی ظاہرِ حالت سے سیرت اونکی [باطن ۱۲] — ظاہری صالحہ تہی صورت و حالت اونکی
تہی زبانی جو کم اندازِ نصیحت اونکی — ناصحِ خلق تہی خاموشی و رویت اونکی

جو کہ یون ظاہر و باطن ہو سراپا اعمال
کیون نہو دیکھنے سے اوسکی نصیحت کامل

ہمہ دنیا بزخارف اگر آئے حاضر — گوشۂ چشم کو بہی رکہین وہ اوس سے قاصر
خلدِ جسمی بہی نعیم اپنی دکہائی ظاہر [یعنی جنت جسمانی ۱۲] — طالبِ جنتِ روحی وہ نہوئین ناظر [جنت روحانی ۱۲]

اونکا مطلوب نہ وہ جنتِ جسمانی ہے
بلکہ دیدارِ خدا جنتِ روحانی ہے

جوکہ اوصافِ ولایت ہین بنطق قرآن ۔۔۔ یا احادیثِ نبوی مین جو ولی کا ہی بیان

اور جو اخلاق ولی لکہی ہین صوفی ذی شان ۔۔۔ اسکی تطبیق جو کرتی ہین ہم اہل ایمان

غالباً اون کے مجیب صرف ہین محمد قاسم

ایسے رضوان مظاہر ہین محمد قاسم

شمس با جو ہر ہر ذرہ ارشادش بود ۔۔۔ خرمنِ اہلِ صفا دانۂ ارشادش بود

بحرِ خیر دو سما قطرۂ ارشادش بود ۔۔۔ دفترِ معرفتے نکتۂ ارشادش بود

حلّۃٌ کانَ لنشاوٍ اہلِ مزروعٍ فتلوبْ

رشّہٗ صارَ لنا سائلٍ اذیابِ ذنوبْ

جبکہ عالی ہوا امر آپکا اور ذکر رفیع ۔۔۔ فرقِ باطل مقہور ہوا اونسے جمیع

دیکھکر شانِ مجاداتِ عماراتِ وسیع ۔۔۔ سرنگون ہوگیا ہر شافعی ذی شین دنیع

تا فیض عام ہوئی ایسے وہ مولٰنے کے غلام

ہوگئی رشد و ہدایت کی طرف داعی عام

انعم الناس بما انعمہ رب الناس ۔۔۔ وبہ اثم یہدی اللہ لنوز الاکیاس

فقضی اللہ بید الموت لہ بالانفاس ۔۔۔ موتہ بدّل امنہ رجونا بالیاس

عیشہ کان میرنی زہ وضتنا مخضرۃ

وہی الآن نری تربتھا مغبرۃ

ہی وفات آپکی دل سے سبب فوت سرور ۔۔۔ موت علامہ دین ہوگئی یہاں موتِ سرور

گوشِ دل مین کہین آتی نہین اب صوتِ سرور ۔۔۔ وحشیانہ بھی نہین اب پی جان حوتِ سرور

ایلد و حقیہ جو کاش اکد سلامت رہی

کسقدر رفتا سیمِ رضوانِ کرامت رہتی

اب کہان پیرِ دِ اخلاقِ نبوت ایسی
اب کہان شانِ مدارسِ کے شرافت ایسی
اب کہان والیِ اقلیمِ ولایت ایسی
اب کہان زینتِ محرابِ عبادت ایسی

گریۂ چشت ... عالم کو تلاطم ہو نیکیون
روز مثلِ شبِ دیجور پڑا انجم ہونیکیون

اب کہین صاحبِ اخلاق تیارِ ایسے کہان
وقتِ بیداریِ شبہا وازاینے کہان
مثلِ شبلی کہین اب محوِ نمازِ ایسے کہان
آج دیکھو کہین مہمان نواز ایسے کہان

آلِ صدیق ابی بکر سے وہ صادق ہین
جس کی تحسین مین قرآن و خبر ناطق ہین
آل کی ۱۲

صاحبِ فوزِ مقامات و منازل وہ تھی
راحتِ خاطرِ ایتام و ارامل وہ تھی
خیرِ ہر مسکن و ہر مجمع و محفل وہ تھی
جبرِ ہر منکسرِ خاطر و ہر دل وہ تھی

سربسر دیکھکے ممدوح جہان کے اون کو
اون کے دشمن بھی برا کہہ نہین سکتے اون کو

علما و صلحا اون کے ہین محزونِ فراق
دل شکستون کیلیے اب ہے کہان تریاق
فقرا و طلبہ تھے جو نثارِ اخلاق
ابتو بے نور ہے گویا نظرِ ہر مشتاق

کسقدر اب ہے ہمارا دلِ مکروب حزین
ہجرِ یوسف مین ہی گویا دلِ یعقوب حزین

ممتزج ہو کے وہ جان رحمتِ رحمانی مین
رہی وحشت زدہ ہم تیرہ و ظلمانی مین
دنیا ۱۲
ہوی ذی جسمِ جسمی عالمِ روحانی مین
منور ۱۲
اور وہ مانوس ہوی بمرخِ نورانی مین

جاںِ شیریں میں بغیر اون کے حلاوت نہ رہی
گویا اب دل کی نیبوں میں بشاشت نہ رہی

آج وہ ذاکرِ حق شاغلِ تقدیس کہاں
اب مدارس کی مساجد کی وہ مانیس کہاں

آج وہ زہد وہ تعلیم وہ تدریس کہاں
اب ہمیں رنج و غم جہل سے تنفیس کہاں

صورتِ ظاہرِ ہمہ عصر جو دست روشن بود
سببِ اشکالِ علومش سحرِ ابینن بود

اب جو اوس جوہرِ پرنور کی خازن ہے زمین
کس امانت کی وہ ارضِ مقدس ہے امین

رملِ تربت سے وہ رشکِ درّ و یاقوتِ ثمین
صحت اوس خاک کی ہے لیس سزاوارِ یمین

کسقدر رحمتِ رحمان ہے مخزون اوس میں
الطفتِ عنصرِ انسان ہے مدفون اوس میں

اب کہاں حسنِ عملِ حق جو مہیا افسوس
اب کہاں قرب و زیادہ کی وہ شیدا افسوس

اب کہاں راہبرِ منزلِ جنت یا افسوس
و مسیدم ہمدم دم ہوگیا اونکا افسوس

ایسی عالم کی لیے ارض و فلک روتے ہیں
مرد و زن روتے ہیں کیا جن و ملک روتے ہیں

آج سائل کی مجیب ایسی کہاں یا مستغنی
آج افواہ و شیب ایسی کہاں یا مستغنی

مرضِ دل کی طبیب ایسی کہاں یا مستغنی
دل شکستوں سے قریب ایسی کہاں یا مستغنی

وہ ابوالخیر ہوئی آہ جہان سے محجوب
ہیں یتیم آج مساکین کی اطفالِ قلوب

گئی وہ مرشدِ کامل تو نکیون آئی دریغ
ہوا حرمانِ کمال اپنی لیے جا ہی دریغ

کی

کیا رفیق اپنا ہے اب کوئی بتاتی دست تیغ ‖ پیشتر اوس سے تو سی بی تو ہوئی تھی دریغ

ابتو ذکر اونکا رہا وہ ترسے یا آشنا
نور آنکھون مین جو تھا اب وہ دل کو مش ہوا

اصبر لی نفس و قولی لہ انا للہ ‖ جاءنا العنبر ہو الطاعۃ حق دین اللہ
والذی مات منیباً و عزیزاً فی اللہ ‖ الطیبی الآن لہ المنزل فی روح اللہ

رب فتح لہ من فضلک ابواب جنان
ثم ادخلہ باکرامک دار الرضوان

یارب اوس روح کو مرقات سماوات نصیب ‖ اور شفاعات لب حضرت مہدات نصیب
حشر مین کوثر و تسنیم کی لذات نصیب ‖ جنت عدن مع الفوز و سعادات نصیب
(رسول اللہ صلعم ۱۲)

حور و غلمان وار انکے سے وہ مانوس رہین
سندس و استبرق اونکے لیے ملبوس رہین

مسکن اوس روح کا طیب ہو وہ قصر گوہر ‖ جسمین یاقوت کی ہفتاد منقر ہین احمر
اونمین ہفتاد زمرد کی ہیوت اخضر ‖ زیب ہر بیت ہین ہفتاد مسہری اطہر

اور ہفتاد موائد ہین مہیا ہر جانے
اور وہ ہر مائدہ ہفتاد نعم کا ہرجائے

یارب اوس جسم مبارک کے مبارک ہو دہان ‖ جو کہ آمادہ وہ جسمانی ہین لذات جنان
خلد روحانی ہو اونکی ابدی راحت جان ‖ ہو ئین وہ ہو کی رضی ساکن دار الرضوان
(یعنے مرضی و مقبول ۱۲)

ہل ضیتم کی مخاطب ہون وہ مولی کے غلام
خاص انعام کی تقریر ہے جو استفہام
(یعنے ہاں ابھی تقریر ہست ۱۲)

یارب اونکیلیے فردوس برین جب ہو مقر | بہ تن ہو کے وہ ذوحاسۂ سمع و بصر
پائین یون لذتِ تکلیم و جمالِ اکبر | کہ نہ پھر منتظر لی کیت سے مُنک ہو نظر

ابدی خلعتِ رضوان سے وہ مخلوع رہین
حفظ اللہ تعالے سے وہ محفوظ رہین

اہلِ بیت اونکے رہین اہلِ سعادتِ ابد | حافظ و عالمِ دین اکبر اولاد احمد
اور وہ ہاشم بھی جو مرحوم کے اصغر ہین ولد | قرۂ باصرۂ دین ہین سب اور اسعد

مسندِ علم کو اُنسے بھی وہی زینت ہو
آمین یا
انکی بھی حضرتِ قاسم کی سی ہر طینت ہو
آمین ۱۲

للہ الحمد کہ اس دور مین ایسے عالم | ہمنے بھی دیکھہ لیے جیسے محمد قاسم
آج آفاق مین مخدوم ہین اونکے خادم | حور و غلمان کی وہ مخدوم رہین یا دائم

اور جو ایک اونکا یہ ادنے سلے ہے تلمیذ فقیر
پاس اونکی رہی فردوس مین یا رب بتدبیر

مجھسے کچھہ ہوسکے مدح رئیس العلما | اونکے اخلاق کے اوصاف کہان لاتحصا
اکتفا مینے اب اس جملۂ اجمل پہ کیا | فعل و ترک اونکا وہ فی ذاتہٖ بھی سب تھا

لائقِ رویتِ انوارِ الٰہی وہ رہین
آمین
ذائقِ شربتِ دیدارِ الٰہی وہ رہین
آمین ۱۲

مسدس ثانی در مدائح نائب رسول اللہ الصمد حضرت مولانا و مرشدنا
خاتم المحدثین و المفسرین الحافظ الحاج مولوی رشید احمد ادامہ اللہ الاحد

نور اللہ بنی آدم بالنور التام
انزل اللہ لھم رحمت بالانعام

ولقد کرمھم منہ بکل الاکرام
انعم اللہ علیھم بنعیم الانعام

ہین عطیاتِ جلی اور خفی کے احسان
جسد و روح و دل و سرِّ دلی کے احسان

کیونکے معدود بشر ہون نعم رب مجید
شکر یک نعمتِ مولیٰ بھی ہی دشوار و بعید

لا تناہی ہے اک آغازِ احادِ تعدید
مُحصئے حمد نہین کوئی بجز ذاتِ حمید

ہر زبان پر جو یہ تحمید و ثنا ہے للہ
کار انسان یہ نہین یعنی ہے مختص باللہ

قدرتِ حضرتِ بیچون و چگونہ ہے عجیب
دمبدم موردِ امداد و معونہ ہے عجیب

ذاتِ انسان بھی اوسیکا یہ نمونہ ہے عجیب
جس سے دل قابلِ اسرار مصونہ ہے عجیب

ہے عطایائے امانات و دیانات اسپر
نظرِ لطف و عنایات و صیانات اسپر

قلب وہ شبکۂ اسرار ہے اس قالب مین
یعنے جو محو ہے دل مقتدر و غالب مین

نہ رہے جب طلبِ غیرِ حق اس طالب مین
قدرتِ جلبِ عظیم ایسی ہی کس جالب مین

ہان خطاباتِ الٰہی کا مخاطب دل ہے
کسبِ خیر و شرِ انسان کا محاسب دل ہے

خاطرِ نفس ہے اور خاطرِ شیطان دل مین
خاطرِ عقل ہے اک نور فروزان دل مین

خاطرِ روح و ملک سے ہے انسان دل مین
خاطرِ شانِ یقین و لوِ ایمان دل مین

دل عجب مخزنِ اسرار ہے سبحان اللہ

منظرِ حضرتِ عنایت سبحان اللہ

باعثِ طوعِ ہوا خاطرِ نفسانی ہے — موجبِ کثرتِ معاصی ہی جو شیطانی ہی
خاطرِ روح و ملک طاعتِ رحمانی ہے — خیر دارین یہاں قسمتِ انسانی ہی

اوّل و ثانی او حظِ عوام الناس است
ثالث و رابعش از بہرِ کرام الناس است

خاطرِ عقل کبھی تابعِ نفس و ابلیس — اور کبھی خاطرِ روح و ملکی سی ہی انیس
حکمتِ شانِ عظیم ایسی ہی اثباتِ تقدیس — خیر و شر جس سے ہی و فی شانِ علو و تنکیس

شمعِ کافوری کاشانۂ رضوان ہی یہ عقل
یا کہ خود مشعلِ خانۂ عصیان ہے یہ عقل

خاطرِ شانِ یقین ایسی ہی روح الایمان — موردِ علمِ الٰہی ہی جو حظ الانسان
ہے ورود اوسکا من اللہ عزیز السلطان — اور وہ مخصوص ہی ان بہرِ عباد الرحمن

یعنی جو ہیں شہدا و صلحا صدیقین
اولیا و فقرا و علما مقبولین

للہ الحمد کہ میں گو نہیں معدود اونمین — خشیتِ قلبی مری بہر تحفظ ہی فزود اونمین
مثلِ خدام رہا کرتا ہوں موجود اونمین — کاش ان ہی کبھی محشور وہ معبود اونمین

اہلِ الہام یقین کا یہ اثر ہے مجھکو
خاطرِ روح و ملک پر جو نظر ہے مجھکو

نفس و شیطان کی خاطر سی ہی نفرت مجھکو — علما و صلحا ہی سی ہی محبت مجھکو
کیا عجب پہنچی اگر جاذبِ رحمت مجھکو — خاطرِ خاص بھی ہو جائی عنایت مجھکو

کاش ایسی رہی قربت کسی کامل کی نصیب
کہ کمالِ بشری سے ہو یہ ناقص بھی قریب

ابتو ہان شیخِ خاص ایسی وہی احمد ہین
سوئے حق راہنما ابتو یہی ارشد ہین

نائبِ شانِ محمد جو رشید احمد ہین
مدظلہ العالی ۱۲
سُبُل اللہ عیان انکی سبب بیحد ہین

رَبِّ اجْعَلْهُ لَنَا هَادِيَ خَيْرِ الْأَعْمَالِ
رَبِّ أَصْلِحْ بِهِ أَحْوَالَ نِسَاءٍ وَرِجَالِ

بارک اللہ یہ ہین خیرِ خیارِ علما
کہ مسلّم رہین سلطانِ دیارِ علما

آج شان ان کی ہی شایانِ فخارِ علما
اتباع ان کا رہے تاجِ وقارِ علما

دین احمد کی مجدد ہین رشید احمد آج
مدظلہ العالی ۱۲
مرشدون کے لیے مرشد ہین رشید احمد آج

متحد جیسے حروفِ عمل و علم ہوئے
سر موفرق نہین قولِ زبان کو دل سی

متحد ایسے عیان علم و عمل ہین ان کے
دل کی دیتی ہے خبر دل کو کوئی ہمین دیکھے
دل سامعین کو ۱۲

قلب ہے مخزنِ اسرار تو خازن ہے زبان
کس قرینِ دلِ صافی سی مقارن ہے زبان

آج وہ عارفِ کامل ہین یہ شیخ الاسلام
ضابطِ کلِ مسائل ہین یہ شیخ الاسلام

شیخ شبلی کی مماثل ہین یہ شیخ الاسلام
جندِ شیطان کی قاتل ہین یہ شیخ الاسلام

سید الطائفہ ہین آج یہ ہمشکلِ جنید
خوانِ عرفان پہ ہم مشرب و ہم اکلِ جنید

غوثِ اعظم کی وصیت ہے کہ آج ای نادان
صحبتِ ختمِ رسل صحبتِ اصحاب کہان

نائبِ صادق مُصدق ہی جو صدق بیان ۔۔۔ اور سکا ہر قول بھہ قولِ رسول الرحمان

اسکے مصداق ہین بے شک یہ صدوقِ آفاق
حق فاسد نبری ذلک فضل الخلاق

دینِ احمد مین جو ہین نہی و مامور اشیا ۔۔۔ یہ وہ ہین جنکے محافظ ہی شانِ مولیٰ
پھر ہوا کشف ضمیرِ نبوی پر اون کا ۔۔۔ یعنی وہ قلب جو اللہ سے تحتیت تھا

آج اوس قلب پہ انوار کا ظل جو دل ہے
نورِ اسرارِ حقایق بھی وہین نازل ہے

شانِ تفسیر بھی قرآن کی ہی اس دل کیلیے ۔۔۔ شانِ تحدیث بھی ہی آج اوسی کامل کیلیے
وہی مخصوص ہے افتائے مسائل کے لیے ۔۔۔ اور وہی خاص ہے عرفان کی منازل کیلیے

آج اس نعت کا منعوت بھی جو ارشد ہے
تابع قلب نبی قلب رشید احمد ہے

آج یہان شہرۂ آفاق ہی تدریسِ حدیث ۔۔۔ جلوۂ رحمتِ خلاق ہے تدریسِ حدیث
شافیٔ ہر دلِ مشتاق ہی تدریسِ حدیث ۔۔۔ زہرِ احداث کو تریاق ہے تدریسِ حدیث

بارک اللہ وہ محدث ہین یہ ماشاء اللہ
ملک تحدیث کی وارث ہین یہ ماشاء اللہ

اللہ اللہ وہ ہین وارثِ میراثِ رسول ۔۔۔ بزم تدریس مین ہوتی ہین جو کی اور جہول
آپ کی شانِ کرامت ہے یہ اور شانِ قبول ۔۔۔ سبکو ہی فہم معانی مین مساوی حصول

سہل ہے آپ کو تفہیم عویصات علوم
ہر صعوبت کی ہے تسہیل کرامات علوم

ں نبی جب حاضر تحدیث ہوا کرتا ہوں — بالیقین دل میں ہوا کرتا ہے ایمان فزون
ذوق کا مزا کیا کہوں کس طور کہوں — حرز دل کیلیے ہے وہ اثر خیر قرون

یہاں جو کشوف ہی قرآن قدیم اور حدیث
کہیں اسطور نہ قرآن ہی نہ اسطور حدیث

لکتے ہیں مومن ہی کرامت والا — جو کہ ہی فاعل خیرات معاصی سی جدا
ص جس نے حبل رشتہ جبلت توڑا — حسن اخلاق لیا رتبہ عالی پایا

للہ الحمد یہ نعمت ہوئی مجکو بھی نصیب
ہو گئی ان اہل مقامات کرامت سی قریب

مد اللہ جو تدریس ہیں جسے ان کا بیان — قلب کو تر کا نمونہ ہی بہ حق المنان
ر زبان ماہی کو تر ہی بفضل الرحمان — یہاں ہی تسکین دل تر بزدگان و حیران

ہیں شفایاب وہ جنکے لیے یہ درمان ہے
اور حساد کی قسمت مرض حرمان ہے

باری یہ غیر مقلد متحدث ہیں جو آج — اور سقیم انکا مزاج و مجادل ہی مزاج
ل جملہ ہی یہاں سارے مریضوں کا علاج — پر نصیب انکو کہاں کبر کا دل سے اخراج

کس طرح آئیں وہ اس مرحمت باری میں
کہ سراسر خلل آتا ہے دو کانداری میں

ے تجار اکاذب کی تجارت تھی — کو نگار کہی ہے دوکان حدیث نبوی
ں کی شیعہ کی طرح عاشق اولاد نبی — کیا گمراہ ہزاروں کو ہوئی آپ شقی

کہتے ہیں مثل صحابہ ہے ہمارا بھی عمل

تابع نفس و شیاطین ہین یہ اصحاب و نسل

یہ جو مسلول براہین کی شمشیر ہے آج
کوئی دکہلائی کہین ایسی ہی تحریر ہے آج

قتل تیر بدعت و شرک پہ پیر ہے آج
رد بدعت کی ہر اک شہر مین تشہیر ہے آج

شان سحر تیر رقاب آپکی تحریر مین ہے
جند شیطان کا شہاب آپکی تحریر مین ہے

آئین تفسیر و احادیث کی ماہر علما
مختلف فیہ روایات کی دانا فضلا

اور افتائے مسائل کی تحریر فقہا
ذو معانی و بیان و آدبا رد علما

مشکل علم جو اون کو ہو تو ماشاء اللہ
سب کی اوستاد یہ شیخ العلما ہین ذی جاہ

صحف علم الہی سے صحیفہ یہ ہین
عارف سر احادیث منیفہ یہ ہین

عالم کامل آیات شریفہ یہ ہین
آج عالم مین بخاری کی خلیفہ یہ ہین

وہ محدث ہین کہ مشہور ہی آج انکی حدیث
انکی توصیف ہی اب ہر بشر و جن کی حدیث

بالیقین فقہ مین شیخ مشایخ ہین یہ آج
طبقات فقہا کی بہی مورخ ہین یہ آج

کہ اکاذیب روایات کی ناسخ ہین یہ آج
علما متقشف کی مورخ ہین یہ آج

عہد نعمان مین حاضر جو یہ کامل ہوتے
کیون نہ طرفین مین شیخین مین شامل ہوتے

احسن اللہ الیہ بالوہب الاحسان
ولقد انعمہ المنعم نعم الوجدان

اتمامن بما من علیہ المنان
ادبہ رفعہ اللہ علو العرفان

اِصطفاہ المَلِکُ الحقّ باِسباغِ نِعَم
اِنّما اَبلغہ اللہُ باِبلاغِ نِعَم

راسخین علما جو متقدم آئے | اور نفسے باقی متاخر ہی عالم آئے
یہ تو وہ مملکتِ دین کی حاکم آئے | کاملِ دہر یہان خود متعلم آئے

علما بہرِ خطاب آج یہان کب ہین صحیح
یہ تو بس حضرتِ قاسم کی مخاطب ہین صحیح

وعظ و تذکیر چو بینی کہ کم است از قالش | حاجتے نے کہ بسند است نذکر حالش
چون ز قرآن و حدیث است ہمہ اعمالش | ما صح ما ہمہ افعال و ہمہ احوالش
کافی ۱۲

واعظان جو بدرستی جملہ فراہم آیند
واعظِ النفسِ خود ما ہمہ باہم آیند

ان پر اللہ کا انعام ہی عالی نسبی | یعنی انصار سی ہین جو کہ ہین ممدوح نبی
انصار ۱۲
ان پر اللہ کا احسان ہی سو لی طلبی | ان پر اکرامِ خدا طوعِ رسولِ عربی
صلعم ۱۲

آپ عالی نسب و ذی حسبِ احسان ہین
کسقدر موردِ ہر مرحمتِ رحمان ہین

عالمِ عارفِ قرآن و رموز القرآن | حافظِ سرِ احادیثِ رسول الرحمان
والیٔ امرِ شریعت ہین بمنِّ المنان | مشتہر پیرِ طریقت ہین جہان ہین جوان

انپہ نازل ہی وہ فضل و کرم و لطفِ مبین
ہین یہ ذی علمِ یقین عینِ یقین حقِ یقین

عون علام سی ہین عالمِ احکامِ خدا | عارفِ ذات و صفت عالمِ ایام ہدا

حج بیت انپہ برت ہی انعامِ خدا — کیا منا یکس مین خشوع انکی ہی نام خدا

ہوتے ہین شاملِ حجاج جب ایسے مقبول
حج کل کیون نہو مقبولِ خدا ان کی شمول

ترکِ تدبیرِ معاش انکو ہی انعامِ خدا — ان کی ہر امر کا ہو کیون نہ مدبر مولیٰ
بابِ رزاق پہ افتادگی ایسی ہی عطا — ان کی در پر اگر آجائین ہزاروں غربا

مائدہ سب کی مدارات کا ہے اور یہ سعی
حقِ اضیاف ہے اور سنتِ ابراہیمی علیہ السلام ۱۲

دیکھا ای دین و دل بحرِ شریعت ہین یہ — پھر اوسی بحر مین کشتی طریقت ہین یہ
وسبدم پر کفِ دُرہائے حقیقت ہین یہ — حضرتِ قدس مین ذی قربِ وحدت ہین یہ

آپ وہ مجمعِ بحرین ہین ماشاء اللہ
حسبنا اللہ و لا قوۃ الا باللہ

آپ ہین مسقطِ تدبیرِ تقدیر — مخبرِ صادق دین ہین باخبرِ خبیر
آپ ہین مبصرِ اسرار بتبصیرِ بصیر — خلق مین راس اکابر ہین بتکبیرِ کبیر

ان پر انعامِ الٰہی ہے کمال و اکمال — کمال کردن ویگری ۱۲
ہین جمیل الشیم و اہلِ جمال و اجمال — ار نیکو کار و کردار ۱۲

ہین یہ اکرامِ الٰہی سی کریم الاخلاق — سایۂ رحمتِ خاص انکا وفاق اور رفاق
حسبِ فی اللہ سی کیا کچھ ہین حبیبِ آفاق — روز و شب ہین غربا و فقرا کی مشتاق

آپ پر فضلِ غنی ہے امراء سے نفرت
لطفِ ربی ہے مساکینِ جہان سے رغبت

ان پر اللہ کا احسان ہی ظاہر بیقین — عوضِ نفس کبہی منتقم اعدا سی نہین
مگر آجائی کہین پیشِ نظر دشمنِ دین — تو نظر برق غضبناک تہی گویا کہین

عینِ رحمت بہی ہے جو مومن کے لیے جاریہ ہے
کشتِ کافر پہ وہی صاعقۂ محرقہ ہے

ان پر اللہ نی وہ ظلِ عنایت رکہا — کیدِ کفار سے ہر جا سے سلامت رکہا
فاسقون نی بہی بہت موردِ کلفت رکہا — مطمئن ان کو خدا نی بحفاظت رکہا

اہلِ ایذا سی کبہی کچہہ نہ مزاحم رہے آپ
ذاکر و شاکر و صابر متبسم رہے آپ

ابتلا خاصۂ خاصانِ خدا کا ہی عیان — اور ہوا رفع مدارج کے لیے یہ سامان
سنتِ حضرتِ یوسف علیہ السلام نے دکہائی نشان — دلِ آفاق ہوا مثلِ زلیخا قربان

ابتلا مین بہی وہ حسنِ عمل اظہار ہوا
مثلِ یوسف دلِ ہر انس خریدار ہوا

اللہ اللہ جو ہوئی کام رشید احمد سی مد ظلہ العالی — دشمنون تک نکیا یا دوعائی بد سے
مگر اللہ نے ہر مفسد و ہر مفسد سے — انتقام آپہی لیا برقِ بلا کی زد سے

کیا ہے پامالِ مذلت ہوی اعدا ان کی
قہرِ معلول کی علت ہوئی اعدا ان کی

ہین رسولِ نبی حضرتِ مولیٰ مین کبیر — واسطہ آپکا لازم ہے بدرگاہِ قدیر
کیونکہ آدابِ الٰہی ہی مین وہ خاص خبیر — آج یہ واسطۂ اقرب ہے اور بخیر ہیر

اس وساطت کا بہی احسان خدا ان پر ہے

یعنی ہر امر ہے اور سنّتِ پیغمبر ہے

خاص صوفی متقرب مین کلام ربی
یعنی صیرورۃ رجل و ید و سمع و بصری

یہ جو ہی قربِ نوافل ہین حدیثِ قدسی
اسم اعدے عطیاتِ جنابِ مصطفیٰ

اس کی مصداق بھی بندۂ سنان ہین آج
ربِ محسن کی یہ وہ موردِ احسان ہین آج

کسقدر یہ بھی ہے انعامِ مجیب الافواہ
آپ وہ صاحبِ اکسیرِ دعا ہین ذی جاہ

مستجاب انکی دعائین ہین بدرگاہِ الٰہ
مس حاجات بنائی زرِ خالص دلخواہ

باکراماتِ مجرب ہے یہ ان کی اکسیر
جس کی تاثیر سے ابدل کا غنی ہی یہ فقیر

ان کی اکسیر کی تاثیر ہوئی ایسی عجیب
مطمئنہ بھی بنا دی آ وہ ربِ مجیب

نفس امارہ ہی لوامہ ہوا مجکو نصیب
ہوئی دنیا جو ضرورت سے فزون مجھسے قریب

اوسکو بھی چھوڑ دیا مین نے بعون المولےٰ
اِسقدر کا ہیکو عالی یہ مرا حوصلہ تھا

یعنے طالب ہوا میرا جو وزیرِ بھوپال
روم کی شام کی بھی دیکھی ففو و آ صال

سفر مصر کی دکھلائی بہم دشت و جبال
اس سفر کا ہوا بالخیر خجب انجام و مآل

پھر کی اظہار خوش اخلاقی و الفت سب سے
ہوا بھوپال مین خواہانِ اقامت سب سے

گو کہ دنیا کا وہان عیش تھا بر دین تھا
دل وہان جسکی اثر سے متنفر ہے رہا

علماء بھی وہان مثل عبیدا مرا
شکر ہی انکی دعا نے مجھی یہان کھینچ لیا

چھوڑا بھوپال کو انعام ہوا باری کا
کیونکہ بھوپال مین بھونچال ہی دینداری کا

وہان کہا دل نی کہ ہی ہی وہ مساکین کہان — جنکی تقریب مین ہی مرضی خلاق جہان
(بھوپال مین کر) تو اگر رہگیا دنیا مین گرفتار یہان — ہو یگا فجبہ کی عشاق مین محشور وہان
یعنے دنیای خانہ مکارہ غدارہ ۱۲

الحمد کہ مین اور مساکین وطن
پھر ہم شاد ہین یہان چھوڑ کی وہ دار حزن
۱۲

انکی باعث ہی نفقیری ہین وہ لذت مجکو — عیش دنیا نرہا باعث رغبت مجکو
ہر دم افزون ہو خدایا یہی نعمت مجکو — ارض دنیا رہی عقبیٰ کی زراعت مجکو

الدنیا مزرعة الآخرة ۱۲

مانو کے اللہ سے ہو حفظ جناب المغنی
(ص عبد اللہ ۱۲)
ہو عطایا سے عطا مجکو غنا بالمغنی

انپر انعام الٰہی ہے وہ تعبیر منام — جس سے مقرون ہی ہر خوبی تاثیر منام
جان رائی مین جلی ہوتی ہی تصویر منام — قلب مین نور فزا ہوتی ہی تصویر منام
دیکھنے والا خواب کا ۱۲

ان کی تعبیر سے بیداری دل ہوتی ہے
پیکر نور عیان پیکر گل ہوتی ہے

ابن سیرین زمان ہین یہ رئیس الفقرا — آج ہین بیہقی وقت یہ ختم العلما
ایسا قرآن و خبر سے ہی مطابق فتوا — زمن ہین ابن ہمام اب بھی جہان مین گویا

کیون یہ ساری علما و فضلا اہل کمال
اپنے اکمل کی طرف کرتی نہین شد رحال

آپکی عصر ہمایون کو ہی اعصار پہ فخر — آپکی مصر مبارک کو ہے امصار پہ فخر

آپ کی شبنم افشاں کو انہار پہ فخر
آپ کی لمحِ بصر کو اولی الابصار پہ فخر

رحمتِ حق سے ہے دل بحرِ محیطِ عرفان
سترِ دل آپکا ہے نورِ بسیطِ عرفان

آج انعامِ الٰہی سے معاصران کے
یعنے مداح ہیں غائب و حاضر انکی
کسقدر وصف بیان کرتی ہین ظاہر انکی
کہ یہ بے مثل ہین ایسی ہین مآثر انکی

گو زمانے نو معاصر یہ جہان ہے موجود
لیکن اس شان کا معصر کہان ہے موجود

علم و علم و حِکَم و عزم مین یکتا ہین یہ
مُسکتِ منطقی و ناطقِ حِنّا ہین یہ
صولتِ فہم سی ہر علم مین اعلیٰ ہین یہ
زاجرِ فلسفی و مُہدیِ تقویٰ ہین یہ

علمائ متکبر ہین ذلیل ان کے حضور
متعلم ہین بہت جبرئیل ان کے حضور

کیون نہ ہند آج یہ سر سبز ہو مثلِ جنان
کیا ہی مدرسِ احادیث کی گل ہین خندان
جسپہ تحدیث برشید کا ہی نازل باران
مدرسہ آپکا انموذجِ باغِ رضوان

آج دنیا مین ہی وہ خیر کثیر ان کی حدیث
تشنہ کامون کو ہی کوثر کی نظیر انکی حدیث

قطبِ عالم کی ہین یہ جانشین قطبِ زمان
انسا کین قمری ہر جو یہ مصر احسان
فرقدین آپکی گویا ہین مریدانِ جہان
کبھی ہوتی ہین پئی ذرہ نوازی تابان

کہین جاتی ہین جو تو ارشادِ دین مختار
وقتِ غیرت ہی وہان فرحِ ہلالِ اظہار

گرہ دلِ دہر محلّی بجواہر ہے عیان
گویا روحِ طلبہ قصر گہر مین ہی یہان
در ارشاد و ہدایات ہین اور گوشِ جہان
آپ گنجینۂ انوار ہین چون قصرِ جنان

گویا انفاسِ مقدس ہین ہی ریحِ جنات
دور دور اس سے مطہر ہین جو آج اہلِ نجات
(یعنے فرقۂ ناجیہ اہلِ سنت ۱۲)

کیا ضرورت ہی کہ تکذیبِ مماثل کیجے
کوئی تشبیہ بیان ایسے اب آدل کیجے
یعنے غیروں کو نہ توصیف مین شامل کیجے
نشانِ اعلیٰ سی جدا جمعِ اسافل کیجے

وہ یہ ہی آئین سب اشباہ فراہم ہو کہ
صورتِ گرہ بہ ہین ہمشکلِ آسیہان یکسر

انکے اوصافِ حمیدہ کا نہین کچھ پایان
ہر محل اسکی عطا کا نہین ہوتا یکسان
کیونکہ کلی مشکک ہی عطاے رحمان
اس محل پر مگر ایسا ہے حلولِ رضوان

خاص یہان فضل کی ہین نامتناہی افراد
(یعنے انبیا ۱۲)
منقسم رہتی ہے گو عام یہ کلّی افراد

آئی جنّت سی مدرس جو زمین پر آدمؑ
انبیا شاغلِ تدریس رہی یہان پیہم
(متواتر ۱۲)
تو ہوا مدرسۂ علمِ الٰہی عالم
حضرتِ ختمِ رسل آئی معلّمِ خاتم

آج تک مدرسۂ علمِ الٰہی ہے زمین
خالی آفاق ابھی وارثِ مرسل سے نہین

یا خدا مدرسۂ علم رہی ان سے زمین
کہ رضامند ہو ہر ارض کی ساکن سے زمین
یون ہو لبریز لعلّم لبشر و حسن سی زمین
ہر وجب عامرہ ہو مسلم و مومن سی زمین
(ہر بالشت ۱۲)

قرۃ العین ہین اہل و عیال ان کی مدام

تھی مقتدی ان کی رہین اور آپ امام

یہ رہین مسرح رضوان کی معراج یارب
ہر غم و ہم کو ہو رحمت تری خارج یارب
ان کی ہر دم ہو ترقی مدارج یارب
شاد دیکھے ہر نفس داخل و خارج یارب

ان سے ہو علم حیات ابدی کی تعلیم
طول عالم مین حیات انکی ہو باقی و قدیم

کبریا تا بقرون ان کو سلامت رکھے
ان کی اعدا کو تہ قہر و ملامت رکھے
دوران سے فتن قرب قیامت رکھے
انپہ دارین مین وہ تاج کرامت رکھے

کہ رہین سلطنت خیر کی سلطان یہان
حاضر مائدۂ رویت رحمان وہان

انکی مسعود بھی محمود بھی یارب ہو وجود
باعث مقت الٰہی رہی ان سے نابود
رہین دارین مین محمود صفات اور مسعود
یہ رہین موجب رضوان مین ہر دم موجود

تحت ظل آپ دوام ایسا دکھادے یارب
قابل سایۂ عرش انکو بنادے یارب

جس نے اس نور سے پر نور بنائے یہ دن
پایا ایمان کا مزا ہم نے جو پائے یہ دن
الحمد کہ ہمکو بھی دکھائی یہ دن
جن کی انوار ولی دل مین سمائی یہ دن

تا قیامت رہی یہ شمس ہدایت روشن
کہ ہوا عالم دل اس سے نہایت روشن

مین بھی ایک ذرہ جو اس مہر ہدایت کا ہون
دانہ منسوب اک اس خرمن نعمت کا رہون
صورت قطرہ مضاف اس یم رحمت کا رہون
مستحق مین بھی پھر امید ہی جنت کا رہون

یہ دعا میری ہی دارین میں یارب مجیب
ہو مع الفوز و سعادت یہ فقیراں کی قریب

فلک المنۃ و الشکر الٰہ العالم	انت اکرمت فؤادی بعلوم و حکم
رب زد فیک لی العشق بشان متمم	و اتباع النبوی العربی الاکرم

حسبی رب لک الذاکر فی کل الآن
و ابد فی حین حماتی بکلام الایمان

بر محمد صلوات ابدیہ برسان	و احسن نعمت تسلیم رضیہ برسان
ہر زمان رحمت و صد الف تحیۃ برسان	ہمہ الطاف خفیات و جلیہ برسان

بمالغت اورا بمقام محمود
کردہ صاحب او صاحب نام محمود

دمبدم ذات محمد پہ درود اور سلام	آل و زوجات محمد پہ درود اور سلام
اہل طاعات محمد پہ درود اور سلام	ذو قرابات محمد پہ درود اور سلام

یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ۱۲

رہے تجھپر بھی پہراں سبکی طفیلی رحمت
بستہ ذیل کو یہاں کافی ہی قلیلی رحمت

نثر خاتمہ ریختہ خامہ عالم کامل مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی بد فیوضہ فرید اوسط مداح بشیر و نذیر جناب مع لانا الفقیر دامہ اللہ الکبیر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی ختم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین و بعد فیقول الراجی رحمۃ ربہ الرحیم محمد ابراہیم عفا اللہ العفو الکریم ذنوبہ و ستر عیوبہ مسالکین الی عشق محمدیہ کو صلا اور مشتاقان زیارت حرمین منتظرین کو نوید جان فزا کہ درین ولا کتاب

مستطاب دیوانِ فقیر در مدح بشیر و نذیر ملقب بسفینۂ عشقِ مدینہ
جو اوّل بار چھپکر غذائے روح عاشقین خیر المرسلین ہو چکا اور رہبر اہل ایمان کو اُسکی
طلب رشک طلب کیمیا آگیا ہے اور اِسکے مصنف داعی خلق اللہ بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الیٰ
سبیل رب البریۃ عالم عامل ملبوس تذلل فقیر یعنی فاضل رئیس شعراء مداحین دوران کا یتہ
تلمیذ حضرت حسان علیہ الرضوان حضرت والدی و استاذی مولانا مولوی محمد حسین صاحب
فقیر دامہ اللہ القدیر ہین اب طبع اوّل سے دو چند یعنی نعوت نادرہ مدحیہ خیر البریہ زیادہ ہو کر
مطبوع ہو گیا ہے اور اِس پر نظر ہو کہ پیرایہ اِس شاہد دلنواز کا زبان اردو ہے بلکہ یہ گو ہندی
نژاد ہے پر عربی خو حجازی ابو ہے کیونکہ مدائح سلطانِ عرب حضرۃ رسول کریم علیہ الصلوات
والتسلیم اسکا ہر مقال ہے اور بات بات اسکی سحر حلال ہے زینت و متانت مضامین اشعار ظاہر ہے
فصاحت و بلاغت کلمات باہر ہے نظم سلک مروارید معانی ہر ستانِ لطائف و استعارات و نکات دلپذیر و
ملاحت جانی ہے نہ مثل دیوان مداحین خالین زمان کے مضامین شرکیہ و بدعیہ سے لبریز ہے بلکہ ارادت و
محبت معرفت خیز والی اللہ دو و ولولہ عشق انگیز ہے رد شرک و بدعت مین نذیر عریان ہے اور
ترغیب توحید و سنت مین معلم اہل ایمان ہے مشتاقانِ زیارت حرمین شریفین کو قبلہ نما اور رہنما ہے کرامت
ولی حضرت سید حسین سولی نما اِس کا لقب انسب ہے کیونکہ یہ امر مجرب ہے بہت حجاج فرما چکے ہین کہ ہم
مدت سے باوجود زاد و راحلہ سفر حرمین سے متساہل تھے مگر جب اسکو دیکھا تو بیقرار و مستعجل ہوئے حضرات اغنیا خوابیدگان
سستی و تنعم کیلیے بیدار کن آگیا ہے سخن پردازی عرفانِ الٰہی اور اتباع نبوی کو واعظ بے سخن آگیا اور
مدائح حضرۃ جبرئیل علیہ السلام خاص اسی کیلیے مقرر تھین کہ جلوہ گر ہین اہلِ عجم کو مرہم اور اِس
نبی کے حصے مین آئی ہین اشعار فصیحہ عشقیہ اسکے سہل بھی ہین کہ عوام کا اشتیاق افزون ہو اور ابیات
دقیقہ بلیغہ عربیہ فارسیہ ہندیہ سکلہ بھی ہین کہ خواص و علم و فہم اہل ذوق کا مذاق افزون ہو

حسن سراپاے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیشتر سے مثل حسن اہل نعیم زیادہ اور دلربا ہے عشاق کو آمادہ ہے مثنوی نالۂ فقیر کی بھی نالہاے پر تاثیر بلند ہین اور اشعار عشقیہ و تصوف و ذم دنیا و تمثیل بحکایات صلحا جان نواز اور دل پسند ہین آخر مین قصائد مدائح علماے ربانیہ ملحق کیے گئے تا معتقدین کو دارین مین مفید رہے یہ کتاب مستطاب مدح و ثناء رسالت مآب علیہ الصلوات من اللہ الوہاب مین عطیات بارگاہ ملہم خیر سے مصداق ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا ہے ربنا ان سے مصنف کی قبول فرمائی اور تا قیامت مفید اہل دین ہے اب حضرات مستفیدین و جملہ ناظرین سے دعاے خیر کی امید ہے و آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی سید المرسلین

قطعات تاریخ عربیہ و فارسیہ و ہندیہ طبعزاد مولوی محمد ابراہیم ذکی سلمہ

جار فی ذکر سید الکونین	نظم مدح فحبذا نظم	از حسن فکری ختام الطبع	باب مدح المصطفے نظم
			۱۴ ۰ ۶

چو دیوان فقیر است از ثناے مصطفے مشحون	بگوش سر دلی جلا اش مسموع دلہا شد
پی توحید و سنت آن مناد آمد این صادق	ز عالم شرک و بدعت ہا ہمہ مدفوع دلہا شد

ذکی سال تمامش در ضمیرم ریختند از غیب
بیا دیوان بنعت مصطفے مطبوع دلہا شد
۱۳۰۶ھ

دیار ہند مین نعت رسول اللہ کا دیوان	خراب آبادی ظاہر ہوا لیکن ارگنج اچھا
اب اس تاریخ ہندی کی عرب تک ہو گئی شہرت	چھپا دیوان یہ اردو فقیر نکتہ سنج اچھا

از نتائج فکر شگفت و ناسخ حافظ عبد الرحمن صاحب راسخ فرزند مولانا الفقیر

چو گر دیدہ معروف حسن شان محمد	بدیوان صلوۃ و سلام و فقیرے
زراسخ ہمین سال طبعش بر آمد	چھپا طبع گشتہ کلام فقیرے
	۱۳۰۶ھ

تاریخ چکیدہ قلم مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب خلف اکبر جناب فقیر

آئی تکری پھر بعد مدت | چھپا دیوان نعت مصطفےٰ خوب

طفیل حق سے مطلب پا ن | سبب اسکو ہوئی دل شاد کیا خوب

میرے دل مین حبیب آئی یہ تاریخ
یہ دیوانِ فقیر اردو چھپا خوب

تاریخ نتیجہ طبع سلیم حافظ محمد اسحاق خلف اصغر حضرت فقیر سلمہا اللہ القدیر

مژدہ ای عشاق ختم المرسلین | چھپکے پھر آتا ہے دیوان نعت کا
کوئی پوچھے سنیون کی دل سی بات | کیا ہے اور کیسا ہی دیوان نعت کا

لکھدے اسے اسحاق تاریخ تمام
خوب ہی لکھا ہے دیوان نعت کا

تاریخ طبع زاد نازک خیال حمید خصال شاہزادہ حافظ محمد شفیع صاحب مخلص

تعریف مجھسے کیا ہو اس دیوان کی | تفسیر ہے گویا کہ یہ قرآن کے
کفار کو ہی نظم اس کی مثل تیغ | تسکین دل ہر صاحب ایمان کے
لامذہبوں کی دیکھکر یہان سرزنش | تاریخ مخلص نے کہی شان کے

واللہ کیا کہا ہے ای حضرت فقیر
سنت ادا کی خوب اب حسان کے

اشتہار بخدمت حضرات ناظرین کے واضح ہو کہ حضرت مصنف مدظلہ نے اپنی حق تصنیف کی مجکو اجازت دیدی ہے پس کوئی صاحب بدون اجازت مشتہر کے اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نفرمائین جسقدر نسخے مطلوب ہون طلب فرمائین ورنہ بموجب "قانون سیتم(؟) مشتہر کے بہتر نہو گا اور بجائے نفع ضرر رہیگا

المشتہر محمد ابراہیم دہلوی خلوت(؟) مولانا الفقیر مدظلہ

6/73